۱۲۹۶۶
۱۳۹۱

کمیشن بڑودہ

یعنے

مہاراجہ ملہر راو گایکواڑ رئیس بڑودہ کی طرف سے کرنیل فیر صاحب رزیڈنٹ بڑودہ کے زہر دینے کے مقدمے مین تحقیقات

جسمین

سر رچرڈ کوچ صاحب چیف جسٹس بنگال پریزیڈنٹ کمیٹی و عالیجناب مہاراجہ جیاجی راو سیندھیا جی سی ایس آئی و عالیجناب مہاراجہ سوائی رام سنگہ جی صاحب جی سی ایس آئی و کرنیل سر رچرڈ میڈ صاحب چیف کمشنر میسور و مسٹر ملول صاحب سی ایس آئی جج چیف کورٹ پنجاب راجہ سر دنکر راو سی ایس آئی مجلس کمیٹی کے جج تھے

جسکو

معاملات پولیٹکل و قانونی عدالت کے شائقین عام و خاص سرداران ہندوستان کے لیے آغاز کمیشن سے تا آخیر یکجا کرکے منشی نولکشور مالک مطبع اودہ اخبار کی تجویز سے بابو اموردراس صاحب سند یافتہ آگرہ کالج نے انگریزی کتاب مطبوعہ ٹیمس آف انڈیا سے بمطابقت ترجمہ اودہ اخبار ترمیم و اضافہ کرکے اردو مین ترتیب دیا

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین چھاپا گیا

ماہ مئی سنہ ۱۸۷۶ع

فہرست تحقیقات کمیشن بڑودہ

نمبر شمار	روزانہ کارروائی	نمبر صفحہ
	تمہید	۱–۴
۱	**اجلاس روز اول**	
	کارروائی کمیشن تحقیقات زہر خورانی یا عدم زہر خورانی۔	۴
	اسپیچ وکیل سرکار بمقدمہ زہر خورانی گائیکواڑ	۴–۸
	مسماۃ امینا کا اظہار	۹–۱۱
	سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب کے سوالات جرح	۱۱–۱۴
	اتالی کچہری کے جلسہ اور گفتگو کا بیان	۱۴
۲	**اجلاس روز دوم**	
	آیا سے سوالات جرح کرنا	۱۵–۲۰
	وکیل سرکار نے پھر آیا امینا کے اظہار لیے۔	۲۱–۲۲
	فیضو رمضان کا اظہار	۲۲
	سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب کے سوالات جرح	۲۳
	وکیل سرکار نے پھر فیضو کا اظہار لیا	۲۴
	کابھائی پونجا بھائی کے اظہارات	۲۴
	سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب کے سوالات جرح	۲۴
	شیخ کریم کے اظہار	۲۵
	سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے سوالات جرح کریم سے کیے۔	۲۶
۳	**اجلاس روز سوم**	
	صندل خان ولد بختیار خان کا اظہار۔	۲۷
	سوالات جرح سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب۔	۲۷–۲۹
	صندل خان ولد بختیار خان کے دوبارہ اظہار لیے گئے۔	۲۹–۳۰
	چھوٹو کے اظہار	۳۰
	سوالات جرح سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب	۳۰–۳۱
	چھوٹو کے دوبارہ اظہار لیے گئے	۳۱

نمبر شمار	روزانہ کارروائی	نمبر صفحہ
	شیخ داؤد کے اظہار	۱[illegible]
	سوالات جرح سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب۔	۲[illegible]
	ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار لیے۔	۲[illegible]
	صندل خان پھر بلایا گیا	۳[illegible]
	سوالات جرح سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب۔	۳[illegible]
	پھر دوبارہ اظہارات لیے گئے۔	[illegible]
	شیخ عبداللہ کے اظہار	[illegible]
۴	**اجلاس روز چہارم**	
	سوالات جرح سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے شیخ عبداللہ سے پوچھے۔	[illegible]
	شیخ عبداللہ کے دوبارہ اظہارات لیے گئے۔	۸[illegible]
	عبدالرحمن کے اظہار	۹[illegible]
	سوالات جرح برنین صاحب	[illegible]
	مسماۃ امینہ کو پھر بلایا	۱[illegible]
	سوالات جرح برنین صاحب	۲[illegible]
	شیخ عبداللہ کے دوبارہ اظہار	۲[illegible]
	پیڈر وڈیسوزا کے اظہارات	۲[illegible]
	سوالات جرح بیلن ٹائن صاحب	۳[illegible]
	کرنیل فیر صاحب کے اظہار	۵[illegible]
۵	**اجلاس روز پنجم**	
	صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کرنیل فیر صاحب کا اظہار لیا۔	[illegible]
	سوالات جرح سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کرنیل فیر صاحب سے کیے۔	[illegible]
	دوبارہ اظہار فیر صاحب سے لیے گئے	[illegible]
	ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے اظہار	۶[illegible]
۶	**اجلاس روز ششم**	
	مقام بڑودہ یوم سہ شنبہ آج کے روز صرف	[illegible]

ECKED

تمہید

برٹش گورنمنٹ کی عملداری جب سے ہندوستان مین ہوئی تب سے ایسا محکمہ کمیشن جو واسطے تحقیقات مقدمہ والی بڑودہ کے سن گذشتہ مین مقرر ہوا تھا نہین مقرر ہوا۔ یہ وہ مقدمہ ہے جسکی شہرت تمام ہندوستان و یورپ مین بذریعہ اخبارات ہو چکی ہے۔ بنا اور اصل اس مقدمہ کی یہ تھی کہ آیا کرنیل فیر صاحب برٹش رزیڈنٹ بڑودہ کو شربت مین زہر دیا گیا یا نہین۔ اور اس جرم کا اشتباہ مہاراجہ ملہار راؤ گائکواڑ بڑودہ پر ہوا۔ کہ زہر اونکی سازش یا ترغیب سے دیا گیا۔ چنانچہ گورنمنٹ ہند نے اس مقدمہ کی تحقیقات کیواسطے ایک کمیشن تجویز کی جسمین تین صاحبان یورپین یعنے سر رچرڈ کوچ صاحب چیف جسٹس بنگال پریسیڈنٹ اور سر رچرڈ میڈ صاحب چیف کمشنر ملک میسور اور مسٹر ملول صاحب کمشنر امرتسر اور تین صاحبان ہندوستانی یعنے دو عالیشان مہاراجہ ہندوستان یعنے عالیجناب مہاراجہ صاحب بہادر جے پور اور عالیجاہ مہاراجہ صاحب سیندہیا والی گوالیار اور راجہ سر دنکر راؤ سابق وزیر ریاست گوالیار ممبر مقرر ہوے۔ بعد تحقیقات کے صاحبان جج ہندوستانی نے ملہار راؤ والی بڑودہ کو جرم سازش یا ترغیب زہرخورانی سے بری کیا۔ مگر صاحبان جج یورپین نے والی بڑودہ پر جرم سازش یا ترغیب زہرخورانی کا ثابت کیا۔ مگر اونکا یہ ثابت کرنا تین گواہون کے بیان پر تھا جنمین سے دو شخص ایسے تھے جو ادنیٰ ملازم رزیڈینسی بڑودہ کے تھے۔ ہرچند کہ گورنمنٹ ہند نے صاحبان یورپین کی رایون سے اتفاق کیا۔ لیکن مارکوئیس آف سالسبری صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ آف انڈیا نے بسبب اختلاف آراے ممبران کمیشن کے یہ تصور فرمایا کہ ملہار راؤ گائکواڑ پر جرم سازش یا ترغیب زہرخورانی کا ثابت نہین ہوا۔ پس اونھون نے ملہار راؤ والی بڑودہ کو بحکم گورنمنٹ جناب ملکہ معظمہ کے اسوجہ سے گدی بڑودہ سے علیحدہ کیا کہ اونکا چال چلن اچھا نتھا اور اونکا ملکی انتظام نہایت خراب اور رعایاے بڑودہ اون سے نہایت ہی ناراض تھی۔

سال گذشتہ مین مختلف اخبارون مین اس مقدمہ پر بحث ہوئی۔ بعض اخبار نویسون نے گورنمنٹ انگریزی کی اس کارروائی پر بڑے بڑے اعتراض کیے اور الزام لگائے۔ اور بعض نے

گورنمنٹ انگلشیہ کی کارروائی کی تائید کی۔ چونکہ اب یہ مقدمہ ختم ہوچکا پس اب اسبارہ مین لکھنا کہ وہ کارروائی کیسی تھی فضول ہے۔ لیکن چونکہ اخبارات مین متفرق کارروائیان اس مقدمے کی چھپی ہین۔ اور اکثر اہل الرائے و رؤسا و امرا و ناظرین اخبارات ملک کی خواہش پائی گئی کہ ترجمہ کل کارروائی اجلاس کمیشن کا ابتدا سے تا اختتام حکم اخیر بطور مجموعہ مرتب ہو کر چھاپا جاوے۔ چونکہ راقم دیباچہ ہذا بھی واسطے ملاخطہ کارروائی کمیشن بڑودہ کے باجلاس کمیشن حاضر رہا اسلیے ارادہ ہوا کہ مشتاقان مقدمہ کو اس کارروائی سے جو یادگار تاریخی ہے آگاہ کرے۔ گو اخبارات مین ترجمے ہوے مگر جانچنے کے وقت اون ترجمون مین کسیقدر اختلاف پایا گیا۔ لہذا صحت کے ساتھ مکرر سہ کرر بہ نظر ثانی ایک عمدہ اور لائق انگریزی دان سے ترجمہ اردو و ناگری شایع ہوتا ہے اور انشاءاللہ کہ ہمارے ہندوستان کے اکثر اطراف و جوانب مین ہندی دیوناگری کے پڑہنے والے بھی کثرت سے ہین۔ اور اکثر شہرون اور مقامون سے ایسی خواہش دریافت ہوئی اسواسطے امید ہے کہ ترجمہ دیوناگری کو زیادہ تر پسند کرینگے اس کتاب کے دیکھنے والون کو چاہیے کہ اخیر تقریر مسٹر بیلن ٹائن صاحب سرجنٹ اٹ لا وکیل اعظم مہاراجہ صاحب بڑودہ اور تقریر مسٹر اسکوبل صاحب ایڈوکیٹ جنرل کو دیکھین۔ اوسی سے تمام مقدمہ کا خلاصہ اونکو معلوم ہو جاوے گا۔ اور تجویز صاحبان جج یورپین اور ہندوستانی اور رزولیوشن گورنمنٹ انڈیا بھی دیکھنے کے لائق ہے اور جو تجویز اخیر مین صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نے اپنی چھٹی مین کیا ہے وہ بھی پڑہنے اور ملاخطہ اور غور کرنے کے قابل ہے۔ غرضکہ یہ ملکی مقدمہ ایک دقیق اور نازک مقدمہ تھا جسمین ایک رئیس اعظم و خودمختار کے مقدمے کی تحقیقات اوسی کی دارالسلطنت مین ایک کمیشن کے ذریعے سے ہوئی۔ اس بڑے مقدمے کے دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہو گا کہ کسطرح پر صاحبان یورپین اور ہندوستانی انکشاف حالات مقدمے کیواسطے غور کرتے تھے حقیقت تو یہ ہے کہ یہ مقدمہ ایک سرسری مقدمہ نتھا بلکہ نہایت ہی پیچیدہ اور نازک مقدمہ تھا۔ اخیر مین مین افسوس کرتا ہون کہ بوجہ مطابقت ترجمہ انگریزی و ناگری کی توقف ہو گیا۔ مگر مجھکو امید ہو کہ شائقان مقدمہ میری اس محنت کو قدردانی اور قدرافزائی سے محروم نرکھین گے فقط۔

تحقیقات کمیشن بڑودہ بمقدمہ ملہر راؤ گیکواڑ درباب

زہر خورانی کرنیل فیر صاحب واقع ۲۳ فروری ۱۸۷۵ء

مقام بڑودہ

اجلاس روز اول

آج کارروائی کمیشن واسطے دریافت اس بات کے کہ ملہر راؤ گیکواڑ نے کرنل فیر صاحب کو زہر دیا یا نہین شروع ہوئی۔ سر رچرڈ کوچ صاحب پریسیڈنٹ اور عالیجناب حضور مہاراجہ صاحب سیندھیا اور عالیجناب حضور مہاراجہ صاحب بہادر والی جے پور اور جنرل سر رچرڈ میڈ صاحب اور سر دنکر راؤ اور مسٹر ملول صاحب وغیرہ ممبر مقرر ہوے۔ نمبر ۲۲ ہندوستانی پلٹن کے سو سپاہی دروازے پر تعینات ہوے تھے کمیشن کے شروع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے یہ سپاہی آگئے تھے اور چار گاڑیون مین اہالی کمیشن آئے۔ اول گاڑی مین مہاراجہ سیندھیا تھے ان کے ہمراہ انکا باڈی گارڈ تھا۔ بعد دس منٹ کے سر لوئیس پلی صاحب اور ملہر راؤ بھی آئے اور ان کے ہمراہ بھی انکا باڈی گارڈ تھا۔ سر لوئیس پلی صاحب نے گیکواڑ کو اپنے ساتھ لیجاکر اونکی جای مقررہ پر بٹھایا یہ جگہہ بائین جانب اہالی کمیشن کے پہلے سے تجویز ہوئی تھی اوسوقت ملہر راؤ کا چہرہ زرد تھا اور خوف زدہ معلوم ہوتے تھے عمدہ پوشاک پہنے ہوے تھے اور سرخ مرہٹی پگڑی زیب سر تھی اور سب پوشاک کے اوپر ایک مخمل کا چغہ پہنے ہوے تھے گلے مین موتی اور یاقوت اور زمرد کا

ہار تھا اون کے ہاتھہ مین کوئی انگوٹھی نتھی مگر کانون مین بالے جنمین موتی پڑے ہوے تھے پہنے تھے۔

مسٹر اسکوبل صاحب وکیل خاص سرکار اور مسٹر انورارٹی صاحب بموجب ہدایت مسٹر ہرنگ اور مسٹر کلیمولینڈ اور مسٹر لینوارنہ صاحب حضور گورنر جنرل وئسرائے کی طرف سے واسطے تحقیقات مقدمہ کے اجلاس مین آئے اور سرجنٹ بیلین ٹائن اور مسٹر برنیزم اور مسٹر برسل اور مسٹر شنتارام نرائن بہدایت مسٹر جفرسن اور پین صاحب کے واسطے جوابدہی کے گیکوار کی طرف سے موجود تھے اور مسٹر واسدیو جگوناتھہ وکیل ہائی کورٹ ملہر راو کی طرف سے کل کارروائی مقدمہ کو دیکھہ رہے تھے۔

گیارہ بجے پر بیس منٹ گذرنے کے بعد باجازت اہالی کمیشن ایک محرر نے وہ اشتہار سرکاری جسکا ترجمہ زبان مرہٹی اور ہندوستانی مین مسٹر فلن صاحب نے کیا تھا پڑھا۔ خاص وکیل سرکار نے اہالیان کمیشن کے روبرو کہا کہ اس کارروائی کے خلاصہ لکھنے کے لیے لوگ پہلے ہی سے مقرر ہو گئے ہین جو کچھہ اہالی کمیشن کو اسبارے مین ضرورت ہوگی فوراً اوسکی تعمیل کیجاے گی۔

سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ ہمکو ضرورت گواہون کی ہوگی اونکا طلب کرنا آپ کو ضرور ہوگا کیونکہ ہمارے موکل کے واسطے اونکی گواہی نہایت ضرور ہے اگرچہ اونکے طلب کرنے کی تدبیر ہمنے کی ہے لیکن اگر وہ نہ آئے تو آپ ہمکو مدد دین گے صاحب پریسیڈنٹ نے جواب دیا کہ ہم سب طرح مدد دینے پر راضی ہین سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ چونکہ خلاصہ لکھنے والے دونون طرف سے مقرر ہوے ہین لہذا درصورتیکہ احتمال غلطی کا ہو تو آپسمین اپنے اپنے اظہارات ملالین۔

اسپیچ وکیل سرکار بمقدمہ زہرخورانی گیکوار

مسٹر آر اسکوبل صاحب کھڑے ہوے اور ایک اسپیچ ملہر راو گیکوار پر جرم قائم کرنے مین سرکار کی طرف سے پڑھی۔

میرے لارڈ پریسیڈنٹ اور آپ مہاراجہ صاحبان اور اہالی کمیشن سب صاحب میری تقریر پر غور فرماتین اب مین سرکار کی طرف سے اون جرمون کا خلاصہ

بیان کرتا ہون جو ملہر راو پر قایم کیے گئے ہین اور جنکی تحقیقات کیواسطے یہ کمیشن مقرر ہوئی ہے
مین نے اکثر لوگون سے شہادتین لین اون سے معلوم ہوا کہ ملہر راو پر ایک جرم سنگین عاید
ہوتا ہے اور چار قصور اور قایم کیے گئے ہین مگر اون چارون کو مین بہ اختصار بیان کرتا ہون
اول یہ کہ حضور ملہر راو نے اپنے نوکرون کے ذریعے سے کرنیل فیر صاحب کے خدمتگارون اور
رزیڈنسی کے نوکرون کو ورغلانا اور دوم یہ کہ اونھون نے خود اور بذریعہ اپنے نوکرون کے
کرنیل فیر صاحب کو بمدد زمان رزیڈنسی اور اونکے خاص نوکرون سے زہر دلوایا مین کل شہادتون کو جن سے
مقدمہ ثابت ہوتا ہے اس جگہ بیان کرنا فضول سمجھتا ہون کیونکہ رفتہ رفتہ آپ کے روبرو کل
گواہیان گذر جائینگی مین مختصر حال اس مقدمہ کا آپ کے ذہن نشین کرتا ہون کیونکہ یہ کمیشن
جوڈیشل نہین ہے یہ رپورٹ بعد تحقیق مقدمہ کے حضور نواب گورنر جنرل کے اجلاس مین
پیش ہوگی اہالی کمیشن فیصلہ قطعی کے مجاز نہین ہین پس مین مجمل حال اس مقدمہ کا آپ کے روبرو
پیش کرتا ہون - ابھی آپ کے سامنے جو اشتہار پڑھا گیا ہے مین اوسکے مطابق اپنی تقریر اس
مقدمہ مین کرونگا مین رزیڈنسی کے نوکرون کی ترغیب دیے جانے کی تاریخ اوسوقت
سے خیال کرتا ہون جب پہلے کمیشن بڑودہ مین ۲۰ - اکتوبر ۱۸۷۳ع کو شروع ہوئی تھی اور دو مہینے
نومبر و دسمبر تک مقدمون کی تحقیقات ہوتی رہی ان مہینون مین بذریعہ سالم اور یشونت راو
کے حضور ملہر راو نے رزیڈنٹ کے نوکرون سے سازش کرکے زہر دیے جانے کی تدبیر کی صرف
رزیڈنسی کے نوکر ہی نہین ملے تھے بلکہ خاص صاحب رزیڈنٹ کے ملازم بھی واسطے زہر دینے
اپنے آقا کے آمادہ کیے گئے تھے اوسوقت یہان کے رزیڈنٹ کرنیل فیر صاحب تھے یہ ذکر اوس
زمانے کا ہے کہ جب اونکی میمصاحبہ بھی ولایت نہین گئی تھین بلکہ مقام بڑودہ مین تھین اول
اول حضور ملہر راو نے کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے کی گفتگو آیا سے شروع کی یہ آیا کرنیل فیر صاحب
کی لڑکی یعنے بیوی صاحب کی میمصاحبہ کے پاس نوکر تھی اوس آیا کا نام امینہ ہے یہ ایک مدت
سے کرنیل فیر صاحب کی نوکر تھی اسکو فیر صاحب کی میمصاحبہ کے مزاج مین اس قدر دخل
تھا کہ کل باتین میمصاحبہ اس سے کہدیا کرتی تھین یہ حضور ملہر راو کے پاس تین مرتبہ گئی تھی
اول مرتبہ اوسوقت گئی تھی جب پہلے کمیشن شروع ہوئی تھی یعنے ۱۸۷۳ع کے آخیر مین

دوسری بار پہلی کمیشن کے اختتام کے وقت گئی تھی جبکہ حضور ملہر راؤ مقام نوساری سے آئے تھے یعنے ماہ مئی ۱۸۷۴ء مین اور تیسری مرتبہ کرنل فیر صاحب کے زہر دیے جانے سے چند روز پیشتر گئی تھی تینون مرتبہ خاص مہاراج سے اور آیا سے تخلیہ کی گفتگو رہی یہ اون دونون مخبرون مین سے ایک کے ہمراہ جسکا مین پہلے ذکر کرچکا ہون گئی تھی اس سے جو گفتگو ہوئی وہ آپ کو بروقت اوسکے اظہار لینے کے معلوم ہوگی اول مرتبہ اسکے ہمراہ مسمی فیضو بھی گیا تھا یہ گاڑی مین سوار ہوکر حضور ملہر راؤ کے محل مین گئی تھی۔ اور سالم اسکو مہاراج کے روبرو لے گیا تھا مہاراج نے اس سے کہا کہ تم اپنی میمصاحبہ سے ہماری سفارش کرو تاکہ صاحب میمصاحبہ کی فہمائش سے ہمارے حال پر مہربانی کرین دوسری بار اوسکے ساتھ کریم گیا تھا اور مہاراج سے بڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی تیسری مرتبہ وہ ماہ رمضان مین داؤدکی گاڑی مین سوار ہوکر گئی تھی اور سالم اپنے ساتھ اوسکو لے گیا تھا اہالی کمیشن کو معلوم ہو کہ ان تینون دفعہ مین سوای آیا اور مہاراج کے اور اون دونون مخبرون کے کوئی اور نتھا اول دفعہ مین آیا کو کچھ حضور ملہر راؤ نے نہین دیا مگر سالم نے دو سو روپیہ کریم اور امینہ کو دیے دوسری مرتبہ پچاس روپیہ خاص مہاراج نے آیا کو دیے اسکی تحقیقات کیواسطے اگر آپ کی مرضی ہوگی تو بموجب دفعہ ۱۶۷۔ قانون شہادت کے مین آیا کے شوہر کو طلب کرونگا اوس شخص کا نام عبداللہ ہے اس شخص کے اقرار سے پچاس روپیہ کا دیا جانا ثابت ہوجائےگا عبداللہ کی گواہی کی بھی کچھ ضرورت نہین ہے کیونکہ آیا کے گھر مین چند کاغذات ایسے پائے گئے جنسے پچاس روپیہ کے دیے جانے کا ثبوت ہے یہ کاغذات برآمد شدہ چار خط ہین دو تو آیا نے اپنے شوہر کو لکھے ہین اور دو اس کے شوہر نے آیا کو لکھے ہین ان خطوط مین مفصل کیفیت اوس گفتگو کی جو مہاراج اور آیا سے ہوئی تھی درج ہے اہالی کمیشن کو اون خطون کے دیکھنے سے پھر تحقیقات کرنے کی ضرورت نہ رہےگی۔

اس بات کو سنکر سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے نہایت آہستہ سے کہا کہ جو کچھ اہالی کمیشن منظور کرین وہ سب بجا اور درست ہے مگر ان خطون کو ابھی پیش کرنا خلاف معلوم ہوتا ہے ہان بروقت حاضر ہونے آیا کے اگر یہ خطوط پیش کیے جائین بشرطیکہ اہالی کمیشن اونکا پیش ہونا مناسب سمجھین تو مضایقہ نہین ہے۔

مسٹر اسکوبل صاحب نے بجواب اسکے کہا کہ گو وہ خطوط لائق گواہی کے ہین مگر جبتک کہ اہالی کمیشن اون خطوط کو طلب نہ کرین ہم اون کو پیش نہ کرینگے۔

جب اینہ آیا کے اظہار لیے گئے تھے تو وہ نہایت بیمار تھی اس بات سے اہالی کمیشن کو معلوم ہوا ہوگا کہ اوسکے دل مین اپنے جرم کا بڑا خیال تھا اب مین دو اور نوکرون کا حال بیان کرتا ہون یہ خاص بنج کے نوکر صاحب رزیڈنٹ کے ہین اونہون نے بھی بسبب سازش کے بہت سا روپیہ حضور ملہر راؤ سے پایا تھا اون مین سے ایک شخص ہیڈرو کرنیل فیر صاحب کا خانساماں تھا اوسکو پچاس روپیہ مہاراج نے دیے تھے اور یہ آیا کے ہمراہ گیا تھا مگر اب یہ وہان کے جانے سے انکار کرتا ہے۔

اب مین وہ حال آپ کے روبرو بیان کرتا ہون جس طرح کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا خدا کا فضل شامل حال تھا جو اونکی جان عزیز تلف نہین ہوئی ورنہ کوئی بات ہلاکت کی باقی نہین رہی تھی ۹ - نومبر ۱۸۷۴ع کو زہر دینے کا حال معلوم ہوا اوس سے دو روز پہلے بھی زہر دیا گیا تھا مگر کارگر نہین ہوا اسی راؤجی رزیڈنسی کے حوالدار نے زہر دیا تھا راؤجی سالم کے ساتھ حضور ملہر راؤ کے محل مین جاتا تھا اوس سے کل کارروائی کمیشن سابق کی گیکواڑ کو معلوم ہوتی رہتی تھی اسکو پانچ سو روپیہ مہاراج نے دیے تھے جب مہاراج نوساری سے شادی کرکے آئے تو اسی حوالدار کو آٹھ سو روپیہ اور دیے تھے سالم کے گھر کی تلاشی ہوئی تو اوسکے گھر مین ایک مٹھا کاغذ کا جسمین چہیان ہین برامد ہوا اوس سے زہر کا دیا جانا اور بھی ثابت ہے بوقت ضرورت مین اون کو پیش کرون گا۔

ایک اور بات بھی گرفت کی ہے یعنے راؤجی حوالدار کی تنخواہ تو کم ہے مگر جو صرف کہ اوسنے اوس وقت مین کیا تھا وہ بہت زیادہ تھا تو اس سے ہمکو بخوبی ظاہر ہوا کہ ضرور اسکو روپیہ گیکواڑ سے دستیاب ہوا مین وہ چند خطوط بھی پیش کرون گا جو راؤجی نے اپنی زوجہ کو لکھے تھے جنمین اس رشوت کا حال درج ہے۔

مین اب اوس کیفیت کو بیان کرنا چاہتا ہون جس طرح زہر دینے کا حال مجھے معلوم ہوا یہ تو مین پہلے ہی بیان کر چکا کہ راؤجی حوالدار نے زہر دیا تھا۔ مگر اب اوسکی کیفیت سنیے کہ کرنیل فیر صاحب ہمیشہ صبح کے وقت ہوا خوری کے واسطے جایا کرتے تھے اور وہان سے مراجعت کرکے ایک خاص کمرے مین

ہمان کہ نہانے اور منہ دہونے کا سامان رہتا تھا آتے تھے عبداللہ خدمتگار اونکے آئینے سیاہی چکوترہ کا شربت تیار کر رکھتا تھا اور فیر صاحب اوسکو ہر روز پیا کرتے تھے ۹۔ نومبر کو عبداللہ نے بدستور شربت بنا کر رکھا راوجی حوالدار وہان گیا اور کرنیل فیر صاحب کے شربت مین ایک زہر کی پوڑیا ملادی اس زہر مین سنکھیا اور ہیرے کا چورا ملا ہوا تہا کرنیل فیر صاحب جب آئے تو اونہون نے دو تین گھونٹ شربت کے پیے چونکہ یہ شربت زہر آلود تھا اس سبب سے بدمزہ معلوم ہوا۔ فیر صاحب سمجھے کہ یہ خراب چکوترے کا شربت بنایا گیا ہے لہذا شربت کو پھینک دیا مگر اون کے سر مین درد ہونے لگا اور جی متلایا کیا اتفاقاً اوس گلاس پر نظر جو پڑی تو دیکھا کہ سیاہ رنگ کی گاد اوسکی تہ مین جمی ہوئی ہے انہون نے فی الفور ایک چٹھی ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو اپنی نادرستی طبیعت کا حال لکھکر بھیجی ڈاکٹر سیورڈ صاحب چٹھی کے دیکھتے ہی کرنیل فیر صاحب کے پاس آئے اور دیکھا کہ سنکھیا اور کوئی اور شئے چمکتی ہوئی برتن کے اندر تہ نشین ہے مگر اپنے تجربے پر اونکو اطمینان نہوا او نہون نے کل کیفیت لکھکر ڈاکٹر گری صاحب کو بمبئی مین بھیجی اور ایک پوڑیا اوس سفوف کی بھی جو اوس برتن مین تہ نشین ہو گیا تھا بھیجی پس ڈاکٹر گری صاحب اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب کی رائے متفق ہوئی جب دو ڈاکٹرون کی رائے متفق ہے تو ہمین شک نہین ہے کہ کرنیل فیر صاحب کو ضرور سنکھیا دی گئی ہوگی سوائے اس بات کے ایک اور بھی ثبوت ہے کہ سالم اور یشونت راؤ صبح کو رزیڈنسی مین گئے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ واسطے دریافت حال زہر دیے جانے کے گئے تھے انکو رزیڈنسی مین کوئی خاص کام متعلق نہتا یہ ضرور زہر کا حال دریافت کرنے کے واسطے گئے ہونگے جب ان دونون سے اظہار لیے گئے اور پوچھا گیا کہ تم رزیڈنسی مین کیون گئے تھے تو اونہون نے جواب دیا کہ ہم مہاراجہ کی طرف سے ڈالی لے کر گئے تھے اگرچہ ہمین شک نہین ہے کہ فیر صاحب کے پاس اوسدن ڈالی بھیجی مگر یہ دونون چھ بجے سے پہلے گئے تھے اور ڈالی بعد آٹھ بجے کے پہونچی ایک بات اور بھی لائق تحریر کے ہے جب ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے نام فیر صاحب نے چٹھی لکھی تھی تو اسکی اطلاع کیونکر سالم راؤجی حوالدار کے گھر پر گیا تھا۔ مینے پہلے بیان کیا ہے کہ زہر مین سنکھیا ضرور تھی کیونکہ سنکھیا کو سب زہر جانتے ہین اور ہیرے کی چورے کی نسبت مین اس قدر کہہ سکتا ہون کہ ہندوستان مین یہ بھی زہر مشہور ہے۔

آپ کو ڈاکٹر سیورڈ صاحب کی کتاب کا حوالہ دیتا ہون وہ تحریر کرتے ہین کہ ہندوستانی آدمی ہیرے
کے چورے کو زہر جانتے ہین دامودر پنتھ کی گواہی قابل لحاظ ہے کیونکہ یہ مہاراجہ گیکوار کا پرویٹ
سکریٹری تھا اسکی تحویل مین خانگی حساب گیکوار کے تھے دامودر پنتھ نے بحکم ملہر راؤ دو تولہ سنکھیا پہلے
فوجداری کے دفتر سے منگائی اور یہ تحریر کیا کہ گھوڑے کے علاج کے واسطے اس قدر سنکھیا کی ضرورت
ہے وہان سے سنکھیا نہ ملی لیکن ایک بوہرہ کے یہان سے سنکھیا دستیاب ہوئی دامودر پنتھ اپنے
اظہار مین اقرار کرتا ہے کہ مین نے ہیرے کا چورا ہیم چند فتح چند کی دکان سے پایا تھا مہاراج نے
یشونت راؤ کو دیدیا معلوم ہوتا ہے کہ زہر کی پوڑیہ مین سنکھیا اور ہیرے کا چورا ضرور ملا تھا مہاراج نے
وہ پوڑیہ پہلے سالم کو دی اور سالم نے راوجی کو دی راوجی نے چھٹی اور ساتوین نومبر کو یہ پوڑیا کرنیل
فیر صاحب کے شربت مین ملائی تھی مگر کرنیل فیر صاحب کو کچھ اثر نہوا مہاراج نے اس بات کو دریافت
کر کے ۹ تاریخ کو ایک پڑیہ دی اور راوسی پوڑیا کا سفوف اوس برتن کی تہ مین جم رہا تھا راوجی
گا پڑتلہ جو دیکھا گیا تو اور کئی پوڑیان سنکھیا کی برآمد ہوئین جو کچھ مین بیان کر رہا ہون اسکی تصدیق
دامودر پنتھ اور راوجی کے اظہار پر موقوف ہے گو ان کے اظہارات علحدہ لیے گئے ہین تاہم
متفق البیان ہین اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب باتین صحیح ہین دامودر پنتھ اور راوجی نے بعد اپنے
قصور کی معافی کا اقرار لینے کے اپنا اظہار دیا ہے مسمی نریسو کا اظہار بغیر قصور معاف کرنے کے لیا گیا
ہے اوسکے بیان سے بالکل راست گفتاری معلوم ہوتی ہے یہ رزیڈنسی مین بہت دنون سے نوکر تھا
چونکہ اس سے کار بد سرزد ہوا تھا لہذا اسنے کنوین مین گر کر خودکشی کا ارادہ اسوجہ سے کیا تھا کہ اگر
اہالی کمیشن اسباب مین غور فرمائینگے تو انکو بخوبی معلوم ہوگا کہ اس شخص نے ضرور زہر دینے کی
کوشش کی دامودر پنتھ کی گواہی کی تصدیق گیکواڑ کے کاغذات سے ہوتی ہے کیونکہ اون کاغذات
مین اکثر خرچ ایسے لکھے ہوے ہین جو گیکواڑ نے رزیڈنسی کے نوکرون کو روپیہ دیا تھا مہاراجہ کے
خانگی حساب مین اونسے تحریر کیا ہے کہ تین ہزار روپے کے ہیرے خریدے گئے اور ایک جگہہ تحریر ہے
کہ اٹھارہ سو روپیہ کا ایک تیل گیکوار نے منگوایا پس یہ سب فرضی حساب معلوم ہوتے ہین ہیم چند جوہری
کے اظہار بھی آپ کے سامنے لیے جاوینگے اون سے آپ کو معلوم ہوگا کہ کس قدر تغلب اور تصرف
دامودر پنتھ کے حساب مین ہے اور کس قدر روپیہ کے ہیرے دامودر پنتھ نے ہیم چند سے گیکواڑ

کیواسطے خرید گیے تھے ۔
اب مین وہ حال بیان کرتا ہون جس سے گیکوار کے اوپر خاص مقدمہ ثابت ہوتا ہے مہاراجہ گیکواڑ ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو کرنیل فیر صاحب کی ملاقات کو رزیڈنسی مین جایا کرتے تھے و روز پنجشنبہ کو بھی مہاراج حسب دستور کرنیل فیر صاحب کی ملاقات کو گئے اگرچہ کرنیل فیر صاحب کی طبیعت اوسدن بسبب زہر آلود شربت پینے کے کسیقدر ناساز تھی مگر مہاراج سے ملاقات کی اور کہا کہ آج طبیعت میری ناساز ہے مہاراج نے کہا کہ میری طبیعت بھی کچھہ ناساز ہے اور آج کل تمام شہر کو یہی بیماری ہے یہ سنکر کرنیل فیر صاحب خاموش ہو رہے اگر دامودر پنتھہ کا بیان صحیح ہے تو یہ بات گیکواڑ کو معلوم ہوگئی تھی کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا ہے کیونکہ اونہون نے واپس آتے وقت راستہ مین یہ کہا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو آج زہر دیا گیا ہے اہالی کمیشن کو یہ بھی بات معلوم ہوگی کہ ایسی باتین پوشیدہ نہین رہ سکتی ہین پس تمام شہر مین اوسی دن اسبات کی افواہ اوڑگئی کہ کسی شخص نے کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا ہے جب گیکوار پنجشنبہ کے روز آئے تو ان کے ہمراہ مسٹر دادا بھائی نوروجی بھی تھے اونہون نے کہا کہ ہمنے ایسی افواہ شہر مین سنی ہے کہ آپ کو کسی شخص نے زہر دیا ہے تھوڑی دیر کے بعد مہاراج نے ایک یادداشت کرنیل فیر صاحب کو اس مضمون کی لکھہ بھیجی کہ ہمنے سنا ہے کہ آپ کو کسی بدمعاش نے زہر دیا ہے اگر آپ فرمائیے تو ہم اوسکی تحقیقات کرین اب یہ بات بڑے تعجب کی ہے کہ اگر گیکواڑ کو کچھہ بناوٹ نہی تو اتنے روز بعد یہ یادداشت کیون بھیجی اونکو چاہیے تھا کہ جس روز زہر دیا گیا تھا یا جس دن اونھون نے سنا تھا اوسی روز یادداشت بھیجے ۔
مین نے کل کیفیت اس مقدمہ کی اہالی کمیشن کے روبرو بیان کی تا آپ سب لوگ اسپر غور فرماوین ۔ جب آپ سب صاحب گواہون کے اظہارات سماعت کرلین گے اور سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب بھی اپنے سوالات کرلین گے تب مین اپنی راے اس مقدمہ مین دون گا اور اسوقت جن امور مین بحث کی ضرورت ہوگی بحث بھی کر یجاؤنگی مجھکو اور کچھہ کہنا باقی نہین ہے اب آپ شوق سے گواہونکو بلوائیے قبل اسکے کہ وکیل سرکار اپنی تقریر کہہ کر بیٹھین اونھون نے یہ بھی کہا کہ یہان چند گواہ ایسے ہین کہ جو انگریزی اور ہندوستانی کو مطلق نہین جانتے ہین پس اون کے اظہارات لینے کیواسطے ایک کافی بندوبست کرنا ضرور ہے سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے جواب دیا

کہ جس زبان مین جو شخص اظہار دیگا اوسکا دیا ہی بند وبست کیا جائیگا اس بات کو صاحب پریسیڈنٹ نے منظور کیا۔

مسماۃ امینہ آیا کا اظہار

مسٹر انورارڈی صاحب نے آیا کا اظہار دیا اور فلن صاحب اسکا ترجمہ کرتے جاتے تھے۔

آیا نے کہا کہ میرا نام امینہ ہے مجھکو وہ وقت یاد ہے جب مقام بڑودہ مین اول کمیشن مقرر ہوئی تھی مین اوسوقت کرنیل فیر صاحب کی میمصاحبہ کی نوکر تھی اور جبتک وہ انگلستان نہین گئی تھین مین اونھین کے پاس رہتی تھی بعد اون کے انگلستان جانے کے مین اونکی بہتیجی یعنے بیوی صاحب کی میمصاحبہ کے پاس نوکر رہی مین گیکوار کو بخوبی جانتی ہون اور راون کے محل مین تین مرتبہ گئی تھی۔ اول مرتبہ جب مین فیر صاحب کی میمصاحبہ کے پاس نوکر تھی گئی تھی اور دو مرتبہ جب مین بیوی صاحب کی میمصاحبہ کے پاس نوکر تھی تب گئی تھی مین اون کے پاس پرانے محل مین گئی تھی خاص وقت تو مجھے یاد نہین ہے مگر یہ جانتی ہون کہ رات تھی پہلی مرتبہ میرے ہمراہ فیضو گیا تھا رزیڈنسی کے احاطے مین جو کنوان ہے وہان تک مین اور وہ پیدل گئی اور وہان سے ایک گاڑی مین سوار ہوے بعد طے مسافت کے ایک عالیشان مکان کے دروازے کے قریب ہماری گاڑی ٹھہری اور سالم ہمارے پاس آیا سالم اور ہم اور فیضو تینون حویلی کے اندر زینہ پر چڑھ کے ایک مکان خاص مین جہان مہاراج بیٹھے تھے گئے۔

مسٹر ملول صاحب نے پوچھا کہ وہ کس قطع کا مکان بنا ہوا تھا اور اوسمین کے دروازے تھے۔

ج مجھکو یاد نہین ہے مسٹر انورارڈی صاحب نے پوچھا کیا وہ مکان زینہ سے ملا ہوا تھا یا تمکو زینہ پر چڑھ کے کچھ دور جانا پڑا تھا مگر مسٹر سرجنٹ بلین ٹائن صاحب نے آیا کو اسکے جواب دینے سے منع کیا کیونکہ یہ سوال محض فضول تھا مسٹر انورارڈی صاحب نے پھر پوچھا کہ تم زینے سے اوپر چڑھ کے کہان گئین ج مین ایک کمرے مین گئی اور سالم مہاراج کو میرے آنے کی اطلاع کرنے گیا تھوڑی دیر کے بعد سالم اور مہاراج دونون وہان آئے مہاراج آکر ایک چوکی پر بیٹھ گئے اور مین اور فیضو فرش پر بیٹھے اور سالم کھڑا رہا مہاراج نے مجھسے پوچھا کہ کچھ میمصاحبہ تو ہماری نسبت نہین کہتی تہین مین نے کہا صاحب مجھسے آپکی نسبت کوئی بات نہین کہی مہاراج نے کہا کہ اگر میمصاحبہ کچھ ہماری نسبت

نہین تو تم ہمکو سالم اور یشونت راؤ کے ذریعے سے خبر دینا مجھسے اور مہاراج سے صرف اسیقدر باتین اول مرتبہ ہوئین بعد اس کے فیضو نے اپنی لڑکی کیواسطے جو مہاراج کا نوکر تھا ترقی کی سفارش کی مگر مجھ کو یاد نہین کہ مہاراج نے فیضو کو اسکا کیا جواب دیا بعد اسکے مین اپنے گھر چلی آئی دوسری دفعہ تب مین مہاراج کے پاس گئی تھی جب مہاراج نوساری سے آئے تھے۔

اسکوبل صاحب نے کہا کہ ہماری اور سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کی راے ہے کہ ہم ۲- اپریل سے لیکر ۱۲- مئی ۱۸۷۴ء تک کے حالات کا جب مہاراج نوساری مین تھے اظہار لین اور سواے اسکے اور اظہارات لینے مین ہمارا وقت ضایع ہوگا۔

امینہ بیان کرتی ہے کہ ماہ جون مین مہاراج نوساری سے واپس آئے تب مین پھر مہاراج کی حویلی مین گئی کیونکہ سالم اور کریم نے مجھسے وہان کے جانے کے واسطے بار بار کہا تھا اور کریم بھی میرے ہمراہ گیا اوسوقت مینہ برس رہا تھا راہ مین مجھ کو سالم ملا اور ہم تینون اوسی مکان مین جہان پہلے گئی تھی گئی سالم نے بدستور میرے آنے کی مہاراج کو اطلاع کی مہاراج اوسی چوکی پر آکر بیٹھ گئے جس پر پہلے روز بیٹھے تھے مین اور کریم مہاراج کے سامنے فرش پر بیٹھے مہاراج نے مجھ سے پوچھا کہ بیوی صاحب کی ہمصاحبہ تو میری نسبت کچھ نہین کہتی تھین مین نے اور کریم نے جواب دیا کہ ہمسے کچھ نہین کہتی تھین مسٹر بیوی صاحب کو کچھ اختیار نہین ہے نہ اونکی ہمصاحبہ تمھارے حق مین کچھ کہہ سکتی ہین یہ کہہ کر مین نے مہاراج کو سلام کیا اور وہان سے رخصت ہوئی بعد تھوڑی دیر کے سالم نے آکر مجھسے کہا کہ یشونت راؤ کے گھر جاکر دو سو روپیے لے آنا چنانچہ وہ روپے مین لے آئی اون مین سے سو روپیہ مین نے لیے اور سو روپیہ کریم کو دیے۔

ٹفن کہانے کے واسطے اجلاس برخاست ہوا۔

بعد ٹفن کھانے کے پھر اجلاس شروع ہوا ملہر راؤ گیکواڑ بعد ٹفن کے اجلاس مین موجود نتھے۔

امینہ بدستور اپنا اظہار بیان کرتی ہے کہ تیسری مرتبہ ماہ رمضان مین مہاراج کی حویلی مین گئی اس مرتبہ میرے ہمراہ ایک لڑکا چھوٹو نامی تھا مین بدستور گاڑی مین سوار ہوکر مہاراج کی حویلی مین پہونچی سالم کو مینے مہاراج کی حویلی کے دروازے پر پایا سالم نے بدستور جاکر مہاراج کو میرے آنے کی اطلاع کی مہاراج اوسی مکان مین جہان دو مرتبہ سابق مجھسے ملے تھے تشریف لائے چونکہ مین نے سرکار انگریزی کا نمک

کھایا ہے اسواسطے مین راست راست بیان کرتی ہون مین کچھ بھی نہ چھپاؤنگی اس مرتبہ مہاراج نے
مجھسے پہلے یہ پوچھا کہ بوی صاحب کی میم صاحبہ تو میری نسبت کچھ نہین کہتی تھین مین نے جواب دیا
کہ جب ہماری بڑی میم صاحبہ یہان آوینگی تب ہم آپ کی سفارش کرینگے اور بوی صاحب
کی میم صاحبہ آپ کیواسطے کچھ نہین کر سکتی ہین بعد اسکے سالم نے کہا کہ صاحب کے اوپر جادو دیا گیا
ہے یا نہین پیشے مہاراج اور سالم دونون سے کہا کہ جادو کا نام نہ لو صاحب لوگون پر جادو نہین چلیگا
اگر تم کچھ اونکے اوپر کروگی تو بہتر نہوگا مجھکو جادو کا نام سنکر بہت خوف ہوا اور مین مہاراج سے
رخصت ہوکر چلنے لگی مگر سالم نے مجھکو بٹھالیا اور کہنے لگا کہ ابھی جلدی نہ کرو ذرا ہماری بات سنو
تمکو عمر بھر کی روٹیان مہاراج کے یہان سے ہوجاینگی اور مہاراج تمکو نہال کر دینگے مہاراج
کے دل کی حسرت کو پورا کرو اور مہاراج تمھارے شوہر کو بھی نوکری دینگے یہ سنکر مینے جواب دیا
کہ اب تک مین بھوکی نہین مرتی تھی مین نے انگریزی نوکری کی ہے مجھکو کچھ مہاراج کی نوکری کی
خواہش نہین ہے مین وہان سے چلی اور چلتے وقت کہا کہ تم کسی کے کہنے سے صاحب پر کچھہ
مت کرنا اگر صاحب پر کچھہ نقصان پہونچیگا تو تمھارے حق مین برا ہوگا یہ سنکر مہاراج خشمگین ہوئے
اور سالم سے کہا کہ آیا کو یہان سے لیجاؤ بعد اسکے سالم نے تھوڑی دیر کے بعد پچاس روپیے مجھکو دیئے
جو کچھ واقعہ گذرا تھا مینے تمام و کمال اپنے شوہر کو کہ وہ مجھسے بہت دور تھا خط کے ذریعے سے اطلاع
دی اور اوسکو اپنے پاس بلوالیا اور جو خطوط مینے اپنے شوہر کو لکھے تھے وہ سب عبدالرحمن سے
لکھوائے تھے۔

س۔ مسٹر انورارٹی صاحب نے آیا سے پوچھا کہ تمنے سوٹر صاحب کے سامنے اظہار دیے تھے یا نہین۔

ج۔ ہان مینے سب اظہار دیے تھے لیکن مین بیمار تھی ڈاکٹر سیوارڈ صاحب اسبات کو بخوبی جانتے ہین
اور اونھون نے میرا معالجہ کیا تھا۔

سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب کے سوالات جرح

س تمنے پچاس روپیے کیا کیے ج۔ مین نے رمضان کے مہینے مین فقیرون کو کھانا کھلایا تھا۔

س۔ کیا اوسوقت تم اور تمھارے شوہر ایک ہی مکان مین رہتے تھے ج۔ ہان صاحب ایک ہی
مکان مین رہتے تھے س۔ کیا اوسکو اس تمھارے پچاس روپیہ کا حال معلوم ہوگیا تھا ج ہان

صاحب مین نے لکھ دیا تھا۔ س۔ تمنے کل کیفیت ان پچاس روپیون کی بیان کردی تھی ج۔ نہایت رو کر جواب دیا اور ایک موٹھہ کاغذون کا نکالا کہ یہ میرے سرٹفکیٹ ہین صاحب مین جھوٹ نہین بولتی ہون مین پانچ مرتبہ انگلستان ہو آئی ہون (اس بات کو سنکر تمام اجلاس ہنسنے لگا)۔ س۔ وہ جو سو روپیے پہلے تمکو مہاراج سے وصول ہوے تھے اوسکا بھی حال تمنے اپنے شوہر سے بیان کیا تھا۔ ج۔ ہان مین نے کہا تھا کہ یہ روپیہ کو اوہ مجھکو دو سو روپیون مین سے آدہا آدہا ملا ہے اور یہ بھی کہا تھا کہ یہ روپیہ مہاراج نے اپنی شادی کے انعام مین مجھکو دیا ہے س۔ ہمکو معلوم ہوا کہ تمنے اپنے شوہر سے یہ نہین کہا کہ مہاراج نے یہ روپیہ واسطے زہر دینے فیر صاحب کے بطور سازش کے ترغیباً دیا ہے ج۔ زہر دینے کا تو مہاراج نے مجھسے کچھ ذکر نہین کیا تھا س۔ تمسے مہاراج نے اشارے مین کہا تو تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیدو ج۔ مجھسے تو کوئی ایسی بات نہین کہی س۔ جب تم میسری بار گئی تھین تو تم سے کچھ اسکے بارے مین کہا تو تھا۔ ج۔ یہ مجھسے نہین کہا تھا کہ زہر دو مگر اون کے کہنے سے کیقدر رشک ہوا تھا س۔ تمنے اپنے شوہر سے صاف صاف کیون نہ کہا کہ مہاراج ہم سے یہ کہتے تھے ج۔ مجھکو ایک بازاری افواہ معلوم ہوئی اس باعث سے یہ بات مین نے ظاہر نہ کی۔ س۔ اچھا تم یہ بتاؤ کہ مہاراج کے کہنے سے تم کیا سمجھی تھین ج۔ مین کچھ زہر کی نسبت نہین سمجھی تھی۔ س۔ اچھا مہاراج اور سالم کی طرز گفتگو سے تمکو زہر دینے کا خیال گذرا تھا۔ ج۔ ہان مجھکو کسیقدر گمان ہوا تھا اور مین اسیواسطے نہایت خائف اور ہراسان ہوئی تھی۔ س۔ اچھا جب تم نہایت خائف ہوئی تھین تو پھر کسواسطے اپنے شوہر سے تمنے اطلاع نہین کی۔ ج۔ مینے صرف اتنا ہی اپنے شوہر سے کہا تھا کہ صاحب کے دل پھیرنے کیواسطے مہاراج کچھ دینا چاہتے ہین بابت زہر دینے کے مینے کچھ بیان نہین کیا س۔ تمکو یقین تھا کہ صرف مہاراج کرنیل فیر صاحب کے دل کو پھیرنا چاہتے تھے یا اونکا مطلب زہر دینے سے بھی تھا۔ ج۔ مین اونکا مطلب زہر دینے سے سمجھی تھی کیونکہ مین نے پیڈرو اور راؤجی حوالدار کو باتین کرتے سنا تھا۔ س۔ کیا تمکو پیڈرو اور راؤجی کے کہنے سے معلوم ہوا تھا کہ مہاراج زہر دیا چاہتے ہین یا تمکو مہاراج اور سالم کے خود طرز کلام سے ثابت ہوا تھا۔ ج۔ نہین مجھکو فقط پیڈرو اور راؤجی کے کلام سے معلوم ہوا تھا۔ س۔ اگر یہ دونون تمسے کچھ بات نہ کہتے تو تمکو کیا گمان ہوتا۔ ج۔ اگر یہ دونون نہ کہتے تو مجھکو زہر کی نسبت کچھ گمان نہوتا۔ س۔ تمنے پیڈرو اور

اور راؤجی نے زہر کے بارے مین کب کہا تھا ج۔ وہ مہاراج کے بڑے رفیق ہین س۔ مین تجھ
پوچھتا ہون کہ اون دونون نے تم سے کب کہا تھا ج۔ پیدرو اور راؤجی نے مجھ سے کچھ نہین کہا تھا
وہ دو شخص اور ہین جنہون نے مجھ سے کہا تھا س۔ تمنے ابھی ہمسے کہا تھا کہ پیڈرو اور راؤجی نے
ہمسے کہا ج۔ مین نے سوچ سمجھ کے نہین کہا تھا س۔ کیا تم اسوقت بدحواس ہو ج۔ مین
اچھی ہون مگر میرے ہاتھ پاؤن گرے جاتے ہین س۔ اچھا اگر پیڈرو راؤجی نے تمسے نہین کہا تو
پھر اون دو شخصونکا نام بتاؤ ج۔ اون دو شخصون کا نام کریم اور قاضی ہے س۔ اونھون نے
تمسے کب کہا تھا ج۔ جب مین مہاراج کے یہان تیسری مرتبہ گئی تھی اوس سے ایک مہینہ پیشتر اونھون
نے مجھ سے فقط اس قدر بیان کیا تھا کہ مہاراج کسی صاحب کو زہر دینا چاہتے ہین س۔ تم فقط ا
کلام سے کہ کسی صاحب کو زہر دینا چاہتے ہین فیر صاحب کے نام کی تخصیص کیونکر سمجھ گئین ج۔ مین
ایک قرینے سے سمجھی کہ مہاراج کو سواے کرنیل فیر صاحب کے اور کسی سے مطلب نہین ہے س۔ پھر
صاحب سے کیون نہ کہا کہ مہاراج آپ کو زہر دینا چاہتے ہین ج۔ یہ بات تو ایسی تھی کس اعتبار پر
مین صاحب سے بیان کرتی س۔ مجھکو جواب دو کہ تمنے صاحب سے کہا یا نہین۔ ج۔ نہین کہا۔
س۔ کیا تمکو یہ خیال نہوا کہ اپنے آقا کی جان کو اس قدر اطلاع کر دینے سے گو کہ وہ خیالی ہو بچا لین۔
ج۔ مجھکو یہ خیال نہین تھا کہ کوئی نوکرون مین سے زہر دیگا ورنہ مین ضرور اطلاع کر دیتی س۔ کیا تمکو
مطلق اسکا خیال نتھا کہ فیر صاحب کے نوکر صاحب کو زہر دین گے ج۔ ہان مین قسم کھا کے کہتی ہون
کہ مجھکو اسکا خیال نتھا س۔ تمنے پیدرو اور راؤجی کا جو نام لیا تھا وہ کسواسطے لیا تھا ج۔ مینے
اسوجہ سے اونکا نام لیا تھا کہ وہ مہاراج کے بڑے رفیق اور محرم راز ہین مگر مجھکو یہ یقین نہین تھا کہ
پیڈرو اور راؤجی صاحب کو زہر دینگے س۔ تمکو کیون یقین نتھا ج۔ مین نے آج تک نہین سنا تھا
کہ کسی نوکر نے اپنے آقا کو سرکاری عملداری مین زہر دیا ہو س۔ پھر تمکو کس بات کا خوف ہوا ج۔
مجھکو اوس بات کے سننے سے خوف ہوا س۔ جب تم اس بات کو غلط سمجھتی نہین تو پھر تمکو خوف کیون ہوا۔
ج۔ مین اسواسطے ڈری تھی کہ کہین مہاراج مجھکو ہلاک نہ کروا ڈالین س۔ اگر تمکو اپنے مارے جانیکا
خوف تھا تو تمنے پھر فیر صاحب سے کسواسطے اطلاع نہین کی ج۔ مین نے اس لیے اطلاع نہین کی
کہ مجھکو یقین تہا کہ کوئی بنگلہ پر صاحب کو نہین مار سکے گا س۔ تمنے اپنے شوہر سے زہر دینے کی نسبت

مجھ کہا تھا ج - ہان ہمین نے کہا تھا کہ مہاراج کرنیل فیر صاحب کو زہر دینا چاہتے ہین - س تمنے یہ کب کہا تھا - ج - مجھکو نہین معلوم - س - اچھا خیال کرکے یاد کرو کہ کب کہا تھا - ج - مینے اپنے شوہر سے زہر دینے کے بارہ مین کبھی نہین کہا تھا - س - اچھا خیال کرو کہ کبھی تمنے کہا تھا یا نہین - ج - مجھکو بالکل یاد نہین پڑتا کہ مین نے زہر کے بارے مین کچھ کہا تھا یا نہین - س - اچھا تمکو کیا یاد پڑتا ہے - ج - اتنا مین نے اپنے شوہر سے بیان کیا تھا کہ مجھسے مہاراج نے فقط اس قدر کہا ہے کہ صاحب کو کوئی ایسی چیز دینا چاہیے جس سے اونکا دل پھر جاے - س - یہ تمنے کب کہا تھا - ج - جس دفعہ مین تیسری مرتبہ مہاراج کے یہان گئی تھی اوسکے ایک روز بعد مین نے کہا تھا -

اب ساڑھے چار بجے کا وقت ہو گیا تھا سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے مخاطب ہو کر اہالی کمیشن سے کہا کہ اجلاس کا برخاست ہونا ضرور ہے کیونکہ اگر سوالات جرح آیا سے مین اور زیادہ کرونگا تو شام ہو جائیگی پس صاحب پریسیڈنٹ نے اجلاس کو برخاست کیا -

اہالی کچہری کے جلسہ اور گفتگو کا بیان ٹائمس آف انڈیا کے خاص کارسپانڈنٹ کی تحریر سے نقل ہوا

اس مکان مین جہان اجلاس کمیشن کا شروع ہوا پہلے صاحب گنٹومنٹ مجسٹریٹ کی کچہری تھی مگر واسطے کمیشن کے کچھ کمرے جدید بنایے گئے ہین مکان کچہری کا اسی فٹ لمبا اور پچیس فٹ چوڑا ہے اور مشرق کی جانب ایک اونچا چبوترہ بنا ہے جہان ممبران کمیشن کے بیٹھنے کی جگہ مقرر ہے ساڑھے دس بجے سلامی کی توپین سر ہوئین اوس سے معلوم ہوا کہ اب ممبران کمیشن واسطے اجلاس کے آنے والے ہین - پہلے مہاراجہ سیندھیا وہان آئے - تھوڑی دیر کے بعد سر لوئیس پیلی صاحب اور مہاراجہ ایک ہی گاڑی پر سوار ہو کر آئے اور جو خاص جگہہ گیکواڑ کیواسطے پہلے سے مقرر ہوئی تھی وہان بیٹھے - سر رچرڈ کوچ صاحب کی کرسی بیچ مین تھی داہنی طرف مہاراجہ سیندھیا اور بائین طرف مہاراجہ جے پور تھے مہاراجہ سیندھیا نفیس پوشاک پہنے ہوے تھے مہاراجہ جے پور اپنے ملک کی خوبی انتظامی مین مشہور ہین انھون نے حقیقت مین انتظام معقول

کر رکھا ہے اونکے بشرے سے ذہانت اور عقلمندی اور ہوشیاری پائی جاتی ہے آنکھوں پر چشمہ طلائی لگائے ہوئے تھے اونکی متانت مزاج اور وقار دانش سے معلوم ہوتا تھا کہ اونکا تشریف لانا اس مقدمے کے لیے نہایت نافع ہوگا آج پہلی گواہ امینہ تھی قبل دیکھنے اسکی صورت کے جب مینے اسکا پیارا نام سنا تو مین سمجھا کہ کوئی پرستان کی پری یا جنت کی حور ہوگی مگر افسوس امینہ اگرچہ تیری آنکھین سیاہ ہین مگر اوسکی سیاہی ایسی بدنما ہے کہ زاغ شب کی سیاہی کو بھی اوس سے کچھ نسبت نہین ہے امینہ سن سے معلوم ہوتا ہے کہ حقہ پیتی ہے کیونکہ بوقت اظہار اسنے یہ بیان کیا کہ میری قوت اورنک کو نہایت ضعف ہے یہ پانچ مرتبہ انگلستان گئی ہے اس کے پاس بہت سے سرٹفکیٹ ہین

اجلاس روز دوم

۴ ۲ - فروری ۱۸۷۵ء - مقام بڑودہ - آج وقت مقررہ پر سب ممبران کمیشن موجود ہوے پہلے دن سے زیادہ آج آدمیون کی کثرت تھی اور آفتاب کی تمازت سے دن بھر گرمی بہت رہی گیارہ بجے سر لوئیس پیلی صاحب کے ہمراہ گیکواڑ آئے مہاراجہ سیندھیا سفید کپڑے پہنے ہوے تھے اور زرد بگڑی مرہٹی سر پر بندھی باقی اور ممبران کمیشن مثل روز اول کے کپڑے پہنے ہوے تھے - سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب بدستور آیا سے سوالات جرح کرتے رہے خاص اظہارات جو امینہ سے لیے گئے وہ یہ تھے کہ آیا خان بہادر اکبر علی یا اونکی لڑکی حمید العلی نے امینہ کو دھمکا کر اوس سے اظہارات لیے ہین آج آیا کے اظہارات مین ہنسی اور مذاق ہوتا رہا جب سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب نے آیا سے پوچھا کہ تمکو گیکواڑ کے پاس جانے سے کیون انکار تھا تو مساۃ امینہ نے اجلاس کے روبرو اپنے جغرافیہ کے علم کو ظاہر کیا اوسنے کہا کہ مین بڑودہ کو نہین جانتی یہ کہکر زار زار رونے لگی اور کہنے لگی کہ مینے کانپور - نیمچ - جبل پور - اور شملہ اور انگلستان کو دیکھا ہے اور ان مقامون مین بہت دن رہی ہون یہان تک کہ وہ عرب تک پہونچ گئی تھی - سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب اوسکو ٹھہرا کر پھر بڑودے مین لے آئے امینہ نے کہا کہ مین سفر کے حق مین سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب سے کچھ کم نہین ہون جب اکبر علی کی نسبت اوس سے پوچھا گیا تو بولی کہ مین اکبر علی کو مدت سے جانتی ہون بعد اس کے فیضو گواہی کی جگہہ پر آیا اسکی ڈاڑھی نہایت خوبصورت اور سیاہ تھی اور سب گواہون مین یہی گواہ بہت خوبصورت تھا اسنے کہا کہ مین ایک مرتبہ آیا کے ساتھ گیکواڑ کے یہان گیا تھا میرے سامنے مہاراج نے کچھ ذکر جادو کا نہین کیا

اسکے بعد ایک ایماندار گاڑی بان گواہی کیلیے آیا اوسنے صاف صاف جس طرح اسکی گاڑی کرایہ کی
گئی تھی اور جس طرح امینہ مہاراج کے یہان گئی تھی سب بیان کیا بعد اس کے اپنی مخلصی کی درخواست
کی سرجینٹ بیلین ٹائن صاحب نے گاڑیبان سے پوچھا کہ تمکو سرکار نے کیون قید کیا تھا اوسنے جواب دیا
اس لیے مجھے قید کیا تھا تاکہ مین اس کیفیت کو کسی سے بیان نہ کرون چونکہ میرے اظہارات سرکار کے روبرو
گذر گئے اب مجھکو گھر جانے کی اجازت ملے ایک نہایت ہنسی کی بات اسکے اظہار مین ہوئی یعنے جب
سرجینٹ بیلین ٹائن صاحب نے پوچھا کہ تمھارے گھر مین کون ہے اور تمھاری شادی ہوئی یا نہین پہلے
تو اوسنے جواب دیا کہ میری شادی نہین ہوئی ہے پھر تھوڑی دیر کے بعد یاد کر کے کہا کہ میری شادی
ہوگئی ہے شیخ کریم کا اظہار اس طرح پر ہوا کہ مین آیا کے ساتھ ایک مرتبہ مہاراج کے یہان گیا تھا
مگر مجھکو یاد نہین کہ مہاراج نے آیا سے کیا کہا۔

ان دو روز مین چار گواہون کے پورے اظہارات لیے گئے ایک گواہی تو نہایت اس مقدمے کیواسطے
مفید ہے اور باقی تین گواہون کے اظہارات آپسمین مختلف ہین اور ایک دوسرے کی تردید کرتا ہے
یہ بات اہالی کمیشن کے بخوبی ذہن نشین ہوگئی کہ آیا ضرور مہاراج کے پاس گئی مگر ہم یہ نہین لکھ سکتے ہین
کہ آیا امینہ کو مہاراج نے فیر صاحب کے زہر دینے کے صلاح اور مشورے کیواسطے بلایا تھا یا میم صاحبہ
کے متفق کرنے کے واسطے کیونکہ آج کے روز زیادہ متردد معلوم ہوتے تھے آیا سے بیلین ٹائن صاحب
نے پھر سوالات جرح کے بانیہ کیے۔ س۔ تمکو یاد ہے کہ کس روز فیر صاحب کو زہر دیا گیا تھا۔
ج۔ مجھکو یاد نہین۔ س۔ تمکو اس دن کی کیفیت معلوم ہے۔ ج۔ مجھکو نہین معلوم۔ س۔
جس دن انکو زہر دیا گیا تھا تمنے اوسی روز خبر پائی تھی یا نہین۔ ج۔ نہین مجھکو چند روز کے بعد
معلوم ہوا تھا۔ س۔ تم اوسوقت کہان تھین جسوقت تمکو خبر ملی تھی۔ ج۔ مین ریذیڈنسی مین تھی۔
س۔ تو تمکو ضرور یاد ہونا چاہیے۔ ج۔ نہین صاحب مین اس کیفیت سے واقف نہین ہون اور
مجھکو اوس دن خبر نہین ملی تھی۔ س۔ جب تمکو خبر ملی تھی تو تمنے کسی اور سے بھی بیان کیا تھا۔ ج۔
مینے کسی سے بیان نہین کیا۔ س۔ تمکو معلوم ہے کہ تمھارے شوہر کے اظہارات کرنیل فیر صاحب نے
لیے تھے۔ ج۔ ہان مجھکو معلوم ہے۔ س۔ تمکو یہ یاد ہے کہ تمنے اپنے شوہر سے بیان کیا تھا کہ فیر صاحب
کو زہر دیا گیا ہے۔ ج۔ مجھکو یاد نہین۔ س۔ اچھا کل جسوقت سے تمھارے اظہارات لیے گئے ہین

تمنے اپنے شوہر سے ملاقات کی یا نہین ج مجھکو اوسکی بڑی ممانعت ہے س - کسنے تمکو ممانعت
کی ہے - ج - خان بہادر نے - س - کل سے کوئی پولیس والا بھی تمھارے پاس آیا ہے - ج -
نہین کوئی نہین مین سچ کہتی ہون کہ مجھسے اور کسی سے باتین نہین ہوئین - س - تمنے کل یہ بات
جو کہی تھی کہ مین نے قاضی اور کریم سے سُنا تھا کہ مہاراج چاہتے ہین کہ فیر صاحب کو زہر دیا جاوے
یہ بات سچ ہے - ج - ہان یہ بات سچ ہے اور جو کچھہ مینے کہا ہے اوسکو نہ بدلون گی - س - یہ بات
سچ ہے کہ جب مہاراج سے تمسے تیسری ملاقات ہوئی تھی تو مہاراج نے تمسے کہا تھا کہ کرنیل فیر صاحب
کو تمھارے ہاتھہ سے زہر دیا جاے - ج - نہین صاحب مجھہ سے نہین کہا صحیح حال مین نے پہلے ہی
آپ سے گذارش کیا - س - تمنے جو مہاراج کے سوال کے جواب مین غصہ سے انکار کیا تھا تو وہ غصہ
اور انکار کس سبب سے تھا - ج - مین نے فقط یہ کہا تھا کہ تم صاحب کے ساتھہ کسطرح کی بدسلوکی
نہ کرنا ورنہ پشیمان ہوگی - س - تمنے جو بدسلوکی کی لفظ کہی اوس سے کیا مطلب تھا - ج -
میرا مطلب اوسی سے وہ تھا جو مہاراج نے مجھسے کہا تھا - س - کیا تمنے اپنے اظہارات
پہلے بھی دیے ہین - ج - ہان مین نے سوٹر صاحب اور خان بہادر کے سامنے اپنے اظہارات
دیے تھے - س - تمنے کب اپنے اظہارات اون کے روبرو دیے تھے - ج - جب سوٹر صاحب
بمبئی سے آئے تھے - س - تمکو یاد ہے کہ تمھارے اظہارات سوٹر صاحب کے روبرو لکھہ لیے گئے تھے -
ج - پہلی مرتبہ میرے اظہارات نہین لکھے گئے تھے - س - پہلی مرتبہ جب تمھارے اظہار لیے گئے او -
قلمبند نہین ہوے اوسوقت کون کون لوگ تھے - ج - خان بہادر اور گاڑیبان اور ایک لڑکا -
س - خان بہادر مین سے کون تھا کیا اکبر علی تھا - ج - مین تو صرف خان بہادر کو جانتی ہون
مین اوسکے نام سے آگاہ نہین ہون - س - کیا وہ باپ تھا یا بیٹا تھا - ج - مین اس بات کو نہین
جانتی - س - مین تو خان بہادر کو خورجیٹ صاحب کے وقت سے جانتی ہون مین نے اوسکو
بمبئی مین دیکھا ہے - اکبر علی واسطے شناخت کے اجلاس مین بلائے گئے اونسے فوراً اونکو پہچان لیا
سر جنبٹ بیلن ٹائن صاحب نے اکبر علی سے کہا کہ آپ اس گرم کچہری مین زیادہ دیر تک مت بیٹھیے
اس بات کو سنکر اجلاس مین قہقہہ ہوا - س - تم کے روز تک سوٹر صاحب کو اپنے اظہارات
دیا کین - ج - دو روز تک - سر جنبٹ بیلن ٹائن صاحب نے اجلاس کی طرف مخاطب ہوکر کہا

کہ مجھ کو آیا کے اظہار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قید کی گئی تھی۔ مترجم صاحب آپ اس سے پوچھیے کہ آیا یہ قید رہی تھی یا نہین۔ مترجم صاحب نے اوس سے پوچھا۔ س۔ کیا تو قید تھی۔ ج۔ ہان مین قید رہی تھی۔ س۔ اکبر علی کے روبرو اپنے اظہارات دینے سے پہلے تم قید رہی تھین۔ ج۔ ہان مین اپنے اظہارات دینے سے پہلے قید ہوئی تھی۔ س۔ مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ آیا تم پہلے اپنے اظہار دینے سے قید ہوئی تھین۔ یا بعد۔ اسکو مفصل بیان کرو۔ ج۔ مین نے اکبر علی سے کہا کہ مین بہت بیمار ہون اور مجھ کو جب آرام ہوجائیگا تب مین اپنے اظہارات دونگی۔ س۔ یہ ہمارا جواب نہین ہے ہمارے سوال کا جواب دو۔ ج۔ مین اوسی دن قید کی گئی تھی۔ س۔ مترجم صاحب نے آیا سے پوچھا کہ جب تمنے اکبر علی کو اپنے اظہار دیے تو اوس سے پہلے قید ہوگئی تھین یا نہین۔ ج۔ مین نے اکبر علی سے کہا کہ مین بہت بیمار ہون جب مجھ کو آرام ہوجائیگا جب مین تمکو جواب دونگی۔ س۔ سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ یہ میرے سوال کا جواب نہین ہے۔ جب تمنے اکبر علی کے روبرو اپنے اظہار دیے تھے تو تم بیمار تھین مگر یہ بتاؤ کہ پہلے تمکو قید کیا تھا یا اوسکے بعد۔ ج۔ مین قید نتھی مین اپنے گھر مین آرام سے سو رہی تھی۔ مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ یہ سوال کے جواب کو نہین سمجھی اس سے پھر پوچھو کہ اوس حالت مین کہ جب یہ بیمار تھی قید بھی تھی۔ س۔ سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ صرف مین اس سے یہ پوچھنا چاہتا ہون کہ جب اکبر علی نے تمسے اظہار لیے تھے اوسوقت تم قید تھین یا آزاد۔ ج۔ مین اپنے پلنگ پر بسبب بیماری کے بیہوش پڑی تھی مجھ کو خبر نہین۔ س۔ اسکا جواب دو کہ جسوقت اکبر علی نے تمسے اظہارات لیے اوسوقت تم قید تھین یا نہین۔ ج۔ جب اکبر علی میرے پاس آیا تو اوسنے میرے اظہارات لینا چاہے چونکہ مین بہت بیمار تھی مین اوسکو اپنے اظہارات نہ دے سکی۔ مجھسے وہ کہہ گیا کہ تم یہان سے نہ جانا۔ سر جرد مید صاحب نے کہا کہ اوسکے جواب سے عیان ہے کہ وہ قید نتھی۔ س۔ سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب نے پھر پوچھا کہ تمنے جب اپنے اظہارات دیے اوسکے بعد تم اپنے گھر مین رہین یا سرکار کی حوالات مین سپرد کی گئین۔ ج۔ مین اپنے مکان مین تھی اور میرے مکان کے باہر پہرہ تھا میرے پاس میرا شوہر نہین آسکتا تھا اوسکو دو روز کے بعد مین اسپتال گئی۔ س۔ تمنے اکبر علی سے کہا کہ مین نہایت بیمار ہون۔ ج۔ ہان مین نے کہا تھا۔ س۔ تمنے اپنے اظہارات اکبر علی کو پہلے دیے تھے یا مسٹر صاحب

کو ج - مین نے اکبر علی سے کچھ بھی نہین کہا تھا - س - اچھا ابھی تو تمنے کہا تھا کہ مین نے اکبر علی کو اظہار دیے اور اوسوقت ایک لڑکا اور گارڈ بیان موجود تھا - ج - ہان یہ بات سچ ہے - س بہت اچھا کیا تمنے اپنے تینون مرتبہ جانے کا حال اکبر علی سے نہ کہا ہوگا - ج - نہین مین نے کل حال نہین کہا - س - تمنے کسواسطے نہین کہا - ج - مین اوسوقت بہت بیمار تھی آپ ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے پوچھ لیجیے - س - تمنے سوٹر صاحب کو کے روز بعد اکبر علی کے دیکھا - ج - دو روز بعد - س - تم اوسوقت کہان تھین - ج - مین اسپتال مین تھی - س - وہان کوئی سپاہی تہا - ج - وہان کوئی نتہا لیکن جب مین بیوی صاحب کی بنگلہ مین آگئی تھی اوسوقت میرے اوپر ایک سپاہی متعین تھا - س - جبوقت سوٹر صاحب آئے اوسوقت اور کون تہا ج - وہان کئی سپاہی تھے اور اکبر علی اور عبد العلی تھے - س - کتنے سپاہی تھے - ج - مجھکو یاد نہین ہے - س - سوٹر صاحب نے تمھارے اظہارات لکھ لیے تھے - ج - لکھ لیے تھے - س - کیا تمنے اپنے کل اظہارات دیے - ج - ہان صاحب دیے - س - کچھ سوٹر صاحب نے زہر دیے جانے کے بارے مین تم سے پوچھا تھا - ج - ہان صاحب پوچھا تھا - س - تمنے اوسکی نسبت کیا جواب دیا - ج - مینے کہا کہ مین کچھ نہین جانتی - س - تمنے سوٹر صاحب نے یہ بھی پوچھا تھا کہ مھاراج نے زہر دینے کے بارے مین تمسے کچھ کہا تھا - ج - ہان پوچھا تھا مگر مینے کچھ جواب نہین دیا س - اب یہ بتاؤ کہ اکبر علی یا عبد العلی نے تم سے کہا تھا کہ مھاراج نے زہر دینے کی نسبت کچھ تمسے کہا ہے جلد بتاؤ - ج - مجھ کو اونھون نے دہمکایا تھا کہ تمسے اگر کہا ہے تو جلد بتاؤ اور مجھسے اقرار کرانا چاہا مگر مجھکو جو کچھ معلوم تھا وہ بیان کیا - س - سوٹر صاحب کے روبرو اونھون نے تمکو دہمکایا تھا - ج - مجھ کو اونھون نے نہین دہمکایا - س - تمنے ابھی کیون کہا تھا کہ مجھ کو دہمکایا تھا - ج - مین نے نہین کہا -

سرجنت بیلن ٹائن صاحب نے اوسکے پہلے اظہارات کو مترجم صاحب کے اظہارات سے ملایا اور صاحب پریسیڈنٹ کے اظہارات بھی ملائے گئے تو اوسمین پایا گیا کہ اوسنے بیان کیا تھا کہ مجھے دہمکایا تھا - س - سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے پھر آیا سے پوچھا کہ تمنے کیون کہا تھا کہ اکبر علی اور عبد العلی نے مجھ کو دہمکایا تھا یہ بات سچ ہے یا جھوٹ - ج - وہ بات جھوٹ ہے مجھے تو کسینے بھی نہین دہمکایا

مین نے شاید کہا ہوگا مگر مجھے تو خیال پڑتا ہے کہ مجھسے اکبر علی اور عبد العلی نے صرف تین سوال
ہی پوچھے تھے وہ کیا یا نھین تھا- س- اب تمھارا نگھبان کون ہے- ج- مین اب قید ہون-
س- کیا تم اکبر علی اور عبد العلی کی حراست مین ہو- ج- ہان مین اونکی حراست اور چند سپاہیون
کے پہرے مین ہون- س- جب تمھارے اظہارات سوٹر صاحب نے قلمبند کیے تھے وہ چلتے وقت
تمکو سنایا تھا یا نھین- ج- اونھون نے مجھے اظہارات نھین سنائے- س- پھر تمھارے اظہارات
اور کسی کے روبرو بھی سوٹر صاحب کے بعد لیے گئے تھے- ج- ہان ایک وکیل یا بیرسٹر کے روبرو
مین نے اظہارات دیے تھے مین وکیل اور بیرسٹر مین فرق نھین جانتی ہون- س- تمنے سوٹر صاحب
کے روبرو اور بھی کبھی اظہارات دیے تھے- ج- ہان صاحب دیے تھے جبکہ مین اسپتال مین تھی-
مین آپ کے روبرو کبھی جھوٹ نہ بولونگی مین اس اجلاس کو خدا کے برابر جانتا ہون- س-
کیا مسٹر سوٹر صاحب تمھارے پاس اسپتال مین آئے تھے- ج- مین نے خود سوٹر صاحب کو اسپتال
مین بلوا بھیجا تھا اور مین نے اون سے کہا کہ جب مجھکو آرام ہو جائیگا تو مین کل اپنے اظہارات دونگی-
س- تمنے کسکو سوٹر صاحب کے بلانے کو بھیجا تھا- ج- مین نے ڈاکٹر سیوڈ صاحب سے کہا تھا
مجھے نھین خبر کہ اونھون نے کسکو بھیجا تھا- س- کیا وہ اکبر علی تھا یا عبد العلی تھا جسکو تمنے بھیجا تھا-
ج- صاحب مین سپاہیون کے پہرے مین تھی مجھکو خبر نھین کہ سوٹر صاحب کے بلانے کو کون گیا تھا
س- اب مجھکو چند سوالات تم سے اور کرنے باقی ہین تم مہاراج کے پاس اول کے مرتبہ کیونکر گئین
ج- مین بڑودہ مین پہلے کبھی نھین آئی اور مجھکو بڑودہ کے حالات نھین معلوم اور رو کر
کہنے لگی کہ مین انگلستان پانچ بار ہو آئی ہون اور کانپور اور جبل پور اور شملہ اور نیمچ اور اور
جگہہ بہ مدت تک رہی ہون اور عرب بھی ہو آئی ہون سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب نے یہ سنکر کہا
ہمین شک نھین کہ تمھارے ہونے سے ان مقامون کی رونق مین فرق آگیا ہے اور اگر تم راستی
سے ہمارے سوال کا جواب دوگی تو تم پھر ان مقامون مین چلی جاسکتی ہو مگر اب یہ بتاو کہ تم پہلے
مرتبہ مہاراج کی حویلی مین کیونکر گئین- ج- سالم اور فیضو مدت سے تقاضا کر رہے تھے کہ مہاراج
کے پاس چلو مگر مینے انکار کیا- س- تم کسواسطے مہاراج کے پاس جانے سے انکار کرتی تھین- ج-
مین نھین جانتی تھی کہ راجہ کے یہان کیونکر جاتے ہین اسیواسطے مین نے انکار کیا تھا تمنے سالم

ے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو۔ س۔ تم دامودر پنتھ کو جانتی ہو۔ ج۔ مین نہین جانتی ہون۔ س۔ یہ بات سچ ہے کہ تم فیضو اور رسالم کے کہنے سے زبردستی گئی تھین۔ ج۔ ہان صاحب۔

وکیل سرکار نے پھر آیا سے اظہار لیے

س۔ تمنے ابھی کہا تھا کہ مین نے کسی وکیل یا بیرسٹر کے روبرو اپنے اظہارات دیے تھے یہ بات سچ ہے مسٹر کلمیلینڈ صاحب کی طرف مخاطب ہوکر آیا سے پوچھا کیا یہی وکیل تھے۔ ج۔ ہان صاحب یہی وکیل تھے۔ س۔ جب تم اسپتال مین تھین تو تمھارے پاس اکبر علی یا عبد العلی آئے تھے۔ ج۔ ہان صاحب آئے تھے۔ س۔ سوٹر صاحب کو اظہار دینے کے بعد پھر بھی کبھی اکبر علی تمھارے پاس آئے تھے۔ ج۔ کبھی نہین آئے۔ س۔ کوئی اور پولیس کا افسر تمھارے پاس آیا تھا۔ ج۔ کوئی نہین آیا۔ مین پولیس کے سپاہیون کے پہرے مین تھی۔ س۔ تم کس اسپتال مین تھین۔ ج۔ مین رجمنٹ کے اسپتال مین تھی۔ س۔ تمھارا کون ڈاکٹر علاج کرتا تھا۔ ج۔ مجھکو نام اوسکا نہین معلوم مگر وہ رجمنٹ کا ڈاکٹر تھا۔ اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب بھی آیا کرتے تھے۔ س۔ تمنے پہلے کہا تھا کہ خان بہادر ہمارے پاس اسپتال مین ایک لڑکے کو ہمراہ لے کر آیا تھا یہ بات درست ہے۔ ج۔ ہان صاحب یہ بات درست ہے۔ س۔ کیا تمنے پہلی مرتبہ خان بہادر کو دیکھا تھا۔ ج۔ ہان صاحب پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ س۔ تمنے اوسکو کہان دیکھا تھا۔ ج۔ مین اوسوقت اپنی چارپائی پر اپنے گھر مین پڑی تھی۔ س۔ تم اوس گاڑیبان کو جانتی ہو جو اکبر علی کے ساتھ آیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب جانتی ہون۔ س۔ اوسکا کیا نام ہے۔ ج۔ اوسکا نام ستی یا کوبی ہے۔ س۔ اکبر علی کے ساتھ کون لڑکا تھا۔ ج۔ میرا نوکر تھا اوسکا نام چھوٹو ہے۔ س۔ اچھا وہ باتین بتاؤ جو اکبر علی سے اور تمسے اوسوقت ہوئین۔ ج۔ مین نے اکبر علی سے کہا کہ مین بہت بیمار ہون جب مجھکو آرام ہوجایگا تو مین سب کیفیت بتاؤن گی۔ س۔ کیا بعد اکبر علی کے باتین کرنے کے تمکو پہرے مین کردیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب مجھکو پہرے مین کردیا تھا۔ س۔ بعد اسکے تمنے اپنے شوہر سے ملاقات کی یا نہین۔ ج۔ میرے پاس میرے شوہر کے آنے کی ممانعت ہوگئی تھی۔ س۔ جب کہ تم تیسری مرتبہ مہاراج کی ملاقات کو گئین تو تم مہاراج سے خوف زدہ کیون ہوئین۔ ج۔ مجھسے قاضی اور کریم سے جو بات کہی تھی اوسکا خیال ہوا۔ س۔ جو بات کہ مہاراج نے

تمسے کی اوس سے اور قاضی اور کریم کی بات سے ایک ہی مطلب پایا جاتا تھا۔ ج۔ اول تو مین نھین سمجھی مگر بعد اوسکے مجھکو وہی مطلب معلوم ہوا۔ س۔ کیا تم انگریزی بولتی ہو۔ ج۔ مین انگریزی نھین بولتی مگر کسیقدر سمجھ لیتی ہون ہماری میمصاحبہ کبھی انگریزی بولتی ہین اور کبھی ہندوستانی۔ س۔ تم تین مرتبہ جو مھاراج کے پاس گئی تھین تو تینون مرتبہ اپنی میمصاحبہ سے رخصت لے کے گئی تھین یا بغیر حاضر ہوکر گئی تھین۔ ج۔ مین نے دو مرتبہ رخصت لی اور ایک مرتبہ بغیر حاضری کے۔ س۔ تمنے بیان کیا ہے کہ ہمنے قاضی اور کریم کی زبانی زہر دیے جانے کا حال سنا تھا اچھا یہ بات تمنے سوٹر صاحب کے روبرو بھی کہی تھی۔ ج۔ ہان صاحب کہی تھی۔

صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ گاڑیبان کا نام تم جانتے ہو۔ ج۔ مین گاڑی بان کو نھین جانتی۔ اور نہ مین اوسکا نام جانتی ہون بعد تھوڑی دیر کے یاد کرنے کے کھا کہ شاید اوسکا نام صندل ہے۔ س۔ تمنے کبھی صندل کو دیکھا ہے۔ ج۔ مین نے صندل کو کبھی نھین دیکھا مگر ایک روز جب وہ گاڑی کا کرایہ کریم سے لینے کو آیا تھا تب دیکھا تھا۔ س۔ تمنے ابھی ہمسے کہا ہے کہ مین نے زہر دیے جانے کی نسبت سنا تھا اچھا تم یہ بتاؤ کہ تمنے اپنی تیسری مرتبہ مھاراج کے یہان جانے سے کتنے روز پیشتر سنا تھا۔ ج۔ مجھکو یاد نھین مگر مین جانتی ہون کہ بیس پچیس روز پیشتر مین نے سنا تھا۔ س۔ یہ بات تمنے ماہ رمضان کے درمیان مین سنی تھی یا آخر مین۔ ج۔ مجھکو اوسوقت یاد نھین مگر کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانے سے بیس پچیس روز پیشتر مین نے سنا تھا۔ س۔ پھر رچرڈ میڈ صاحب نے پوچھا کہ تم ماہ رمضان مین مھاراج کے پاس کتنے روز پیشتر فیر صاحب کے زہر دیے جانے سے گئی تھین۔ ج۔ مین نھین بتا سکتی کہ مین کتنے روز پیشتر گئی تھی کیونکہ مجھکو یہ بات یاد نھین ہے مگر مین نے پیشتر زہر دیے جانے کے یہ بات سنی تھی۔

فیضو رمضان کا اظھار

فیضو رمضان نے بیان کیا کہ مین چوکیدار رزیڈنسی کا ہون اور بیس برس سے نوکر ہون مجھکو وہ وقت معلوم ہے کہ جب اول کمیشن یہان ہوئی تھی مین اوس آیا کو جانتا ہون جو ابھی گواہی دے چکی ہے مین آیا کے ہمراہ ایک مرتبہ گاڑی مین سوار ہوکر مھاراج کے یہان گیا تھا ہم دونون چھپا نیر دروازے سے مھاراج کی حویلی مین زینے پر چڑھ کر ایک اوپر کے کمرے مین

گئی اور ہم فرش پر جاکر بیٹھ گئے اوس کمرے مین ایک بڑا آئینہ رکھا ہوا تھا اور ایک چوکی بھی رکھی تھی سالم نے جاکر مہاراج سے ہمارے آنے کی اطلاع کی مہاراج آکر اوس چوکی پر بیٹھ گئے مہاراج نے آیا سے کہا کہ تم ہمارے پاس کیون نہین آتی ہو آیا نے جواب دیا کہ مجھ کو فرصت نہین ہے پھر مہاراج نے آیا سے کہا کہ تم میم صاحبہ سے ہماری سفارش کرو آیا نے جواب دیا کہ مین میم صاحبہ سے تمھاری نسبت کچھ نہین کہہ سکتی بعد اسکے مین نے سلام کیا اور کہا کہ مجھ سے بہت سے آدمی دشمنی رکھتے ہین آپ میرے اوپر مہربانی کیا کرین پھر مین نے اپنے لڑکے کی سفارش کی اور ہم اور آیا مہاراج سے رخصت ہوکر گھر آئے۔

سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے سوالات جرح

فیضو نے کہا کہ میرا لڑکا سوارون مین مہاراج کھنڈے راؤ کے وقت سے نوکر ہے سولہ یا سترہ برس کی عمر ہے اوسکو بڑودہ کے سکے کے دس روپیہ ماہواری ملتے ہین کرنیل فیر صاحب نے میرا اظہار لیا تھا مگر چونکہ مین زہر دیے جانے کی نسبت کچھ نہین جانتا تھا مین نے اوسکی نسبت کچھ نہین بیان کیا بعد اسکے میرے اظہار کرنیل فیر صاحب نے قلمبند کیے س۔ بیل صاحب نے پوچھا کہ بعد تمھارے اظہار قلمبند کرنے کے کیا ہوا۔ ج۔ مین حوالات مین نظربند کیا گیا اور جب سے حوالات مین گیا [illegible] علی اور عبد العلی کی حراست مین ہون مین راؤجی کو جانتا ہون میرے اوپر کرنیل فیر صاحب کے روبرو زہر دینے کا الزام لگایا تھا اور مجھ سے رزیڈنسی کے نوکر حسد کرتے ہین س۔ سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ جو گفتگو درمیان تمھارے اور مہاراج کے ہوئی اوسکو بیان کرو۔ ج۔ سالم نے اور آیا نے مجھ سے کہا کہ مہاراج کے پاس چلو اوس دن وہ صاحب کیواسطے ڈالی لایا تھا اور اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ اوسنے مہاراج کے یہان چلنے کے لیے مجھ سے کہا تھا آیا بھی میرے ساتھ چلنے کو تیار ہوئی کچھ مینے اوس سے نہین کہا تھا کہ آیا کوئی بچہ نہین تھی جسکو مین ترغیب دیتا۔ س۔ مسٹر ملول صاحب نے پوچھا کہ تم آیا کے ساتھ گئے تھے اسکا اقرار کرتے ہو۔ ج۔ اوسنے کہا مین اقرار کرتا ہون۔ س۔ تم یہ بات کیون کہتے ہو کہ تم نے آیا کو ترغیب نہین دی تھی تم آیا کے ساتھ گئے تھے۔ ج۔ مین تو تیس برس سے سرکار انگریزی [illegible] نوکر ہون [illegible] تعلق رسیدہ [illegible] جانتا ہون اگرچہ مجھکو [illegible] جانتی ہون گے مینے

سوٹر صاحب کے روبرو صرف یہ اظہار دیے تھے کہ مین آپا کے ساتھ گیا تھا۔

وکیل سرکار نے پھر فیضو کا اظہار لیا

فیضو بیان کرتا ہے کہ مین اور آپا اور گاڑی بان تینون اسپتال مین گئے آپا سے ملاقات نہین ہوئی مین نے اسپتال مین بھی کوئی بات اوس سے نہین کی اور میرے روبرو اوس سے اظہار بھی نہین لیے گئے مجھے یاد نہین کہ مین نے کتنے دنون بعد آپا کے اظہار دیے کہ اپنے اظہار سوٹر صاحب کو دیے۔ پریسیڈنٹ صاحب نے فیضو سے پوچھا کہ تم مہاراج کے کون سے محل مین گئے تھے۔ ج۔ حویلی مین۔ س۔ کیا تمھاری درخواست سے تمہارا لڑکا نوکر ہوا تھا۔ ج نہین صاحب وہ تو کھنڈے راؤ کے وقت سے نوکر تھا۔ س۔ کیا تمھارے کہنے سے کھنڈے راؤ نے نوکر رکھا تھا۔ ج۔ جب کرنیل والس صاحب انگلستان کو جانے لگے تب مین نے اون سے درخواست کی تھی کہ اگر میرا اسم مہاراج کے یہان کرادین تو میرے واسطے اچھا ہوگا کیونکہ میرا تھوڑی سے درماہے مین یہان گذارا اچھی طرح سے نہین ہو سکتا ہے میری درخواست کو جناب والس صاحب نے منظور کیا اور مجھکو مہاراج کے یہان نوکر رکھا یا دو برس تک مین برابر مہاراج کے یہان نوکر رہا مگر جب کرنیل بار صاحب آئے تب مجھ کو پھر ریزیڈنسی مین نوکر رکھا اور مہاراج سے کہہ کر میری جگہہ پر میرے لڑکے کا اسم کرا دیا۔

کار بھائی پونجا بھائی کے اظہارات

اس شخص نے اظہار دیے کہ مین رامچندر حلوائی کی شکرم کو ہانکتا ہون مین بڑودہ کی صدر بازار مین رہتا ہون مین اور فیضو اور آپا کو جانتا ہون وہ میری گاڑی مین سوار ہوگئی تھی اب ساٹھ کو برس سوا برس گذرا ہوگا آپا میری گاڑی مین شاید آٹھ بجے رات کو سوار ہوگئی تھی یہ میری گاڑی سے اوتر کر حویلی کے دروازے پر گئی مین حویلی کے سامنے جو میدان ہے اپنی گاڑی کو لیے کھڑا رہا اپنا آپا کو شناخت کیواسطے بلایا اوسکو اوسنے پہچان لیا۔

سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے سوالات جرح

یہ شخص بیلن ٹائن صاحب کے سوال کا جواب دیتا ہے کہ مین باٹن صاحب کے بنگلہ سے جہان مین اب تک نظر بند ہون آیا ہون مجھ کو سوٹر صاحب نے اوس بنگلہ مین بعد مہاراج کے نظر بند کرنیکے

گرفتار کر کے مجھکو قید کیا تھا مجھکو اسواسطے حراست مین رکھا تا کہ مین اپنے راز کو کسی سے نہ کہون
مین نے سواے اسکے کہ ان دونون کو مہاراج کی حویلی مین پھونچادیا تھا اور کوئی برا کام نہین کیا
مین نے صرف اپنے آقا سے اس امر کی اطلاع کر دی تھی مین آیا اور فیضو کو پیشتر سے جانتا تھا
جب آیا اسپتال مین تھی اور میرے اظہارات لیے گئے تب بھی مین نے یہی اظہار دیے تھے۔
سوٹر صاحب نے مجھسے پوچھا کہ آیا کو بتادو مین نے اوسکو پہچان لیا اسپتال مین صرف مینے آیا ہی کو پایا جیسے مین قید ہوا مینے اپنے آقا کو نہین دیکھا۔ س۔ کیا تمسے یہ کہدیا تھا کہ جب تم اپنی گواہی دیدوگی تب چھوڑ دیے جاؤگے۔ ج۔ ہان مجھسے کہدیا تھا کہ جب تم اپنی گواہی دیدوگے تو سرکار تمکو چھوڑ دے گی۔ س۔ کیا یہ بات تم سے اکبر علی نے کہی تھی۔ ج۔ نہین مجھسے اکبر علی نے نہین کہی تھی میرے اظہارات صاحب نے لیے تھے اور صاحب ہی نے مجھسے یہ بات کہی تھی۔
وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مین قیدخانے مین تنہا سرکار نے مجھکو کھانا دیا اور کہین آنے جانے نہ پاتا تھا۔ س۔ یہ تو بہت اچھی بات تھی کہ سرکار نے تمکو بلا مشقت کھانا دیا مگر اب تمکو سرکار چھوڑیگی یہ بات سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کی سنکر سب مجمع ہنسنے لگا۔
سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اوس سے پوچھا کہ تمھاری شادی ہوئی ہے یا نہین پہلے اوسنے جواب دیا کہ نہین پھر تھوڑی دیر کے بعد یاد کر کے کہنے لگا کہ ہوئی ہے۔

شیخ کریم کے اظہار

اس شخص نے کہا کہ مسٹر بوی صاحب کے پاس مین چپراسیون مین نوکر تھا مین اوسوقت بھی موجود تھا کہ جب وہ نوساری کو گئے تھے اور نوساری سے برسات کی شروع مین آئے تھے جب مین وہان سے آیا تو اوسکے آٹھ روز کے بعد اینہ کے ساتھ مین مہاراج کے یہان گیا تھا پہلے ہی آیا نے ایک صندل نامی گاڑی بان کو واسطے وہان جانے کے ٹھہرایا تھا ہم اور آیا صندل کی گاڑی مین بیٹھ کر مہاراج کے یہان گئے مہاراج کا جاسوس سالم ہمکو راستہ مین ملا اور مہاراج کی حویلی مین لے گیا ہم زینہ پر چڑھ کر ایک کمرے مین گئے سالم نے مہاراج کو بلا لیا مہاراج آکر ایک چوکی پر بیٹھے آیا مہاراج کے روبرو فرش پر بیٹھ گئی اور مین ایک طرف کھڑا رہا مہاراج اور آیا سے گفتگو ہوتی رہی مہاراج اور آیا کے درمیان مین نوساری کی شادی کا ذکر رہا مہاراج آیا سے

پوچھتے تھے کہ صاحب بسبب ہماری شادی کے ہمسے ناخوش تو نہین ہین آیا نے جواب دیا کہ مین اب کچھہ کہہ نہین سکتی ہون جب ہماری میمصاحبہ آوینگی تو ہم اسکا جواب دینگے ہم اون کے ذریعے سے آپکی سفارش صاحب سے کرینگے صاحب کو مزاج مین ہمکو دخل نہین ہے اون کے دل مین جو آتا ہے سو کرتے ہین اوسی روز سالم نے دو سو روپیہ ہمکو دیے اور کہا کہ تم اور آیا نصف نصف لے لو یہ مہاراج کی شادی کا انعام ہے سو روپیہ مین نے آیا کو دیے اور سو روپیہ مین نے خود رکھہ لیے۔

مسٹر جنٹ بیلین ٹائن صاحب نے سوالات جرح کریم سے کیے

یہ شخص اون کے سوال کا جواب دیتا ہے کہ مین نے آیا کو اوسکے شوہر کے روبرو روپیہ دیا تھا میرے اظہارات بوی صاحب نے بعد فیر صاحب کے زہر دیے جانے کے لیے تھے مجھسے صرف سالم کے بارے مین بوی صاحب نے سوالات کیے تھے اور مجھسے سالم نے فقط یہی کہا تھا کہ تم کمیشن کی کارروائی کو تبایا کرو اور مہاراج تمکو اسکے عوض مین انعام دینگے مینے سالم سے کہا کہ اگر ایسی بات پھر تم مجھسے کہوگے تو مین اپنے آقا سے کہہ دونگا تب سے سالم میرے ساتھہ دشمنی رکھتا ہے مینے بوی صاحب سے مہاراج کی نسبت کچھہ نہین کہا مگر مین نے سوٹر صاحب کے سامنے پورا اظہار دیا۔

س۔ تمنے کوئی بات سوٹر صاحب سے کہی تھی جو تمنے مہاراج اور آیا کی گفتگو مین سنی تھی۔ ج۔ ہان صاحب جو کچھہ مین نے سنا تھا کہا تھا۔ س۔ تم سے کے مرتبہ سوٹر صاحب نے اظہار لیے۔ ج۔ صرف ایک دفعہ۔ س۔ جو کچھہ تمنے کہا تھا وہ بالکل لکھہ لیا گیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب لکھہ لیا گیا تھا اور مجھکو سنا بھی دیا گیا تھا۔ س۔ سالم اگر تمھارا دوست نتھا تو تم اوسکے ساتھہ مہاراج کے یہان کیون گئے۔ ج۔ آیا مجھکو لے گئی تھی کہ ہم مہاراج کی شادی کا انعام لے آوین۔ س۔ وکیل سرکار نے پوچھا کہ آیا سے اور تمسے ملاقات کل ہوئی یا نہین ج کل ہی مجھسے کسیسے ملاقات نہین ہوئی

آج ساڑھے چار بجے جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاس روز سیوم

جب اجلاس جمع ہوا تو مسٹر جنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو ایک نہایت عمدہ بات

اجلاس کے روبرو کہنی ہے اور وہ یہ ہے کہ مترجم صاحب ترجمہ لفظی اظہارون کا نہین
کرتے ہین بلکہ اختصار کرکے ہمکو جواب دیتے ہین ہم چاہتے ہین کہ آیندہ سے لفظی ترجمہ اظہارونکا
ہوا کرے صاحب پریسیڈنٹ نے اس بات کو منظور کیا۔

صندل خان ولد بختیار خان کا اظہار

صندل خان ولد بختیار خان نے اظہار دیا کہ مین شکرم والا ہون اور مین شیخ محمد عمر
کی شکرم کو ہانکتا ہون مین موری صاحب کی آیا کو جانتا ہون مگر اوسکا نام نہین جانتا ہون اور
مین کریم کو بھی جانتا ہون مین کریم اور آیا کو اپنی گاڑی مین بٹھا کر لیگیا اونکی حویلی مین لیگیا تھا
مین سالم کو بھی جانتا ہون یہ شخص مہاراج کے ساتھ ریذیڈنسی مین آیا کرتا تھا سالم بھی ہمارے
ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر گیا تھا مین ان لوگون کو سوار کرکے ۹ بجے رات کو لے گیا تھا اور
وہان سے دس بجے واپس ہوکر آیا جب مین گیا تھا تو کیقدر مینہ برس رہا تھا اسبات کو نو
مہینے ہوے ہون گے کریم نے مجھکو دوسرے روز گاڑی کا کرایہ دیا کریم اور آیا دونون جلا ہین
بلائے گئے اور اس شخص نے دونون کی شناخت کی۔

سوالات جرح مسٹر جنٹ ہیلین ٹاین صاحب

س۔ تمنے یہ اظہار کب دیے۔ ج۔ سوٹر صاحب کے روبرو دیے تھے۔ س۔ میرے سوال
کا جواب دو کب دیے۔ ج۔ جب پولیس بمبی کے افسر بڑودے مین آئے اور تحقیقات شروع
کرینگے۔ س۔ یہ کب کی بات ہے۔ ج۔ صاحب مین تو پڑھا لکھا نہین ہون مین کیونکر
بتا سکتا ہون کہ کب کی بات ہے۔ س تمکو آٹھ مہینہ کی بات تو یاد ہے اور اس تھوڑی
مدت کی بات کو بھول گئے۔ ج۔ ہان صاحب مجھکو یاد نہین ہے۔ س۔ کیا کل کی بات
ہے۔ ج۔ نہین۔ س۔ کیا پرسون کی بات ہے۔ ج۔ نہین صاحب جب بمبی کے
پولیس کے افسر آئے تھے۔ س۔ اچھا یہ بتاؤ کہ اوسکو کتنے روز ہوے۔ ج۔ صاحب دو تین
مہینے ہوے ہون گے۔ س۔ تمنے اپنے اظہارات سوٹر صاحب کو دیے تھے۔ ج۔ ہان
صاحب سوٹر صاحب کو دیے تھے اور یہ مین نے کہدیا تھا کہ تم اسکے بارے مین کسی سے
نہ کہنا ورنہ مجھکو مشکل ہوگی مین ایک پردیسی آدمی ہون۔ س۔ کیا سوٹر صاحب نے تمہارا اظہار

لکھہ لیے تھے۔ ج۔ نہین۔ س۔ کیا تم حوالات مین رکھے گئے تھے۔ ج۔ نہین۔ س۔
کیا تم کبھی حوالات مین رکھے گئے تھے۔ ج۔ کبھی نہین۔ س۔ کیا اب تم حوالات مین ہو۔
ج۔ نہین۔ س۔ تمنے پیشتر اس سے کسی شخص کو اپنے اظہار دیے تھے۔ ج۔ کسیکو نہین۔
س۔ تمنے بعد اسکے کسی کو اپنے اظہارات دیے تھے۔ ج۔ ہان ایک صاحب کو دیے تھے
اور وہ صاحب وکیل ہین س۔ کیا تمنے کل اظہارات اپنے اوسکو دیے تھے۔ ج۔ ہان۔
س۔ سوای اون صاحب کے اور بھی کوئی تھا۔ ج۔ کوئی نہین۔ س۔ تم زبان انگریزی
مین بات چیت کر سکتے ہو۔ ج۔ نہین۔ س۔ تمنے اظہار اپنے کس زبان مین دیے تھے۔ ج۔
ہندوستانی زبان مین۔ س۔ تم عبد العلی کو جانتے ہو۔ ج۔ نہین۔ مگر جب عبد العلی اجلاس مین
بلایا گیا تو اوسنے کہا کہ ہان صاحب یہی تھے جنھون نے میرے اظہار سوٹر صاحب کے روبرو لکھے
تھے۔ س۔ عبد العلی نے تمسے کیا سوال کیا تھا۔ ج۔ مجھسے پوچھا تھا کہ صاحب تم سے پوچھتے ہین
کہ تم کسکو اپنی گاڑی مین بٹھا کرے گئے تھے۔ س۔ تم سے یہ بھی پوچھا تھا کہ تم کسوقت بٹھا کرے گئے
تھے۔ ج۔ مجھسے نہین پوچھا تھا۔ س۔ جسوقت اونھون نے تمسے پوچھا تھا کہ تم کسکو اپنی گاڑی
مین بٹھا کرے گئے تھے۔ تو تمنے یہ بھی اون سے پوچھا تھا کہ آپ کسکی نسبت کہتے ہین ج۔ مینے پوچھا تھا
اونھون نے جواب دیا کہ ہم کریم بخش اور آیا کی نسبت پوچھتے ہین۔ س۔ تمکو آیا پہلے سے
جانتی تھی۔ ج۔ نہین۔ س۔ تمکو کریم جانتا تھا۔ ج۔ ہان جانتا تھا۔ س۔ تمنے کبھی پہلے بھی
کریم کو سوار کیا تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ تمنے اوسے کل رات کو دیکھا تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔
عبد العلی نے کچھہ کریم کی نسبت تم سے کہا تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ کل رات کو تم کہان سوئے تھے۔
ج۔ مین اپنے گھر مین سویا تھا۔ س۔ وہان کوئی پولیس کا آدمی تھا۔ ج۔ کوئی نہین۔ س۔
کبھی تم حوالات مین رہے تے۔ ج۔ کبھی نہین مگر ایک دن جب پہلے اظہار دیے تے۔ س۔
کیا تمنے کریم کی نسبت اظہار اول ہی مین دیدیے تھے۔ ج۔ نہین صاحب بہت دیر بعد دیے تھے
اور یہ بھی مین نے کہدیا تہا کہ میرے اظہارات کسی پر ظاہر ہون۔ س۔ تمنے یہ کیون کہا تہا۔
ج۔ مین پردیسی تھا اور مجھکو جان کا اندیشہ تھا۔ س۔ مجھکو معلوم ہوا کہ تمنے اپنے اظہار اس سانحہ
کے دو مہینہ بعد دیے تھے۔ ج۔ ہان صاحب دو ڈھائی مہینے بعد دیے تھے۔ س۔ وہان

اور بھی کوئی موجود تھا۔ ج۔ کوئی نھین۔ س۔ تمنے آیا اور کریم کے جانے کے بارے مین بھی سوٹر صاحب سے کچھ کہا تھا۔ ج۔ ہان صاحب مین نے کہا تھا لیکن اوسوقت کہ جب اون سے مینے اپنی جان کے بچنے کا اقرار لے لیا تھا۔ س۔ تم نیچے گردن کرکے ندیکھو اور میری طرف دیکھو تمنے آیا اور کریم کی نسبت کہا تھا۔ ج۔ نھین صاحب صرف آیا کی نسبت مین نے کہا تھا۔ س۔ تمنے آیا کی نسبت کیا کہا تھا۔ ج۔ مین نے کہا تھا کہ میری گاڑی کے اندر بیٹھکر آیا شہر کی طرف گئی تھی۔ س۔ تمتو آیا کو جانتے ہی نتھے۔ ج۔ صاحب مگر اتو مین جان گیا۔ س۔ تمنے کیونکر جانا۔ ج۔ صاحب مین نے اوسکو بوی صاحب کے بنگلے مین رہتے ہوے دیکھا۔ س۔ کیا تم پیشتر آیا کو نھین جانتے تھے۔ ج۔ ہان صاحب نھین جانتا تھا۔ س۔ سوٹر صاحب نے تمسے کریم کے بارے مین کچھ پوچھا تھا۔ ج۔ کچھ نھین پوچھا تھا۔ س۔ پھر تمنے کیونکر سب حال سوٹر صاحب سے کہا۔ ج۔ صاحب مجھکو اپنی جان کا خوف تھا۔ س۔ تمکو کسکا خوف تھا۔ ج۔ مجھکو مھاراج کا خوف تھا۔ س۔ تم اوس دن قید ہوگئے تھے۔ ج۔ مین تو کبھی بھی قید نھین ہوا۔ س۔ تمنے ابھی کہا ہے کہ جبتک مین نے کریم کا نام نھین لیا جبتک مین قید رہا۔ ج۔ مین نے تو یہ نھین کہا اوسکو اوسکے اظہارات سنائے گئے اوسنے کہا کہ سب درست ہین مین نے اپنی جان کے بچنے کا جب اقرار حاصل کرلیا اوسوقت مین نے تمام ماجرا اون سے کہدیا۔ س۔ تمنے سوٹر صاحب کو کب دیکھا تھا۔ ج۔ جب وہ حالات دریافت کرنے کو آئے تھے۔ س۔ کیا تم سوٹر صاحب کے پاس گئے تھے۔ یا سوٹر صاحب تمھارے پاس آئے تھے۔ ج۔ مین سوٹر صاحب کے پاس گیا تھا۔ س۔ تم اکیلے گئے تھے یا کوئی تمھارے ہمراہ بھی تھا۔ ج۔ سید سارباں میرے ہمراہ تھا۔ س۔ کیا وہ اونٹ ہانکتا ہے۔ ج۔ نھین صاحب اب نھین مگر پہلے اوسکے پاس اونٹ تھے۔ س۔ کیا یہ وہی شخص ہے جسنے گیکواڑ کے اوپر نالش کی تھی۔ ج۔ مجھکو خبر نھین۔

صندل خان ولد بختیار خان کے دوبارہ اظہار لیے گئے

وہ گواہ بیان کرتا ہے کہ جب مین پہلے سوٹر صاحب کے روبرو گیا تو میرے ہمراہ صندل ساربان تھا میرے اونھون نے اظہار دیے کریم بخش میرے پاس چھ بجے شام کو گاڑی لینے آیا تھا اور پانچ بجے مین اونکو سوار کراکر مھاراجہ کے محل مین لے گیا۔ س۔ تمنے سوٹر صاحب کو اپنے اظہار

کب دیے تھے - ج - دو مہینے یا اڑھائی مہینے ہوے ہون گے - س - کیا تمنے پہلے ہی مرتبہ اپنی
جان بچنے کا اقرار ے لیا تھا - ج - ہان صاحب پہلے ہی مرتبہ ے لیا تھا - س - تم شخص بان کا
نام جانتی ہو - ج - اوسکا نام سعادت علی ہے - س - کیا وہ احمد آباد سے آیا ہے - ج - مجھکو
خبر نہین - س - اوسکو اس مقدمے سے کیا سروکار تھا - ج - وہ اپنے گھر مین بیٹھا تھا اور
وہان بات چیت بڑودہ کے معاملے مین ہو رہی تھی - س - پھر وہ تمھارے ساتھ کیون گیا تھا -
ج - سو بڑے صاحب سے اوسنے کہا تھا کہ مین بتا سکتا ہون - س - کیا تمنے سعادت علی
سے پوچھا تھا کہ وہ کریم اور آبا کو جانتا ہے - ج - ہان صاحب اوسنے کہا تھا کہ مین جانتا ہون
اور مین اس مقدمہ کو ثابت کر دون گا - س - جب تم ڈرتے تھے تو تمنے سعادت علی سے کیون
پوچھا تھا - ج - صاحب تذکرہ ذکر آگیا تھا - س - تمنے سعادت علی کو حال مین بھی دیکھا ہے -
ج - ہان صاحب دیکھا ہے - س - تمنے کب دیکھا ہے - ج - بہت روز ہوے - س -
وہ کہان رہتا ہے - ج - بمبو مین رہتا ہے - س - صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ کسوجہ سے
تمکو اپنی جان کا خوف تھا - ج - صاحب مین پردیسی تھا اور مجھکو مہاراجہ سے خوف تھا کہ وہ
مجھکو مروا ڈالین گے - س - سر ذکر راو نے پوچھا تمتو پردیسی آدمی ہو تمنے آیا اور کریم کو کیونکر
جانا - ج - صاحب مین تین برس سے یہان نوکر ہون مجھکو چھپانے سے یہ مطلب تھا کہ بہاؤ
کو مہاراجہ نے ہاتھی کے پاون سے کچلوا کر مروا ڈالا تھا تو پھر میری کیا حقیقت تھی -

چھٹو کے اظہار

اوسنے بیان کیا کہ مین چار مہینے سے امینہ کے پاس نوکر ہون مجھکو یاد ہے کہ مین اوسکے ساتھ اکثر
شام کیوقت شہر کو گیا تھا پہلے ہم عرب خانے مین گئی وہان سے سالم ہمارے ہمراہ ہوا مین پہلے
سالم کو نہین جانتا تھا مین گاڑی مین سو تارہا مجھکو نہین معلوم کہ آیا اور سالم کہان گئے تھے
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پوچھا پیشتر اس جانے سے تم کس قدر عرصے سے آیا کے پاس نوکر تھے
ج - مجھکو یہ نہین معلوم مگر مین چار مہینے سے آیا کے پاس نوکر ہون -

سوالات جرح سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب

س - کیا تمکو حوالات مین رکھا تھا - ج - نہین صاحب مجھکو حوالات مین نہین رکھا

س۔ متعلق حوالات مین نہین رکھا تھا۔ ج۔ نہین رکھا تھا۔ س۔ تم رات کو کہان سوے تھے
ج۔ مین خانصاحب کے یہان سویا تھا۔ س۔ خانصاحب کا نام بتاؤ۔ ج۔ نام مجھکو نہین معلوم
(اکبر علی کو اجلاس مین بلایا اور اوسنے اونکی شناخت کی) س۔ کبھی پہلے بھی کوئی سپاہی
تمھارے ساتھہ رہا ہے۔ ج۔ نہین صاحب۔ س۔ تمھارے ساتھہ خیمہ مین اور کون رہتا ہے
ج۔ تمام گواہ رہتے ہین۔ س۔ کیا وہ سب ایک جگہہ رہتے ہین۔ ج۔ صاحب کل سے وہ ایک
جگہہ رہے ہین اور پہلے تو علیحدہ علیحدہ رہتے تھے۔ س۔ تم جانتے ہو کہ سب گواہ علیحدہ علیحدہ
کیون رہتے تھے۔ ج۔ سرکار کو گواہی دینی تھی۔ س۔ تم راوجی کو جانتی ہو۔ ج۔ ہان صاحب
مین جانتا ہون۔ س۔ کیا وہ تمھارے خیمے مین رہتا ہے۔ ج۔ نہین صاحب علیحدہ خیمے مین رہتا ہے
س۔ اوسکے پاس کون رہتا ہے۔ ج۔ خانصاحب۔ س۔ خانصاحب اوسکے ساتھہ جبسے
وہ قید ہوا ہی رہتے ہین۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ کب سے وہ قید ہوا ہے۔ ج۔ دو
مہینے سے قید ہوا ہے۔

چھوٹو کے دوبارہ اظہار لیے گئے

س۔ تمھارے خیمہ مین کے آدمی ہین۔ ج۔ مجھکو تفصیل نہین معلوم مگر گاڑی بان ہین اور راو لوگ
بھی ہین۔ س۔ گاڑیبان کے ہین۔ ج۔ تین۔ س۔ تم اون کے نام جانتے ہو۔ ج۔ مین نہین
جانتا مین صرف اوس گاڑی بان کا نام جانتا ہون جسکی گاڑی مین سوار ہو کر گیا تھا۔ س۔ تمنے
جو ابھی کہا کہ کل سے گواہ علیحدہ علیحدہ کردیے گئے ہین وہ کون کون ہین۔ ج۔ مین اون کے نام نہین
جانتا۔ آیا اور کریم۔ اور راو رگواہ ہین جو گواہی دے چکے ہین۔

شیخ داود کے اظہار

اسنے بیان کیا کہ میرے باپ کا نام شیخ رحیم ہے اور مین شکرم کو ہانکتا ہون مین بیوی صاحب
کی آیا کو نہین جانتا ہون مین آیا کے شوہر اور چھوٹو لڑکے کو جانتا ہون مین آیا اور اس لڑکے
کو شکرم مین بٹھاکر مہاراجہ کے محل مین لیگیا تھا پانچ چار روز دیوالی سے پیشتر کا ذکر ہے سالم بھی
اوس گاڑی مین تھا۔ بعد تھوڑی دیر کے پہران کو سوار کراکے واپس لایا عبداللہ خانسامان
نے میری گاڑی کرایہ کو لی تھی۔

سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س - اب تم کہان ہو - ج - کمپو مین ہون - س - تم کہان رہتی ہو - ج - اپنے مان باپ کے پاس گھر مین رہتا ہون - س - کوئی سپاہی تمھارے پاس تھا - ج - کوئی نہین - س - یہ خبر تمنے کس سے کہی تھی - ج - کسی سے نہین - س - تمنے اسکا حال پہلے کس سے کہا - ج - ایک آدمی سے کہا تھا - س - آدمیون کے نام ہوتے ہین تم اوسکا نام جانتے ہو - ج - صاحب مین نہین جانتا ہون - س - کیا اوسکا نام صندل ہے - ج - ہان صاحب صندل ہے - س - تمنے کیونکر اوس سے باتین کین - ج مین بازار مین روٹی لینے جاتا تھا تو وہ ایک دکان پر بیٹھا ہوا تھا مینے اوس سے باتین کین وہ مجھسے پوچھنے لگا مین نے سب باتین اوس سے کہدین اور اوسکو سب حال معلوم ہو گیا - س - تمسے اوسنے کیا کہا تھا صاف بیان کرو - ج - اوسنے پوچھا کہ تم رات کو کسکو سوار کرکے لے گئے تھے - مین نے اوس سے کہدیا - س - تم اوسکے پوچھنے سے یہ کیونکر سمجھے کہ اوسکا مطلب ایسا ہے کیا تم اور کسیکو رات کیوقت سوار کرکے نہین لیجاتے ہو - ج - صاحب مین اور وہ ایک سڑک پر گاڑی ہانکتے ہوے چلے آتے تھے اور اوسنے دیکھ لیا تھا اگر وہ مجھکو نہ دیکھتا تو یہ پوچھتا - س - کیا اوسوقت تم سے باتین ہوئین - ج - ہان کوئی پچیس تیس منٹ بعد اوس سے باتین ہوین - س - تمنے کے بار آیکے جانے کا تذکرہ اوس سے کیا - ج مجھکو یاد نہین

ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار لیے -

س - تمھارے آقا کا کیا نام ہے - ج - چھوٹو نام ہے - س - صندل کے آقا کا کیا نام ہے - ج - سلامت نام ہے - س - کیا وہ دونون گاڑیان کرایہ پر دیتے ہین - ج - ہان صاحب - س - کہان پر گاڑیون کو رکھتے ہین کیا ایک ہی جگہ پر دونونکی گاڑیان ہین - ج - نہین صاحب علیحدہ علیحدہ اونکی گاڑیان ہین - س - وہ دونون کہان رہتے ہین - ج - ایک توپ خانہ مین رہتا ہے اور دوسرا انسرانجاخانہ کے قریب رہتا ہے - س - پہلے تمنے اوس سے باتین کی تھین یا اوسنے تمسے باتین کی تھین - ج پہلے اوسنے مجھسے باتین کی تہین - س - کیا اوسنے یہ پوچھا تھا کہ تم کس کو سوار کرکے لے گئے تھے - ج - ہان صاحب یہ پوچھا تھا - س - بمبئی کی پولیس بڑودہ مین کسوقت آئی تمکو معلوم ہے - ج - ہمکو نہین معلوم -

صندل خان پھر بلایا گیا

س۔ تم شیخ داؤد کو جانتے ہو۔ ج۔ ہان صاحب جانتا ہون ہم اور وہ ایک ہی کام کرتے ہین۔ مین چھوٹو کے یہان نوکر ہون اور میرے اور اوسکے ایک دفعہ باتین ہوئی تھین مین اوسوقت اپنے بیلون کو پانی پلانے جاتا تھا اور وہ شہر کی طرف گاڑی لیے جاتا تھا مین نے اوس سے پوچھا کہ تم کسکو لیے جاتے ہو وہ اوسوقت نہ بولا مگر دوسرے روز مین نے اوس سے پوچھا کہ تم کسکو لے گئے تھے اوسنے مجھسے بیان کر دیا۔

سوالات جرح مسٹر جنسٹ بیلین ٹائن صاحب

س۔ تمنے کریم کا نام لیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب لیا تھا۔ س۔ تمنے اپنے اظہارات مین سوٹر صاحب سے سب بیان کر دیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب بیان کر دیا تھا۔

پھر دوبارہ اظہارات لیے گئے

س۔ تمنے شیخ داؤد سے کریم کی نسبت کیا پوچھا تھا۔ ج۔ مین نے پوچھا کہ رات کو تم کہان گئے تھے۔ اوسنے مجھسے بیان کر دیا۔ س۔ مگر تمنے کریم کی نسبت کیا کہا تھا۔ ج۔ مین نے کچھ بھی نہین کہا۔ سر جنسٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ میری طرف دیکھو تمنے تو ابھی بیان کیا ہے کہ مین نے کریم کی نسبت کہا تھا کہ وہ بیوی صاحب کا نوکر ہے۔ ج۔ صاحب مین نے نہین کہا اور اگر آپ نے پوچھا ہوگا تو مین انگریزی زبان نہین سمجھتا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ تمنے کریم کی نسبت کچھ بھی نہین کہا۔ ج۔ کچھ بھی نہین کہا۔ س۔ کبھی کچھ نہین کہا۔ ج۔ کبھی کچھ نہین کہا۔ س۔ تمکو اچھی طرح یاد ہے کہ تمنے کبھی بھی کچھ نہین کہا۔ ج۔ صاحب جیسا آپ کہتے ہین شاید کہا ہوگا۔ (اجلاس مین قہقہہ ہوا) س۔ جب تمنے سوٹر صاحب کے روبرو اظہار دیے تھے اوسوقت بیوی صاحب موجود تھی۔ ج۔ ہان موجود تھے اور اوسوقت داؤد بھی تھا۔

شیخ عبد اللہ کے اظہار

اوسنے بیان کیا کہ مسماۃ امینہ کا مین شوہر ہون اور میجر بلیکنی صاحب کا سات مہینے سے نوکر ہون وہ مجھنے مقام بڑودہ مین رہا اور پہلے مہابلیشر مین تھا اٹھائیسوین یا اونتیسوین مارچ کو مین بڑودہ مین آیا ہم اور آیا ایک ہی مکان مین رہتے تھے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ تمنے

چھٹیان آپاکو بھیجی تھین - ج - ہان صاحب مجھسے اور آپا سے خط کتابت ہوتی تھی - صاحب
سکرٹری نے خطوط دکھائے اوسنے اونکی شناخت کی حرف (بی) اور (سی) کا نشان اوسپر دیا گیا اوسنے
بیان کیا کہ مین نے یہ دونون چھٹیان آپاکو بھیجی تھین اور بروقت خانہ تلاشی کے چار چھٹیان
برآمد ہوئین وہ سرکار مین موجود ہین - س - پہلی چھٹی کون سی ہے - ج - پہلی چھٹی جسپر حرف
(ای) کا نشان ہے چھٹی آپا نے مجھکو بھیجی تھی - سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کھڑے ہوکر کہا کہ ہم ان چھٹیون کو داخل
شہادت نہین کرسکتے ہین اور حوالہ قانون شہادت کا دیا - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہم ان چھٹیون کو پڑہین
اور دیکھین کہ یہ قابل شہادت ہین یا نہین - ہمکو ثابت ہوتا ہے کہ یہ چھٹی آپا نے تحریر کی ہے - بیلن ٹائن صاحب نے
کہا کہ آپکو یہ کیونکر ثابت ہوا اسکو ثابت کرنا چاہیے - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اچھا ہم اسپر پھر بحث کرینگے
اب اسکو ملتوی کرو چنانچہ یہ ملتوی رکھی گئی اور چونکہ وقت ٹفن کھانے کا تھا اس سبب سے اجلاس برخاست ہوا
بعد ٹفن کھانے کے پھر اجلاس شروع ہوا عبد اللہ سے پوچھا کہ تم یشونت راؤ اور سالم کو
جانتے ہو - ج - ہان مین کسیقدر جانتا ہون اور مجھسے یشونت راؤ اور سالم سے گفتگو بھی ہوتی
ہے سالم کو مین اوسوقت سے جانتا ہون جبسے وہ مہاراجہ کے ہمراہ رزیڈنسی مین آکر فیضو کے
پاس پانی پینے جاتا تھا ماہ جون مین میری زوجہ مہاراجہ کے پاس گئی تھی مہاراجہ نے اوس سے
پہلی کمیشن کے بارے مین پوچھا پہلی مرتبہ سوائے اسکے اور کچھہ گفتگو نہین ہوئی تھی تم میمصاحبہ کو سمجھا دو کہ وہ
صاحب سے ہماری سفارش کرین تاکہ وہ ہمپر مہربانی کرین دوسری مرتبہ جب مین مہابلیشر مین تھا تو
وہ گئی تھی اوسنے مجھسے بیان کیا تھا کہ مین کریم بخش کے ساتھہ گئی تھی مہاراجہ نے پوچھا تھا
کہ میمصاحبہ ہماری شادی کی بنسبت تو کچھہ نہین کہتی تھین مین نے جواب دیا کہ کچھہ نہین کہتی تھین
پھر مہاراجہ نے کہا کہ تم میمصاحبہ کو سمجھا دو کہ وہ صاحب سے ہماری سفارش کرین اس مرتبہ
سو روپیے مہاراج نے میری زوجہ کو دیے بعد اسکے میری زوجہ میمصاحبہ کے ساتھہ پونا کو چلی گئی
س جبکہ تمہاری زوجہ پونا گئی تھی تو یشونت راؤ کہان تھا - ج - وہ بمبئی گیا تھا - ایڈوکیٹ
جنرل نے پریسیڈنٹ سے کہا کہ جب آپا پونا کو گئی تھی تو یشونت راؤ چھٹی لکھا کرتا تھا مجھکو
معلوم ہوتا ہے کہ آپا کی اس مقدمہ مین سازش تھی - سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ
مجھکو اوسکا سازش نہین معلوم ہوتا مین نہین کہہ سکتا کہ یہ چھٹیان شہادت مین کیونکر پیش ہوجاوینگی کیونکہ

یہ چٹھیاں خانگی ہین شوہر نے زوجہ کو لکھین اور زوجہ نے شوہر کو پس انکا کیونکر ثبوت ہو سکتا ہے
ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اونکا ثبوت یون ہو سکتا ہے کہ آیا نے جو کچھ اظہار دیے ہین اوسکی
تصدیق اس سے ہوتی ہے۔ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ اچھا ان چٹھیون کو شہادت مین داخل
نہ کرو لیکن اس قدر معلوم ہوا کہ آیا اور خانساماں کی اس مقدمہ مین سازش تھی ایڈوکیٹ
جنرل نے یہ بات منظور کی اور کہا اچھا پھر ان چٹھیون کو شہادت مین داخل کیون نہین کرتے
بیلین ٹائن نے کہا کہ سازش کا لفظ بہت بُرا ہے اور سازش کے نام سے ان چٹھیون کو شہادت مین
داخل کرنا مناسب نہین ہے۔ پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ عذر تمھارا لائق سماعت نہین ہے اچھا
سازش کا نام جانے دو مگر ان چٹھیون کو شہادت مین داخل کرنا واجبات سے ہے چنانچہ چٹھیان
شہادت مین لی گئین۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ہم شہادت مین پہلے مورخہ ۱۶۔ اگست ۱۸۷۴ع
کی چٹھی داخل کرتے ہین جسمین شیخ عبداللہ نے اپنے کو لکھا ہے کہ مین خدا کے فضل اور تمھاری دعا
سے اچھا ہون جیسے کہ تم بڑودہ سے گئی ہو کچھ خبر تمھاری نہین آئی اس سبب سے مجھکو نہایت
فکر ہے تمکو ایسی غفلت نچاہیے تھی یہ خدا کی مرضی ہے تمھارا اسمین کچھ قصور نہین ہے مہاراجہ
کے پاس جانے کی اب قطعی ممانعت ہو گئی ہے مجھکو اب مہاراجہ کے دربار کی خبر نہین ملتی بنگلہ کے
سب ملازمون نے تمکو سلام کہا ہے۔ یشونت راو بمبئی گیا ہے اور شہاب الدین بھی جاویگا۔
مگر ابھی تک مجھکو تحقیق خبر معلوم نہین ہوئی ہے اس چٹھی کے دیکھتے ہی تم جواب لکھنا۔
(دستخط) شیخ عبداللہ خانساماں ——
یہ چٹھی شیخ عبداللہ کے ہاتھ کی لکھی ہے ایڈوکیٹ جنرل نے عبداللہ سے پوچھا کہ اس چٹھی مین جو بنگلہ کا لفظ آیا ہے اس سے
کیا مراد ہے ج اس سے رزیڈنسی کا بنگلہ مراد ہے۔ بعد اسکے چٹھی مہاراجگان کے سنانے کیواسطے ہندوستانی
زبان مین پڑھی گئی۔ سرجینٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ اس چٹھی کی آپ کے پاس کوئی
نقل بھی ہے اونھون نے جواب دیا کہ ابھی تک اسکی نقل سواسطے نہین کی گئی تھی کہ یہ چٹھی شہادت
مین داخل نہین ہوئی تھی چونکہ اب یہ چٹھی داخل شہادت ہوی ہے لہذا اب اسکی نقل تمکو
مل سکتی ہے س۔ یشونت راو یہ کون شخص ہے جسکا چٹھی مین ذکر ہے کہ وہ بمبئی گیا ہے۔ ج۔
یہ شخص مہاراج کا جاسوس ہے۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا دوسری چٹھی کو ہم

پیش کرتے ہین اس چٹھی پر ڈاکخانہ کی مُہر ۱۹۔ اگست ۱۸۷۴ع کی ہے اور اوسمین تاریخ
نھین لکھی ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکخانہ کی مُہر سے دو ایک روز پیشتر یہ چٹھی لکھی گئی ہوگی
یہ چٹھی بھی شیخ عبد اللہ نے امینہ کو تحریر کی ہے۔ مین خدا کے فضل اور تمھاری دعا سے اچھی
طرح سے ہون تم کوئی فکر نہ کرنا کرنیل فیر صاحب مقام پونا مین ۱۰ تاریخ کو گئے ہین اور مقام
گرگی مین رہین گے تمکو معلوم ہو کہ دیوان موقوف ہوگئے دوسرا شخص اونکی جگہہ ابھی مقرر
نہین ہوا ہے تم وہانکی خبر ین لکھتی رہنا جو حضرت بمبئی گئے تھے اون کے بارے مین دریافت
کرنا اور جب تم وہان سے آنا تو اپنے ہمراہ اون کو ضرور لیتی آنا تم ضرور اونکو اس امر کی اطلاع
دینا اور وقتاً فوقتاً اپنے حالات سے ہمکو اطلاع کرتی رہنا جبسے تم یہان سے گئی ہو ہمکو بالکل
بھول گئین۔ اسمین تمھارا کچھہ قصور نھین ہے ہماری قسمت کا قصور ہے لیٹوت راو بمبئی کو عبد اللہ
خانصاحب کے ساتھہ گیا ہے پیڈرو کا سلام پہونچے ہماری اور پیڈرو کی طرف سے اپنے
خانساماں کو سلام کہہ دینا جس قدر جلد ممکن ہو اسکا جواب بھیجنا۔ فقط۔ دستخط۔ شیخ عبد اللہ
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ان چٹھیون کی نقل کیجائے۔

گواہ مظہر ہے کہ جب میری زوجہ پونا سے آئی تو پھر ایک دفعہ مہاراج کے پاس ماہ رمضان مین
گئی مین خود اوسکیواسطے گاڑی کرایہ کی کرکے لایا تھا ایک لڑکا چھوٹو بھی اوسکے ہمراہ گیا تھا۔
مہاراج سے جو کچھہ گفتگو ہوئی صبح کو مجھہ سے اسنے بیان کیا اس سے مہاراج نے کہا کہ صاحب کو
کوئی ایسی چیز دو کہ جس سے صاحب کا دل پھر جاے میری زوجہ نے کہا کہ ایسی چیز ہرگز مت دینا
اگر صاحب کو کچھہ ہوگیا تو تم تباہ ہوجاوگی اس مرتبہ سالم نے پچاس روپیے اوسکو دیے۔
مہاراج نے اوس سے یہ بھی کہا تھا کہ اگر تم ایسا کام کروگی تو تمکو اور تمھارے شوہر کو نوکری
ملجاے گی۔ چونکہ ساڑھے چار بجے تھے لہذا اجلاس برخاست ہوا۔

اجلاس روز چہارم

آج گیارہ بجے پھر اجلاس شروع ہوا تمام ممبران کمیشن موجود تھے مہاراجہ ملہر راو نہین آئے
شیخ عبد اللہ سے سوالات جرح سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے پوچھے۔ س۔ تمھاری شادی
کو کتنی مدت ہوئی۔ ج۔ دس یا گیارہ برس ہوے۔ س۔ جب تم پردیس جایا کرتے تھے

تو اپنی بی بی کو خط لکھا کرتے تھے - ج - ہان صاحب - س - کیا وہ بھی تمکو جواب لکھتی تھی -
ج - ہان لکھا کرتی تھی - س - تم سواے اپنے خانگی حالات کے اور بھی کچھ لکھتی تھی - ج - ہان صاحب
جو ہمکو ضروری معلوم ہوتا تھا لکھا کرتی تھی - س - اچھا کبھی تمھاری بی بی نے کسی مفید امر کی
نسبت لکھا تھا - ج - شاید لکھا ہوگا - س - ان چٹھیون کے علاوہ جو تمنے دکھائی ہین کوئی اور چٹھی
بھی تمھاری بی بی نے لکھی ہے - ج - شاید میرے کاغذات مین ہوگی - س - ماہ جون اور جولائی
۱۸۷۴ء مین تمکو کوئی چٹھی بھیجی تھی - ج - کوئی نہین - س - کیا وجہ ہے - ج - اوس زمانہ مین
ہم اور وہ ایک ہی جگہ تھے - س - کیا تم نومبر اور دسمبر ۱۸۷۴ء مین بھی ایک جگہ تھے - ج -
نہین صاحب مین بمبئی مین تھا اور وہ بڑودہ مین تھی - س - جون ۱۸۷۴ء مین تم کہان تھے -
ج - مین مقام مہابلیشر کو گیا تھا اور میری بی بی بمبئی مین تھی - س - تمھاری بی بی کرنیل
فیر صاحب کی میم صاحبہ کے پاس کتنے روز نوکر رہی - ج - سات آٹھ مہینے - س - تمنے زہر دیے جانے
کی نسبت پہلے کیا سنا تھا - ج - بنگلہ پر اکثر آدمی یہ گفتگو کرتے تھے کہ نہ معلوم کس شخص نے صاحب
کو زہر دیا ہے - س - تم کچھ زہر کی نسبت جانتے تھے - ج - مین کچھ نہین جانتا تھا - س - تم جانتے
ہو کہ شربت کون بنایا کرتا تھا - ج - مین نہین جانتا - س - اب مین ۱۳ - نومبر کے حالات مین کچھ
تمسے پوچھنا چاہتا ہون - تمنے کرنیل فیر صاحب کے روبرو اظہار دیے تھے - ج - مینے کرنل صاحب
کے روبرو اظہار نہین دیے تھے بلکہ بوی صاحب کے روبرو اظہار دیے تھے - س - جو کچھ
تمھاری بی بی نے تمسے کہا تھا تمنے صاحب سے وہ بیان کیا تھا - ج - مین نے نہین کہا -
س - پہلے تمنے کس کے سامنے کہا تھا - ج - سوٹر صاحب کے سامنے - س - تمنے بوی صاحب کے
روبرو کیون نہین اظہار دیے - ج - مجھکو خوف معلوم ہوا - س - تم کیون خوف زدہ ہوے -
ج - مجھسے پوچھا نہین گیا مین کیونکر کہتا - س - میرے سوال کا جواب دو تمنے یہ اظہار کیون
نہ دیا کہ میری بی بی مہاراج کے یہان گئی تھی اور مہاراج نے اوس سے کہا کہ کوئی ایسا جادو کردو
کہ فیر صاحب کا دل پھر جاوے - ج - مجھکو خوف معلوم ہوا - س - تمکو کیا خوف تھا - ج -
صاحب میری بی بی کو وہان جانے کی ممانعت تھی اور وہ بغیر میری اجازت کے وہان گئی
تھی شاید وہ اوس پر بہت خفا ہوتے - س - کیا تمھاری بی بی نے تم سے کہہ دیا تھا

کہ اسبارے مین کسی سے تذکرہ نہ کرنا۔ ج۔ مجھسے نھین کہا تھا۔ س۔ اچھا تمکو سوٹر صاحب کے روبرو
کیون خوف معلوم ہوا۔ ج۔ میرا ایک لڑکا چھٹو نامی نوکر تھا اور اوسنے سب حال کہہ دیا پھر مین
کیونکر پوشیدہ کر سکتا۔ س۔ وہان اوسوقت کون کون تھا۔ ج۔ دونون خانصاحب گنجانند
بقل۔ چھٹو۔ اور ایک گاڑی بان۔ س۔ یہ سب آدمی تم سے پہلے پھونچ گئے تھے۔ ج۔ نھین فقط
اکبر علی اور عبد العلی مجھسے پہلے پھونچ گئے تھے۔ س۔ اون پولیس کے آدمیون نے تم سے
کیا کہا۔ ج۔ مجھسے پوچھا کہ تم اس مقدمہ کی نسبت کیا جانتے ہو مین نے کہا کس مقدمہ کی نسبت کہا
مہاراج کے مقدمے کی نسبت مینے کہا مین کچھہ نھین جانتا کہا تم سچ کہتے ہو مین نے کہا مین سچ کہتا
ہون۔ س۔ تمنے مجھسے جو کہا کہ چھٹو اور گاڑی بان بھی پہلے سے موجود تھے۔ اور مین نے اونکے روبرو
اظہار دیے یہ بات درست ہے۔ ج۔ ہان صاحب وہ موجود تھے۔ س۔ جب تمنے کہا کہ مین اس مقدمہ
کی نسبت کچھہ نھین جانتا۔ تو سوٹر صاحب نے کیا کہا۔ ج۔ سوٹر صاحب نے اوس لڑکی اور گاڑیبان
کو بلایا اور میرا مقابلہ کرایا مجھسے کہا کہ تمنے گاڑی منگوائی تھی مین نے جواب دیا کہ ہان منگوائی
تھی اونھون نے کہا کہ یہی گاڑی بان ہے مین نے کہا کہ یہی گاڑیبان ہے جسکی گاڑی
مین نے کرایہ کو لی تھی۔ س۔ اظہار دے کر تم پھر کہان گئے۔ ج۔ تین چار سپاہیون کی حراست
مین تھا۔ س۔ بعد اسکے پھر کیا ہوا۔ ج۔ مین اپنے گھر چلا گیا۔ س۔ کیا تم آپکے ساتھہ رہتے ہو اور جب
اوسکے اظہار ہوے تھے تم موجود تھے۔ ج۔ ہان صاحب۔ مگر جبتک ہمارے اور اوسکے اظہار نھین
لیے گئے تھے ہم علیحدہ علیحدہ تھے۔ س۔ تمنے اپنی چٹھی مین شہاب الدین کا ذکر کیا ہے وہ کون شخص
ہے۔ ج۔ صاحب وہ قاضی ہین اور شہر مین رہتے ہین اور مہاراج کے یہان کام کرتے تھے۔
س۔ اب تم جانتے ہو کہ سر لوئیس پیلی صاحب کے پاس نوکر ہین۔ ج۔ مجھکو نھین معلوم۔

شیخ عبد اللہ کے دوبارہ اظہارات لیے گئے

اوسنے کہا کہ مین نے سوٹر صاحب کے روبرو اپنے اظہار دیے تھے۔ سوٹر صاحب اوسوقت
مغربی کمرے مین بیٹھے ہوے تھے جسوقت میرے اظہار لیے تو اوس زمانے مین میری زوجہ
بوجی صاحب کی میمصاحبہ کے پاس نوکر تھی۔ س۔ تمنے بیان کیا کہ اظہار دینے کے بعد مین حراست
مین تھا۔ ج۔ پہلے روز مین نے چند سوالون کا جواب دیا تھا اور دو تین روز تک میرے

اظہار ہوتے رہے ہیں جس دن سے تمنے اپنے اظہارات دینا شروع کیے تھے اور خیبدلو
تک ختم ہوے اس عرصہ مین کبھی اپنی بی بی سے تمنے کچھ باتین کی تھین۔ ج نہین۔ س جب
وہ اسپتال مین تھی تو تم اوسکو دیکھنے گئی تھی۔ ج ہان گیا تھا۔ س وہ کتنے دن اسپتال مین
رہی۔ ج پانچ روز۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ آیا کے اظہار ۱۰ تاریخ کو لیے گئے تھے اور اوسکے
خاوند کے اظہار ۱۹ تاریخ کو۔

عبدالرحمن کے اظہار

سید عبدالرحمن نے بیان کیا کہ مین ڈاکخانہ کا چپراسی ہون مین چھ برس سے آیا کو جانتا ہون
جب آیا بمبی گئی تھی تو مجھسے کہا تھا کہ مین میمصاحبہ کے ہمراہ یہان آئی ہون وہ ولایت
جانیوالے ہین بمبی مین مین نے اوسکی خاوند کو کبھی چٹھیان لکھوادی تھین یہ چٹھیان عبدالرحمن
کو دکھائی گئین اوسنے کہا کہ ہان یہ چٹھیان مین نے لکھوائی تھین۔ اسکوبل صاحب نے ان چٹھیونکو
شہادت مین داخل کیا تاکہ یہ ثابت ہو کہ یشونت راؤ اور سالم اور مہاراجہ مین خط کتابت ہوتی
تھی مسٹر انورارڈی صاحب نے اون چٹھیون کو شہادت مین داخل کیا۔ مسٹر برنین صاحب نے
کہا چونکہ اسوقت سرجنٹ بلین ٹائن صاحب موجود نہین ہین ہم ان چٹھیون کو شہادت مین داخل
کرنے سے انکار کرتے ہین۔ پریسیڈنٹ صاحب نے کہا کہ تمکو انکار کرنا نہ چاہیے کیونکہ ایک چٹھی
تو داخل شہادت ہو چکی ہے اسمین تمکو کیا عذر ہے۔ برنین صاحب نے کہا کیا اس سے یہ ثابت ہوتا
ہے کہ ابھی آیا کی گواہی نہین ہوئی ہے۔ جب تمھارے ساتھی نے کل ایک چٹھی کو داخل شہادت
کر لیا تو پھر تمکو اس چٹھی کے داخل شہادت کرنے مین کیا عذر ہے اگرچہ یہ چٹھی بھیجی گئی تھی مگر اوسکے
پاس نہین پہونچی۔ پریسیڈنٹ صاحب نے کہا کہ یہ چٹھی بھیجی گئی تھی مگر اوسنے واپس کر دی اس
چٹھی پر نشان حرف (ڈی) کا بنایا گیا اور یہ چٹھی داخل شہادت کی گئی گواہ مظہر ہے کہ مجھکو یہ یاد نہین
کہ مین نے کسوقت یہ دونون چٹھیان لکھی تھین البتہ تیسری چٹھی کا لکھا جانا یاد ہے یہ شیخ عبداللہ
خانساماں کے نام لکھی گئی تھی اگرچہ مضمون اوسکا بھول گیا ہون لیکن مطلب یاد ہے اور یہ مین
ایک چٹھی مہاراجہ کے نام بھی بھی تھی۔

سوالات جرح برنین صاحب

س - تم انگریزی جانتے ہو - ج - کچھ تھوڑی سمجھ سکتا ہون مگر بول نہین سکتا ہون - س -
تم بمبی مین کہان رہتے ہو - ج - بھیست والی کے محلے مین - س - تمکے برس سے وہان بستے ہو -
ج - مین چار برس سے وہان رہتا ہون - س - آیا بمبی مین کہان رہتی تھی - ج - میرے ہی
گھر مین رہتی تھی - س - تم اکبر علی اور عبد العلی کو جانتے ہو - ج - ہان صاحب جانتا ہون - س -
تمنے کبھی انکو بمبی مین دیکھا تھا - ج - بمبی کے پولیس مین تو یہ نوکر ہین اور بمبی انکا مقام ہے -
س - تم سے ان لوگون نے کس مقام پر اظہار لیے تھے - ج - کالبا دیبی کے ڈاکخانے مین میرے
اظہار لیے تھے - س - تمھین کون بلانے گیا تھا - ج - ایک جمعدار احمد علی گیا تھا - س - کیا وہ اکبر علی
کا رشتہ دار ہے - ج - ہان صاحب وہ رشتہ دار ہے - س - جب احمد علی تمھارے پاس آیا تو تمسے
کیا کہا - ج - احمد علی نے تو مجھ سے کچھ نہین کہا مگر خان بہادر نے میرے اظہارات لیے - س - میرے
سوال کا جواب دو - احمد علی نے تم سے کیا کہا اور اوسوقت کون کون موجود تھا - ج - سواے میرے
اور احمد علی کے اوسوقت اور کوئی نہتا - س - تمھارے اظہارات کس جگہہ لیے گئے تھے - ج -
احمد علی نے اپنے گھر لے جا کر اظہار لیے تھے - س - تم سے خان بہادر نے کیا پوچھا تھا - ج - خان بہادر
نے مجھسے پوچھا کہ کوئی چھٹی تمنے مہاراج کو لکھی ہے مین نے کہا کہ کوئی چھٹی نہین لکھی مگر آیا کو ایک
چھٹی لکھی ہے پھر مجھسے پوچھا کہ تمنے کب شیخ عبد اللہ کے نام چھٹی لکھی تھی مین نے اوسکو بتا دیا -
س - کیا وہ ہولی کے بعد چھٹی لکھی تھی - ج - مین ہولی کو نہین سمجھتا ہون مسلمان ہون - س -
کیا عید اضحی کے بعد لکھی تھی - ج - مجھکو یاد نہین - س - تم شبرات کو جانتے ہو - ج - ہان صاحب
جانتا ہون - س - اچھا یہ بتاؤ کہ شبرات کے دن پہلے یا پیچھے یہ چھٹی لکھی تھی - ج - صاحب مین
نہین بتا سکتا کیونکہ مجھکو یاد نہین ہے - س - اوسوقت اور بھی کوئی تھا جسوقت تمنے چھٹی
لکھی تھی - ج - اور کوئی نہتا - س - مہاراج کو تمنے کیا لکھا تھا - ج - اونسے یہ لکھوایا تھا کہ مجھکو
خرچ بھیجو گورنر بمبی نے صاحب لوگون کی دعوت کی تھی اوسمین کچھ تمھارا تذکرہ نہین آیا کوئی
فکر کی بات نہین ہے - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا مہاراج کو اور کیا تمنے چھٹی مین لکھا تھا - ج -
مین نے اور کچھ نہین لکھا تھا - س - یہ چھٹی تمنے کیا آیا کی اور چٹھیون کے ساتھہ لکھی تھی - ج -
ہان صاحب اور چٹھیون کے ساتھہ لکھی تھی - س - تم ڈاکخانے مین کتنے دنون سے نوکر ہو اور کیا

کیا تنخواہ ہے۔ ج۔ تین برس سے نوکر ہون اور ۱۲ روپیہ ماہواری ملتا ہے۔

مسماۃ امینہ کو پھر بلایا

امینہ نے بیان کیا کہ مین عبدل کو جانتی ہون مین اور وہ ایک ہی مکان مین بمبئی مین رہتی تھی جب مین بمبئی مین تھی تو اوس سے چھٹیان لکھوا لیا کرتی تھی وہ چٹھی جسپر (ڈی) کا نشان دیا گیا تھا پڑہی گئی وہ حضرت شیخ عبداللہ کے نام کی تھی۔ بعد سلام کے۔ امینہ آپ کو تحریر کرتی ہے کہ مین نے ایک چٹھی ٹکٹ لگا کر تمھارے پاس بھیجی تھی مجھکو بڑی فکر ہے کہ وہ چٹھی پہونچی یا نہین اگر تم کہو تو مین انگلستان کو جاؤن ایک میم صاحبہ مجھکو لیے جاتی ہین مین نے خرچ کے واسطے تمکو لکھا تھا مگر کچھ خرچ تمنے نہین بھیجا۔ یشونت راؤ کو سلام کہہ دینا چھوٹو کی مان سے ایک روپیہ لے لینا تحریر کرنا کہ تمنے دنگر لیکر محمد سے پانچ روپیے قرض لیے ہین وہ روز آکر ہم سے تقاضا کرتا ہے اگر یہ ہون تو مین اوسکو ادا کردون تمنے وہ چٹھی جو ملفوف تھی اوس شخص کو دی یا نہین مجھے اسبارے مین بڑی فکر ہے اور زیادہ کیا لکھا جاے جلد جواب لکھنا فقط۔ گواہ مظہر ہے کہ یہ چٹھی بموجب میری ہدایت کے لکھی گئی ہے اور مین نے اوسمین لکھا تھا کہ قاضی اور یشونت راو اور سالم کو سلام کہہ دینا قاضی ایک بہت بڑا معزز شخص ہے اور وہ میرے کمرے مین پانی پینے کو آیا کرتا تھا سالم یشونت راؤ کو مین اسوجہ سے جانتی ہون کہ وہ دونون ہمراہ مہاراج کے رزیڈنسی مین آیا کرتے تھے۔ س۔ وہ چٹھی جو تمنے ملفوف کی تھی کسکے نام کی تھی۔ ج۔ مہاراج کے دینے کے واسطے سالم کی نام کی تھی وہ چٹھی کہ جسپر نشان حرف (ای) کا تھا اجلاس مین پڑھی گئی اوسمین لکھا تھا۔ مین تمھارا مطلب سمجھی تم ہمیشہ اسطرح چٹھیان لکھتے رہو سالم میرے پاس آیا تھا اب مین کسیقدر اچھی ہون مین نے سالم کو چٹھی لکھ دی ہے کہ مین ۲۰ تاریخ تک وہان آونگی پانچ روپیہ ذریعہ محمد کو دیے گئے۔ تمھارے خسر کے گھر مین تو جگہ رہنے کی نہین ہے مین کہان رہون مجھکو بڑی تکلیف ہے۔ ایضاً جمعدار کے ہاتھ ۱۰ روپیے پہونچتے ہین ۳ روپیہ اوس مارواڑی کو جلد دیدینا میرا اندنون مین بڑا نقصان ہوا۔ بیماری کے باعث مجھکو رخصت لینی پڑی۔ مین یشونت راؤ کے گھر پر گئی تھی وہ بیان کرتا تھا کہ مہاراج نے دو تین مرتبہ تمکو پوچھا تھا سالم تو تمھارے مکان پر نہین آیا تھا مجھکو لکھو با منکرا و ۲۰ سیب

لوگون کی طرف سے سلام پہونچے۔ مورخہ ۱۰۔ اپریل ۱۸۷۴ء۔

گواہ مظہر ہے کہ یہ چٹھی مین نے آپ لکھوائی تھی اس فقرے سے کہ سالم مجھکو ملا یہہ مطلب ہے کہ سالم بمبئی گیا تھا اور وہان مجھسے ملاقات ہوئی تھی مین نے اوسکو یشونت راؤ کے مکان مین بمبئی مین دیکھا تھا وہان مہاراج کی باتین ہوئی تھین مین نے اوس سے کہا کہ مہاراج سے انعام ہمکو کب دلواؤگے اوسنے کہا کہ مہاراج کے یہ کام فرصت کیوقت ہوتے ہین یشونت راؤ نے مجھسے کہا کہ اب جو مین یہان سے جاؤن گا تو تمھارے انعام دلانے مین کوشش کرونگا جب مین بڑودے مین تھا تو مہاراج نے تمکو تین چار مرتبہ پوچھا تھا صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اوس سے پوچھا کہ کیا تمنے اپنے شوہر سے یہ دونون چٹھیان پائی تھین۔ ج۔ ہان صاحب پائی تھین۔

سوالات جرح برینسن صاحب

س۔ جبسے تمھارا پہلا اظہار لیا گیا تم کہان تھے۔ ج۔ صاحب مین خان بہادر کے پاس تھی۔
س۔ اظہار کے بعد تمنے خان بہادر کو دیکھا ہے۔ ج۔ دیکھا ہے۔ س۔ کیا چھوٹے خان بہادر کو بھی دیکھا ہے۔ ج۔ ہان صاحب دیکھا ہے۔ س۔ تم راؤ صاحب گجانند وٹھل کو جانتی ہو۔ ج۔ پہلے تو کہا کہ نہین جانتی ہون پھر یاد کرکے کہا کہ ہان جانتی ہون۔

شیخ عبد اللہ کے دوبارہ اظہار ہوے

شیخ عبد اللہ کے دوبارہ اظہار پریسیڈنٹ نے لیے وہ مظہر ہے کہ میری چٹھی مین ایک چٹھی مہاراج کے نام آیا ہے بھیجی تھی جب مین مہابلیشر جانے لگا تو مین نے کل چٹھیان اپنی بی بی کو دیدین تھین پھر مجھکو نہین معلوم کہ اوس چٹھی کا کیا ہوا۔

پیڈرو ڈیسوزا کے اظہارات

مسٹر انورارڈی صاحب نے پیڈرو ڈیسوزا کے اظہار لیے اوسنے کہا کہ جب کرنیل فیر صاحب بڑودہ مین آئے تو مین اونکی ملازمی مین حاضر تھا کرنیل فیر صاحب ماہ مارچ ۱۸۷۳ء مین بڑودہ مین آئے تھے مین برابر بڑودہ مین رہا مگر تھوڑے دنون کے لیے نوساری گیا تھا اور ایک مہینے کی رخصت لیکر گوا کو گیا مین سالم کو جانتا ہون وہ اکثر مجھسے کہا کرتا تھا کہ اگر تم مہاراج کے پاس آؤ تو تمھارے واسطے اچھا ہوگا اور ہم تمھاری سواری کے واسطے گاڑی بھیجدیا کرینگے مینے کہا کہ مین نہین آتا

پہچانتا

چاہتا ہون جب مین گوا کو جانے لگا تو مین نے سالم سے کہا کہ میری زاد راہ کے واسطے کچھ خرچ لادو او سنے مجھکو ساٹھ روپیے چلن بڑودہ کے لادیے جسکے چہرہ دار پچاس روپیہ ہوتے ہین یہ روپیے مجھکو مقام رزیڈنسی مین سالم دے گیا تھا اور دیتے وقت کہا کہ یہہ ساٹھ روپیے سرکار نے تمکو زادراہ کے واسطے دیے ہین انورارٹی صاحب نے پوچھا کہ سرکار سے کیا مطلب ہے ج۔ مہاراج۔ س تم کتنی مدت سے کرنیل فیر صاحب کے پاس نوکر تھے ج۔ چھبیس سال سے۔

سوالات جریح سرجنبٹ بیلین ٹاین صاحب

س۔ کیا تمھاری گواہی بمبئی مین ہوئی تھی۔ ج۔ ہان صاحب ہوئی تھی۔ س۔ کس کے روبرو ہوئی تھی ج۔ ایڈگنٹن صاحب کے روبرو ہوئی تھی۔ س کیا تمنے سب حال اون سے کہہ دیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب کہہ دیا تھا۔ س کیا تمنے سالم سے اپنے گوا کے جانے کا حال کہا تھا ج۔ نہین صاحب اور کئی شخصون سے کہا تھا۔ س کیا فقط سالم نے تمسے کہا تھا کہ گیکواڑ کے پاس چلو۔ ج۔ ہان صرف سالم نے کہا تھا۔ س۔ تم سالم کو کب سے جانتے ہو۔ ج جبسے مین بڑودہ مین آیا ہون وہ مہاراج کے ہمراہ ہفتہ مین دو مرتبہ آیا کرتا تھا۔ س سالم نے تمسے کچھ کہا تھا کہ مہاراج تمکو کیون بلاتے ہین ج صرف یہ کہا کہ اگر تم مہاراج کے پاس چلوگے تو تمھارے واسطے بہتر ہوگا س تمنے انکار کیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب مین نے انکار کیا تھا کیونکہ اون دنون مجھکو بالکل فرصت نتھی۔ س۔ یہ بات صحیح ہے کہ تم کبھی نہین گئے۔ ج۔ مین کبھی نہین گیا س جب تمنے ایڈگنٹن صاحب کو اظہار دیے تھے تم کہان ٹھہرے ہوے تھے ج۔ مین اپنے صاحب کے یہان گیا تھا۔ س۔ تم کب سے پولیس کی حراست مین ہو۔ ج۔ چالیس روز سے س تم راوجی کو جانتے ہو ج۔ ہان صاحب مین جانتا ہون۔ س۔ تم کب سے جانتے ہو۔ ج۔ جبسے صاحب مین یہان آیا ہون۔ س۔ تمھارے اور راوجی کے ملاقات تھی۔ ج۔ صاحب ہم صرف بات چیت کیا کرتے تھے کچھ دوستی نہین تھی۔ س کبھی راوجی نے تمسے مہاراج کے یہان چلنے کیواسطے کہا تھا۔ ج کبھی نہین کہا س اچھا اوسنے تمسے کبھی نہین کہا مگر تمنے کبھی اوس سے اقرار کیا تھا۔ ج۔ نہین صاحب کبھی نہین۔ س۔ کبھی تمنے راوجی سے

کہا تھا کہ چلو مہاراج کے یہان چلین - ج - مین سنے راوجی سے سواے اون ساٹھ روپیون کے سکہ بڑودہ کے جو مین نے مہاراج سے پائے تھے کبھی اور مہاراج کے یہان کا تذکرہ بھی نہین کیا - س - کبھی تمنے اور راوجی نے مہاراج کے یہان جانے کا ارادہ کیا تھا - ج - کبھی نہین - س - کبھی تم اور راوجی سالم کے ساتھ مہاراج کے یہان گئے تھے - ج - کبھی نہین - س - کبھی راوجی کے سامنے تمسے اور گیکواڑ سے باتین ہوئی تھین - ج - کبھی نہین ہوئین - اور مین کبھی نہین گیا - س - تو اب اس بات سے مین سمجھا کہ کبھی تم مہاراج کی حویلی مین نہین گئے - ج - کبھی نہین گیا - س - تم سے کبھی مہاراج سے گفتگو نہین ہوئی - ج - کبھی نہین ہوئی - س - اگر راوجی تمھارے منھہ پر کھہ دے کہ تم مہاراج کے یہان گئے تھے تو یہ بات غلط ہے - ج - بالکل غلط ہے - س - اگر راوجی تمھارے منھہ پر کھدے تو تمکو تعجب ہوگا - ج - ہان صاحب ضرور تعجب ہوگا یہ بات محض غلط ہے - س - تم کبھی گوا کو گئے تھے - ج - ہان صاحب ایک مھینہ کی رخصت لے کے گیا تھا - س - کیا تم جب وہان سے واپس آئے تھے تو تم راوجی کے ساتھ مہاراج کے یہان گئے تھے - ج - مین کبھی نہین گیا - س - اچھا ایک بات مجھکو اور تم بتاؤ کہ تمنے کوئی پڑیا مہاراج سے پائی تھی - ج - مین کیونکر پڑیا پاتا جبکہ مین مہاراج کے پاس گیا ہی نہین - س - اچھا فرض کرو کہ تم مہاراج کے پاس نہین گئے مگر کوئی پڑیا مہاراج سے تمنے پائی - ج - کوئی پڑیا نہین پائی - س - تمنے ایڈکنسن صاحب کے سامنے کیا اظہار دیے تھے - ج - صاحب جو کچھہ مین نے اظہار دیے تھے وہ کاغذ مین لکھہ لیے گئے ہین - س - کیا اونھون نے تمسے پوچھا تھا کہ تمنے مہاراج سے کچھہ پایا - ج - ہان صاحب مجھسے پوچھا تھا لیکن مین نے اونکا جواب دیا - س - تم اکبر علی کو جانتے ہو - ج - ہان صاحب جانتا ہون - س - جب تمسے ایڈکنسن صاحب اظہار لے چکے تھے تو تمسے کوئی سوال اکبر علی نے کیا تھا - ج - ہان صاحب اونھون نے بھی اظہار لیا تھا مین نے وہی اظہار جو ایڈکنسن صاحب کو دیا تھا اون کے روبرو بھی کھہ دیا - س - تمسے یہ کہا تھا کہ اگر تم سچ کہوگے تو تمھارے واسطے اچھا ہوگا - ج - ہان صاحب مجھسے کہا تھا اور مین نے بھی جو کچھہ سچ تھا کھدیا - س - خان بہادر نے تمسے پوچھا تھا کہ تم مہاراج کے یہان گئے تھے - ج - ہان صاحب پوچھا تھا - س - تمکو معلوم ہے کہ راوجی نے تمھاری نسبت کیا کہا - ج - مجھکو نہین معلوم - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا

کہ میرے دوست پانچوین تاریخ کو اظہار کی تاریخ مقرر کرتے ہین اگر صاحب پریسیڈنٹ کی بھی راے متفق ہو تو یہی تاریخ مقرر کیجاے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا۔ اچھا یہی تاریخ قرار دیجاے۔ جو اظہار اسنے دیے تھے وہ صاحب پریسیڈنٹ کو سناے گئے اور تفن کھانے کے لیے اجلاس برخاست ہوا۔ بعد تفن کھانے کے اجلاس پھر شروع ہوا اور فیر صاحب واسطے گواہی کے بلاے گئے۔

فیر صاحب نے قسم کھاکر بیان کیا کہ مین بمبئی کی فوج کا کرنیل تھا میرا نام رابرٹ فیر صاحب ہے مجھکو تمغے کمپانین باتھ اور رائیڈیکانک ملکہ معظمہ کے ملے ہین مین ۱۸۔ مارچ ۱۸۷۳ء کو بڑودہ مین آیا اور یہان کا پولیٹیکل رزیڈنٹ مقرر ہوا ۲۔ دسمبر تک اس عہدہ پر مقرر رہا مارچ ۱۸۷۴ء مین میری ہمصاحبہ ولایت کو گئی تھین اینہ آیا بمبئی تک اونکو پہونچانے گئی اوسکو ایک مہینے کی رخصت بمبئی مین ملی تھی جب مین بمبئی مین گیا تو جنرل گیل صاحب کے مکان مین ٹھہرا تھا اور مین نوسار کو مھاراج کے ساتھ ۲۔ اپریل ۱۸۷۴ء کو گیا تھا مسٹر بوی صاحب میرے ساتھ نوساری کو نہین گئے مین نوساری مین ۱۶۔ مئی ۱۸۷۴ء تک مقیم رہا اور میرے آنے کے دو تین روز کے بعد مھاراج بھی بڑودے مین آے بیلی صاحب کے کام دیکھنے تک مین بڑودہ مین تھا اور مھاراج گیکواڑ بھی بڑودے مین تھے۔ مھاراج ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اکثر گوبند راو اور بابو بھائی کے ساتھ میری ملاقات کو آیا کرتے تھے اور چند سوار بھی اردلی مین ہوتے تھے مین اون سوارونکو بخوبی جانتا ہون کبھی یشونت راو اور رسالم اون کے ساتھ آتے تھے یا مھادیو راے کالی اور یشونت راو کا لڑکا آیا کرتا تھا جبکہ مین مقام نوساری مین تھا جب بھی یہ لوگ آیا کرتے تھے میری کچھری رزیڈنسی کے مغربی جانب تھی وہین ایک کمرے مین میرا غسل خانہ تھا اون غسل خانے کے باہر ایک برآمدہ تھا وہان ایک تپائی رکھی رہتی تھی وہان راوجی اور نرسو بیٹھے رہتے تھے کریم بوی صاحب کے کمرے مین باہر بیٹھتا تھا منشی گوبند باپو میری کچھری مین آتا تھا مین ہمیشہ صبح کو ہوا خوری کے واسطے جایا کرتا تھا اور وہان سے آکر ایک گلاس چکوترہ کے شربت کا جو ہمیشہ عبداللہ چوکیدار بنایا کرتا تھا پیتا تھا مین ماہ ستمبر سے بیمار تھا گنپتی کے تہوار مین بہت علیل تھا میرے سر مین پھوڑا نکلا تھا بیس اکیس روز تک اچھا ہوا۔ ۹۔ دسمبر کو

شربت پینے سے سر مین درد ہونے لگا۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب ہر روز پلاستر اوسمین لگایا
کرتے تھے مجھ پلاستر میری میز پر رکھا رہتا تھا۔ اس پھوڑے کی وجہ سے میرے سر اور آنکھون مین
درد ہوتا تھا رات کو جب مین سوتا تھا تو مجھکو بخار معلوم ہوتا تھا۔ ۶۔ نومبر کو مین گوبندراو
کے مکان پر گیا اور دو تین گھونٹ شربت کے پیے مین تمام روز علیل رہا دوسرے روز
پھر مینے تھوڑا سا شربت پیا ۹۔ تاریخ کو بھی مین نے شربت پیا اوس دن مین ہوا خوری سے
جلد واپس آیا راوجی حوالدار نے مجھکو برآمدے مین آکر سلام کیا یہ بات نئی تھی کیونکہ کبھی
اس قدر جلدی راوجی نھین آتا تھا بعد دو تین گھونٹ پیکر بیس منٹ تک مین چٹھی لکھا کیا
مگر میرے سر مین درد بہت تھا میری نگاہ جو گلاس پر پڑی تو اوسمین سیاہ رنگ کی تلچھٹ
نہ نشین نظر آئی مینے فوراً ایک چٹھی ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو لکھی ڈاکٹر صاحب آکر اوس تلچھٹ
کو لے گئے چونکہ وہ روز دوشنبہ کا تھا مھاراج بھی تھوڑی دیر کے بعد آئے مینے اونکی مزاجپرسی
کی اوھون نے کہا کہ مین دیوالی کی مٹھائی کھانے سے علیل ہو گیا ہون تھوڑی دیر کے بعد
وہ چلے گئے یشونت راو دیوالی کی ڈالی میرے واسطے لایا اور مجھکو ایک مٹھائی اوسمین بتائی
کہ یہ مٹھائی بہت خراب ہے اسکو نہ کھانا پھر جب مھاراج میرے پاس سے چلے گئے تو مینے حاضری
کھائی اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو چٹھی لکھی۔ صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ تمنے ڈاکٹر
سیورڈ صاحب کو بعد مھاراج کے جانے کے چٹھی لکھی تھی یا قبل اون کے آنے کے۔ ج۔
مھاراج کے جانے کے بعد پہلے مین نے کھانا کھایا پھر ڈاکٹر صاحب کو چٹھی لکھی۔
ساڑھے چار بجے اجلاس برخاست ہوا۔

اجلاس روز پنجم

آج گیارہ بجے کمیشن شروع ہوئی مھاراجہ سیندھیا بسبب علالت کے تشریف نھین لائے
بوقت شروع ہونے اجلاس کے صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آج مھاراجہ سیندھیا نھین آئے
ہین لہذا اون کے پاس کل کارروائی آج کی پھونچانا چاہیے۔ سر جنٹ میلن ٹائن صاحب
نے کہا کہ ضرور کل کارروائی آج کی پھونچانا چاہیے۔ بعد اسکے گواہ کے اظہار شروع
ہوے۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ کل آپنے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کی چٹھی لکھنے تک

اظہار دیے ہین اب یہ بتاؤ کہ تمنے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے آنے اور مہاراج کے جانے کے بعد
کسی سے اپنے مزاج کی علالت کا حال بیان کیا تھا یا نہین ج۔ مینے بیوی صاحب سے کہا تھا
بعد اسکے وہ چٹھی جو ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو فیر صاحب نے لکھی تھی اجلاس مین پڑھی گئی۔
مقام بڑودہ۔ ۹۔ نومبر ۱۸۷۴ع۔ مائی ڈیر سیورڈ۔ اپنی علالت کا حال مینے صبح کو تمسے بیان
کیا تھا جو سفوف تم یہان سے لے گئے اوسکو تمنے دیکھا ہوگا مہربانی کرکے بتاؤ کہ آیا وہ سفوف
زہر ہے یا کوئی اور شے ہے اگرچہ مین دو تین گھونٹ شربت کے پینے پایا تھا مگر آدھ گھنٹے تک
میرے پیٹ اور سر مین درد ہوتا رہا اور میرا جی متلاتا رہا اور میری بینائی کم ہوتی گئی
میری زبان مین کانٹے پڑگئے اور ایک کسیلا پن تھا پہلے مین یہ سمجھا تھا کہ بخار کے سبب
سے میرا یہ حال ہے یا خراب چکوترے کا شربت بنایا گیا ہے مگر اب معلوم ہوا کہ یہ زہر کا سبب ہے
اگر مجھکو یہ معلوم ہوتا کہ اسمین زہر ہے تو مین اوسکو ذرا نہ پھینکتا جب مین نے اوس گلاس مین
تلچھٹ دیکھی تو مجھکو معلوم ہوا کہ یہ زہر ہے ÷ دستخط۔ کرنیل آر فیر۔
یہ چٹھی شہادت مین لی گئی اور اوسپر نشان حرف (ایف) کا لگایا گیا
اسکے تھوڑی دیر کے بعد پھر ڈاکٹر سیورڈ صاحب میرے پاس آئے اور اونھون نے بیان کیا
کہ مجھے تلچھٹ مین سنکھیا معلوم ہوتی ہے مین نے یہ سنکر فوراً گورنمنٹ کو بذریعہ تاربرقی کے مطلع کیا
کہ مجھکو زہر دیا گیا چونکہ اوسوقت تک مجھکو یہ معلوم نہوا تھا کہ مجھکو کسنے زہر دیا ہے لہذا تاربرقی
مین یہ لکھا کہ مجھکو کسی شخص نے زہر دیا ہے مگر مین خدا کے فضل سے بچ گیا یہ تاربرقی مین نے ڈاکٹر
سیورڈ صاحب کی گفتگو کرنے کے بعد مابین ایک اور ۲ بجے کے بھیجی تھی پھر مینے اس بدخواہی
کی تحقیقات شروع کی اور چند ملازمون کو اوسی دن قید کیا یعنے راوجی حوالدار اور یلاپا اور لکشمن
اور گوبند رام بابو وغیرہ شام کے وقت حراست مین بھیجے گئے تھے رزیڈنسی مین سب لوگونکو
معلوم ہوگیا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو کسی نے زہر دیا ہے مین نے اوس تلچھٹ کو گری صاحب
کے پاس بھیجدیا اور بیوی صاحب نے اور مین نے اسکی تحقیقات شروع کی مہاراج پھر ۱۲۔
تاریخ کو میرے گھر مین آئے اوسدن اون کے ساتھ اونکے وزیر دادا بھائی نوروجی تھے اونھون
نے کہا کہ مین نے سنا ہے کہ آپ کو کسی شخص نے زہر دیا ہے حتی الامکان ہم بھی اسکی تحقیقات مین

کوشش کرینگے واداابھائی نوروجی نے کہا کہ ہمنے ۱۰ تاریخ کو یہ خبر سنی تھی مگر ہمکو یقین نتھا-
۱۲ تاریخ کو ہمنے تحقیق جان کر آپ سے پوچھا بعد اسکے مہاراج گھر چلے گئے اور ایک یادداشت
لکھکر بھیجی - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پوچھا کہ تمنے کتنا شربت پھینکدیا تھا اور جو کچھ پھینکدیا
تھا کیا وہ ان کی مٹی گری صاحب کے کہنے سے کھودکر بھیجدی تھی - ج - ہان صاحب بھیجدی
تھی - س - کیا ڈاکٹر گری صاحب نے خاص تمکو لکھا تھا یا ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو - ج -
ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے ذریعے سے مجھکو لکھا تھا مین نے خود زمین کھودی اور ایک پلیج بنایا
اوسپر اپنی مہر کرکے بھیجدی تھی -

سوالات جرح سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب

س - کرنیل فیر صاحب تم ۱۰ - مارچ کو مقرر ہوکر بڑودہ مین آئے تھے - ج - ہان صاحب -
س - پہلے تم کہان مقرر تھے - ج پالن پور مین - س پالن پور سے پہلے تم کہان تھے - ج -
مین گجرات مین تھا س تمھارا کیا عہدہ تھا - ج - پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ س ۲ س سے پہلے
کہان تھے - ج مین سندہ مین تھا س تمنے وہ جگہہ کب چھوڑی - ج - ۱۸۶۸ع مین جب
مین ولایت گیا تھا س کیا اس سے یہہ مطلب ہے کہ تم آپ وہ جگہہ چھوڑکر چلے گئے - ج -
تمھارا اس سے کیا مطلب ہے - س میرا مطلب یہ ہے کہ تم رخصت لے کے گئے تھے یا اورکسیطرح
ولایت کو گئے تھے - ج - مین رخصت لے کر گیا تھا س بعد انقضاے ایام رخصت جب تم
واپس آئے تو پھر اپنی جگہہ پر کیون نہ مقرر ہوے - ج - اسکا کوئی سبب نہین ہے - س -
کیا وہ جگہہ تمھاری تخفیف مین آگئی تھی ج - نہین تخفیف مین نہین آئی (پھر تھوڑی دیر سوچکر
کہا کہ ہان تخفیف مین آگئی تھی) س - مہربانی کرکے وہی الفاظ کہو جو اپنی اوس جگہہ کی نسبت
تم کہنے کو تھے - ج - مجھے کچھ مخفی کرنا منظور نہین ہے - س - تخفیف کا کہنا تو محض غلط ہے تم
اوس جگہہ سے موقوف ہوگئے تھے - ج - مجھکو نہین معلوم کہ مین موقوف ہوگیا تھا س کیا
تمھارے پاس کوئی سند گورنمنٹ سے ایسی نہین پہونچی تھی جس سے تمکو اپنی موقوفی معلوم ہوتی
ج - جو سند میرے پاس پہونچی تھی اوسکا جواب مین نے گورنمنٹ کو لکھ بھیجا تھا س تمکو معلوم ہے
کہ وہ دست آویز مہاراج یا انھوں اوسکے وزیر کے پاس ہے - ج مجھے گمان ہے کہ اونکے

پاس نہوگی کیونکہ وہ گورنمنٹ کا رزولیوشن ہے اوسکو یہ ایمانداری سے حاصل نہیں کر سکتے ہین - س - ہمارا مطلب ایمانداری اور بے ایمانی سے نہین ہے دنیا مین سب طرح کے لوگ ہوتے ہین اب یہ بتایئے کہ اون کے پاس وہ سند ہے یا نہین - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ کرنیل فیر صاحب آپ تار جن نہو جیے اور سوال کا جواب بتایئے - ج - اگر وہ دستاویز مہاراج ایمانداری سے حاصل کرتے تو رزیڈنٹ کی معرفت لیتے - س - صاحب مطلق یہ جواب ہمارے سوال کا نہین ہے آپ کو ایمانداری اور بے ایمانی سے کیا کام ہے اس بات کا اجلاس کو اختیار ہے آپ صاف صاف ہمارے سوال کا جواب دیجیے کہ کبھی آپ نے سنا ہے کہ اون کے پاس کوئی سند ایسی ہے - ج - نہین - س - کیا تمکو یہ بات معلوم نہین ہے کہ اونھون نے سر ولیس ہیلی صاحب کو ایسی سند دکھائی تھی - ج - نہین - س - اچھا مہربانی کر کے اس کاغذ کو ملاحظہ فرمایئے اس بات کو دیکھ کر ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب مجاز نہین ہین کہ سندہ کی کارروائی یہان کی کمیشن مین پیش کرین - سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ مین نے خوب سوچ سمجھ کر اس کاغذ کو پیش کیا ہے اور مین اسکے اخیر مین ایک بڑا مطلب نکلواؤنگا - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا - مائی لارڈ - آپ کی توجہ مین گورنر جنرل کے اس اشتہار پر رجوع کرتا ہون جسمین حضور محتشم الیہ نے تحریر کیا ہے کہ ملہر راؤ کے جرائم سابقہ پر لحاظ نہوگا پس کرنیل فیر صاحب کی بھی پچھلی کارروائی قابل غور نہین ہے -

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ تمھاری راے صائب نہین ہے - سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب اوس کارروائی کو پیش کر سکتے ہین - سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ اوس کارروائی کے ظاہر کرنے سے میرا مطلب یہ نہین ہے کہ کرنیل فیر صاحب مطعون ہون بلکہ مین اس قدر چاہتا ہون تاکہ یہ بات کرنیل فیر صاحب دریافت کرلین کہ سندہ کی کارروائی کو مہاراج بخوبی جانتے ہین س صاحب پریسیڈنٹ نے سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب سے پوچھا کہ آپ یہ لکھ سکتے ہین کہ یہ رزولیوشن براہ راست مہاراج کے پاس آیا ہے - ج - مین نہین لکھ سکتا - س - جب تم شہر بمبئی مین تھے تو تمنے کسی قریب کے مقدمے کی تحقیقات کی تھی - ج - ہان کی تھی - س - اچھا کس مقدمے کی تحقیقات کی تھی - ج - مجھ کو یاد نہین - س - اچھا ان باتون کا سوال

جواب پھر ہم تم کرلین گے یہ بتاؤ کہ وہ رزولیوشن ٹھیک وقت پر تمکو ملا تھا۔ ج۔
نہین ٹھیک وقت پر نہین ملا تھا۔ مین اوسوقت انگلستان مین تھا ایڈوکیٹ جنرل نے
کہا کہ ہم ابھی تار برقی بمبئی کو دیتے ہین اور وہان سے کل فیل منگائے لیتے ہین اور پھر اوس
رزولیوشن پر گفتگو کرینگے۔ سر جنٹ بیلن ٹائن نے کہا کہ اچھا یہ بہت خوب بات ہے۔ س۔
ماہ نومبر سنہ ۷۴ء مین کوئی کمیشن مقرر ہوئی تھی۔ ج۔ ہان ہوئی تھی۔ س۔ اوسکا پریسیڈنٹ
کون تھا۔ ج۔ جنرل میڈ صاحب تھے۔ س۔ وہ کب ختم ہوئی۔ ج۔ ۲۴۔ دسمبر کو ختم ہوئی۔
س۔ کیا ۔ مئی کو گیکواڑ کی شادی ہوئی تھی۔ ج۔ ہان، مئی کو گیکواڑ کی شادی ہوئی تھی
س۔ تو پھر بھی تاریخ آپ کی تاراضی کی معلوم کرنا چاہیے۔ ج۔ ہان انھین تاریخون مین
خریطہ لکھا گیا تھا۔ س۔ تمکو خبر ہے کہ حضور ویسرے کے پاس ۱۷ مئی کو کوئی خریطہ گیکواڑ نے
بھیجا تھا۔ ج۔ ہان بھیجا تھا۔ س۔ جواب اوس خریطہ کا گورنر جنرل کے پاس سے کب آیا تھا۔
ج۔ صاحب ۲۵۔ نومبر سنہ ۷۴ء کو میرے ذریعے سے آیا تھا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے سر جنٹ
بیلن ٹائن صاحب سے کہا کہ آپ نے خریطہ اور اوسکے جواب کا سب مضمون پڑھا ہے یا نہین۔ ج۔
صاحب مین نے نہین پڑھا وہ سب پولیس کے ہاتھ مین ہے۔ س۔ سر لوئیس پیلی صاحب نے
کہا کہ اگر ضرورت ہو تو آپ پولیس سے منگا لیجے۔ ج۔ نہین اوسکی کچھ ضرورت نہین ہے۔
س۔ اچھا یہ بتائیے کہ مہاراج کے یہان لڑکا کس تاریخ پیدا ہوا تھا۔ ج۔ ۱۶۔ اکتوبر کو پیدا
ہوا تھا اور ۹ مئی کو شادی ہوئی تھی۔ س۔ اچھا اس بات سے ہمکو تعلق نہین ہے۔ یہ
قانونی بحث ہے کیا آپ کے پھوڑا اونھین روزون مین ہوا تھا۔ ج۔ ہان صاحب اونھین
روزون مین ہوا تھا اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب میرے معالج تھے۔ س۔ کیا تمھارے پلاسٹر
لگایا تھا۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ یہ جو تمنے بتایا کہ مین علیل تھا اور میرے سر مین درد رہا
کرتا تھا اور میرا جی متلاتا تھا کیا یہ اونھین ایام کا ذکر ہے۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔
کیا یہ تمکو گمان ہوا تھا کہ شربت کا سبب ہے۔ ج۔ نہین کچھ یہ خیال نہین تھا۔ س۔ کیا تم
شربت ہر روز پی جایا کرتے تھے۔ ج۔ کبھی سب پی لیا کرتا تھا اور کبھی سب پھینکدیا کرتا
تھا۔ س۔ کیا تمکو کچھ شبہہ ہوتا تھا جو تم پھینک دیا کرتے تھے۔ ج۔ مجھکو چکھو مزہ خراب

معلوم ہوتا تھا یہ مین نے کئی مرتبہ عبد اللہ کو تاکید کی تھی اور چکوترے منگا کر دیکھے بھی تھے
کئی مرتبہ خراب چکوترون کو دیکھا - س - تمتو کہتے ہو کہ ۱۰ نومبر سے مجھکو شک ہوا اور میرے
شبہہ کا نقشہ بدل گیا - ج - نہین یہ مین نے نہین کہا تھا - س - تمنے کہا تو ہے کہ مین نے
دو تین گھونٹ پی کر باقی پھینکدیا - ج - ہان مین نے دو تین گھونٹ پی کر باقی پھینک دیا -
س - پس معلوم ہوا کہ تمھاری طبیعت ۱۰ نومبر کو بھی ایسی ہی کہ جیسے سمبر او ۱۰ نومبر مین ر
کرتی تھی - ساتوین تاریخ بھی تمنے شربت پی کر کچھ پھینکدیا تھا - ج - ہان صاحب پھینکدیا
تھا - س - تمنے آٹھوین تاریخ کا ذکر نہین کیا کیا تمنے آٹھوین تاریخ شربت نہین پیا تھا - ج -
آٹھوین تاریخ مین نے بالکل شربت نہین پیا - س - تمنے جو بیان کیا کہ اوس شے مین گہرا رنگ
تھا یہ صحیح ہے - ج - یہ بات صحیح نہین ہے - س - اچھا تم یہ بتاؤ کہ پھر کیا رنگ تھا - ج - اوسمین
ہلکا بھورا رنگ تھا - س - ۲۳ نومبر کی چٹھی اجلاس مین ہے وہ کسکی لکھی ہوئی ہے - ج -
اوسکا مضمون کیا ہے - س - اوسکا مضمون یہ ہے کہ تمنے کسی سے سنا ہے کہ تمکو زہر دیا گیا ہے
اور اوسمین الماس سائیدہ اور سنکھیا تانبہ ہے - ج - یہ چٹھی مین نے اپنے مخبر سے پائی تھی جو مجھکو
خبرین دیا کرتا تھا - س - اچھا نام بتاؤ کہ وہ کون شخص تھا - ج - ایک شخص نہین ہے بہت سے
شخص خبرین دیا کرتے تھے - س - یہ خبرین کس کے بارے مین تمکو دیا کرتے تھے - ج - جو باتین
زیر تجویز میرے ہوتی تھین اون باتون کی یہ لوگ خبرین دیا کرتے تھے اور اکثر اون لوگون سے
زیادہ معلوم ہوتا تھا کہ جو گیکواڑ پر مستغیث ہوا کرتے تھے - س - وہ لوگ کس جگہ پر تمسے
ملاقات کرتے تھے - ج - کوئی خاص جگہ نہتی - س - وہ لوگ ان خبرون کی وجہ سے تمسے روپیہ
پاتے تھے - ج - کبھی نہین - س - ذرا یاد کیجیے شاید کبھی ایسا ہوا ہو - ج - کبھی ایسا نہین ہوا -
س - تمکو خوب یقین ہے - ج - مجھکو یقین کامل ہے کہ کبھی ایسا نہین ہوا - س - تمنے اوس
چٹھی مین لکھا ہے کہ مجھکو معتبر طور سے خبر پہونچی ہے وہ کون شخص معتبر تھا - ج - صاحب
بہت سے آدمی ہین - س - جس شخص نے تمسے کہا تھا کہ تمکو تین چیزون سے زہر دیا گیا ہے تمنے
اوسکا نام کیون نہ لکھ لیا - ج - اوسکا نام اسوجہ سے نہین لکھا کہ وہ معتبر آدمی تھا اور پوشیدہ
خبر تھی اور سوا اسکے کچھ لکھنے کی ضرورت نہین تھی - س - تم بھاؤ پونا کر کو جانتے ہو -

ج - ہان مین جانتا ہون س - کیا وہ شخص تھا جسنے تمکو خبر دی تھی - ج - شاید وہی
ہوگا مین دریافت کرون گا - س - تمکو ذرا سی بات یاد نہین ہے - ج - صاحب بہت
سے آدمی خبر دینے والے تھے مجھکو نام یاد نہین ہے - س - اور کون کون آدمی ہین جو تمکو
خبر دیا کرتے تھے - ج - ایک یشونت راو تھا میرے پاس کل آدمیون کی فہرست ہے جو
مجھکو خبرین دیا کرتے تھے - س - مجھکو فہرست آپ کی درکار نہین ہے مگر یہ بتاؤ کہ بھاؤ پونا کر
اور یشونت راو مین سے کون سا آدمی تھا - ج - مجھکو یاد نہین مگر انہین دونون مین سے
ایک نے کہا تھا - س - اب یہ بتاؤ کہ اول کمیشن مین بھاؤ پونا کر نے کچھ کارروائی برخلاف
گیکواڑ کے کی تھی - ج - اس سے آپکا کیا مطلب ہے - س - میرا سوال تو بالکل صاف ہے
مگر مجھکو نہین معلوم کہ آپ میرا سوال کیون نہین سمجھے - ج - بیشک بھاؤ پونا کر نے اوس کمیشن
مین برخلاف گیکواڑ کے خبرین دی تھین وہ بہت بڑا معزز شخص ہے - س - مین تسلیم کرتا ہون
کہ وہ معزز شخص ہے مگر یہ بتائیے کہ اوسنے خبرین برخلاف گیکواڑ کے دی تھین یا نہین میرا مطلب
گیکواڑ کے - ج - اوسنے برخلاف گیکواڑ کے ایک بھی خبر نہین دی تھی - س - مثل آپکے رتبہ کا
آدمی ہمارے سوال کا جواب بخوبی دے سکتا ہے آپ یہ بتائیے کہ وہ خبرین برخلاف گیکواڑ کے
تھین یا گیکواڑ کے فائدہ کے واسطے نیک تھین - ج - گیکواڑ بڑا ظالم شخص تھا اور بھاؤ پونا کر اور دوستدار
اور خیر خواہ باشندگان شہر کا تھا - پس واسطے بہبودی اون لوگون کے خبرین دیا کرتا تھا -
س - ہمارے سوال کا جواب نہین ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ ہمارے سوال کا
جواب نہین دیتے ہین - ج - یہ شخص جو خبرین دیا کرتا تھا تو ہمیشہ برخلاف گیکواڑ کے نہین
ہوا کرتی تھین - س - کرنیل فیر صاحب آپ اپنے رتبہ پر خیال کرین اب ایسا عالم شخص ہمارے
سوالون کا ایسا جواب دے بڑے افسوس کی بات ہے - ج - مین نے جواب تو دیا کچھ خصوصیت
نہتھی کہ ہمیشہ وہ برخلاف خبرین دیا کرتا تھا - س - کیا سعادت علی ساربان کی شکایت
ریزیڈنسی مین اسی شخص نے تمسے بیان کی تھی - ج - سعادت علی نے خود بیان کی تھی - س -
پہلے کرنیل فیر صاحب ہوشیاری سے جواب دو کیا سعادت علی کے مقدمہ کی اوسنے پیروی
نہین کی تھی - ج - گورنمنٹ سے رپورٹ کرنے کے واسطے ایک حکم آیا تھا - س - کرنیل فیر صاحب

ذرا توجہ میرے سوالون پر کیجیے کہ آیا بھاگو پرشاد نے سعادت علی کے مقدمہ کی پیروی کی تھی یا نہین
ج ۔ جہانتک مین جانتا ہون کہہ سکتا ہون کہ اوسنے پیروی نہین کی کیونکہ لفظ پیروی کا یہ معنی
ہے اوسکا مقدمہ تو بہت دن سے پیشی مین تہا اکثر وہ اس مقدمہ کی بابت خبرین دیا کرتا تھا ۔
س ۔ تمکو اسبات کے کہنے مین کوئی شک تو نہین ہے ۔ ج ۔ ہمکو کچھہ شک نہین ہے بیشک
سعادت علی کے مقدمہ مین بھاگو پرشاد نے اکثر مدد دی تھی ۔ س ۔ تانبے کی نسبت تم سے
بھاگو پرشاد نے کیا کہا تھا ۔ ج ۔ مجھکو یاد ہے اوسنے کہا تھا کہ تمھارے زہر مین سنکھیا و ہیرہ و
الماس اور تانبا شریک تھا ۔ س ۔ کیا صرف یہی خبر تمکو ملی تھی ۔ ج ۔ ہان یہی خبر ملی تھی ۔
س ۔ تمنے بھاگو پرشاد سے پوچھا تھا کہ تمکو یہ خبر کیونکر ملی ۔ ج ۔ مینے نہین پوچھا بلکہ مین اس
خبر کو ایک بازاری گپ سمجھا ۔ س ۔ ابھی تو تمنے کہا تھا کہ وہ بہت معتبر خبر تھی پھر وہ بازاری
گپ کیونکر تھی ۔ ج ۔ مین نے اس لیے کہا تھا کہ مین اوسکو ظاہر نہ کرون ۔ س ۔ کیا تمھارے
شربت مین تانبا بھی تھا ۔ ج ۔ تانبا نہین تھا مگر میرے منھہ مین تانبے کا مزہ آگیا تھا ۔ س ۔
کیا بعد شربت پینے کے تمھارے منھہ مین مزہ آگیا تھا ۔ ج ۔ ہان بعد شربت پینے کے جب مینے
چرٹ پیا ہے اوسکے بعد تانبے کا مزہ آگیا تھا ۔ س ۔ کیا چرٹ مین بھی تانبے کا مزہ ہوتا ہے ۔
ج ۔ نہین چرٹ مین تو نہین ہوتا ہے مگر شاید بعد سنکھیا کھانے کے چرٹ پینے سے مزہ ایسا
ہوگیا ہو ۔ س ۔ یہ مزہ تمھارے منھہ مین کیتنک رہا ۔ ج ۔ تیس منٹ تک ۔ س ۔ تمنے شربت پینے
کے کتنی دیر کے بعد باقی شربت پھینکا تھا ۔ ج ۔ شاید آدھ گھنٹہ کے بعد ۔ س ۔ معلوم ہوتا ہے کہ
تمنے بسبب بدذائقہ ہونے کے باقی شربت پھینک دیا ہوگا ۔ ج ۔ ہان ۔ س ۔ کیا کچھہ اوسکے پینے سے
تمھارے منھہ کا ذائقہ مثل ۹ کے ہوگیا تھا ۔ ج ۔ نہین ۔ س ۔ پھر تمنے آٹھ بجے تک یہ شربت کیون
نہین پیا ۔ ج ۔ خدا کا فضل تہا کہ مین نے نہین پیا ورنہ مین مرجاتا ۔ س ۔ عدالتون مین تو سبب
پوچھا جاتا ہے تم بھی کوئی سبب بتاؤ ۔ ج ۔ کوئی سبب نہین ۔ س ۔ تو کیا تمنے بے سبب
نہین پیا ۔ ج ۔ یہی سبب ہے کہ ۶ ۔ اور ۷ ۔ کو میری طبیعت اچھی نتھی ۔ اس سبب سے ۹ ۔ کو مینے
نہین پیا ۔ س ۔ کوئی اور سبب نہین ہے ۔ ج ۔ میری دانست مین کوئی سبب نہین ہے ۔ س ۔ تمنے
راوجی کے اظہار دیے تھے ۔ ج ۔ ہان دیے تھے ۔ س ۔ کیا اوسنے فیضو کا نام لیا تھا ۔ ج ۔

ہان لیا تھا۔
بعد اسکے ٹفن کا وقت آگیا اور جلسہ برخاست ہوا۔ بعد ٹفن کھانے کے پھر سوالات جرح شروع ہو گئے
س۔ بھاؤ پونا کر تمھارے پاس کیون آیا کرتا تھا۔ ج۔ صاحب ملاقات کرنے کو آیا کرتا تھا۔
س کیا وہ تمھارے پاس دفتر کے وقت آیا کرتا تھا۔ ج۔ آیا کرتا تھا س۔ کیا تمہاری غیر حاضری کے وقت بھی آیا کرتا تھا۔ ج۔ نہین آیا کرتا تھا س۔ کبھی تمنے اوسکو اپنی غیبت مین بھی آکر پایا تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ صاحب ذرا سوچ کر جواب دیجیے۔ ج۔ ہان کبھی ایسا ہوتا تھا کہ اگر مین اسکول گیا تو وہ آکر میری ملاقات کیواسطے ٹھہر جاتا تھا س۔ اس سے کیا یہ بات ثابت ہے کہ اگر تم کبھی باہر گئے اور وہ تمھاری ملاقات کے لیے آیا تو اوسکو تم گھر پر آکے پاتے تھے۔ ج۔ کبھی صبح کو جب مین ہوا خوری سے آیا تو اوسکو مین نے آیا ہوا نہین پایا س۔ میرا مطلب آپکی صبح کی ہوا خوری سے نہین ہے میرا مطلب یہ ہے کہ کبھی آپ نے باہر سے آکر اسکو بیٹھا ہوا پایا یا نہین۔ ج۔ کبھی نہین۔ س۔ اچھا یہ بتاؤ کہ اگر وہ تمھاری غیبت مین کبھی آتا تھا تو وہ برآمدے مین تمھارے آکر بیٹھا کرتا تھا یا نہین۔ ج۔ ہان بیٹھا رہتا تھا۔ س۔ تو معلوم ہوا کہ کبھی وہ تمھارے پیچھے تمھارے خاص کمرے مین بھی چلا آتا ہوگا ج۔ نہین میرے کمرے مین نہین آسکتا تھا۔ س۔ ۲۰۔ نومبر کے خریطہ کی نسبت کچھ بھاؤ پونا کر نے کہا تھا۔ ج۔ مجھ سے کچھ نہین کہا تھا
س۔ تمنے اوسکی نسبت کب سنا تھا۔ ج۔ یہ مین نے سنا تھا مگر یہ یاد نہین کہ کب سنا تھا س۔ اچھا آپ یاد کیجیے۔ ج۔ ایک دو روز پیشتر سنا تھا مگر مین ٹھیک نہین کہہ سکتا ہون۔
س بھاؤ پونا کر کو کچھ اوسکی نسبت خبر تھی۔ ج۔ مجھکو خبر نہین۔ س ایک خریطہ جو نواب گورنر جنرل کے یہان سے آیا تھا اوسکے جواب کے بارے مین کچھ اسنے کہا تھا یا نہین۔ ج۔ ہان کہا تھا۔
س۔ اوسے کہان سے خبر ملی۔ ج۔ یہ بات مین نے اوس سے نہین پوچھی۔ س اوسنے تم سے کیا کہا تھا۔ ج اوسنے کہا تھا کہ ایک خریطہ گورنر جنرل کے یہان سے آیا ہے اوسکا جواب مہاراجا کے یہان لکھا جاتا ہے س۔ کیا اوس جواب مین تمہاری شکایت کی تھی۔ ج۔ مجھکو خبر نہین۔
س۔ کیا بھاؤ پونا کر نے اسکی اطلاع تمکو نہین دی۔ ج اسکی اطلاع نہین دی۔ س۔ کرنیل صاحب کیا آپ قسم کہا سکتے ہین کہ اسکی اطلاع اوسنے آپکو نہین دی۔ ج ہان مین

قسم کہا سکتا ہون کہ سکی اطلاع اونسے نہین دی۔س پھر آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ اوسمین آپ کی شکایت تھی۔ج مجھے ایسا گمان ہے۔س بھاؤ پونا کر کیا جاسوس تھا جو تمکو خبرین دیا کرتا تھا۔ج نہین وہ ایک بڑے رئیس کا ایجنٹ ہے اور بہت معزز شخص ہے۔س وہ کس رئیس کا ایجنٹ ہے۔ج میر ابراہیم علی کا ایجنٹ ہے۔س وہ تمکو کیون خبرین دینے آیا کرتا تھا۔ج وہ اکثر رزیڈنسی مین میر ذوالفقار علی کے کام کے واسطے آیا کرتا تھا اور راوس ذکر مین اسکا بھی تذکرہ کیا کرتا تھا۔س جس دن تمکو زہر دیا گیا تمکو معلوم ہے کہ وہ آیا تھا۔ج ہان وہ آیا تھا۔س کیا تمنے اوس سے کل حال لکھہ دیا تھا۔ج نہین کہا تھا۔س تمنے تانبے کی نسبت اونسے کس تاریخ کو کہا تھا۔ج بارہوین یا تیرہوین تاریخ کہا تھا۔س بھاؤ پونا کو دیکھے ہوے اب کتنے روز ہوے۔ج کل ہی مجھسے اوس سے ملاقات ہوئی تھی۔س تمنے اوس سے کچھ کہا تو نہین۔ج مین نے اوس سے یہ پوچھا کہ تمنے مجھکو خبر دی تھی کہ تمکو سنکھیا اور الماس سا ئیدہ اور تانبے سے زہر دیا گیا ہے اونسے کہا کہ ہان مین نے کہا تھا۔

سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹاین صاحب کے ختم ہوے۔

اڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مین نے بمبئی کو قیل کے منگانے کے لیے تار دیا ہے اب مین کرنیل فیر صاحب سے دوبارہ جیب سوال کرونگا کہ جب سرجنٹ بیلن ٹاین کے سوالات بالکل ختم ہو جائینگے پریسیڈنٹ نے کہا کہ نہین تم اپنے سوالات کرلو اور سرجنٹ بیلن ٹاین صاحب فیر صاحب سے دوبارہ سوالات جرح کرلینگے۔

دوبارہ اظہار فیر صاحب سے لیے گئے۔

س۔خریطہ کونسی تاریخ لکھا گیا تھا۔ج ۹ تاریخ کو۔س کیا تم نوساری کو حسب الحکم گورنمنٹ کے نہین گئے۔ج ہان بموجب حکم گورنمنٹ کے وہان مین نہین گیا۔س تمھارے اس بجانے کو گورنمنٹ نے پسند کیا۔ج ہان پسند کیا۔س مہاراج نے جو دادابھائی نوروجی کو اپنا دیوان کیا تھا تو اسمین تم سے صلاح لی تھی یا نہین۔ج ہان صاحب پہلے اونہون نے مقرر کرلیا تھا بعد اوسکے خریطے کے ذریعے سے مجھکو اطلاع دی تھی۔س جب سے دادابھائی نوروجی مقرر ہوے تھے اور راونھون نے واسطے انتظام کے کسیطرح کی مدد مانگی تو تمنے اونکو

مدد دی تھی۔ ج۔ ہان صاحب دی تھی۔ س۔ کبھی داو بھاؤ نوروجی نے اسکی شکایت
کی تھی کہ فیر صاحب ہمکو مدد نہین دیتے ہین۔ ج۔ کبھی نہین بلکہ کئی مرتبہ اونھون نے میرے
مدد دینے کی شکرگذاری کی تھی۔ س۔ تمنے ابھی کہا ہے کہ کئی آدمی میرے پاس خبرین لاتے
تھے کیا وہ خود یون ہین آتے تھے یا تم اونکو کچھہ دیتے تھے۔ ج۔ مین کچھہ بھی نہین دیتا تھا۔ س۔
اوس خریطہ مین جو مہاراج نے تمھاری شکایت لکھی تھی صحیح تھی۔ ج۔ بالکل غلط تھی۔ س۔ تمسے اوس خریطہ کی
نسبت مہاراج سے کچھہ گفتگو ہوئی تھی۔ ج۔ مین نے اون سے بڑا افسوس ظاہر کیا تھا کہ تمنے میری
شکایت بالکل دروغ لکھی اور اونھونے [illegible] بڑا افسوس کیا [illegible] کہ حقیقت مین آپکی شکایت
دروغ لکھی گئی مگر میرا کچھہ قصور نہین [illegible]
کیا تو اونھون نے جواب دیا کہ جبتک [illegible] میرے [illegible]
ہوگا س اوس شربت مین سواے [illegible] مجکو [illegible]
تھی۔ سر جنٹ بیلن ٹائن نے پوچھا کہ کیا تمنے اوس خریطہ کو مع اپنے جواب کے بھیجا تھا۔
ج۔ ہان مین نے اپنے جواب کے ہمراہ خریطہ بھیجا تھا۔

ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے اظہار

ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے اظہار انوراڈی صاحب نے لیے اونھون نے بیان کیا کہ میرا نام
جارج اڈورن سیورڈ ہے مین بمبئی کی فوج کا ڈاکٹر ہون اور مین برودہ کی چھاونی
کی مجسٹریٹی کا کام کرتا ہون ماہ ستمبر سے یہان مقیم ہون جب کرنیل فیر صاحب کے سر مین
پھوڑا اٹھا مین اوسکا معالج تھا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ کیا پھوڑا ماہ ستمبر مین
نکلا تھا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین۔ گواہ مظہر ہے کہ مین اون کے پھوڑے کا علاج کرتا تھا مجھکو
۹۔ نومبر کا حال معلوم ہے۔ ایک چٹھی فیر صاحب نے لکھی تھی اوسوقت میرے پاس وہ چٹھی موجود
تھی جب مین رزیڈنسی مین آیا تو مینے دو نوکرون کو برآمدے مین بیٹھے ہوے پایا نرسو نے
مجھکو سلام نہین کیا ہمیشہ جو مین آتا تھا تو مین نرسو کی مزاج پرسی کرتا تھا اور وہ مجھکو
جھک جھک کر سلام کرتا تھا مگر اوس مرتبہ اوسنے خلاف عادت کیا اور راوجی نے میرا چھاتہ
اور ٹوپی جلدی سے لے لی راوجی کبھی چھاتہ نہین لیتا تھا یہ بات بھی مجھکو نئی معلوم ہوئی

مین کرنیل فیر صاحب کے کمرے مین گیا اور وہان مین ڈاونکو پایا کرنیل فیر صاحب نے مجھسے کہا کہ مجھکو کسینے زہر دیا ہے دیکھو اس گلاس مین تلچھٹ جمع ہے اور سب کیفیت اپنے مزاج کی بیان کی مین اس تلچھٹ کو لے کر اپنے گھر پر چلا آیا کرنیل فیر صاحب نے مجھکو وہ بھی جگہہ دکھائی جہان باقی شربت پھینکدیا تھا مین نے دیکھا کہ کوئی رقیق شے وہان پھینکی گئی ہے بعد اسکے مین نے راوجی اور نرسو کو باہر جانے کے وقت بھی اوسی جگہہ بیٹھے ہوے پایا اور راوجی نے پھر جلدی سے اوٹھکر میری ٹوپی اور چھاتہ دے دیا وہ آدمی جو کہ میرے بلانے کے واسطے گیا تھا اوسکو مین نے رانی کے پل کے پاس پایا معلوم ہوا کہ وہ اودہر سے آتا ہے مین نے اوس سے ایک دو سوال کیے اوسنے مجھکو جواب دیے بعد اسکے مین نے دو سوارون کو مھاراج کی رزیڈنسی مین آتے دیکھا اونمین سے مین ایک کو پہچانتا ہون اوسکا نام یشونت راو ہے۔

چونکہ اوسوقت ساڑھے چار بج گئے تھے اسوجہ سے مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ اگر اور سوالات کیے جاوینگے تو عرصہ زیادہ ہو جاویگا اس سبب سے جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاس روز ششم

مقام بڑودہ۔ یوم سہ شنبہ۔ آج ۱۱ بجے کمیشن کا اجلاس شروع ہوا کل ممبران کمیشن موجود تھے سر لویس پلی صاحب بوجہ علالت کے نہین آئے حضور ملہر راو تشریف لانے کے بعد کمیشن مین آئے۔ حسب قاعدہ سابق کے ایڈوکیٹ جنرل یعنے وکیل اعظم سرکار اور اور مسٹر انورارٹی صاحب بموجب ہدایت مسٹر بران صاحب اور مسٹر کالیولینڈ صاحب اور مسٹر لیور صاحب حضور ویسرائے کی طرف سے موجود تھے اور سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب اور مسٹر بریبین صاحب اور مسٹر بریل صاحب اور مسٹر شنتا رام نراین حسب ہدایت مسٹر جیفرسن صاحب اور بیلن ٹائن صاحب گیکواڑ کی طرف سے تھے مسٹر واسودیو اجگنناتھ وکیل ہائی کورٹ حضور گیکواڑ کی طرف سے مقدمہ کی نگرانی کرتے تھے۔

مسٹر جارج ٹیلر صاحب اور مسٹر جی ایم ونگلی صاحب بیرسٹر ایٹ لا اور مھاراجہ صاحب کے بیٹے کی طرف سے حاضر تھے۔

کل کے روز مہاراجہ سیندھیا بھی موجود تھے اور کسیقدر جو اونکو علالت تھی وہ رفع ہو گئی مہاراجہ سیندھیا سفید پوشاک پہنے ہوئے تھے اور اوسکے کنارے پر سنہری کارچوبی کام تھا مہاراجہ صاحب کے گلے مین دو ہار تھے ایک ہار بڑے زمرد کے ٹکڑون کا تہا اور دوسرا ہار موتیون کا تھا جسمین کئی لڑیان تھین اوس ہار مین ایک دہکدگی بڑے بڑے ہیرون کی جڑی ہوئی تھی اس ہار مین ایک بڑا زمرد بھی تھا بائین کان مین ایک گچھا قیمتی موتیون کا تھا اور داہنے کان مین صرف دو تین موتی تھے ہاتھون مین ہیرے کے جڑاؤ کڑے تھے اور داہنے ہاتھ مین ایک ہیرے کی انگوٹھی تھی جسمین ایک ہیرا مازو کے برابر تھا بائین ہاتھ مین ایک انگوٹھی تھی اوسمین ایک زمرد بہت بڑا جڑا ہوا تھا غرض وہ بالکل جواہرات مین جگمگا رہے تھے۔

یہ پوشاک مہاراجہ صاحب کی وہی تھی جو روزمرہ پہنا کرتے ہین اور مطلق کسی بات کا خیال نتہا وہ کرنیل فیر صاحب کے اظہار کا ترجمہ جو ہندوستانی زبان مین ہوا تھا دیکھ رہے تھے۔

آج کے روز صرف ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور ڈاکٹر گریی صاحب کے اظہار لیے گئے ان دونون ڈاکٹر صاحبون کے اظہار سے ثابت ہوا کہ جو تلچھٹ گلاس مین رہ گیا تھا اور گلاس کا شربت کرنیل فیر صاحب نے پھینکدیا تھا وہ سفید سنکھیا اور پسا ہوا الماس تہا ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے وہ حال بھی بیان کیا جو آیا نے اسپتال مین کہا تھا۔

جسوقت عدالت جمع ہوئی تو ڈاکٹر سیورڈ صاحب طلب کیے گئے اور مسٹر انوراری صاحب نے سوالات مندرجہ ذیل اون سے کیے۔

س۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب آپ کو یاد ہوگا کہ شنبہ کے روز آپ نے وہان تک اظہار دیے تھے کہ آپ گلاس لے کر جسمین کہ تلچھٹ تھا اپنے مکان پر آئے آپ نے پھر اوسکو کیا کیا آپ نے اوس تلچھٹ کے کیا جزو علیحدہ کیے تھے۔ ج۔ مین نے اوس گلاس کو کتاب کی الماری مین بند کر دیا تھا۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ کسیقدر زور سے بیان کیجیے کیونکہ آپ کی شہادت نہایت ضروری ہے مجھکو افسوس ہے کہ مین آپکی شہادت مین مخل ہوتا ہون

س مسٹر انورارنی صاحب نے کہا کہ کیا آپ نے گلاس کو اوس وقت تک بند رکھا جبتک آپ نے
تلچھٹ کے اجزا علیحدہ کرنے کے واسطے اوسکو منگایا تھا۔ ج۔ ہان بند رکھا۔ س۔ کیا
آپ نے علیحدہ کیا۔ ہنوز سوال ختم نہین ہوا تھا کہ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کھڑے ہوکر
کہا کہ آپ دریافت کیجیے کہ اونھون نے اس تلچھٹ کو کیا کیا۔ ج۔ مین نے کچھ تازہ کوے لیے
منگائے لیکن کو تلون کے منگوانے سے پہلے اس تلچھٹ مین سے تھوڑی تلچھٹ کو ایک شیشے
کے ٹکرے پر رکھا اور خوردبین سے دیکھا۔ س۔ اس تلچھٹ کی کیا صورت تھی۔ ج۔ مجھکو
سفید سفید ذرّے کونہ دار نظر آئے جیسے کہ سفید پتھر پسا ہوا ہوتا ہے۔ س۔ آپ کو کوئی شے
اور بھی معلوم ہوئی۔ ج۔ ہان چمکتی ہوئی چیز تھی۔ س۔ پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ چیز سفید تھی
ج۔ ہان سفید اور مصفا اور ایک یا دو ذرہ سیاہی مائل کسی چیز کے تھے سوا اس کے
خوردبین سے اور کوئی شے معلوم نہوئی۔ بعد اسکے مین نے اس تلچھٹ کو ملو رکے ہاون دستہ
مین جسکو مین نے خوب صاف کر لیا تھا ڈالا اور تھوڑے کوئلے بھی اوسمین ڈال کر دونون
کو پیسا اور پھر ایک نے مین جو اس قسم کی شے کے امتحان کے واسطے مقرر ہے ڈالا یہ نے
بالکل نئی تھی اور پہلے اوسمین کسی چیز کا استعمال نہوا تھا مین نے اس نے کو اسپرٹ آف
واین (یعنے وہ شراب جو جلا کرتی ہے) مین گرم کیا اوسمین کسیقدر نمی آگئی تھی مین نے
اوس رطوبت کو بلاٹنگ کاغذ سے جذب کیا بعدہ اس نے کو مینے پھر گرم کیا جب خوب
گرم ہوگئی تو ایک چھلہ مثل دہات کے اوسمین معلوم ہوا یہ چھلہ میرے پاس موجود ہے اور
اوسکو مین پیش کرتا ہون۔ س۔ پریسیڈنٹ نے کہا کہ کیا آپ نے دہات کا چھلہ کہا تھا۔
ج۔ ہان۔ دہات کا چھلہ کہا ہے۔ یا یہ کہ گرم ہونے سے کل شے ایک جگہہ جمع ہوگئی دیکھیے
اس نے مین ایک چھلہ سا ہے جو ایک تہائی انچھ کا چوڑا ہے اس نے پر حرف ایچھ کا نشان
ہے اس نے کے گرم کرنے کے بعد پھر مینے دیکھا کہ کوئی صاف چیز چھلے کے دونون طرف
جمع ہوگئی ہے جب مین نے خوردبین سے اوسکو دیکھا تو وہ شے نہایت چمکتی ہوئی نظر آئی
اس سے معلوم ہوا کہ وہ سنکھیا ہے یہ شے یہ کوئلہ اسپتال سے منگوایا تھا اس سے زیادہ اور دز
مین نے کچھ امتحان نہین کیا میرے پاس اس قسم کی چیزون کے امتحان کے واسطے کچھہ

اور یہ نہیں ہین - جو چٹھی کہ عدالت مین موجود ہے وہ کرنیل فیر صاحب نے مجھکو بھیجی تھی
اوسوقت مین رزیڈنسی کو جاتا تھا مین نے اپنے امتحان اور اس تلچھٹ کے اجزا علیحدہ
کرنے کا نتیجہ کرنیل فیر صاحب سے بیان کیا اور مین نے جو چٹھی کرنیل فیر صاحب کو لکھی تھی وہ
اونھین کے پاس بیٹھکر مسٹر بوی صاحب کے روبرو تحریر کی تھی -

مسٹر انوز ارٹی صاحب نے عدالت مین بیان کیا کہ یہ چٹھی رزیڈنسی کے سرجن کی طرف سے
صاحب رزیڈنٹ کے نام ہے اوسپر حرف این کا نشان ہے اور اوسکا مضمون یہ ہے -

صاحب - بجواب آپ کی چٹھی کے جو مین نے اسوقت ۱ بجے پائی رپورٹ کرتا ہون کہ جہانتک
مین نے اوس گلاس کی تلچھٹ کا امتحان کیا جو آپ نے آج مجھکو امتحان کے واسطے دیا تھا
تو معلوم ہوا کہ وہ تلچھٹ سنکھیا ہے - یہ سنکھیا اس قدر تھی کہ مین نے اوسکا امتحان کوئلہ
سے کیا اور سنکھیا کا ہونا مجھکو معلوم ہوا - وہ چھلہ جو نے مین پڑا ہوا ہے اور چھلے کے دونون
طرف جو شفاف چیز ہے یہ خاص سنکھیا ہونے کے اثر سے ہے -

میرا ارادہ ہے کہ اس باقیماندہ تلچھٹ گلاس کو بذریعہ ڈاک کے گورنمنٹ کے ڈاکٹر کے
پاس روانہ کرون جو ایسی چیزون کا امتحان کیا کرتا ہے - اگر آپ گلاس کا کل شربت
پی جاتے تو آپ کے مرنے کیواسطے کافی تھا - دستخط - جی ایڈون سیورڈ -
رزیڈنسی سرجن - ۹ - نومبر ۱۸۷۴ء بڑودہ

بعدہ ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ باقیماندہ تلچھٹ کو مین نے بلاٹنگ کاغذ کے اوپر رکھ کے
چھانا اور کسیقدر تلچھٹ جو گلاس مین رہ گیا تھا اوسکو بھی پانی مین ڈال کر چھان لیا
اس ترکیب سے پانی چھن گیا اور تلچھٹ کاغذ کے اوپر رہ گیا مین نے اس کاغذ کو ایک روشن لمپ
کی چمنی کے پاس رکھکر خشک کیا جب یہ کاغذ بالکل خشک ہوگیا تو مین نے اوسکو تہ کرکے
ایک لفافہ مین رکھا اور یہ لفافہ جو عدالت مین موجود ہے وہی ہے اور یہی میری مہر ہے جو
مین نے اوسپر لگائی تھی - س - کیا یہی بلاٹنگ کاغذ ہے جسپر آپ نے تلچھٹ کو چھانا تھا -
ج - ہان یہی ہے - اور اس لفافہ کی پشت پر جو تحریر ہے وہ میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے
اور بروقت روانگی کے یہ لکھا تھا اور بذریعہ رجسٹری کے ڈاک مین بھیجا تھا اور یہ لفافہ

قبل روانگی کے ایک دوسرے بڑے لفافے مین بند کرکے اوسپراپنی مہرلگائی اور ڈاکٹر گری صاحب کے پاس اوسکو روانہ کیا۔ مین نے ڈاکٹر گری صاحب کو خود چھٹی نہین لکھی تھی بلکہ کرنیل فیر صاحب کی چھٹی ملفوف کرکے بھیجدی تھی بروقت روانگی لفافے کے سرخ سیاہی سے کرنیل فیر صاحب کی چھٹی پر یہ کیفیت لکھدی تھی کہ گورنمنٹ کے ڈاکٹر کے پاس جو اجزا بہرستے کی دریافت کرتے ہین یہ لفافہ روانہ کیا جاتا ہے۔

دستخط۔ جی اے۔ سیورڈ صاحب۔ ۹۔ نومبر ۱۸۷۴ع

اس لفافہ کو بھی مین نے اوسی مُہر سے بند کیا جس سے کہ چھوٹے لفافہ کو بند کیا تھا۔
مسٹر انورارٹی صاحب نے عدالت کے روبرو بیان کیا کہ ان دونون لفافون پر جدا جدا حرفون کے نشان کیے جائین یعنے حرف او۔ اور پی۔ تاکہ آیندہ کو نشان رہے چنانچہ عدالت سے اجازت ہوئی اور حرف او۔ اور پی کا نشان اون لفافون پر کیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ اوس چھٹی کا جواب مندرجۂ ذیل میرے پاس آیا۔
مائی ڈیر سیورڈ۔ مین نے آپکی چھٹی مع لفافہ ملفوفہ کے پائی یعنے وہمی افیشل چٹھی کرنیل فیر صاحب اور ایک چھوٹی پوڑیہ جسمین بھورے رنگ کی کچھہ چیز تھی اور نیز اوسمین کوئی چیز زرد و زرد چمکتی ہوئی تھی۔ چنانچہ مین نے اوسکا امتحان کیا تو معلوم ہوا کہ اسمین سفید سنکھیا اور کوئی شے چمکتی ہوئی ہے خوردبین سے معلوم ہوا کہ یہ پسا ہوا شیشہ ہے یا سنگ خارا ہے۔ سنگ خارا سے وہ زیادہ مشابہ ہے۔ بعض بعض ذرون کا رنگ گلابی اور اودا تھا اگر آپ کو منظور ہو تو سرکاری طور سے اوسکا جواب دون۔
مین کرنیل فیر صاحب کی چھٹی واپس کرتا ہون اور پوڑیہ کو بانتظار جواب اپنی چھٹی کے رکھہ لیا ہے

دستخط۔ ڈبلیو گری صاحب۔ قائم مقام کیمکل اینلائزر گورنمنٹ۔

گرانٹ کالج مقام بمبئی۔ مورخہ ۱۱۔ نومبر ۱۸۷۴ع۔
ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ مین نے چند روز کے بعد تلچھٹ کی اور بھی آزمایش کی مین نے اوس شے کو جو نیچے مین جمع ہوگئی تھی نکال کر تھوڑے پانی مین ڈالا اوسمین جو چیز وزنی تھی وہ پانی کے نیچے بیٹھہ گئی اور جو ہلکی تھی وہ پانی کے اوپر تیرنے لگی۔ جو چیز پانی کے

اوپر تیرتی تھی۔ اوسکو مین نے دو تین مرتبہ کرکے اوتارا اور اب اوسکو شیشے کے ٹکڑے مین
پیش کرتا ہون۔ صاحب پریسیڈنٹ نے سوال کیا کہ یہ کیا تمنے کہا کہ تین دفعہ کرکے اوتارا۔
ج۔ یقین مائی لارڈ کئی مرتبہ۔ صاحب پریسیڈنٹ نے اوسوقت کہا کہ مسٹر انورارٹی صاحب
براہ مہربانی تم ایک طرف ہو جاو تو ڈاکٹر صاحب کا بیان اچھی طرح ہم سنین۔
پنکھے روک دیے گئے تاکہ وہ اجزا جو ڈاکٹر صاحب پیش کرتے ہین اوڑ نہ جائین۔
ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے بیان کیا کہ یہ شیشے کے ٹکڑے جواب مین پیش کرتا ہون وہ ہین جسپر کہ
مین نے گلاس کا تلچھٹ رکھ کر خوردبین سے دیکھا تھا۔ یہ تین ٹکڑے شیشے کے ایک صندوق
مین بند تھے جسپر حرف آر کا نشان ہے) اول ٹکڑہ شیشہ کا وہ ہے جسپر کہ مین نے گلاس کا تلچھٹ
رکھا تھا دوسرا ٹکڑہ شیشہ کا وہ ہے جسکو اول ٹکڑے پر رکھ کر تلچھٹ کو رگڑا تھا دیکھیے یہ
شیشہ چھل گیا ہے اور اوسکا نشان موجود ہے۔ رگڑنے سے پیشتر یہ نشان شیشے پر نتھے اس سے
یہ بات دریافت ہوئی کہ جو ذرے چمکتے ہین وہ کسی اور شے کے ہین شیشے کے ذرے نہین ہین
اور غالباً یہ الماس سایدہ ہے جسکا حال مین نے پہلے بھی سنا تھا سو اس کے یہ ذرے بہت
چمکتے تھے۔ س۔ مین نے سنا ہے ڈاکٹر صاحب آپکے پاس کچھ خبر آئی تھی اور اوس
خبر کی اطلاع ۱۰ نومبر کو کرنیل فیر صاحب کو آپ نے کی تھی۔
صاحب پریسیڈنٹ نے دریافت کیا کہ یہ خبر تمنے پائی تھی یا ڈاکٹر گری صاحب نے۔ مسٹر
ملول صاحب نے کہا کہ مسٹر گری صاحب نہ کہیے۔ مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ یقین۔
ڈاکٹر سیورڈ صاحب۔ اسپر صاحب پریسیڈنٹ بولے کہ ڈاکٹر گری صاحب کا نام آپنے
غلطی سے لیا تھا۔
مسٹر انورارٹی صاحب ہان مین نے غلطی کی تھی معافی چاہتا ہون میری غرض ڈاکٹر سیورڈ صاحب
کے کہنے سے تھی۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے بیان کیا کہ یہ چٹھی جو عدالت مین پیش ہے اسکی
اطلاع کرنیل فیر صاحب کو سرکاری طور سے بھیجی گئی تھی۔ مسٹر انورارٹی صاحب
نے کہا کہ مائی لارڈ۔ مین درخواست کرتا ہون کہ ان سب چٹھیون پر شناخت کے واسطے
نشان کر دیا جاے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب۔ عفیین میرے نزدیک اگر ایسا ہوگا تو غلطی ہوگی جبتک ہر ایک چھٹی وغیرہ کی صداقت ہنو جاے اوسپر نشان نہ کیا جاے کیونکہ چٹھیان بہت ہین کہانتک نشان کیے جاوینگے۔

صاحب پریسیڈنٹ۔ بہتر ہے کہ جبتک صداقت ہنو نشان نہ کیا جاے۔

س۔ مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب آپ نے شنبہ کے روز کہا تھا کہ آپ نے جب کرنیل فیر صاحب کا گلاس دیکھکر ہلایا تو اوسمین سے دہوان سا اوٹھا تھا تو کیا اوس دہوین کے اوٹھنے سے بھی کوئی بات معلوم ہوئی تھی۔ ج۔ جب سے یہ گلاس میرے پاس آیا تھا اوسوقت سے کسی نے اس گلاس کو ہاتھہ نہین لگایا تھا۔ مین نے خود بذریعہ آلات کے اوسکی آزمایش کی۔ س۔ مسٹر انورارٹی صاحب۔ اب مین دوسری بات آپ سے پوچھتا ہون۔ آپکو یاد ہے کہ امینہ آیا کا علاج آپنے کیا تھا اگر آپکے نزدیک مناسب ہو تو اپنی کتاب دیکھکر بیان کیجیے۔ ج۔ امینا شاید ۵۔ ۷۔ اور ۱۰۔ تاریخ کو میرے زیر معالجہ رہی اوسکی داہنی طرف شدت سے درد تھا اور اوسکو بخار بھی تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اوس کے کلیجے مین عارضہ تھا اور اوسکا پھیپھڑا بھی خراب ہو رہا تھا اور اسپتال کے جانے سے پہلے مین نے اوسکو دیکھا تھا۔ مسٹر بوری صاحب کے احاطے مین وہ رہا کرتی تھی میری راے سے وہ اپنے مکان سے اسپتال کو گئی اور مجھہ سے اور اوس سے اسپتال مین کچھہ باتین ہوئین۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا مائی لارڈ مین نہین جانتا کہ آپکے یہ سوالات کس طرح اظہار مین داخل ہو سکتے ہین اسبارے مین کچھہ سوال نہ کرنا چاہیے۔

س۔ مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ کوئی پیام آیا کا آپ کسی کے پاس لے گئے تھے۔ ج۔ مین کوئی پیام کسی کے پاس نہین لے گیا صرف سوٹر صاحب کو بلایا تھا۔ س۔ سوٹر صاحب کے پاس آپ کسواسطے گئے تھے ج۔ مجھکو یہہ معلوم ہوا کہ آیا بہت بیمار اور بے قرار ہے مین سمجھا کہ شاید اون سے آیا کچھہ کہے گی اور اپنا دل ہلکا کرے گی اور آیا سے مین نے یہہ بھی کہا تھا کہ اگر اپنے دل کا حال کہو گی تو جلد آرام ہو جاے گا چنانچہ اوسوقت آیا نے مجھہ سے کچھہ کہا تھا

اوسیوجہ سے مین مسٹر سوٹر صاحب کے پاس گیا مجھکو معلوم نہین کہ میرے جانے کے بعد مسٹر سوٹر صاحب اسپتال مین آئے یا نہین مجھکو یاد نہین کہ کس تاریخ مسٹر سوٹر صاحب کے پاس مین گیا تھا کیونکہ مین نے اپنی یادداشت کی کتاب مین نہین لکھا غالباً ۱۸ - نومبر سے دو تین روز بعد ہوگا - سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب نے کہا کہ مائی لارڈ - ہماری پاس تاریخ ہے یعنی ۱۲ تاریخ ہی مسٹر انورارنی صاحب نے کہا کہ یہ وہ تاریخ ہے جبکہ مسٹر سوٹر صاحب اسپتال کو گئے تھے مگر وہ تاریخ نہین ہے جس تاریخ ڈاکٹر سیوڑ صاحب مسٹر سوٹر صاحب کے پاس گئے تھے -

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب

س - آپ جانتے تھے کہ آیا کے اظہار مسٹر سوٹر صاحب نے لیے ہنوز سوال پورا ہنوا تھا کہ گواہ نے کہا ہان - سارجنٹ صاحب نے کہا کہ تامل کرو میرا سوال پورا ہونے دو اگر آپ میرا سوال پورا اسنکر جواب دین گے تو آپ کو اور مجھکو دونون کو آسانی ہوگی - س - کیا مسٹر سوٹر صاحب نے آیا کی اظہار قبل از جانے اسپتال کے لیے تھے - ج - ہان - س - کیا مسٹر سوٹر صاحب سے آپ کو معلوم ہوا کہ آیا نے مسٹر سوٹر صاحب سے کیا کہا تھا - ج - نہین ایک لفظ بھی نہین معلوم ہوا - س - آپ کو قیاساً معلوم ہوگا کہ آیا نے کیا بیان کیا ہوگا اور خلاصہ اس استفسار کا کیا تھا - ج - ہان - س - آپ کہتے ہین کہ جب آیا اسپتال کو آئی تو وہ بیقرار تھی - ج - ہان وہ بیقرار تھی - س - کیا اوسکے بلسٹر لگایا تھا - ج - مجھکو یاد نہین کہ بلسٹر تھا - س - کیا تمنے بلسٹر رکھا تھا کیونکہ آیا کہتی ہے کہ آپ نے بلسٹر رکھا تھا - ج - نہین - (ہندوستانی لوگ پلاسٹر کو بلسٹر کہتے ہین) مین نے پلاسٹر بلیسٹر دونا دوا کا لگایا تھا لیکن اوسوقت نہین لگایا - س - اوسکے کلیجے مین درد تھا - ج - ہان اوسکے کلیجے مین درد تھا اور اوسکا علاج سرجن میجر لوئس صاحب کرتے تھے - س - تم کہتے ہو کہ آیا زیادہ فکر کے سبب بیمار ہوئی تھی کلیجہ کی بیماری سے اوسکا یہ حال نہین ہوا تھا - ج - ہان مجھکو اوسوقت ایسا ہی معلوم ہوا تھا اور شاید یہی بات ہو - س - آپ کو ایسا ہی معلوم ہوا یعنی اوسکو نسبت عارضہ جسمانی کے اوسکی طبیعت پر فکر زیادہ تھی - ج - ہان - کیونکہ جو کچھہ اوسکا علاج ہو چکا تھا اوس سے بہت کچھہ اوسکو فایدہ تھا - س - آپ کو معلوم ہوا ہوگا

کہ جسمانی عارضہ کم ہے لیکن بوجہ فکر کے اوسکے چہرے کا رنگ بدل گیا ہوگا۔ ج۔ ہان۔
س۔ کیا اوسکا دل زیادتی فکر سے بے قرار تھا۔ ج۔ ہان مجھکو ایسا ہی معلوم ہوتا تھا۔
س۔ بیان کیجیے کہ یہ پلٹن کا اسپتال ہے۔ ج۔ ہان پلٹن اور اسٹاف کا اسپتال ہے۔
س۔ کیا آپ وہان کام کرتے ہین۔ ج۔ نہین سرجن میجر لویس صاحب کام کرتے ہین۔
س۔ پھر آپ وہان کیون گئے تھے اور کیا وہان آپ کا جانا صحیح ہے مگر آپ کہتے ہین کہ ڈاکٹر
لویس صاحب کو وہان کا چارج ہے۔ ج۔ سارجن میجر لویس صاحب میرے دوست ہین
اور چونکہ مین آیا کو جانتا تھا اور مجھکو اوس سے تعلق تھا اس لیے مین اوسکے دیکھنے کو گیا تھا۔
س۔ کیا آپ نے قبل جانے کے سرجن لویس صاحب کو اطلاع کی تھی۔ ج نہین۔ اسکی
کوئی ضرورت نتھی کیونکہ وہ میرے دوست ہین۔ س۔ پس معلوم ہوا کہ آپ نے بغیر ڈاکٹر
لویس صاحب سے دیکھنے کے آیا کے مرض کی تشخیص کی تھی۔ ج۔ مین یہ نہین کہتا ہون کہ مینے
اوسکے واسطے تشخیص کی تھی۔ س۔ مگر آپ نے پلستر تو لگایا۔ ج۔ ہان باہر لگایا تھا۔ س۔
کیا آپ اسکو تشخیص نہین کہتے۔ ج۔ یہ پلاسٹر مین نے قبل آنے اسپتال کے لگایا تھا۔ س۔
مین نہین سمجھا۔ اول مین سمجھا تھا کہ باہر لگانے سے کھال پر لگانے کا آپکا منشا ہے۔ (یہ سنکر
تمام حاضرین کمیشن نے قہقہہ مارا) جب آیا اسپتال مین گئی تو جو کچھ آپ سے ہوسکا آپ نے کیا۔
ج۔ ہان۔ اگر آپ اسپتال کے اسسٹنٹ کو بلاکر دریافت کرینگے تو وہ آپ سے سب باتین
ظاہر کردے گا۔ س۔ نہین نہین۔ اسسٹنٹ کے بلانے کی کچھ حاجت نہین ہے آپ کی سب
باتون کو مین یقین کرتا ہون۔ جب وہ شفاخانے مین گئے تو آپ نے اوسکے لیے کچھ کیا تھا۔
ج۔ شاید نہین کیا۔ اگر آپ اسپتال اسسٹنٹ کو بلائین گے تو وہ آپ سے سب حال کہدیگا
س۔ نہین۔ مین اوسکو نہ بلاؤن گا۔ آپ نے سب باتون کی نسبت مشرح اظہار دیا ہے۔
اگر آپ نے اوسکا علاج بخوبی نہین کیا تو آپ اوسکے پاس کیون گئے تھے۔ ج۔ چونکہ مین اوسکے
پاس جاتا تھا۔ س۔ پس آپ کے نزدیک آیا کو فایدہ تھا اور جب آپ نے دیکھا کہ اوسکو
ہول دل ہے تو آپ نے مدد کی اور دل کا حال اوسکے ظاہر کرایا۔ ج۔ ہان ایسا ہی ہوا۔
س۔ آپ اور آیا ایک دوسرے کی گفتگو کو بخوبی سمجھتے تھے۔ ج۔ ہان۔ س۔ آپکے

اور اوسکے درمیان کوئی مترجم تھا۔ ج۔ نہیں س۔ آپ کو یہ بات خوب یاد ہے ج۔
ہان کوئی مترجم نتھا صرف ایک پولیس کا آدمی وہان تھا۔ س۔ پس آپ جانتے تھے کہ یہ
پولیس کا آدمی آپکی طبیعت کو درست کردے گا اور یہ پولیس کا آدمی کون تھا۔ ج۔ خداجانے
کون تھا۔ س۔ خدا کا نام نہ لو کیونکہ آپ خوب جانتے ہین کہ مین خدا کو نہین بلا سکتا۔
ج۔ آپ مجھسے ایسی بات دریافت کرتے ہین کہ مین اوس سے واقف نہین ہون۔ س۔
اگر مین مجاز ہون جو چاہون آپ سے دریافت کرون۔ اب مین دریافت کرتا ہون کہ تم
کسی پولیس کے آدمی کو جانتے ہو۔ ج۔ مین کسی پولیس کے آدمی کو نہین جانتا۔ س۔ آپ
اکبر علی کو جانتے ہین۔ ج۔ ہان جانتا ہون۔ س۔ کیا وہ اکبر علی تھا۔ ج۔ نہین۔
س۔ یا عبد العلی۔ ج۔ یہ نہین جانتا۔ ایک ادنیٰ پولیس کا آدمی تھا۔ س۔ وہ بیمار عورت
کے کمرے مین کیا کرتا تھا۔ ج۔ مین جانتا ہون کہ یہ عورت پولیس کے زیر حراست تھی۔
س۔ جب آپ نے اوس سے کہا تھا کہ اپنے دل کا حال کہو تو کوئی آدمی پولیس کا اوس
کمرے مین موجود تھا۔ ج۔ مین نہین جانتا کہ پولیس کا آدمی کمرے مین تھا یا دروازے پر۔
س۔ مین بکمال ادب آپ سے پوچھتا ہون کہ کیا ڈاکٹرون مین یہ بات ہے کہ ایک ڈاکٹر
کے مریض کا علاج دوسرا ڈاکٹر کرے۔ ج۔ مین نہین کہہ سکتا کہ کیا قاعدہ ہے مگر میجر
بویس صاحب سے میری دوستی ہے اون کے بغیر کہنے کے اس مریض کے پاس گیا تھا۔ س
ڈاکٹر سیورڈ صاحب آپ سے دریافت کرتا ہون اور یقین ہے کہ آپ ایسا عہدہ دار اور
تجربہ کار مجھکو بخوبی جواب دیگا کہ آپ کے پیشے کا کیا قاعدہ ہے کہ آپ غیر ڈاکٹر کے مریض کے
پاس بغیر اطلاع کے جاسکتے ہین۔ ج۔ ہان ہے۔ اور نہین بھی ہے۔ یہ بات ڈاکٹرون کے
تعلق ہے جیسی دوستی ہو ویسا برتاؤ کرین۔ س۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ آپ کا یہ مطلب
ہے کہ اگر آپ کے اور ایک ڈاکٹر کے دوستی ہے تو آپ اوسکے مریض کے پاس بغیر اوسکی اطلاع
کے جاسکتے ہین۔ ج۔ جو کچھ مین جانتا تھا آپ سے کہہ دیا مجھکو پوشیدہ کرنا منظور نہین ہے۔
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آپ ہان یا نہین کا جواب دیجیے۔ گواہ نے بیان کیا کہ اگر
یہ مریض ڈاکٹر کے ہنچ کا ہے تو حسب قاعدہ تہذیب کے اوسکے پاس جانا مناسب ہے۔

س ۔ سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب نے کہا کہ اگر مریض اسپتال مین ہو تو اوسکے پاس آپ بجائین ۔ ج ۔ نہین ۔ س ۔ معلوم ہوا کہ سارجن میجر لوبس صاحب اپنے کام مین خوب لائق ہین ۔ ج ۔ بڑے لائق ہین ۔ س ۔ آپ مجھسے بیان کیجیے کہ آپ بھائو پوناکر کو جانتے ہین ۔ ج ۔ ہان مین نے اوسکو دیکھا ہے لیکن نہین کہہ سکتا کہ مین اوس سے واقف ہون ۔ س ۔ آپ نے اوسکو کب دیکھا تھا ۔ ج ۔ بعد جانے مسٹر بوبی صاحب کے بڑودے سے س ۔ آپ نے اوسکو پہلے کبھی نہین دیکھا ۔ ج ۔ مجھکو یاد نہین ۔ س ۔ آپ نے اوسکو بعد ازان دیکھا تھا ۔ ج ۔ بعد ازان کس کے ۔ س ۔ آپ کہتے ہین کہ مین نے اوسکو ایک مرتبہ دیکھا تھا اور آپ یہ بھی کہتے ہین کہ قبل جانے مسٹر بوبی صاحب کے اوسکو نہین دیکھا کیا آپ نے ایکمرتبہ کے سوا اور بھی دیکھا تھا ۔ ج ۔ جہانتک مجھکو یاد ہے مین کہتا ہون کہ مین نے اوسکو نہین دیکھا نہ اوس سے گفتگو کی ۔ س ۔ مسٹر بوبی صاحب کب گئے تھے ۔ ج ۔ مجھکو یاد نہین ۔ س ۔ مین آپ سے پھر نہ دریافت کرون گا صرف اس مرتبہ دریافت کرتا ہون کہ آپ خوب جانتے ہین کہ اوسوقت سے آپ نے بھائو پوناکر کو نہین دیکھا ۔ ج ۔ نہین ۔ جہان تک مجھکو نہین اور یاد ہے ۔ س ۔ اب آپکی اجازت سے ۹ ۔ نومبر کی بابت سوال کرنا چاہتا ہون مگر دربارہ آپاکے مجھکو دریافت کرنا ہے وہ یہ ہے کہ مین سمجھا کہ درمیان آپ کے اور آپاکے کچھ گفتگو ہوئی تھی ۔ ج ۔ جس قدر مجھکو یاد ہے مین بیان کرتا ہون کہ میرے اور آپاکے درمیان کچھہ معمولی باتین ہوئی تھین ۔ س ۔ کیا آپ کہتے ہین کہ پولیس کے آدمی نے ترجمہ نہین کیا تھا ۔ ج ۔ جہان تک مجھکو یاد ہے کہتا ہون کہ کوئی مترجم نتھا ۔ س ۔ جو آپ نے جواب دیا میرا سوال نہین ہے میرا سوال یہ ہے کہ پولیس کے آدمی نے آپکی گفتگو کا ترجمہ نہین کیا ۔ ج ۔ اگر آپ اب سے اور حشر تک پوچھے جائینگے تو مین وہی جواب دونگا جو کچھ کہ دے چکا ہون اختلاف نہوگا ۔ س ۔ مجھکو یہان حشر تک ٹھہرنا منظور نہین ہے ہان اگر کوئی ایسی بات پیش آئے جسکا حال کچھہ معلوم نہین ہے تو شاید ٹھہرون ۔ ج ۔ آپ ایسے ہی باتین کرنے مین گویا حشر تک آپ ٹھہرینگے ۔ س ۔ آپ نہین جانتے کہ پولیس کے آدمی نے ترجمہ کیا یا نہین ۔ ج ۔ مین آپ سے پیشتر بیان کر چکا ہون ۔ س ۔ پھر مجھسے کہیے کہ آپ نے کیا کہا تھا ۔ ج ۔

مجھکو یاد نہین ہی کہ مینی کیا کہا تھا۔ س۔ شاید پولیس کے آدمی نے ترجمہ کیا ہو۔ ج۔ شاید۔ س۔
کیا تم جانتے ہو کہ اوسنے ترجمہ کیا ہو۔ ج۔ شاید اوسنے ترجمہ کیا ہو مجھکو یاد نہین۔ س۔ ڈاکٹر
سیوَرڈ صاحب مین تم سے دریافت کرتا ہون کہ ہر ایک لفظ آپا کے بیان کا تمنے اپنے کانون
سُنا۔ ج۔ مجھکو خوب یاد نہین۔ آپ اوس بات کو دریافت کرتے ہین جو میرے خیال مین
نہین ہے۔ آپ مجھکو درمیانی قرار دیا چاہتے ہین اور اسی غرض سے آپ ایسے سوالات
کرتے ہین۔ س۔ کیا میرا یہ ارادہ ہے۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب جیسے آپ باتون مین ہوشیار
ہین اوسیطرح اگر فن ڈاکٹری مین بھی ہوشیار ہین تو آپ سے بڑہ کر دوسرا کوئی ڈاکٹر نہوگا
لہذا آپ براہ مہربانی بیان کیجیے کہ آیا آپ سے بذریعہ مترجم کے آپا سے گفتگو کی تھی۔ ج۔
(بلند آواز سے کہا) مین جواب نہین دے سکتا۔ س۔ مہربانی کرکے اس قدر غصہ نہوجیے
اور میرے سوال کا جواب دیجیے۔ ج۔ مین کچھ جواب نہین دے سکتا۔ س۔ آپکو کچھ
بھی تعلق ہے۔ ج۔ (ممبران کمیشن کی طرف متوجہ ہوکر) اگر یہ صاحب اسیطرح حشر تک سوالات
کیے جاینگے تو سوا اس جواب کے کہ جو مین دے چکا اور کچھ جواب نہ دونگا اور حشر تک
انکے سوال ختم نہونگے۔

صاحب پریسیڈنٹ۔ سارجنٹ بیلنٹائن صاحب آپ سے ہر ایک بات پوچھنے کے مجاز ہین
ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے جواب دیا کہ جو کچھ مین بیان کرون اوسکو سننا چاہیے۔
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ جو کچھ سارجنٹ صاحب دریافت کرین اوسکا جواب آپ کو
دینا چاہیے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مجھکو معلوم نہین۔
پس سرجنٹ بیلنٹائن صاحب نے کہا کہ کیا آپ کہہ سکتے ہین کہ آپ بخوبی ہندوستانی
بول سکینگے۔ ج۔ مین ہندوستانی بول سکتا ہون لیکن بخوبی نہین بول سکتا۔ س۔
اب مین آپسے دوبارہ۔ نومبر کے سوال کرتا ہون کہ آپ نے بیان کیا تھا کہ مجھسے کرنیل فیر صاحب
نے کہا کہ مجھہ کو خبر پہونچی ہے کہ مجھکو زہر دیا جاویگا۔ ج۔ کیا مین نے یہ کہا تھا۔ س۔ مین آپ کے
اظہار پیش کرتا ہون مجھکو منظور نہین کہ کوئی غلطی ہو۔ ج۔ اگر مین نے ایسا بیان کیا تو غلط ہے
س۔ آپ لکھتے ہین کہ کرنیل فیر صاحب نے مجھسے کہا تھا کہ مین نے سنا ہے کہ لوگ میری جان

لینا چاہتا ہین پس اب تک مجھکو یقین نتھا لیکن اب یقین ہوا آپ کو معلوم نہین کہ کرنیل فیر صاحب نے کس شخص سے سُنا تھا۔ ج۔ جہانتک مجھکو یاد ہے کہتا ہون کہ لوگون نے اونکی جان لینے کے واسطے اونکو دھمکایا تھا اور اوسوقت تک اونکو زہر دینے کا گمان نتھا۔ س۔ جب آپ رزیڈنسی کو گئے تھے تو آپ نے گلاس کو مع تلچھٹ کے دیکھا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ جب آپ نے اوسکو دیکھا تھا تو تلچھٹ ملا ہوا تھا اور گلاس مین تہ نشین تھا۔ ج۔ جب کرنیل فیر صاحب نے گلاس کو ترچھا کیا تو تلچھٹ کو مین نے تہ نشین دیکھا۔ س۔ کیا یہ تلچھٹ پانی مین ملا ہوا تھا علیحدہ تھا۔ ج۔ یہ تلچھٹ پانی کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ س۔ کیا یہ چیز اس قدر گلاس مین تھی جو اوسنے پانی کو جذب کر لیا تھا اور صرف نمی اوسمین باقی رہ گئی تھی۔ ج۔ پانی بہت تھا۔ آپ ایسے سوال کرتے ہین کہ جواب دینا مشکل ہے۔ س۔ آپ کہتے ہین کہ کرنیل فیر صاحب نے اپ سے کہا تھا کہ تلچھٹ کی رنگت سیاہی مائل بھوری تھی کیا پسے ہوے ہیرے اور سنکھیا کا رنگ ایسا ہوتا ہے میرے نزدیک اسکا یہ رنگ نہین ہوتا ہے۔ ج۔ ہان سیاہی مائل بھورا رنگ نہین ہوتا ہے۔ س۔ تو آپ اسباب کا جواب دے سکتے ہین کہ سنکھیا اور الماس سائیدہ کا رنگ سیاہی مائل نہین ہوتا ہے۔ ج۔ ہان نہین ہوتا ہے۔ س۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ سواے ان دونون چیزون کے اور کوئی چیز بھی تھی۔ جس سے تلچھٹ کا رنگ سیاہی مائل ہو گیا۔ ج۔ اسبارے مین کچھ راے نہین دیسکتا۔ س۔ ہین ہین۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب اسکا جواب دیجیے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ سارجنٹ بیلنٹائن صاحب کیا بات ہے۔ سارجنٹ بیلنٹائن صاحب نے کہا کہ اگر آپ خیال کرین تو مین نے یہ سوال کیا ہے کہ کرنیل فیر صاحب نے کہا تھا کہ گلاس مین کوئی شے بھورے رنگ کی سیاہی مائل تھی اب مین ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے دریافت کرتا ہون کہ ایسی رنگت سنکھیا اور پسے ہوے ہیرے کی بھی ہو سکتی ہے ڈاکٹر صاحب کہتے تھے کہ نہین۔ بعدہ مین نے دریافت کیا کہ آیا ممکن ہے کہ بجز ان دو چیز کے اور کوئی شے اوسمین تھی جسمین تلچھٹ کا یہ رنگ ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہین کہ مین اسپر راے نہین دے سکتا۔ ج ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کہا کہ مینے صرف وہی چیز کو دیکھا اور کوئی شے نہین دیکھی۔

س۔ آپ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ بروقت اجزا دیکھنے کے آپ نے اور کوئی چیز
نہیں دیکھی۔ ج۔ ہان۔ بروقت امتحان کے کوئی چیز سیاہی مائل مین نے نہین دیکھی۔
س۔ تو آپ اس تلچھٹ کا رنگ کیا بیان کرتے ہین۔ ج۔ ہلکا بھورا رنگ قرار دیتا ہون
س۔ آپ نے تھوڑا پانی بھی ملایا۔ ج۔ ہان۔ س۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب مجھکو یقین ہے کہ قبل
ڈالنے پانی کے پانی کے بھی اجزا جدا کر لیے ہون گے۔ ج۔ مین نے پانی کا بخوبی امتحان نہین کیا
س۔ مین جانتا ہون کہ جب کوئی شخص کسی شے کے اجزا علیحدہ کرتا ہے تو وہ اون چیزونکا
بخوبی امتحان کر لیتا ہے جن کے ذریعے سے اجزا کو جدا کرتا ہے۔ ج۔ ہان اکثر یہی قاعدہ ہے
س۔ اکثر نظیرین ایسی ہین کہ جب کبھی لوگون نے زہر کا امتحان کیا ہے تو جن لوگون کے ذریعے
سے امتحان کیا گیا اونھین چیزون مین زہر پایا گیا۔ ج۔ ہان ایسی نظیرین ہین۔ س۔ آپ
لکھتے ہین کہ مع پانی اور تلچھٹ کے ایک ثلث منجھولہ چمچہ تلچھٹ ہوگا۔ ج۔ ہان ایک منجھولہ
چمچہ بھر ہوگا۔ س۔ آپ نے اپنے اظہار مین بیان کیا کہ ایک منجھولہ چمچہ کے برابر پانی تھا اور
پانچ چانول برابر دوسری چیز تھی۔ ج۔ ہان۔ س۔ آپنے اس تلچھٹ کو کیا کیا۔ آپ نے
جو اوسمین کچھ پانی ملایا تو پانی ملا کر آپ نے کیا کیا۔ ج۔ کیا آپ کی غرض اس سوال سے یہ ہے
کہ اخیر مین مین نے اوسکو کیا کیا۔ س۔ ہان جب آپ ۹۔ نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے کمرے
مین تھے۔ ج۔ مین نے پانی ملانے کے بعد کچھ نہین کیا۔ س۔ آپ نے پانی اور تلچھٹ کو
علیحدہ نہین کیا۔ مین بھول گیا آپ نے اپنے مکان پر اوسکو جدا کیا تھا آپ تلچھٹ کو کس طرح
لے گئے۔ ج۔ گلاس مین لے گیا تھا۔ س۔ ہان معاف کیجیے مجھکو یاد آیا کہ آپ نے کہا تھا
کہ آپ اپنے کوٹ کی پاکٹ مین رکھ کر لے گئے تھے اور آپ نے اپنے مکان پر جا کر بذریعہ پسے ہوے
کوئلے کے امتحان کیا۔ ج۔ ہان۔ س۔ کیا اس طرح امتحان خوب ہوتا ہے۔ ج۔ ہان۔
س۔ بس معلوم ہوا کہ جو امتحان آپ نے کیا شاید آپ پھر امتحان کرکے ظاہر کر سکتے ہین کہ سنکھیا
ہے۔ ج۔ بیشک۔ س۔ کیا آپ اوسکا جوہر بھی نکال سکتے ہین۔ ج۔ ہان۔ س۔ ٹیوب مین
جو چھلا سا پڑ گیا ہے اگر اوسکا امتحان کیا جاے اور اوسمین سنکھیا نہ نکلے تو کیا ہوگا۔ ج۔
جہانتک مین نے آزمایش کی ہے سنکھیا ہے۔ س۔ کسی اور دھات سے کیا ایسی کیفیت نہین

ہو جاتی ہے۔ ج۔ ہان ہو جاتی ہے۔ س۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سنکھیا سے چھلا بن جاتا
ہے۔ ج۔ مگر خوردبین کے دیکھنے سے اصلیت معلوم ہو جاے گی۔ س۔ آپ نے کوئلہ کہان سے
منگایا تھا۔ ج۔ اسپتال سے کوئلہ منگایا تھا۔ اور اسپتال اسسٹنٹ کوئلہ اور اذرار لایا تھا
س۔ کیا آپ نے اس کوئلے کی آزمایش نہین کی۔ ج۔ نہین۔ س۔ تو آپنے کوئلہ کی آزمایش
بعدہ کی۔ ج۔ ہان۔ س۔ کیا آپنے کوئلے کی آزمایش خود کی تھی۔ ج۔ نہین۔ گورنمنٹ
کے کیمیکل اینلائزر نے کی تھی۔ س۔ نہین وہی تھے جو پیشتر آپ نے بیان کیا تھا۔ مین سمجھا
کہ آپ نے اول کوئلہ کی آزمایش کی بعدہ ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجا۔ ج۔ ہان ایسا ہی
کیا تھا۔ س۔ کیا آپ نے پانی اور تلچھٹ کی آزمایش کی تھی۔ ج۔ ہان۔ مین نے چھان کر
یہ تلچھٹ ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجا تھا۔ س۔ میری غرض یہ ہے کہ جب آپ امتحان
کرتے تھے تو آپ نے پانی کا امتحان نہین کیا تھا۔ ج۔ نہین۔ جب مین نے تلچھٹ کو چھان لیا
تو پانی کو پھینک دیا مین نے صرف تلچھٹ کا امتحان کیا تھا۔ س۔ مجھکو یقین ہے کہ چند زہر اس
قسم کے ہین جنکی بنا تانبے سے ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ اونکا کیا نام ہے۔ ج۔ ایک تانبے کا زہر
ہوتا ہے اوسکو توتیا کہتے ہین اور اکثر قلمون مین توتیا کا زہر ہو جاتا ہے۔ س۔ تو آپ نے توتیا ہونے کا
امتحان نہین کیا۔ ج۔ نہین۔ س۔ کوئی شے ایسی تھی جس سے تانبے کا ہونا معلوم ہو۔ ج۔ نہین۔ س۔ آپ کہتے ہین
کہ جب سنکھیا پانی مین ڈالی جاتی ہے تو کچھ تیرتی ہے اور کچھ نیچے بیٹھ جاتی ہے اگر سنکھیا پانی کی نسبت وزنی
ہوتا ہے تو کیون تیرتا ہے اور کس واسطے پانی کے نیچے نہین بیٹھ جاتا۔ ج۔ سنکھیا کی خاصیت ایسی ہی
ہوتی ہے اور کچھ بیٹھ جاتا ہے۔ س۔ پس مین کہتا ہون کہ اگر سنکھیا کتنا ہی پانی مین ملایا جاے
تو کچھ بیٹھ جاے گا اور کچھ تیرنے لگے گا۔ ج۔ اس بارے مین مین کچھ نہین کہہ سکتا۔
س۔ تمام عمر مین سنکھیا کو آپ نے یہ اول مرتبہ ہی آزمایا۔ ج۔ نہین۔ لندن مین پروفیسر
ہغین صاحب کے ساتھ زہر کی کثرت سے آزمایش کی۔ س۔ اوسکے بعد بھی کبھی آپ نے
سنکھیا کی آزمایش کی تھی۔ ج۔ ہان ایک مرتبہ منگا کر آزمایش کی تھی۔ س۔ آپ نے اس
تلچھٹ کو وزن کیا تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ آپ نے اس مرتبہ اس تلچھٹ مین سے کسقدر
آزمایش کے واسطے لیا تھا۔ ج۔ میرے نزدیک وہ ایک ثلث حصہ ہوگا۔ س۔ ایک چاول

بھر سے زیادہ تھا - ج - ہان - س - باقی آپ نے ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجدیا
یعنے ڈھائی چاول برابر - ج - ہان - وہ ڈھائی چاول کے برابر ہوگا - س - مین نہین سمجھا
کہ آپ نے کیونکر دوبارہ آزمایش کی - ج - اگر آپ کو منظور ہو تو مین دوبارہ آپ کو آزمایش
کرکے دکھاؤن - س - کیا آپ نے اونھین چیزون سے پھر امتحان کیا جن سے کہ پیشتر امتحان
کیا تھا - ج - ہان - س - کیا آپ نے اوسی تلچھٹ کی پھر آزمایش کی جو باقی رہ گیا تھا -
ج - ہان - س - جو چھلنی مین پڑا تھا اوسمین کیا آٹھوان حصہ سنکھیا تھا - ج - مین نہین
لکھ سکتا - س - آپ نے اور کس قدر اس تلچھٹ مین امتحان کیا تھا - ج - ایک چٹکی بھر کے
مین نے لیا تھا - س - آپ نے اوس کوئلے کا وزن کیا تھا جس سے آزمایش کی تھی - ج -
کوئلے کی وزن کی کچھ ضرورت نتھی -

صاحب پریسیڈنٹ بولے کہ حضور مہاراجہ صاحب کہتے ہین کہ مترجم کو ترجمہ کرنے کی نوبت نہین
آتی ہے کہ آپ ڈاکٹر صاحب سے سوال کر بیٹھتے ہین - اسبات کا آیندہ خیال رکھیے -

سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب نے کہا کہ میرا قصور ہے جو مین جلد جلد سوال کرتا ہون - اب آیندہ
سے خیال رکھون گا - اور گواہ سے پھر سوال پوچھنا شروع کیے - س - کیا تمنے اخیر آزمایش
اوس قدر تلچھٹ پر کی جو نے مین بچ رہی تھی - ج - ہان سب کے اوپر جو بچ رہی تھی -
س - کیا وہ ایک چٹکی کی انداز بھر تھی - ج - ہان وہ چٹکی کے انداز بھر تھی - س - کیا
تمھاری آزمایش کرنے مین اوسمین کوئی رنگ پیدا ہو گیا - ج - کوئی رنگ پیدا نہین ہوا -
س - مگر میری آنکھین خوردبین نہین ہین مین اوسکو رنگ ہی کہون گا - ج - نہین وہ تو
ایک چمکتی ہوئی شے تھی - س - ایک چٹھی جو ابھی اجلاس مین تمھاری پڑھی گئی جو
گری صاحب کے نام تھی نہین یہ میری غلطی ہے جو کہ تمھارے نام گری صاحب نے لکھی تھی
اوسمین تحریر ہے کہ مین نے تمھاری چٹھی اور جو اندر اوسکے سفوف تھا پایا کیا کوئی تمنے چٹھی
لکھی تھی - ج - نہین - اوس چٹھی سے مطلب فیر صاحب کی چٹھی کا ہے - س - وہ لکھتے
ہین کہ ہمنے تمھاری چٹھی پائی وہ کیون لکھتے ہین - ج - صاحب مین نے کوئی چٹھی اونکو نہین
لکھی مگر کرنل فیر صاحب کے لفافہ پر لکھ دیا تھا میرا نام اوسوقت ورد کرتا تھا اور اسواسطے

مین علیحدہ چٹھی اوسوقت نہ لکھ سکا۔ س۔ کیا یہی چٹھی تمھارے پاس کرنل فیر صاحب سے پہلے آئی تھی۔ ج۔ ہان وہی پہلی چٹھی تھی۔ س۔ کیا سنکھیا کو شیشے کے بنانے مین استعمال کرتے ہین۔ ج۔ بعض شیشون مین استعمال ہوتا ہے۔ س۔ شیشہ جو چھل گیا ہے اگر پھر رگڑا جاے تو وہ پھر بھی چھل جاے گا۔ ج۔ ہان بیشک چھل جاے گا۔ س۔ تم اوسکو دکھا سکتے ہو۔ ج۔ اگر اہالی کمیشن اجازت دین تو دکھا سکتا ہو۔ ن پریسیڈنٹ نے کہا اسوقت تم دکھا سکتے ہو۔ ج۔ اگر اجازت ہو تو دکھا سکتا ہون۔ س۔ اچھا رہنے دیجیے یہ بات ہم ڈاکٹر گری صاحب سے پوچھ لین گے۔ اب دوسرے معاملے مین آپ سے گفتگو کرونگا آپ نے بیان کیا کہ راوجی نے آپ کی طرف کس نگاہ سے دیکھا۔ ج۔ وہ راوجی نہتھا نرسو تھا۔ س۔ ہان راوجی نے آپ کو چھاتہ دیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ اوسنے پہلے کبھی ایسا نہ کیا۔ ج۔ نہین۔ س۔ جبتک کہ راوجی نے یہ بیان نہین کیا تھا کہ اوسنے اپنے حاکم کو زہر نہین دیا تو آپ نے یہ ذکر اور کسی سے کیا تھا۔ ج۔ ہان کیا تھا۔ س۔ کس شخص سے ذکر کیا تھا۔ ج۔ مسٹر بوڈی صاحب سے۔ س۔ یعنے یہ نوکر آپ کی طرف کس طرح دیکھتے تھے اس بات کا آپ نے اون سے ذکر کیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ آپ نے یہ ذکر اون سے کب کیا تھا۔ ج۔ مین یہ نہین کہہ سکتا مگر قبل روانگی بڑودے سے مینے اون سے کہا تھا۔ س۔ مین نے سنا ہے کہ مسٹر بوڈی صاحب ۲۵ دسمبر کو بڑودے سے روانہ ہوے۔ ج۔ مین نہین جانتا۔ س۔ کیا آپ کہہ سکتے ہین کہ ایک آدہ روز پہلے آپ نے اون سے یہ تذکرہ کیا تھا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین مگر بعد زہر دیے جانے اور روانگی سے پہلے اون سے کہا تھا۔ س۔ آپ بتحقیق کہہ سکتے ہین کہ ۲۴ دسمبر کے قبل یہ گفتگو ہوئی تھی۔ ج۔ ہان بتحقیق کہتا ہون۔ س۔ سوا اس کے اور کچھ آپ نہین کہہ سکتے۔ ج۔ نہین۔ اور کچھ نہین کہہ سکتا۔

بعد اسکے تلچھٹ سے شیشے کے چھلنے کی آزمایش کی چنانچہ اسکی بخوبی آزمایش ہوئی اور شیشہ چھل گیا صاحب پریسیڈنٹ نے سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب سے کہا کہ آپ نے بخوبی نشان دیکھے۔

سارجنٹ صاحب نے کہا کہ ہان مین نے خوب صاف طور سے نشانون کو دیکھا۔

ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے دوبارہ اظہار اڈوکیٹ جنرل نے نیے۔

س۔ میری سمجھ مین یہ آیا کہ جب اسپتال مین آیا نھین گئی تھی تو آپ کے زیر معالجہ تھی۔
ج۔ ہان۔ س۔ آپ کو یاد ہے کہ قبل جانے اسپتال کے کٔ روز آپ نے اوسکا علاج کیا
ج۔ صرف ایک روز۔ س۔ آپکا یہ کام بھی بطور ڈاکٹر رزیڈنسی کے ہے کہ رزیڈنسی کے
ملازمون کا آپ علاج کرین۔ ج۔ ہان اگر کوئی شخص زیادہ بیمار ہو۔ س۔ کیا وجہ تھی کہ
آپ نے اوسکو اسپتال مین بھیجدیا۔ ج۔ مجھکو وہ نہایت بیمار معلوم ہوئی اور اوسکا علاج اوسکے
مکان پر بخوبی نھین ہو سکتا تھا۔ س۔ مسٹر بوڈی صاحب کے احاطے مین۔ ج۔ ہان۔
س۔ آپ اسپتال مین اوسکے واسطے دوا تجویز کرنے کے سبب لیے گئے تھے۔ ج۔ میرا خاص ارادہ
دوا کی تجویز کرنیکا تھا مین صرف اوسکے دیکھنے کو گیا تھا۔ مینے اوسکے پھیپھڑے کو دیکھا اور چونکہ
آیا بیوی صاحب کی نوکر تھی اس لیے مجھے اوسکا دیکھنا منظور تھا۔ س۔ یہ آیا اسپتال مین علحدہ
کمرے مین تھی یا اور بیماروں کے شامل تھی۔ ج۔ علحدہ کمرے مین تھی۔ س۔ آپ کس مقام
پولیس کے آدمی کا ہونا بتاتے ہین وہ کمرے مین تھا یا باہر دروازے کے بیٹھا تھا۔ ج۔ شاید
دروازے کے باہر کھڑا تھا مین نے خوب غور نھین کیا۔ س۔ جب آپ آیا کے کمرے مین گئے تھے
تو آپ کے ساتھ اور کوئی آدمی بھی تھا۔ ج۔ مجھے یاد ہے کہ شاید اسپتال کا ایک اسسٹنٹ
میرے ساتھ تھا۔ س۔ آپ کو یاد ہے کہ کون سے اسپتال کا وہ اسسٹنٹ تھا۔ ج۔ مجھکو یاد
نھین۔ س۔ آپ کہتے ہین کہ پولیس کا ایک آدمی دروازے پر کھڑا تھا آپ کہہ سکتے ہین کہ
وہ کس قسم کے پولیس کا آدمی تھا کیا وہ بمبئی کے پولیس کا تھا۔ ج۔ ہان بمبئی کے پولیس کا
تھا بڑودہ مین پولیس نھین ہے۔ س۔ اوسکی وردی کیسی تھی۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب
نے کہا کہ اگر ڈاکٹر صاحب بیان کرین کہ اوسکی وردی کیسی تھی تو مین منظور کرون گا۔ ج۔
مجھکو ایک ادنی پولیس کا سپاہی معلوم ہوتا تھا سادی وردی پہنے ہوے تھا۔ س۔
ڈاکٹر سیورڈ صاحب آپ کہتے ہین کہ مین ہندوستانی بول سکتا ہون لیکن جلدی اور بخوبی
نھین بول سکتا۔ ج۔ ہان جلدی نھین بول سکتا۔ س۔ کیا آپ اس قدر بول سکتے ہین
کہ روزمرہ کی گفتگو مین مترجم کی ضرورت نھین ہے۔ ج۔ ہان تھوڑی باتون مین
مترجم کی ضرورت نھین ہے۔ س۔ کیا آپ کو کبھی مترجم کی ضرورت ہوتی ہے۔ ج۔ ہان

جب ضرورت ہوئی اور جو شخص مجھکو اوسوقت ملجاتا ہے بلا لیتا ہون ۔س۔ اب ۹۔ نومبر کی بابت آپ سے سوال کرونگا۔ آپ بیان کرتے ہین کہ تلچھٹ گلاس کا ہلکا بھورے رنگ کا تھا۔ج۔ ہان ۔س۔ جب آپ کو ابتدا مین یہ تلچھٹ ملا تھا تو آپ نے اوسکے رنگ پر غور کیا تھا۔ج۔ ہان ۔مین نے غور کیا تھا گلابی مائل اوسکا رنگ تھا جیسا کہ چاو ترے کا عرق ہوتا ہے۔س۔ آپ نے کس قدر پانی اوسمین ملایا تھا۔ج۔ شاید ایک چمچہ ہوگا۔س۔ آپ کو یاد ہے کہ آپ نے کس برتن سے پانی لیکر اوسمین ملایا تھا۔ج۔ اوس برتن سے جو منھہ دھونے کی میز پر رکھا تھا۔ اور مجھکو ایسا یاد آتا ہے کہ وہ صراحی تھی۔س۔ یعنے جو برتن اوسوقت آپ کے سامنے تھا آپ نے اوس سے پانی لے لیا۔ج۔ ہان ۔س۔ آپ کہتے ہین کہ جب آپ گھر گئے تو آپ نے کوئلے اور اوزار منگائے تھے اور یہ کوئلے اور یہ اوزار آپ کا اسپتال اسسٹنٹ لایا تھا آپ کو یاد ہے کہ وہ کون سا اسپتال اسسٹنٹ تھا۔ج۔ اوس شخص کا نام ابراہیم جی ہے مگر وہ بڑودے سے چلا گیا۔س۔ وہ یہودی تھا یا مسلمان ۔ج۔ یہودی۔س۔ ابراہیم جی اوسوقت کہان تھا وہ اپنے مکان پر تھا یا آپ کے مکان پر تھا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین کہ مین نے اوسکو چٹھی لکھہ کر بلایا تھا یا کس طرح مگر اوسکو اوسکے گھر سے بلایا تھا۔س۔ یہ بات آپ نے کسی سے نہین کہی کہ اوزار اور کوئلے آپ کس غرض سے منگاتے ہین ۔ج۔ کسی سے نہین ۔س۔ اسپتال اسسٹنٹ سے بھی نہین کہا تھا۔ج۔ ہان اوس سے بھی نہین کہا۔س۔ سارجنٹ بلین ٹائن صاحب نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ اگر سنکھیا قبل ڈالنے گلاس کے بوتل مین ملائی جاتی تو کیا سنکھیا پانی کے اوپر تیرنے لگے۔ ج۔ یہ مین نہین کہہ سکتا۔س۔ مجھکو اب صرف اس قدر بات کا جواب دیجیے کہ ایسی خاصیت سنکھیا کی ہے۔ ج۔ ہان ایسی ہی خاصیت ہے۔س۔ الماس سائیدہ اگر پانی مین ڈالا جاے تو وہ پیندی مین بیٹھہ جاے گا۔ج۔ ہان۔س۔ آپ کہتے ہین کہ جب مین نے دریافت کر لیا کہ درحقیقت سنکھیا ہے تو پھر آپ نے اوسکی کچھہ آزمایش نہین کی ج ہان مین نے پھر آزمایش نہین کی۔ س۔ کیا وجہ جو پھر آپ نے آزمایش نہین کی۔ ج۔ پھر امتحان کرنا فضول معلوم ہوا۔س۔ آپ نے کل تلچھٹ کی آزمایش خود نہین کی۔ ج۔ نہ میرے پاس دوائیان تھین نہ اوزار تھے

س - سوا ہیرے کے اور بھی ایسی چیزین ہین جس سے شیشہ چھل جاتا ہے - ج - ہان ہین -
س - آپ ایسی چیزون کو جانتے ہین - ج - مین واقف نہین ہون - س - یہ بات ڈاکٹر
گری صاحب سے دریافت کیجائیگی - مگر آپ نے گلاس کی تلچھٹ مین غبار اوٹھتا ہوا کبھی دیکھا تھا
ج - مین نے تلچھٹ کو فیر صاحب کے پاس قبل پانی ملانے کے دیکھا تھا - س - فرمایئے کہ
آپکی راے مین زہر سنکھیا تھا یا پسا ہوا ہیرا - ج - سنکھیا - س - اگر برادہ الماس کسیکو
دیا جاوے تو اوسکو وہ ہضم کرسکتا ہے اور اوسکو ضرر نہین پہونچ سکتا - ج - مین اسبارہ
مین کچھہ جواب نہین دے سکتا -
بعد اسکے ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے اوٹھہ گئے -

اظہار ڈاکٹر گری صاحب

جب ممبران کمیشن ٹفن کھاکر آئے تو ڈاکٹر گری صاحب کا اظہار شروع ہوا اون کے اظہار
ایڈوکیٹ جنرل نے لیے - ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ میرا نام ولنگٹن گری ہے مین بمبئی
کی فوج کا ایک سرجن ہون اور قائم مقام کیمیکل انلائزر گورنمنٹ کا ہون -
۱۱ - نومبر کو ایک چٹھی رجسٹری شدہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب رزیڈنسی سرجن بڑودہ کے پاس سے
آئی یہ ایک رجسٹری شدہ پاکٹ تھا جسپر اب نشان حرف پی کا ہے یہ لفافہ جو میز پر رکھا ہوا ہے
اوپر کا دوسرا لفافہ ہے جسوقت میرے پاس یہ پاکٹ آیا تو اوسکی مہر ثابت تھی اس لفافے مین
ایک پاکٹ اور ایک چٹھی ہے اوسپر حرف ایف کا نشان بنا ہوا ہے اندر کے پاکٹ پر بھی مہر
صحیح و سالم تھی ڈاکٹر سیورڈ صاحب کی تحریر اس پاکٹ پر تھی جس لفافہ پر نشان حرف او کا
بنا ہوا تھا اوسمین ایک بلاٹنگ کاغذ لپیٹا ہوا مین نے پایا اس کاغذ مین مجھکو تھوڑا برادہ ملا جو
وزن مین ڈہائی چاول تھا اوسکی رنگت بھوری تھی اوسمین کچھہ چمکتے ہوے ذرے بھی تھے -
چنانچہ اس برادہ کے اجزا مین نے علیحدہ کیے جس طرح کہ سنکھیا کی آزمایش ہوتی ہے اول
مین نے تھوڑا برادہ نلکی مین رکھہ کر گرم کیا اوس سے معلوم ہوا کہ ایک سفید چیز ایک طرف کو
آگئی اوسکو مین نے خوردبین سے دیکھا تو اوسوقت مجھکو دریافت ہوا کہ کسی چمکتی ہوی چیز کے
ہشت پہلو ریزے ہین مین نے ان ذرون کی اور طرح سے بھی آزمایش کی مین سمجھا کہ یہ سفید

سنکھیا کے ٹکڑے ہین مین نے اونکو تھوڑے پانی مین ڈال کر جوش کیا اور بعد جوش
ہونے کے مین نے تھوڑا پانی لیا اور اوسمین امونیل نیٹریٹ آف سلور کو ملایا اوسکے ملانے
سے ہلکا رنگ زرد ہو گیا بعدہ مین نے امونیل سلفیٹ آف کاپر ملایا اوس سے ہلکی سبز رنگت
ہو گئی بعد اس کے مین نے سلفیوریٹڈ ہیڈروجن گاس سے آزمایش کی پس تین طریقون سے
امتحان ہوا تینون دفعہ مین نے امونیا ملائی تھی لیکن امونیا سب مین نہین ملائی تھوڑا پانی
دوسرے طریقے کی آزمایش کے واسطے رہنے دیا یعنے باقیماندہ مین ماری ٹک تیزاب ملایا پھر چند
اوسکو جوش کیا لیکن وہ پانی مین نہ گھلا ہر قسم کے امتحان سے مجھکو اطمینان ہوا کہ یہ سنکھیا ہے
اس آزمایش مین چھٹا حصہ برادہ کا صرف ہوا سوا اس کے اور طرح سے بھی مین نے اوسکا
امتحان کیا یعنے مین نے تھوڑا برادہ پانی مین ملایا اور اوسمین تیزاب ماری ٹک ڈال کر دو شیشے
کے پترون مین رکھا اور ان دونون پترون کو آگ پر رکھا جب وہ خوب گرم ہو گئے تو
بھورے رنگ کی چیز پترون کے اندر معلوم ہوئی پھر مین نے ایک پتر کو اوٹھایا اور خوردبین
سے اوسکو دیکھا تو بہت پہلو ٹکڑے نظر آئے پس اس امتحان سے بھی معلوم ہوا کہ یہ سنکھیا ہے۔
مین نے کوئلے سے بھی امتحان کیا میرے پاس وہ نمونے موجود ہے جسمین مین نے امتحان کیا تھا۔
گواہ نے اوس نلی کو نکال کر دکھایا (دیکھیے اس نلی مین جو ذرات کا سا چھلہ پڑ گیا ہے وہ سنکھیا
ہے اگر پھر آگ پر رکھ کر بخوبی گرم کیا جاوے تو سنکھیا پھر اصلی حالت پر آجاوے - یہ نلی گواہ
صاحب سے لی گئی اور حرف (ج) کا نشان کیا گیا) مین نے اس برادے سے ۱۱- نومبر کو اور کچھ
آزمایش نہین کی نہ اوس روز مین نے چمکتے ہوئے ذرون کی کچھ آزمایش کی ہر چند سنکھیا کے
ہونے کی سب طرح سے آزمایش کی مگر ان سب آزمایشون مین ان چمکتے ہوئے ذرات کو ہاتھ
ضرر نہین پہونچا مین نے ۱۹- نومبر کو خوردبین سے ان ذرون کو دیکھا مجھکو خیال ہوا کہ یہ پسا ہوا
شیشہ ہے یا سنگ خارا ہے چنانچہ اسبارے مین ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو مین نے لکھا جو چٹھی کہ ڈاکٹر
سیورڈ صاحب کو مین نے بھیجی تھی اوسمین حرف (کیو) کا نشان ہے جب مین نے اس برادے
کی پڑیہ مین چمکتے ہوئے ذرے دیکھے تو مجھکو نہایت تعجب ہوا [illegible] تو میرے کے
ذرے معلوم ہوئے مین نے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو جو چٹھی [illegible] اوسپر نشان [illegible]

کا ہے اوسمین مین نے یہ مضمون لکھا تھا۔

مائی ڈیر سیورڈ۔ بہ تسلسل اپنی چھٹی مورخہ ۲۱ ۔ ماہ حال کے مین آپ کو لکھتا ہون کہ جب مینے بخوبی طور سے اون چمکتے ہوے ذرون کا امتحان کیا تو معلوم ہوا کہ وہ الماس سائیدہ ہے بعض ذرے ایسے چمکتے ہوے ہین کہ ایسی چمک سوا ہیرے کے اور کسی شے مین نہین ہوسکتی سوا اس کے وہ نہایت سخت ہین ہر چند تیزاب مین اوسکو گھلانا چاہا لیکن نہ گھلی یہ بات صرف ہیرے ہی مین دیکھی ہوئی ہے اگر کسیکو شک ہو تو دوسری طرح سے بھی اوسکی آزمایش کرسکتا ہون تاکہ ثابت ہو کہ یہ برادۂ الماس ہے یا نہین۔

کرنیل فیر صاحب کے منھہ مین جو تانبے کا مزہ آگیا اوسکی وجہ یہ ہے کیا اوسمین تانبا تھا کیونکہ سنکھیا مین کوئی مزہ نہین ہوتا ہر چند مین نے اوس پوڑیہ کے برادے کی آزمایش کی لیکن مجھکو اوسمین تانبا نہ ملا۔ مگر چونکہ اکثر جوہر پانی مین گھل جاتے ہین شاید جوہر بھی عرق چکوترے کے ساتھہ گھل گیا اور شربت کے ساتھہ پھینک گیا۔ شاید جلدی سے جی متلانے کی یہ وجہ ہوگی کہ سنکھیا جو شربت پر تیر رہا تا اوسکو فیر صاحب کسیقدر پی گئے ہونگے اور اوسوقت اونکا پیٹ خالی ہوگا کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب سنکھیا پانی مین خوب نہین ملائی جاتی ہے اوسوقت تک وہ پانی کے اوپر تیرتی رہتی ہے ہندوستانی لوگ یقین کرتے ہین کہ سنکھیا اور برادۂ الماس بڑے مہلک زہر ہین مگر صحیح بات یہ ہے کہ ان دونون مین سے مہلک ایک شے بھی نہین ہے جو کچھہ آپ اور بھیجینگے اوسکی بھی آزمایش کرکے مین آپ کو اطلاع کرونگا۔

آیا ممکن ہے کہ اس چکوترے کا شربت جسمین یہ زہر ملا ہوا تھا یا اوس جگہہ کی مٹی جہان کہ شربت پھینکا گیا تھا آپ میرے پاس بھیجین شاید اوس سے دریافت ہو کہ اوسمین تانبا تھا یا نہین۔

دستخط۔ ڈبلیو گرے۔ کیمکل اینلائزر گورنمنٹ گرانٹ کالج۔ لیبورٹری بمبئی۔

مورخہ ۱۳ ۔ نومبر ۱۸۷۴ع

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اس چھٹی کا دوبارہ الماس سائیدہ کے دوبارہ یاد دلانا ہے اور کوئی فائدہ نہین ہے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کیا آپ انکار کرتے ہین کہ یہ چھٹی شہادت مین شامل نہ کیجاے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو کچھہ انکار نہین ہے۔

ڈاکٹر گری صاحب نے کہا کہ جب مین نے یہ چٹھی لکھی تھی تو میرے پاس کوئی اور تحریر بڑودہ کی نہین آئی جسمین لکھا ہو کہ چھٹ مین برادۂ الماس بھی ہے اوسکو مین نے بطور خود دریافت کیا بعد تحریر اس چٹھی کے دوسرا پاکٹ رجسٹری شدہ ۱۷۔ نومبر کو میرے پاس بڑودے سے پھونچا اوس مہر مین چڑیا کی چونچ کھدی ہوئی تھی جس لفافہ مین یہ پاکٹ بند تھا اوسمین ایک پوڑیہ تھی اور ایک چٹھی تھی اور مہر صحیح سالم تھی پاکٹ مین مثل مٹی کے کوئی شے تھی۔ ۷ا چاول یہ شے تھی مین نے اوسکا امتحان کیا معلوم ہوا کہ اوسمین بھی سنکھیا اور چمکتے ہوے ذرے تھے جیسے کہ اول پاکٹ مین تھے جس طرح اول پوڑیہ کی مین نے آزمایش کی تھی اوسیطرح اوسکا بھی امتحان کیا اول پوڑیہ مین ایک چاول سنکھیا پائی تھی اور اوسمین سوا چاول تھی پس اس صورت مین سوا دو چاول سنکھیا ایک آدمی کے مارنیکے واسطے کافی تھی اگر موقع مناسب سے دیجائی۔ س۔ سارجنٹ بیلن تائن صاحب نے کہا آپ وقت مناسب کسوقت کو کہتے ہین۔ ج جبکہ آدمی کا پیٹ خالی ہو۔ س۔ ہان مین اول نہین سمجھا تھا مین وقت مناسب اور بات کو سمجھا تھا صاحب پریسڈنٹ نے کہا ڈاکٹر صاحب کی غرض یہ ہے کہ سنکھیا ایسے وقت پر دیجاے تو خوب کارگر ہو۔ ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ سنکھیا کا اثر آدہ گھنٹے سے ایک گھنٹے مین ہوجاتا ہے اوسکی تاثیر یہ ہے کہ سر گھومتا ہے جی متلاتا ہے قے ہوتی ہے سینے مین سوزش پیدا ہوجاتی ہے دست آتے ہین اگر سنکھیا تھوڑی تھوڑی دیجاے تو آنکھون سے پانی جاری ہوجاتا ہے آنکھون کو ضرر پھونچتا ہے۔ مین نہین کہہ سکتا کہ برادۂ الماس کے ملانے سے اوسکا مہلک ہونا زیادہ ہوجاتا ہے۔ س ایڈوکیٹ جنرل نے کہا اگر ایک بوتل مین سنکھیا ڈالی جاے جسمین پانی بھرا ہو اور وہ ہلائی جاے اور بعدہ کسی رقیق چیز مین وہ پانی ڈالا جاے تو سنکھیا سب مین مل سکتی ہے۔ ج۔ ہان۔ ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ ۳۰۔ دسمبر ۱۸۷۴ء کو ایک پاکٹ مرسلہ مسٹر سوٹر صاحب میرے پاس پھونچا اوسمین ایک لفافہ تھا اور اوس لفافہ مین ایک پوڑیہ تھی جب مین نے پوڑیہ کی شے کو دیکھا تو اوسمین سات چاول سنکھیا تھی یہ سنکھیا ویسی ہی تھی جسکی کہ پہلے مین آزمایش کرچکا تھا اور حسب درخواست ڈاکٹر سیوڑ صاحب کے مین نے کچھ امتحان کوئلے کا ۳۱ جنوری کو کیا وہ صاف کوئلہ تھا اوسمین مطلق سنکھیا نتھی۔ بڑے بڑے ڈاکٹرون نے لکھا ہے کہ الماس سائیدہ سے

کوئی ضرر جسمانی نہین پہونچتا۔ س ایڈوکیٹ جنرل۔ ڈاکٹر سیورس صاحب اپنی کتاب خاصیت ادویہ مین لکھتے ہین کہ الماس سائیدہ زہر مہلک ہے ہنوز یہ سوال ختم نہین ہوا تھا کہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب بول اوٹھے کہ ڈاکٹر سیورس صاحب کی راے تسلیم نہین کیجا سکتی ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مین ڈاکٹر گری صاحب سے صرف اس قدر دریافت کرتا تھا کہ اونکی راے ڈاکٹر سیورس صاحب کی راے سے مطابق ہے یا نہین۔ ڈاکٹر گری صاحب نے کہا کہ میری راے اون سے مطابق نہین ہے۔ پریسیڈنٹ صاحب نے ڈاکٹر گری صاحب سے سوال کیا کہ ڈاکٹرون نے آزمایش کی ہے کہ برادۂ الماس مہلک ہے یا نہین۔ ج۔ ہان آزمایش کی ہے س۔ اس آزمایش کا نتیجہ کیا ہوا۔ ج۔ یہ نتیجہ ہوا کہ وہ مہلک نہین ہے۔

پس اب سوال و جواب ڈاکٹر گری صاحب کے ختم ہوے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے پریسیڈنٹ سے کہا کہ حضور چاہتے ہین کیا اور کوئی کارروائی شروع کیجاے۔ مگر بوجہ قلت وقت کے سارجنٹ صاحب نے کہا کہ اسوقت میرا گلا خشک ہے پریسیڈنٹ نے کہا بہتر ہے۔

بعدہ عدالت برخاست ہوئی۔

اجلاس روز ہفتم

آج کے روز کل ممبران کمیشن موجود تھے مگر سر لوئیس پلی صاحب غیر حاضر اور بر وقت شروع مقدمہ کے گیکواڑ بھی موجود نتھے جسوقت راؤجی کا اظہار ہونا شروع ہوا گیکوار عدالت مین آئے بعد اظہار ڈاکٹر گری صاحب کے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اون اظہار مین سوالات جرح کرنا شروع کیے۔ س۔ آپ کے اظہار سے یہ بات تشریح نہین ہے کہ آپ نے سنکھیا اوس برادے سے علیحدہ کی یا نہین۔ جو آپ کو بھیجا گیا تھا۔ ج ہان علیحدہ کیا۔ س۔ ہمنے وہ چھلے دہات کا جو نلکی مین پڑگیا ہے دیکھا کیا بہ نسبت اس آزمایش کے اور کوئی طریقہ امتحان کا نہین ہے جس سے بخوبی ثابت ہو کہ سنکھیا ہے یا نہین۔ ج۔ اور کوئی طریقہ نہین ہے مین نے اس امتحان کے بعد خوردبین سے بھی دیکھا۔ س۔ اس سے بڑھ کر کسی امتحان کا ہونا ممکن نہین ہے ج۔ ہان اس سے بڑھ کر اور کوئی امتحان ممکن نتھا۔ س۔ کیا اسی آزمایش سے سنکھیا علیحدہ ہو جاتی ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ کئی جوہر تانبے کے ہوتے ہین کیا وہ بھی زہر ہوتے ہین۔

ج۔ ہان۔ س۔ کیا تانبے کا جوہر بھی زہر ہوتا ہے۔ ج۔ ہان زہر ہوتا ہے۔ س۔ اگر جوہر تانبے کا کسی رقیق شئے سے ملا کر کیو پلایا جاوے تو اوسکے منھہ مین بخوبی تانبے کا مزہ آجائیگا ج۔ ہان۔ س۔ مین نے سنا ہے کہ اس تانبے کے جوہر کا مزہ ایسا تیز ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص غلطی سے کھا جاوے تو فوراً معلوم ہو جاوے۔ ج۔ ہان زبان کو لگتی ہی اوسکا مزہ دریافت ہو جاوے گا۔ س۔ یہ مزہ کچھہ دیر تک قائم رہے گا۔ ج۔ ہان کچھہ دیر تک رہے گا۔ س۔ کیا اوسکی پہچان یہ بھی ہے کہ جب اوسکو کوئی شخص کھا جاوے تو اوسکی حلق مین کانٹے سے پڑ جاتے ہین۔ یا اوسکی خاصیت کیا ہے۔ ج۔ اوسکی خاصیت زہر کی سی ہے اور اوس سے حلق مین خشکی آجاتی ہے۔ س۔ اور کیا اوس سے پیٹ مین درد بھی ہوتا ہے۔ ج۔ ہان درد بھی ہو جاتا ہے۔ س۔ کیا منھہ مین کف بھی آنے لگتا ہے۔ ج۔ اس سے مین واقف نہین۔ س۔ کیا کچھہ تھوڑا کف آتا ہے۔ ج۔ ہان جب وہ اپنی تاثیر کرتا ہے آتا ہوگا۔ س۔ آدھ گھنٹے مین یا ایک گھنٹے مین۔ ج۔ اس سے بھی کم دیر مین تانبے کی تاثیر ہوتی ہے۔ س۔ شاید اسکا قاعدہ ہے کہ اگر خالی پیٹ مین جاوے تو جلد اثر کرے۔ ج۔ ہان ایسا ہی ہے س۔ جب وہ اپنی تاثیر کرتا ہے تو برابر تھوک آتا ہے۔ ج۔ ہان جب جی متلائے گا تو ضرور تھوک آئے گا۔ س۔ اگر تھوڑی سنکھیا کھائی جاوے تو شاید تھوک نہ آئے اور متواتر روز کھائی جاوے تو تھوک آنا شروع ہو جاوے۔ ج۔ ہان یہی بات ہے۔ س۔ تو یہہ بات کچھہ لازم نہین ہے کہ جسکو سنکھیا دیجاوے اوسکو تھوک آوے۔ ج۔ نہین۔ س۔ آپ کے نزدیک ڈہائی چانول سنکھیا ایک آدمی کے مارڈالنے کے لیے کافی ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ کرنیل فیر صاحب کا بیان ہے کہ اونکی طبیعت مالش کرنے لگی اور ایسی حالت ہو گئی جس طرح کہ کسیکو سنکھیا دیجاتی ہے مگر اسٹماک پمپ کی اون کے واسطے کچھہ ضرورت نہین ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ اونھون نے بہت کم سنکھیا کھائی ہوگی۔ ج۔ ہان نہایت کم سنکھیا کھائی ہوگی۔ س۔ ڈاکٹر گری صاحب کیا آپ کے نزدیک ایسی تھوڑی سنکھیا کھانے سے جی متلانے اور کف آنے لگا ہوگا۔ ج۔ ہان اس قدر جی متلانے اور کف آنے کے واسطے کافی ہے س۔ آپ کہتے ہین کہ اگر کوئی شخص تانبے کا جوہر کھائے تو اوسکا بھی یہی حال ہوتا ہے۔

ج - ہان فوراً طبیعت مائل کرنے لگی - س - ڈاکٹر گری صاحب آپ کو بخوبی اجزا کے علیحدہ کرنے مین تجربہ ہے یہ بات مناسب تھی یا غیر مناسب - کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے گلاس کی تلچھٹ مین بغیر آزمایش کے پانی ملایا - ج - ہان مناسب تھا لیکن ہنوز جواب ختم نہین ہوا تھا کہ پھر سوال کیا گیا - س - میرے اس بات کے کہنے سے یہ مراد نہین ہے کہ ڈاکٹر سیورڈ نے دیدہ و دانستہ خراب کام کیا مگر ممکن ہے کہ پانی مین بھی کوئی جز و زہر ملایا ہو ج - ہان ممکن ہے - س - کیا میرا خیال صحیح ہے کہ دس بارہ یوم کے بعد دوسری پوڑیہ آپ کے پاس بھیجی گئی جسکی نسبت بیان ہے کہ زمین سے کھرچ کر مٹی بھیجی گئی تھی - ج - ہان چھہ یوم کے بعد

ڈاکٹر گری صاحب کے دوبارہ وکیل سرکار نے اظہار لیے

س - تمنے سنکھیا کو اوس برادے سے جو تمھارے پاس بھیجا گیا تھا بخوبی جدا کیا - ج - ہان بخوبی جدا کیا - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مسٹر ملول صاحب کہتے ہین کہ مترجم نے ترجمہ غلط کیا اوسنے ترجمہ کیا کہ ممکن ہے سنکھیا کا جدا ہونا برادے سے - مترجم اپنی غلطی کا مقر ہوا

س - آپنے اول یا دوسری پوڑیہ مین تانبے کا جوہر پایا تھا - ج - نہین - س - آپ کو کرنیل فیر صاحب کی چٹھی سے معلوم ہوا ہوگا کہ اوسمین تانبے کا ہونا بھی ممکن تھا آپنے تانبے کے ہونے کی بھی آزمایش کی تھی - ج - ہان مین نے تانبے کے ہونے کی آزمایش کی تھی -

س - کیا سنکھیا ایسا زہر ہے کہ وہ ہضم نہین ہو سکتا - ج - نہین - س - پس پاخانے کے راستہ سے کچھہ نکلتا ہے اور کچھہ رہ جاتا ہے - ج - ہان - س - آپ سے دریافت کیا گیا تھا کہ منھہ مین دھات کے مزہ ہونے کی کیا وجہ تھی کیا ایسا مزہ سنکھیا کے کھانے سے بھی ہو جاتا ہے - ج - اسبارے مین مختلف رائے ہین - س - اسبارے مین آپ کی کیا راے ہے - ج - آپ یہ دریافت کرتے ہین کہ سنکھیا مین مزہ ہے یا نہین - صاحب پریسیڈنٹ بولے کہ آپ کو اپنی تحقیقات سے کیا معلوم ہوا - ج - مین نے اوسکو چکھا اور دوسری طرح سے مین نے آزمایش کی مگر مجھکو کوئی مزہ اوسکا نہ معلوم ہوا - س - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا شاید آپ نے سنکھیا تھوڑی چکھی ہوگی - سارجینٹ بیلن ٹامن صاحب نے کہا کہ اسیقدر کرنیل فیر صاحب نے چکھی ہوگی - ج - نہین مین نے کافی سنکھیا چکھی تھی اور مین نے دیکھا ہے کہ جن لوگون نے سنکھیا

کھائی اونکا بیان ہے کہ منہ مین دہات کا سا مزہ آجاتا ہے - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب صرف اوسی قدر بیان کر سکتے ہین جو بیشتر بڑے بڑے ڈاکٹرون کی رائے ہو چکی ہے - ج - دس ایسے آدمیون سے میرا سابقہ ہوا جنھون نے سنکھیا کھائی اونھون نے ہمیشہ بیان کیا کہ منھ مین دہات کا سا مزہ آجاتا ہے - س - تیسری پاکٹ مین جو آپ کے پاس سنکھیا بھیجی گئی تھی وہ ویسی ہی سنکھیا تھی جیسی کہ اول اور دوسری پاکٹ مین تھی ج - ہان ویسی ہی تھی - س - کیا سنکھیا سب ایک قسم کی ہوتی ہے - ج - نھین مختلف قسم کی ہوتی ہے س - کیا آپ نے برادے سے اس قدر سنکھیا کو علیحدہ کر لیا تھا کہ آپ کھہ سکین کہ تیسری پاکٹ مین سنکھیا ویسی ہی تھی جیسی کہ برادے مین تھی - ج - ہان مین نے بخوبی خوردبین سے دیکھا اور معلوم ہوا کہ وہی سنکھیا ہے - س - پس آپ کو معلوم ہوا کہ یہ وہی سنکھیا تھی - ج - ہان وہی سنکھیا - س - آپ نے خوب دیکھا ہے کہ وہی سنکھیا تھی - ج - ہان مینے خوردبین سے دیکھا کہ وہی سنکھیا تھی - س - جسکو آپ دہات کا مزہ بیان کرتے ہین اوس سے آپ کی غرض تانبے کے مزے سے ہے - ج - ہان - س - سر ڈنکر راوَڈ نے کہا کہ علاوہ سنکھیا کے اور بھی اس قسم کی چیزین ہین جنکی خاصیت سنکھیا کی ہو اور مہلک ہون - ج - ہان اور چند اشیا ہین - س - مہاراجہ پوچھتے ہین یہ بات دریافت کرتے ہین کہ سنکھیا پانی مین گھل سکتی ہے - ج - ہان گھل سکتی ہے - بعد اسکے ایڈوکیٹ جنرل نے صاحب پریسیڈنٹ سے کہا کہ گواہونکا کٹھرہ اگر کسیقدر پیچھے کو ہٹا دیا جاوے تو مناسب ہے کیونکہ یورپین گواہون کے واسطے کٹھرہ آگے کو بڑھا دیا گیا تھا - اب ہندوستانی گواہ آوینگے چنانچہ کٹھرہ پیچھے کو ہٹا دیا گیا اور ایک گواہ ہندوستانی طلب ہو کر اوسمین کھڑا کیا گیا -

صاحب پریسیڈنٹ نے دریافت کیا کہ یہ گواہ کون شخص ہے - ایڈووکیٹ جنرل نے جواب دیا کہ اسکا نام عبداللہ ہے -

اظہار محمد عبداللہ گواہ

محمد عبداللہ کے اظہار مسٹر انوراری صاحب نے لیے اوسنے بیان کیا کہ جب کرنیل فیر صاحب بڑودے مین رزیڈنٹ مقرر ہو کر آئے اوسوقت سے مین کرنیل صاحب کا ملازم ہون -

کرنیل فیر صاحب پالن پور سے یہان آے مین اون کے بعد بڑودہ مین آیا پیشتر جب میری عمر کم تھی اور لڑکا تھا اور کرنیل فیر صاحب مع اپنی میم صاحبہ کے انگلستان کو جایا کرتے تھے اوس زمانے مین بھی اونکا مین نوکر تھا۔ پندرہ برس سے اونکی ملازمی مین ہون کبھی موقوف ہوجاتا تھا اور کبھی پھر رکھ لیا جاتا تھا۔ نومبر گذشتہ مین اونکا مین نوکر تھا جو بداری بھی کرچکا ہون ماہ رمضان مین دوسرے درجہ کا مین نوکر تھا۔ اور دوسرے درجہ کے ملازم کا کام شربت تیار کرنے کا تھا جب مین بیمار یا غیر حاضر ہوجاتا تو خان مان شربت بنایا کرتا تھا کرنیل فیر صاحب روز یہ شربت پیا کرتے تھے ۹۔ نومبر کو اوس کمرے مین جہان کہ شربت بناکرتا تھا مین نے شربت تیار کیا اور اوسکو کھانے کے کمرے مین لے گیا وہان سے مینے ایک طشتری اور ایک برتن اور ایک چھری لے کر برتن مین پھلی کیلہ کی اور دو تین نارنگیان رکھ کر سب چیزون کو صاحب کے کمرے مین لے گیا اور حسب قاعدہ منھ دھونے کے میز پر اوسکو رکھا اوسوقت ساڑھے چھ بجے پر دو تین منٹ گذرے تھے بعدہ اوس کمرے مین دو آدمی آئے ایک کا نام گوبند اور دوسرے کا نام بلا پا تھا۔ ایک آدمی کمرے مین جھاڑو دیتا تھا۔ اور دوسرا ہر ایک چیز کو جھاڑتا پونچھتا تھا پھر مین نے صاحب کے واسطے کپڑے نکالے کرنیل فیر صاحب کے آنے سے پیشتر مین پھر کمرے مین نہین گیا مگر جسوقت فیر صاحب آئے اوسوقت مین وہان گیا اوس روز مینے چکوترہ کا شربت اس طرح سے بنایا تھا۔ اول مین نے چکوترے کو چھری سے چھیل کر کاٹا پھر اوسکو مین نے سوپ پلیٹ مین رکھا اور چاندی کی چمچہ سے اوسکو دبا دبا کر عرق نکالا بعدہ ایک باریک کپڑے مین مین نے اوسکو چھان لیا۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب

س۔ اوس کمرے کے روبرو برآمدہ تھا یا نہین۔ ج ہان برآمدہ ہے اور اوس برآمدے مین اندر اور باہر کا راستہ ہے۔ س۔ یہ برآمدہ روز صاف کیا جاتا ہے۔ ج۔ بعض بعض مرتبہ اور جو برآمدہ اندر کی طرف ہے وہ روز صاف کیا جاتا ہے۔ اور مین بخوبی نہین کہہ سکتا کہ باہر کا برآمدہ روز جھاڑا جاتا ہے یا نہین۔ س۔ مین بخوبی نہین سمجھتا کہ تم اندر کا برآمدہ کسکو کہتے ہو ج۔ صاحب کی کچھری کے کمرے مین جانے کے دو راستہ ہین ایک باہر کے برآمدے سے اور دوسرا

اندر کے برآمدے مین ہو کر ہے ۔ س ۔ ایک برآمدہ ہے یا دو برآمدے ہین ۔ ج ۔ برآمدہ ایک ہے مگر تھوڑا برآمدہ کھلا ہوا ہے ۔ س ۔ یہ برآمدہ روز صاف ہوتا ہے ۔ ج ۔ ہان اندر سے روز صاف ہوتا ہے ۔ س ۔ اوس روز یہ برآمدہ صاف کیا گیا تھا یا نہین ۔ ج ۔ مین یہ بات اچھی طرح سے نہین کہہ سکتا کیونکہ یہ میرا کام نہین ہے حمال کا کام ہے ۔ س ۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے سوال کیا کہ تمنے ۹ ۔ نومبر کو دیکھا تھا کہ کوئی شخص برآمدہ کو صاف کرتا تھا ۔ ج ۔ دو شخص اوسمین سوتے تھے اور وہی صاف کیا کرتے تھے ۔ اس سوال کا جواب یہ نہین ہے تمنے ۹ ۔ نومبر کو صاف کرتے ہوے برآمدہ کو دیکھا تھا ۔ ج ۔ نہین ۔

اظہار گوبند بالو

گوبند بالو بلایا گیا اور مسٹر انورارڈی صاحب نے اوسکے اظہار لیے اوسنے بیان کیا کہ مین حمال ہون اور رزیڈنسی کا ملازم ہون جب کرنیل واکر صاحب دو سال کی رخصت لیکر انگلستان گئے تھے مین اوس زمانے مین نوکر تھا اسکو پانچ چھہ برس ہوے میرا کام ہے کہ صاحب رزیڈنٹ کی کچہری کا کمرہ صاف کیا کرون مجھکو ۹ ۔ نومبر دوشنبہ کا روز خوب یاد ہے اوس روز صبح کو مین نے کمرہ صاف کیا تھا سات بجے سے پہلے جب صاحب ہوا کھانے کو گئے تھے تو مین نے کمرہ صاف کیا تھا اور مین اوس روز کمرے مین آدہ گھنٹہ یا پون گھنٹہ تک رہا ہونگا مین کمرے کے اندر ہی تھا کہ عبد اللہ بھی کمرے مین آیا لکنتمن سپاہی دوات لیے ہوے باہر کھڑا تھا سب سے اول بلایا اوس کمرے مین گیا اور وہ کمرے کو صاف کرکے چلا آیا بلایا دوسرا حمال ہے عبد اللہ اندر تھا اور صاحب کے کپڑے نکالتا تھا کپڑون کے نکالنے کے بعد بوٹ صاف کیے اور باہر نکل آیا راوجی حولدار بھی اوس کمرے مین گیا مگر عبد اللہ کے نکلنے کے بعد وہ گیا نہاردی کی ٹوکری صاحب کی میز کے پاس رکھی تھی راوجی نے کہا کہ اس ردی کی ٹوکری کو دوسری ٹوکری مین کر دینا چاہیے یہ ردی کاغذ کی جمع کیجاتی تھی اس لیے اوسکو پھینکا نہین کرتے تھے دو ٹوکری ردی کی رہتی تھین ایک ٹوکری اندر رہتی تھی اور دوسری باہر راوجی نے اندر کی ٹوکری کے کاغذ باہر کی ٹوکری مین ڈالدیے ۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اس بات کے کہنے سے تمہاری کیا مراد ہے ۔ گواہ نے بیان کیا کہ راوجی اندر سے

کمرے مین رہتی تھی اوسکے کاغذ باہر کے کمرے کی ٹوکری مین ڈالدیئے گئے یعنے راؤجی اندر
کی ٹوکری سے وہ کاغذ لایا اور باہر کی ٹوکری مین وہ کاغذ رکھہ دیے اندر جو میز ہے اوسکو
مین صاف کیا کرتا ہون منہ دہونے کی میز سے بھی مین بخوبی واقف ہون ہر روز تازہ پانی
لاکر اوسپر رکھا کرتا ہون۔ ۹۔ نومبر کو اوسپر مین نے تازہ پانی باہر کے گھڑے سے لاکر رکھا
اور اوس گھڑے مین پانی بہشتی بھرا کرتا ہے یہ پانی صرف صاحب لوگون کے استعمال کیواسطے
ہے مین نے عبداللہ کو شربت لاتے ہوے اور میز پر رکھتے ہوے نہین دیکھا مین سات بجے
اس کمرے مین گیا تھا جب صاحب سو اٹھا کر واپس آئے مین نے اونکو نہین دیکھا۔
سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے اس گواہ سے کچھہ سوال نہین کیے۔
ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مین مسمی یلا یا دوسرے حمال کو بلاتا ہون صاحب پریسیڈنٹ نے
کہا کہ آپ نے گھڑے کی نسبت کچھہ سوال نہین کیا چنانچہ گواہ واپس بلایا گیا اور ایڈوکیٹ
جنرل نے اوس سے سوال کیا۔ گواہ نے بیان کیا کہ کھانے کے کمرے کے باہر ایک دیوار ہے
جہان کہ گھڑے رکھے جاتے ہین۔ اوس کے سامنے دربار کا کمرہ ہے وہان لوگ آتے جاتے ہین
اوس مقام پر گھڑے رہتے ہین صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ بہ نسبت سابق کے اب کچھہ
انتظام رزیڈنسی کا بدل گیا ہے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب
سے کہا کہ آپ اس گواہ سے کچھہ سوال جریح کرنا نہین چاہتے۔ جواب دیا۔ نہین۔

اظہار یلا یا گواہ

مسمی یلا یا کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے۔ اوسنے بیان کیا کہ میرا نام یلا یا نرسو ہے
مین حمال اور رزیڈنسی کا نوکر ہون۔ ۹۔ نومبر کو صاحب کا کمرہ مین نے صاف کیا تھا۔
سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے اس گواہ سے کچھہ سوالات جریح نہین کیے۔

اظہار لکشمن

لکشمن وریاس سنگہ کے اظہار مسٹر انورارٹی صاحب نے لیے اوسنے بیان کیا کہ ۹۔ نومبر کو
کرنیل فیر صاحب کے بچ کے کمرے کی میز مین نے صاف کی تھی میز کو صاف کرکے ڈیوڑہی پر
گیا اور جہان کہ سپاہی بیٹھا کرتے ہین وہان جا بیٹھا مین نہین جانتا کہ میرے جانے کے بعد

وہان کیا ہوا صاحب نے مجھکو چھٹی دی مین ڈاکخانہ کو چلا گیا اس چھٹی کو سوا سات یا ساڑھے سات بجے گیا تھا برآمدے سے جاتے وقت کوئی شخص مجھکو نہین ملا مگر مین جب ڈاکخانے سے واپس آتا تھا تو مین نے ایک شخص کو دیکھا یعنے سالم اور یہ وہی سالم تھا جو مہاراجہ صاحب کے ساتھ آیا کرتا تھا وہ مجھکو نالے کے قریب ملا تھا اور رزیڈنسی کو آتا تھا جسوقت مین رزیڈنسی مین پہونچا تو وہ موجود تھا اور جس جگہہ ولایتی درخت لگے تھے وہان کھڑا تھا درختون سے آٹھہ نو قدم کا فاصلہ رزیڈنسی کا ہے ڈاک خانے کی آمد رفت مین پون گھنٹہ لگا ہوگا سالم انھین درختون کے پاس کھڑا رہا ۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو اس گواہ سے کوئی سوال کرنا منظور نہین ہے ۔

اظہار جمون میان گواہ

جمون میان کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے اونسے بیان کیا کہ مین کپمو کا کوتوال ہون مجھکو ۹۔ نومبر خوب یاد ہے اوس روز مجھکو ناٹاجگا کی زبانی کچھہ خبر معلوم ہوئی تھی چنانچہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے مین نے اوسکی اطلاع کی اور اوسی روز ۲۔ بجے مجھکو معلوم ہوا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دینے کا ارادہ ہوا تھا۔ اور یہ بات ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے مجھسے کہی تھی مین نے اس بات کا ذکر دوسرے کسی شخص سے نہین کیا بعدہ ناٹاجگا سے تین اور چار بجنے کے درمیان مین البتہ کہا تھا۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ تمنے ناٹاجگا سے کہا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانیکا ارادہ ہوا ہے یہ تمنے قبل اوسکی اطلاع کے کہا تھا یا بعد اوسکے بیان کرنے کے ۔ ج ۔ جسوقت مین نے ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے اطلاع پائی اوسوقت مین نے ناٹاجگا سے کہا تھا۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ میری سمجھہ مین نہین آتا کہ یہ گواہ کیا کہتا ہے اوس سے پھر دریافت کیا جاوے چنانچہ بروقت دریافت کے اونسے کہا کہ اول مجھہ سے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کہا تھا بعد اسکے مین نے ناٹاجگا سے کہا اور اوس سے مین نے اس غرض سے کہا تھا تا کہ کچھہ مفصل حال اوس سے دریافت ہو ۔ س ۔ جب تمنے ناٹاجگا سے کہا تھا تو یہ بھی اوس سے تمنے کہا تھا کہ یہ ذکر ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے مجھسے کیا ۔ ج ۔ ہان ۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب کے

س۔ جب تمنے ناٹاجگا سے وہ کہا جو تم سے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کہا تو تم سے ناٹاجگا نے کچھ کہا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ اوسکے بعد تمنے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو دیکھا۔ ج۔ ہان دوسرے روز صبح کیوقت۔ س۔ اون سے تمنے وہی کہا جو ناٹاجگا نے تمسے کہا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے تمسے تحقیقات کرنے کو کہا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمسے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کیا کہا تھا لفظاً لفظاً بیان کرو۔ ج۔ مجھسے اونھون نے کہا تھا کہ ایک شخص نے کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا لیکن معلوم نھین کہ کسنے دیا لہذا تم تحقیقات کرو۔ س۔ کیا تم سے صرف اسی قدر ڈاکٹر صاحب نے کہا تھا۔ ج۔ ہان اسی قدر کہا تھا۔ س۔ تمکو خوب یاد ہے کہ اسیقدر کہا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ اونھون نے کسی شخص کا نام نھین لیا۔ ج۔ اونھون نے کسیکا نام نھین لیا۔ س۔ یہ تحقیقات تمکو کیون سپرد کی گئی۔ ج۔ یہ تحقیقات اسواسطے میرے سپرد کی گئی کہ مین یہان کا کوتوال ہون۔

اظہار ناٹاجگا گواہ

ناٹاجگا کے اظہار مسٹر انورارٹی صاحب نے لیے اوسنے بیان کیا کہ مین بازار کا مقدم ہون اور صفائی وغیرہ کی نگرانی میرے تعلق ہے۔ ۹۔ نومبر مجھکو خوب یاد ہے مین سالم کو جو گیکواڑ کا سوار ہے جانتا ہون مین نے ۹۔ نومبر کو صبح کے ۸۔ بجے اوسکو دیکھا تھا۔ مین ایک مقام کمانی پورہ ہے اوسکو صاف کراتا تھا سالم بازار کی طرف گھوڑے پر سوار ہوا گھوڑی کو خوب تیز لیجاتا تھا وہ شہر کیطرف سے آتا تھا اور صدر بازار کو جاتا تھا وہ مجھکو پل پر ملا تھا مین جگا اور راوجی کو جو ریذیڈنسی مین ملازم ہین جانتا ہون یہ دونون صدر بازار مین رہتے ہین پانچ منٹ کے بعد سالم گھوڑے پر سوار اوس طرف سے واپس آیا اور شہر کی طرف گیا اوسوقت اوسکا گھوڑا زیادہ تیز نہین جاتا تھا مین نے جمعون میان کوتوال سے سالم کا ذکر کیا جب صدر بازار سے وہ واپس آیا تو مجھسے کچھ بات کی تھی

سوالات جرح سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب کے

س۔ جب تم سے اور سالم سے باتین ہوئی نھین تو سالم کا گھوڑا آہستہ آہستہ جاتا تھا یا تیز جاتا تھا

ج - جاتے وقت تیز جاتا تھا اور آنے کے وقت آہستہ آہستہ - س - سالم کا نام زہر کے دیے جانے مین تم سے کسنے کہا تھا - ج - نہین - بعد اسکے راوجی بلائے گئے - اوسوقت سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ مہاراجہ صاحب بھی بلائے جائین چنانچہ بموجب حکم صاحب پریسیڈنٹ مہاراجہ صاحب بلائے گئے -

پریسیڈنٹ صاحب نے پوچھا کہ مہاراجہ کو کیون بلائے ہو سارجنٹ صاحب نے کہا کہ مہاراجہ صاحب نے کہا تھا کہ جب راوجی کے اظہار ہون تو مین بلایا جاؤن -

ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ایک گواہ اور ہے اگر اجازت ہو تو وہ بلایا جاے چنانچہ محمد علی بخش گواہ بلایا گیا -

اظہار محمد علی بخش گواہ

محمد علی بخش کے اظہار مسٹر انورارٹی صاحب نے لیے - اوسنے بیان کیا کہ مین رزیڈنسی کا چپراسی ہون ۹ نومبر دوشنبہ کا روز مجھکو خوب یاد ہے سالم جو گیکواڑ کا سوار ہے اوسکو مین جانتا ہون - ساڑھے چھ بجے یا ۷ بجے مین نے سالم کو رزیڈنسی مین دیکھا تھا - اوسوقت تک صاحب رزیڈنٹ ہوا خوری سے واپس نہین آئے تھے مین ڈیوڑھی مین ایک صندوق پر بیٹھا ہوا تھا اور سالم گھوڑے کی باگ پکڑے ہوے کھڑا تھا یہ صندوق ڈیوڑھی کے بائین طرف رکھا ہوا ہے جسوقت ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے پاس مین چٹھی لے گیا اوسوقت سالم کو مینے وہان نہین دیکھا مجھسے اور سالم سے کچھ باتین ہوئی تھین اوسنے کہا تھا کہ تم بازار کو جاتے ہو ایک روپیہ لیتے جاؤ مجھکو تھوڑے بسکٹ لادو جب مین رزیڈنسی کو واپس آیا تو مین نے سالم کو وہان نہین دیکھا اوسنے مجھسے نہ وہ روپیہ مانگا نہ بسکٹ طلب کیے - مجھکو خوب یاد ہے کہ اوسروز مین نے مسٹر بوی صاحب کو دیکھا تھا - دو تین روز کے بعد صاحب رزیڈنٹ نے مجھکو حکم دیا کہ مین سالم یا اور کسی شخص سے نہ بولون جسوقت مین رزیڈنسی کو واپس آیا مجھکو ڈاکٹر سیورڈ صاحب ملے تھے مین نے سلام کیا تو ڈاکٹر صاحب نے مجھسے پوچھا کہ تم کیا لائے مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ مین تمسے یہ بات نہین پوچھتا کہ اونھون نے تمسے کیا دریافت کیا تھا اور تمسے ڈاکٹر صاحب بولے تھے یا نہین - ج - ہان بولے تھے اور

مین اون سے بولا تھا۔ مسٹر برانسن صاحب نے اس گواہ سے سوالات جرح کیے۔
س۔ کرنیل فیر صاحب نے تمھارے اظہار لیے تھے۔ ج۔ نھین۔ مسٹر سوبی صاحب
نے میرے اظہار لیے تھے۔ س۔ یہ اظہار کرنیل فیر صاحب کے روبرو اونھون نے لیے تھے۔
ج۔ نہین۔ کرنیل فیر صاحب علیحدہ بیٹھے تھے۔ س۔ تمنے کرنیل فیر صاحب کے روبرو اپنے
کسی بیان پر دستخط کیے تھے۔ ج۔ نہین۔ کیونکہ کرنیل فیر صاحب وہان موجود نتھے۔ س۔
تمنے مسٹر سوبی صاحب سے کہا تھا کہ جب تم بازار سے واپس آئے تو تمنے سالم سے کہدیا تھا کہ
کہ بسکٹ تیار نھین ہین۔ ج۔ ہان مین نے زور سے کہدیا تھا۔ س۔ دو منٹ ہوے تمنے
بیان کیا تھا کہ بازار سے واپس آتے ہوے مینے سالم کو نھین دیکھا۔ اب بیان کرو کہ تمنے
سالم کو کب دیکھا تھا۔ ج۔ جب مین ڈاکٹر صاحب کے بنگلے سے آتا تھا تو اسکول کے قریب دیکھا تھا
س۔ جب تمنے قریب اسکول کے دیکھا تھا تو کون وقت تھا۔ ج۔ ساڑھے سات یا آٹھہ بجے
ہون گے۔ س۔ اس کے بعد تمنے سالم کو نھین دیکھا۔ ج۔ ہان جب مین بنگلہ کو آیا تھا اوسوقت سالم کو دیکھا تھا
(ایڈوکیٹ جنرل نے محمد علی بخش کا دوبارہ اظہار لیا)۔ س۔ جب
تمنے سالم کو اسکول کے قریب اور ڈاکٹر صاحب کے بنگلہ کے پاس دیکھا تھا تو وہ کیا کرتا تھا۔
ج۔ وہ شہر کی طرف جاتا تھا۔ س۔ گھوڑے پر یا پیدل۔ ج۔ گھوڑے پر۔ س۔ کتنی
دیر کے بعد اوسکو تمنے گھوڑے پر دیکھا تھا۔ ج۔ ۹۔ بجے۔
صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ بنگلہ پر۔ ترجم نے کہا ہان مائی لارڈ۔ مسٹر انوراربل صاحب نے
کہا کہ رزیڈینسی پر۔ ترجم نے کہا کہ ہان رزیڈینسی پر۔ ایڈوکیٹ جنرل نے گواہ کی طرف مخاطب
ہوکر سوال کیا۔ کہ تم سے اور سالم سے کچھہ باتین ہوئی تھین۔ ج۔ اوسوقت کچھہ باتین نھین
نہین ہوئی تھین۔ س۔ نوکراو نے پوچھا کیا سالم کا قاعدہ تھا کہ ہر روز رزیڈینسی کو آیا کرتا تھا۔
اوسکے آنے کا کوئی دن خاص مقرر تھا۔ ج۔ دوشنبہ اور جمعرات کو وہ آتا تھا۔ س۔
۹۔ نومبر کو کیا دن تھا۔ ج۔ دوشنبہ کا روز اور دیوالی کا دوسرا روز تھا۔ اوسوقت
ملہر راؤ عدالت مین آئے اور رزاق جی گواہ طلب ہوا۔

اظہار راو جی گواہ

راو جی رحیم کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے بیچ اونسے بیان کیا کہ مین رزیڈنسی کی چپراسیون کا حوالدار تھا اور ڈیڑہ برس یا سوا برس سے اس عہدہ پر ہون - کرنیل فیر صاحب نے مجھکو مقرر کیا تھا مین صدر بازار مین رہا کرتا تھا - کوئی رزیڈنسی کا ملازم میرے ساتھہ یا میرے پاس نہین رہتا تھا مین سالم کو جانتا ہون جو مہاراجہ صاحب کا ایک سوار ہے جب وہ بنگلہ کو آیا کرتا تھا اوسوقت سے میری اوسکے ملاقات ہے بنگلہ سے میری غرض رزیڈنسی ہے دو مہینے قبل کمیشن کی نشست سے جو درباره سماعت نالش کا شتکاران کے ہوئی تھی اور جسکو سوا برس کا عرصہ ہوا سالم نے مجھسے کہا کہ مہاراجہ صاحب نے تمکو بلایا ہے وہ تمسے کچھہ باتین کرنا چاہتے ہین تم مہاراجہ صاحب کے پاس چلو مین نے اوس سے کہا کہ بالفعل میرا آنا نہوگا وہ مجھسے اصرار کرتا رہا آخر کار مین جانے پر راضی ہوا - چنانچہ اول مرتبہ اتوار کے روز مہاراجہ صاحب کے پاس گیا شام کے ۸ بجے رزیڈنسی سے مین روانہ ہوا - اول مین یشونت راو کے پاس گیا یہ شخص مہاراجہ صاحب کا جاسوس ہے وہ رزیڈنسی کو آیا کرتا تھا - اوسکا گھر نئی بازار مین ہے اوسکے پاس سالم بھی بیٹھا ہوا تھا - مجھکو یشونت راو اور سالم مہاراجہ صاحب کے پاس لے گئے مہاراجہ صاحب کا مکان شہر کے اندر ہے اوس مکان مین نظر باغ ہوکر اوس راستہ سے گیا جو مکان کے پیچھے سے ہے جب مجھکو یہ دونون شخص زینے پر لے گئے تو ایک کمرے پر مجھکو بٹھایا سالم میرے پاس بیٹھا رہا یشونت راو مہاراجہ صاحب سے اطلاع کرنے کے واسطے گیا چنانچہ مہاراجہ صاحب یشونت راو کے ساتھہ آئے اور مین نے اونکو پہچانا اور اوٹھہ کر سلام کیا - مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا کہ تم بنگلے سے خبر لا سکتے ہو اگر بنگلے سے خبر لاؤ گے تو مین تمکو خوب انعام و اکرام دونگا اور جب خبر لاؤ گے تو مین تمکو خوش کیا کرونگا تم مجھکو ہمیشہ خبرین دیا کرو مین تمکو ہمیشہ خوش کیا کرونگا - مہاراجہ صاحب نے یہ بھی مجھسے پوچھا کہ تم رزیڈنسی کے جمعدار کو بخوبی جانتے ہو مین نے کہا ہان - مہاراجہ صاحب نے یہ بھی مجھسے پوچھا کہ اوس سے اور تم سے دوستی ہے - مین نے کہا ہان - مہاراجہ صاحب نے کہا کہ آیندہ جمعدار کو بھی اپنے ہمراہ لانا مین نے کہا بہت اچھا - بعدہ مہاراجہ صاحب مجھسے ادہر ادہر کی باتین کرنے لگے ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ادہر اودہر کے لفظ کا ترجمہ اس سے بہتر او رنہین ہوسکتا اونسے کہا

کو نہین اس سے یہ غرض ہے کہ متفرق باتین ہوا کین۔ بعدہ گواہ نے بیان کیا کہ جب مین
مھاراجہ صاحب کے پاس جایا کرتا تھا تو یشونت راؤ اور سالم سوار میرے ہمراہ جایا کرتے تھے
مین ہمیشہ مھاراجہ صاحب کو رزیڈنسی مین لوگون کے آنے کی اطلاع دیا کرتا تھا۔
اسکے بعد ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے اوٹھے۔
جب ٹفن کے بعد کمیشن جمع ہوئی تو اس گواہ نے بیان کیا کہ جب پیشتر کمیشن جمع ہوئی تھی
تو اوس زمانے مین تین مرتبہ مھاراجہ صاحب کے پاس مین گیا تھا ہمیشہ اوسی مکان مین
مھاراجہ صاحب سے میری ملاقات ہوئی اور جس طرح کہ اول مرتبہ ہوئی تھی اوسیطرح دوسری
مرتبہ بھی ہوئی تھی۔ مین ہمیشہ مھاراجہ صاحب کو اطلاع دیا کرتا تھا۔ کہ رزیڈنسی مین کیا
کارروائی ہوتی ہے کیونکہ مین کمیشن کی کارروائی سے بخوبی واقف تھا مین سنا کرتا تھا کہ
لوگ کمیشن کے روبرو کیا شکایت کرتے ہین وہی مھاراجہ صاحب سے جاکر کہہ دیتا تھا اون ایام
مین مھاراجہ صاحب سے مین نے اپنی شادی کا حال بیان کیا مھاراجہ صاحب نے بطور خرچہ
شادی کے مجھکو پانسو روپیے دیے جس زمانے مین کہ کمیشن تحقیقات کرتی تھی اوسوقت مجھکو
یہ پانچ سو روپیے دیے تھے۔ مھاراجہ صاحب نے یشونت راؤ سے پانسو روپیے دینے کا حکم
دیا تھا چنانچہ اوسنے مجھکو روپیہ لاکر دیے تھے۔
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مائی لارڈ اگر دروازے بند کر دیے جائین تو مناسب ہے
کیونکہ روشنی کی چمک زیادہ ہے۔ مسٹر بلول صاحب نے کہا مگر کھڑکیون کے بند کرنے کی کچھہ
ضرورت نہین ہے۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ چلمن کا ڈالنا ضرور ہے۔ صاحب پریسیڈنٹ
نے حکم دیا کہ مسٹر جارڈین صاحب یہ کارروائی کرین۔
گواہ نے بیان کیا کہ یشونت راؤ میرے پاس روپیہ نہین لایا تھا بلکہ اوسنے مجھسے آکر کہا تھا کہ
محل مین آکر روپیہ لے جاؤ۔ چنانچہ ایک شخص پنکھے والا رزیڈنسی کا جسکا نام جگا تھا اوسکو مین
اپنے ہمراہ لے گیا جب مین محل مین پہونچا تو مجھکو ایک سپاہی ملا پھر یشونت راؤ ملے۔
یشونت راؤ کے کارکن نے مجھکو پانچ سو روپیے دیے اوسوقت کارکن اور جگا موجود تھا
اور کوئی شخص نہ تھا کارکن کا نام دلپت تھا مین نے چار سو روپیے شادی مین صرف کیے

ور سو روپیے امانت مین رکھے اور جسکے پاس امانت رکھوائی تھی اوس سے یہ بات کہی
کہ جسوقت چاہونگا لے لونگا اس چار سو روپیہ کا کچھ زیور بنایا اور کچھ کپڑا خریدا
جس زمانے مین کہ کمیشن کا اجلاس ہوتا تھا میری شادی ہوئی تھی کمیشن کے ختم ہونے
سے دو تین روز بعد سالم کو مین نے دیکھا تھا اوسنے مجھسے کہا کہ مین نے جمعدار کو بھی اپنی
کرلیا ہے اور مجھسے کہا کہ جمعدار نے مہاراجہ صاحب کے پاس آنے کا وعدہ کیا ہے جب
جمعدار آئین تو تم بھی اونھین کے ساتھ آنا اوسی روز شام کو مین نے جمعدار سے ذکر کیا
جمعدار نے کہا کہ اچھا مین اتوار کے روز چلونگا مجھکو مہینا یاد نہین لیکن اس قدر یاد
ہے کہ کمیشن کو ختم ہوئے آٹھ دس روز ہوئے تھے انتظام یہ کیا گیا تھا کہ اول یشونت راؤ
کے مکان پر مین جاؤن جمعدار یشونت راؤ کے مکان پر مجھکو مل گئے مجھکو یاد ہے کہ ہجگایا
کا بھائی میرے ساتھ گئے تھے یہ دونون آدمی پنکھے والے ہین اور اب بیکار ہین ایک شخص
کا میرے ہمراہ ہونا مجھکو خوب یاد ہے جب ہم لوگ وہان پہونچے تو نرسو جمعدار اور سالم اور
یشونت راؤ ہمکو ملے ہم لوگ نظر باغ کی طرف ہوکر گیکواڑ کے محل مین گئے اور یسونت راؤ شہر
مین ہوکر گئے۔ سالم سوار میرے ساتھ گیا تھا۔ ہم لوگ جب زینہ پر پہونچے تو اوسوقت جمعدار
ہمارے ساتھ تھا اور پنکھے والا نیچے کھڑا رہا کمرے مین ہم سب بٹھائے گئے سالم ایک اور
زینہ پر گیا تھوڑی دیر کے بعد مجھکو اور نرسو جمعدار کو ہمراہ لے گیا جب ہم وہان پہونچے تو
مہاراجہ صاحب ایک بنچ پر بیٹھے ہوئے تھے اوسکے قریب ایک غسلخانہ تھا وہان یشونت راؤ
اور سالم اور مہاراجہ صاحب تھے مہاراجہ صاحب سے اور جمعدار اور مجھسے باتین ہوئین
ان باتون سے یہ مطلب تھا کہ رزیڈنسی مین جو جو باتین ہوا کرین اوسکی اطلاع مہاراجہ صاحب
کو دیا کرے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ چونکہ تم لوگ بڑودے مین رہتے ہو ہر روز کی خبر مجھکو دیا کرو
اور مہاراجہ صاحب نے جمعدار سے کہا کہ تم پرانے جمعدار ہو تم سب سردارون کو جانتے ہو۔
اس لیے مجھکو اطلاع دیا کرو کہ کون کون سردار آتا ہے اور کیا کیا باتین ہوا کرتی ہین جمعدار
نے وعدہ کیا کہ بذریعہ سالم کے برابر آپ کو خبرین پہونچایا کرونگا اگر آپ کے نزدیک مناسب
ہو تو آپ اون خبرون کو لکھ لیا کیجیے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ جو ضروری خبر ہوا کرے وہ

لکھہ کر بھیجدیا کر وجمعدار نے مھاراجہ صاحب سے کہا کہ میرے بھائی کی پنشن موقوف ہوگئی ہے آپ اوسکے واسطے کچھہ بندوبست کیجیے مھاراجہ صاحب نے کہا کہ مین اسکا کچھہ بندوبست نھین کرسکتا تم صاحب رزیڈنٹ کو عرضی دو جمعدار کا بھائی مھاراجہ صاحب کے پاس نوکر تھا بعد اس کے کچھہ گفتگو نھین ہوئی اور پھر مھاراجہ صاحب نوساری کو چلے گئے۔

قبل جانے نوساری کے مین تین چار مرتبہ مھاراجہ صاحب کے پاس گیا مین اور جمعدار کرم علی صاحب کی اردلی مین تھے جبکہ وہ نوساری کو گئے تھے مھاراجہ صاحب سے اور مجھہ سے کئی مرتبہ نوساری مین ملاقات ہوئی یسونت راو کا بیٹا ایک ماوتی مین وہان رہتا تھا۔ ایک مرتبہ مجھکو سالم مھاراجہ صاحب کے پاس لے گیا اور ملاقات کرائی اوس روز مھاراجہ صاحب نے دربارہ بھاؤپوناکر کے مجھسے گفتگو کی اور کہا کہ اگر تم متواتر خبرین دوگے تو تمکو بہت خوش کرونگا اور کہا کہ تم دمودر پنت یا مودر پر بدکو جانتے ہو مین نے کہا کہ ہان جانتا ہون۔ تین دفعہ پیڈرو کے ساتھہ مھاراجہ صاحب کے پاس گیا تھا جبکہ مھاراجہ صاحب نوساری سے واپس آئے تو بیس اکیس مرتبہ مین مھاراجہ صاحب کے پاس گیا پیڈرو سے مھاراجہ صاحب نے دریافت کیا کہ صاحب کسوقت کھانا کھاتے ہین اور کھانے کے وقت کیا کیا باتین ہوتی ہین۔ پیڈرو نے جواب دیا کہ شام کے وقت کھانا کھاتے ہین۔ چھوٹی میمصاحبہ آپ کی بہت تعریف کیا کرتی ہین اگر آپ صاحب سے دوستی رکھین تو آپ کے واسطے بہتر ہوگا۔ مھاراجہ صاحب نے کہا کہ مین صاحب سے دوستی رکھتا ہون لیکن صاحب مجھہ سے خفا رہتے ہین۔

گواہ نے یہ بھی بیان کیا کہ اگر آپ صاحب سے اچھی طرح رہینگے تو صاحب بھی آپ پر مھربانی رکھینگے۔ چھوٹی میمصاحبہ سے غرض بیوی صاحب کی میمصاحبہ سے ہے مھاراجہ صاحب نے پوچھا کہ تم اپنے وطن گواہ سے کب واپس آئے پیڈرو نے کہا کہ تین چار روز ہوئے اوسوقت مھاراجہ صاحب نے پیڈرو کو ایک پوڑیہ دی اور کہا کہ صاحب کے کھانے مین ڈالدینا۔

جب پیڈرو اپنے گھر کو جاتا تھا تو اوسنے کچھہ روپیہ سالم سوار سے لیا تھا۔

ایڈوکیٹ جنرل نے ممبران کمیشن سے کہا کہ اسوقت چار بج گئے کیا اور بھی کسی گواہ کے اظہار لیے جاینگے ممبرون نے کہا کہ آج عدالت برخاست ہو کل مقدمہ پھر پیش ہوگا چنانچہ عدالت برخاست ہوئی

اجلاس

اجلاس روز ہشتم

(راوجی کا اظہار پھر شروع ہوا)

جبکہ عدالت جمع ہوئی تو سرلویس پیلی صاحب آئے اور حضور ملھر راو ٹفن کھانے کے وقت تک جلاس کمیشن مین موجود رہے- ایڈوکیٹ جنرل نے راوجی سے سوالات مندرجہ ذیل کیے-

س- تمنے مجھسے کل کے روز بیان کیا تھا کہ مین مھاراجہ صاحب کے پاس پیدرو کے ہمراہ گیا تھا بیان کرو کہ سواے پیڈرو کے کوئی شخص اور بھی تھا ج- میرے ساتھ نرسو جمعدار تھا اور قبل اسکے بھی بعد واپسی نوساری کے کئی مرتبہ جمعدار اور پنکھے والے کے ساتھ مھاراجہ صاحب کے پاس گیا تھا- سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اس گواہ سے کہا جاے کہ اور زیادہ آواز سے بولے- کیونکہ مھاراجہ صاحب اوسکی آواز نھین سن سکتے- گواہ نے بیان کیا کہ نوساری سے پندرہ روز آنے کے بعد تین سو روپیے مجھکو ملے تھے یہ روپیے مجھکو نرسو جمعدار نے دیے تھے اور کہا تھا کہ مھاراجہ صاحب نے تمکو دیے ہین بعد اس کے مین اور نرسو جمعدار مھاراجہ صاحب کے پاس گئے- مھاراجہ صاحب نے کہا کہ صاحب مجھپر بڑا ظلم کرتے ہین اگر کوئی بات مین تم سے کہون تو اوسکو تم مانوگے ہم لوگون نے کہا ہان مانینگے مھاراجہ صاحب نے دریافت کیا کہ صاحب کسوقت کھانا کھاتے ہین اور کیا کھاتے ہین ہمنے جواب دیا کہ وہ ہمارے سامنے کھانا نھین کھاتے ایسلیے ہمکو معلوم نھین کہ وہ کیا کھاتے ہین وہ ہم لوگون کے سامنے شربت ضرور پیا کرتے ہین اوسوقت مھاراجہ صاحب نے پوڑیہ دی اور کہا کہ یہ صاحب کے شربت مین ڈالدینا مین نے مھاراجہ صاحب سے پوچھا کہ اسمین کیا ہے اونھون نے کہا زہر ہے مینے کہا کہ اگر صاحب کو ضرر پھونچا تو ہم لوگون کی بڑی خرابی ہوگی مھاراجہ صاحب نے کہا کہ یکایک کچھ نہوگا بلکہ عرصے کے بعد اثر ہوگا مھاراجہ صاحب نے کہا کہ اگر اس پوڑیہ نے اثر کیا تو مین تمکو لاکھ روپیہ اور اپنے یہان نوکری دونگا اور تمھارے بال بچون کی خبرگیری رکھونگا-

س- یہ پوڑیہ تمکو کس تاریخ کو دی گئی تھی ج- مجھکو یاد نھین- س- ہر ایک پوڑیہ مین کس قدر زہر تھا ج- گواہ نے اونگلی کے اشارے سے بتایا کہ اس قدر زہر تھا- س مسٹر ملول صاحب کیا چٹکی بھر تھا- سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اسکو تھوڑی مٹی دیدیجاے تاکہ وہ

بیان کرے چنانچہ تھوڑی مٹی آئی اور اوسنے بیان کیا کہ اس قدر رتھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن
صاحب بولے کہ مین چاہتا ہون کہ یہ مٹی عدالت مین رکھ لیجاے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے
حکم دیا کہ مسٹر جارڈین صاحب سکرٹر اس مٹی کو اپنے پاس رکھین چنانچہ وہ مٹی اونکو دی گئی
اور حکم ہوا کہ حفاظت کے ساتھ اسکو رکھو۔ اور یہ گواہ نے یہ بھی بیان کیا کہ جب آٹھ روز
پیشتر زہر دینے سے مین مہاراجہ صاحب کے پاس گیا تو مجھکو اور نرسو کو گالیان دین اور
کہا کہ ابتک تم لوگون نے کچھ نہین کیا۔ مترجم نے کہا کہ اگر حکم ہو تو گالیون کا ترجمہ کیا جاے۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ کچھ ضرورت نہین ہے۔ مترجم نے کہا کہ درحقیقت یہ گالیان
بہت فحش ہین۔ ترجمہ نہونا چاہیے۔ بعدہ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ مین تمکو ایک اور چیز دونگا
چنانچہ اونھون نے زہر کی ایک پوڑیہ دی اوسکی رنگت سیاہی مائل تھی۔ س۔ ایسی سیاہ
جیسا مترجم کا کوٹ ہے ج۔ نہین جیسے کہ ٹوپی ہے۔ (ٹوپی کی رنگت بھوری تھی)
مین نے دوشنبہ کے روز ساڑہے چھ بجے صاحب کے شربت مین پوڑیہ ڈالی یہ پوڑیہ وہ تھی جو
دوبارہ مہاراجہ صاحب نے دی تھی جسوقت مین صاحب کے کمرے سے باہر آیا تو سالم سوار نے
دریافت کیا کہ تمنے وہ کام کیا مین نے کہا کہ ہان کرنیل فیر صاحب کا چٹھی لکھ کر ڈاکٹر صاحب
کو بلانا مجھکو خوب یاد ہے مین نے جمعدار سے کہا کہ ڈاکٹر صاحب طلب ہوے ہین اب ہم لوگونکی
فضیحتی ہوگی جسوقت ڈاکٹر صاحب آئے مین اور جمعدار برآمدے مین کھڑا تھا اوسی روز میری
پیٹی لی گئی تھی اور مجھکو حکم ہوا کہ مین اپنے گھر کو جاؤن جب سے مجھکو پیٹی نہین ملی۔ کرنیل
فیر صاحب نے میرے اظہار لیے اوسوقت مسٹر بوی صاحب موجود تھے دوسرے روز مین حوالات
مین سپرد ہوا لیکن ۵ بجے شام کے حوالات سے رہا ہوگیا جو روپیہ مجھکو ملا تھا اوس سے یہ زیور
بنوایا تھا۔ چنانچہ زیور پیش کیا گیا پانسو یا ساڑہے پانسو روپیہ کی مالیت کا ہوگا مین
ہمیشہ مہاراجہ صاحب کو خبرین لکھ کر بھیجا کرتا تھا جگا لکھا کرتا تھا۔ جگا کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط
پہچانتا مین کسیقدر گجراتی پڑہ سکتا ہون چنانچہ ایک کاغذ گواہ کو دکھایا گیا اوسنے کہا کہ
یہ جگا کا لکھا ہوا ہے مین اوسکو بھی نہین پڑہ سکتا۔ مین ہمیشہ جگا سے خبرین لکھاتا تھا اور کسی
سے نہین لکھاتا تھا اور جمعدار مہاراجہ صاحب کے پہونچایا کرتے تھے۔

اس گواہ نے بیان کیا کہ مین نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو بھی اظہار دیے تھے مجھکو یاد ہے کہ دوشنبہ کا روز تھا اور شاید ۲۲ - تاریخ تھی - لیکن ٹھیک یاد نہین -

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ شاید ۲۲ - دسمبر ہوگی - گواہ نے بیان کیا کہ میرے اظہار مسٹر سوٹر صاحب نے لیے تھے اول مرتبہ اونھون نے خود نہین لکھے - دوسری مرتبہ خود تحریر کیے تھے مین نے یہ اظہار اوسوقت دیے جبکہ مسٹر سوٹر صاحب نے مجھکو طلب کیا تھا ۱۰ بجے تک میرے اظہار وہ لیتے رہے مین نے اوسوقت تک کسی بات کا اقبال نہین کیا تھا بعد مجھکو وہ رزیڈنسی کی کوٹھی مین لاتے اور رزیڈنسی کے باغ مین بٹھایا پانچ یا چھہ بجے تک مین وہان بیٹھا رہا - فیضو اور کریم بھی وہان موجود تھے ہم لوگون مین باہم تکرار ہونے لگی فیضو اور کریم نے اپنا اور آیا کا مجھسے ذکر کیا اور کہا کہ ہم لوگون نے تو اقبال کیا تم بھی کیون نہین اقبال کر دیتے ہو یہ بات سنکر مین نے سوٹر صاحب کے حوالدار کو بلایا مین خود جاکر بلا لایا اوسکے نام سے واقف نہین ہون اگر اوسکو دیکھون تو پہچان لون اوسکا نام میرامان علی تھا وہ عدالت مین بلایا گیا اور گواہ نے اوسکو دیکھکر شناخت کیا پھر گواہ نے کہا کہ مین نے حوالدار سے کہا تھا کہ مجھکو بڑے خانصاحب یعنے اکبر علیخان بہادر کے پاس لے چلو جب مین اون کے پاس گیا تو مین نے کہا کہ مین آپ کو بہت صحیح صحیح حال زہر کے دینے کا بتا دونگا بشرطیکہ میری جان بخشی ہو اور اوسکا وعدہ آپ صاحب سے لے لین -

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ تم بالکل مفصل حال کہو لیکن اس قدر بیان کرو کہ تمھاری جان بخشی ہوئی تھی - گواہ نے بیان کیا کہ ہان اسی وعدے پر سب کل حال سوٹر صاحب سے کہدیا تھا جب سے مین نے سوٹر صاحب کے روبرو اظہار دیے ہین اوسوقت سے نرسو جمعدار کو نہین دیکھا بروقت اظہار کے اوس روز نرسو جمعدار موجود تھا جمعدار نے کہا کہ تمنے ہر ایک بات کا اقبال کر دیا مینے کہا کہ ہان مین نے ہر ایک بات کا اقرار کیا اور اگر گلے گلے پانی ہوگا تو بھی کہونگا بعد اس کے مجھکو پولیس کے کمرے مین لوگ لے گئے - پیٹی جو عدالت مین رکھی ہوئی ہے اسی کو مین پہنا کرتا تھا اس پیٹی مین جو جیب ہے اوسمین زہر کی پوڑیہ رکھا کرتا تھا - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا - مائی لارڈ - اس گواہ کے بیان سے

معلوم ہوتا ہے کہ دو پوڑیان جنکا استعمال اوسنے کیا وہ آگے کی جیب مین رکھتا تھا اور
اس پوڑیہ کا اوسنے استعمال نہین کیا وہ دوسری جیب مین رکھا کرتا تھا گواہ نے بیان کیا
کہ مین اوسوقت موجود تھا جبکہ راو صاحب اور خانصاحب نے اس پیٹی کی تلاشی لی تھی
میرے سامنے ایک پوڑیہ بھی اس پیٹی مین نکلی تھی۔ گواہ نے کہا کہ مجھسے خانصاحب نے دریافت
کیا تھا کہ تم زہر کی پوڑیون کو کہان رکھا کرتے تھے مین نے کہا کہ پیٹی کی جیب مین رکھا کرتا
تھا مجھسے دریافت کیا کہ تمھاری پیٹی کہان ہے مین نے کہا کہ بھودر پٹہ والے کے پاس ہے
خانصاحب نے ایک آدمی بھیج کر بھودر پٹہ والے کو طلب کیا میرے روبرو اوسکے گلے سے
یہ پٹہ اوتارا اور اوسمین جابجا دیکھنے لگے پھر بڑے خانصاحب کو ٹٹولتے ٹٹولتے ایک جگہ پر سخت چیز
معلوم ہوئی اونھون نے کہا کہ یہان کوئی شئے ہے یہ کہکر اونھون نے پٹہ کو رکھدیا اور سوٹر
صاحب کو جو دوسرے کمرے مین تھے بلایا جب وہ آئے تو اون کے روبرو پیٹی کی سلائی کو
کھولا اوسمین سے ایک سفید پوڑیہ نکلی مجھکو دکھایا کہ تم اس پوڑیہ کو پہچانتے ہو مین نے کہا کہ
ہان پہچانتا ہون اس پوڑیہ مین زہر ہے غلطی سے میری پیٹی مین رہ گئی تھی۔ بعد اسکے سوٹر صاحب
نے کچھ اور باتین دریافت کین اور مین وہان سے چلا آیا جس روز پوڑیہ مجھکو ملی تھی وہ
دن مجھکو خوب یاد ہے یہ پوڑیہ میرے اظہار سے دو روز بعد ملی تھی۔
سارجنٹ بلین ٹائن صاحب نے کہا کہ اب میری طرف متوجہ ہو چند سوالات مین بھی تم سے
کرونگا۔ اوسوقت پریسیڈنٹ نے کہا کہ اب دو بج گئے ہین اپ کیا سوال کیا چاہتے ہین
سارجنٹ بلین ٹائن صاحب نے کہا کہ جو حضور کا حکم ہو۔ بہتر ہے کہ پانچ چھہ منٹ کے واسطے
سوالات ملتوی کیے جاوین۔ اوسوقت ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے اوٹھے۔
ٹفن کھانے کے بعد مسٹر کرسٹ جی جو نئے مترجم مقرر ہوے تھے قسم لی گئی۔

سوالات جرح سارجنٹ بلین ٹائن صاحب

س۔ تم کتنے دنون تک کرنیل فیر صاحب کے نوکر رہے۔ ج۔ شاید ڈیڑھ برس۔
س۔ کرنیل صاحب تمپر بڑی مہربانی کرتے تھے۔ ج۔ ہان وہ مجھپر بڑے مہربان تھے۔
س۔ تمکو اون سے کوئی شکایت کی بات نہین ہوئی۔ ج۔ نہین۔ س۔ پھر بھی تم اونکے

مار ڈالنے پر راضی ہو گئے۔ ج۔ مجھکو مہاراجہ صاحب نے روپیہ دے کر راضی کیا تھا۔ س۔ تمکو راضی کرنے مین زیادہ کہنے سننے کی ضرورت نہین ہوئی۔ ج۔ مجھکو لاکھ روپیہ دینے کو کہا تھا چونکہ مین غریب آدمی ہون راضی ہو گیا۔ س۔ چونکہ تم غریب آدمی تھے اور تمکو ایک لاکھ روپیہ ملنے کا وعدہ ہوا تو تم اپنے حاکم کے مار ڈالنے پر راضی ہو گئے جو ہمیشہ تم پر مہربان رہا۔ (اس بات کو سنکر گواہ نے منھ ہی منھ مین کچھ کہا)۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ درحقیقت ایسا ہی تھا شرماؤ نہین صاف صاف کہو۔ ج۔ ہان مین مار ڈالنے پر راضی ہوا۔ س۔ کیا درحقیقت تم مار ڈالنا چاہتے تھے۔ ج۔ درحقیقت میرا ارادہ مار ڈالنے کا نتھا بلکہ مہاراجہ صاحب کا ارادہ مار ڈالنے کا تھا۔ س۔ کیا تمھارا ارادہ تھا کہ تم اپنے ہاتھ سے صاحب کو مارو۔ ج۔ مجھکو مہاراجہ صاحب نے ترغیب دی تھی۔ س۔ چونکہ تمکو ترغیب دی گئی تمنے مار ڈالنے کا ارادہ کر لیا۔ ج۔ ہان۔ غریب آدمی تھا اور مجکو ترغیب دی گئی تھی۔ س۔ تم سے اور کرنیل فیر صاحب سے کبھی ناراضگی تو نہین ہوئی۔ ج۔ نہین۔ س۔ پس تم روپیے کی لالچ سے قاتل بننا چاہتے تھے۔ ج۔ ہان مین غریب آدمی ہون اور مجھکو ترغیب دی گئی تھی۔ س۔ چونکہ تم غریب تھے صرف روپیے کی لالچ سے خونی بننا چاہتے تھے۔ ج۔ ہان مجھکو ترغیب دی گئی تھی مین راضی ہو گیا۔ س۔ اب تمکو لاکھ روپیے مل گئے۔ ج۔ نہین مجھکو کچھ بھی نہین ملا۔ س۔ تمنے مہاراجہ صاحب سے کچھ روپیے کی درخواست کی تھی۔ ج۔ نہین۔ س۔ تمکو یاد ہے کہ تمھارے اظہار بعد ارادہ ہونے زہر کے کرنیل فیر صاحب کے روبرو دیے گئے تھے۔ ج۔ ہان یاد ہے۔ س۔ بعد اسکے تم قریب ایک مہینے تک چھوٹے رہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ اس عرصے مین تمنے مہاراجہ صاحب سے کوئی درخواست اس روپیے کے ملنے کی کی تھی۔ ج۔ نہین۔ س۔ اس عرصہ مین تمنے کبھی مہاراجہ صاحب کو دیکھا یا کوئی پیغام اونکا تمھارے پاس آیا تھا۔ ج۔ نہ میرے پاس کوئی پیام آیا نہ اون کو کبھی مین نے دیکھا۔ س۔ چونکہ تم غریب آدمی ہو اور غریب ہونے اور ترغیب دیے جانے کی وجہ سے تم خون کرنے کے واسطے راضی ہو گئے تو کسواسطے روپیے کے ملنے کی مہاراجہ صاحب سے درخواست نہین کی۔ ج۔ مین نہین گیا اور کیونکر مین جاتا۔

س - تمتو اکثر وہان گئے ہو - ج - مین پہلے گیا تھا - موقوف ہونے کے بعد نھین گیا - س
جبکہ تمتے وہ کام گیا جو مھاراجہ صاحب نے تمسے کہا تھا تو پھر کیون نھین گئے تمکو مھاراجہ صاحب
سے روپیہ کی درخواست کرنا چاہیے تھی کیا وجہ تھی کہ تمنے کرنیل فیر صاحب کو نہین مار ڈالا یا اور
کوئی بات تھی - ج - مین اپنے ارادے پر کامیاب نہین ہوا - س - درحقیقت مین بھی
یہی سمجھا تھا لیکن مجھکو خیال ہوا کہ تم اپنی آبرو کی وجہ سے نہین گئے اب معلوم ہوا کہ تم یہ سمجھے
کہ چونکہ کرنیل فیر صاحب کو نہ مار سکے اس لیے مھاراجہ صاحب کے پاس نجانا چاہیے - ج - نہ مین
گیا نہ مین نے روپیہ طلب کیا - س - اگر تم کیون نھین گئے - تم غریب آدمی تھے بوجہ مفلسی کے
خونی بننا چاہتے تھے - ج - مین خونی بننے کو تھا - س - ہان مھاراجہ صاحب چاہتے تھے کہ تم
خونی بنو اس بات کو ہم سب لوگ جانتے ہین چونکہ تم غریب تھے پھر تم کسواسطے روپیہ مانگنے نہین
گئے - ج - نھین مین کیونکر جاتا مین نہین گیا - س - تم سے اور نرسو سے اوسوقت کچھ گفتگو ہوئی
تھی جبکہ تمھارا ارادہ زہر دینے کا پورا نہوا - ج - نرسو سے کچھ گفتگو نہین ہوئی تھی مین اپنے گھر
سے باہر نہین نکلا اور مین کبھی نھین گیا - س - تم بھاؤ پونا کر سے واقف ہو - ج - ہان وہ بنگلہ کو
آیا کرتا تھا اور مین اوس سے واقف ہون - س - وہ بنگلہ کو کسواسطے آیا کرتا تھا - ج - وہ
صاحب کے پاس آیا کرتا تھا مین نہین جانتا تھا کہ کیون آتا تھا - س - کیا وہ خبرون کے دینے
کے واسطے صاحب کے پاس آیا کرتا تھا کہ شہر مین کیا ہو رہا ہے - ج - مین یہ نہین جانتا - س
تمنے کبھی کوئی چیز اوسکو دیتے ہوے سنا ہے (جواب کا ترجمہ مترجم نے اس طرح کیا) - ج - نہین
سنا کبھی کبھی سنا اوسکی مین نے اطلاع کی - س - کرنیل فیر صاحب کے نوکرون مین کچھ گفتگو
ہوا کرتی تھی - کہ مھاراجہ صاحب نے حضور ویسرائے کے پاس خریطہ بھیجا ہے - ج - خریطہ کا حال
مین نہین جانتا - س - تمنے کچھ بھی اسبارے مین سنا تھا - ج - مین نے کچھ بھی نہین سنا اور مجھکو کچھ
یاد نھین ہے - س - بھاؤ پونا کر سے بھی نہین سنا - (اوسطرف نہ دیکھو ہماری طرف دیکھو)
ج - نھین - بھاؤ پونا کر سے بھی مین نے نھین سنا - س - اب تمسے خفیف باتون مین کچھ سوال
کرتا ہون تم سچ بیان کرو - تمھارے جو پھوڑا نکلا تھا اور جسکو تمنے دکھایا یہ پھوڑا شیشے کی وجہ
سے ہو گیا تھا - ج - ہان شیشی کی دوا سے میرے پھوڑا ہو گیا تھا - س - شیشے کے رکھنے سے

کھال کے پاس یہ پھوڑا ہو گیا تھا۔ ج۔ شیشے کے منہ پر روئی لگی تھی اور روئی مین سے دوا نکلکر میرے بدن پر لگ گئی تھی۔ س۔ پس معلوم ہوا کہ اسی شیشی کی دوا سے تمھارے پھوڑا ہو گیا تھا کیون صحیح ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ پس تمنے اس احتمال سے کہ کرنیل فیر صاحب کو تکلیف ہوگی دوا کو پھینکدیا ج۔ ہان اسوجہ سے مین نے دوا پھینکدی۔ س۔ لیکن اے عزیز تم جانتے تھے کہ یہ دوا کرنیل فیر صاحب کے ضرر پہونچانے کے واسطے دی گئی ہے ج۔ ہان۔ س۔ پھر تمنے کسواسطے اوسکا استعمال نہین کیا۔ تم جانتے تھے کہ یہ شیشے کی دوا ضرر پہونچانے کیواسطے دی گئی ہے تمنے اوسکو کیون پھینکدیا۔ ج۔ مین نے اوسکا استعمال نہین کیا اور پھینکدیا۔ س۔ کسواسطے استعمال نہین کیا۔ ج۔ اسواسطے استعمال نہین کیا کہ اوس سے مجھکو ضرر پہونچا اور مجھکو احتمال تھا کہ مین فوراً گرفتار ہو جاونگا۔ س۔ لیکن تم جانتی تھی کہ میرا ارادہ زہر دینے کا ہے۔ پس اپنے رفیق شی کا کیون استعمال نہین کیا۔ ج۔ مین نے نہین کہا۔ س۔ مگر مین دریافت کرتا ہون کہ تمنے کسواسطے اوسکا استعمال نہین کیا۔ ج۔ مجھکو خوف ہوا کہ صاحب کو اوس سے ضرر پہونچیگا اس لیے استعمال نہین کیا۔ س۔ تمنے نرسو سے کہا تھا کہ مین نے استعمال کیا ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمنے نرسو سے کہا تھا۔ س۔ تمھارا وہ کہنا جھوٹ تھا۔ ج۔ ہان مین نے جھوٹ کہا تھا۔ س۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم کبھی کبھی جھوٹ کا مزہ بھی اوٹھایا کرتے ہو۔ ج۔ مین جھوٹ کیون بولون آپ سے مین نے سچ سچ کہدیا۔ س۔ تمنے نرسو سے کسواسطے جھوٹ بولا۔ اس جھوٹ کی کیا ضرورت تھی۔ ج۔ ایک سوار ہر روز مہاراجہ صاحب کے پاس سے آتا تھا کہ کام ہوا یا نہین دوا اوڑائی گئی یا نہین۔ س۔ تمنے نرسو سے کسواسطے جھوٹ بولا۔ ج۔ وہ میرے پیچھے پڑا ہوا تھا اس لیے سوا جھوٹ کے اور کوئی چارہ نہ دیکھا۔ س۔ چونکہ وہ تمھارے پیچھے پڑا ہوا تھا اس لیے تمنے اوس سے جھوٹ بولا کیا جو کوئی تمھارے پیچھے پڑتا ہے اوس سے جھوٹ بولتے ہو۔ ج۔ ہان۔ اب مجھکو جھوٹ بولنے سے کیا فایدہ ہے۔ س۔ پس تمنے اسواسطے جھوٹ بولا کہ وہ تمھارے پیچھے پڑا ہوا تھا۔ ج۔ ہان اسیواسطے مین جھوٹ بولا۔ س۔ تم جانتے تھے کہ مسٹر سوٹر صاحب بھی بہت تمھارے پیچھے پڑے رہے شاید اون سے تمنے ایک جھوٹ نہین بلکہ چھہ جھوٹ بولے ہون گے۔ ج۔ وہ میرے پیچھے کبھی اس قدر نہین پڑے۔ س۔ پس جو کچھہ تمنے اون سے کہا سب سچ تھا۔ ج۔ ہان سب سچ تھا۔ س۔ اسبات پر تمھارا خوب

اطمینان ہے۔ج۔ہان خوب اطمینان ہے۔س۔تمکو اس بات کا بڑا خیال تھا کہ مسٹر
سوٹر صاحب کو دہوکا ندو۔ج۔اون سے مین نے جو کچھہ کہا سب سچ کہا۔س۔کیا تمنے
کرنیل فیر صاحب سے بھی سچ کہا تھا۔ج۔اگر مین کرنیل فیر صاحب سے سچ کہتا تو وہ کب
میرا ایکا یقین کرتے۔س۔تو یہی وجہ ہے کہ تمنے اون سے سچ نہین کہا۔ج۔ہان۔
س۔پس تمنے اسواسطے سچ نہین کہا کہ وہ تمھارا یقین نہین کرتے۔ج۔ہان اسی خیال
سے مین نے سچ نہین کہا۔س۔تمنے مسٹر سوٹر صاحب سے ہر ایک بات سچ کہی۔ج۔
ہان۔س۔اب مین تم سے کچھہ وہ باتین کیا چاہتا ہون جو تمنے مسٹر سوٹر صاحب سے کہی
تھین۔اور یہ باتین اون دو پوڑیون کی بابت ہے جو تمکو اوسوقت دی گئی تھین جب
تم سے لاکھہ روپیے کے دیے جانے کا وعدہ ہوا تھا۔تمکو یہ پوڑیان کسنے دی تھین۔ج۔
نرسو جمعدار لایا تھا۔اور اوسنے مجھکو دی تھین۔س۔کیا اوسنے تمسے کہا تھا کہ ان دونون
پوڑیون کے تین حصے برابر کرکے تین روز تک دینا۔ج۔اوسنے کہا تھا کہ ان دو پوڑیون
کے تین حصہ کرنا اور دو یا تین دن تک اسکا استعمال کرنا۔س۔اوسنے کہا تھا کہ برابر کے
حصہ کرنا۔ج۔ہان تین حصے برابر کرنے کو کہا تھا۔چنانچہ مین نے تین پوڑیان بنائین اور
اپنے پاس رکھہ لین۔س۔یعنے ان پوڑیون کو ملا کر تمنے برابر کے حصے کیے تھے۔ج۔ہر ایک
پسی ہوئی چیز مین سے مین نے تھوڑا تھوڑا لیا کیونکہ مین جانتا تھا کہ سفید چیز زیادہ ضرر رسان
ہے۔س۔اب مین تم سے وہ کہتا ہون جو تمنے کرنیل فیر صاحب سے کہا تھا بلکہ مین تمکو پڑھ کر
سناتا ہون۔تمنے کہا تھا کہ دو تین روز کے بعد جمعدار نے مجھکو دو پوڑیان دین اور کہا
کہ برابر کے تین حصے بنائے جائین اور دو یا تین روز دیے جاوین تا کہ تین روز مین وہ ختم ہو جاے
اور تمنے یہ بھی کہا تھا کہ سالم اور یشونت راو نے مہاراجہ صاحب کے روبرو بڑی احتیاط سے
سمجھایا تھا اور پھر تم کہتے ہو کہ ان پوڑیون کا دینا دو تین روز تک مین نے ملتوی رکھا تھا
کیونکہ مجھکو موقع مناسب نہین ملا۔ج۔گواہ نے کہا کہ ہان یہ سب میرا بیان ہے۔س۔
اور تم کہتے ہو کہ زہر کی پوڑیہ جو مجھکو اول جمعدار نے دی تھی مین نے اوسکے تین حصے کیے۔
ج۔ہان۔مین نے تین حصے کیے تھے۔س۔ان پوڑیون کو تمنے اپنی پیٹی کی جیب مین

رکھا اور کہتے ہو کہ ایک پوڑیہ جو پیچھے نکلی تھی وہ بھی منجملہ اونہین تین پوڑیون کے تھی جو جمعدار
نے دی تھین کیا مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو بھی تمنے بیان کیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔
کیا یہ بات صحیح ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ اب مین تم سے پچھلی پوڑیہ کی بابت دریافت کرتا ہون
کیا تمکو وہ پوڑیہ جمعدار نے دی تھی۔ ج۔ ہان جمعدار نے دی تھی۔ س۔ کیا اس پوڑیہ کا
دوا کا رنگ بہ نسبت پہلی پوڑیون کے خلاف تھا کیونکہ تم کہتے ہو کہ جو پوڑیا تمکو اول ملی تھی
اونمین سے ایک مین سفید رنگ کی دوا تھی اور دوسری مین جو چیزین تھین وہ گلابی مائل
تھین اس تیسری پوڑیا کا رنگ جو آخر کو تمھین ملی کیا رنگ تھا۔ ج۔ اوسکا رنگ اس
ٹوپی کا سا تھا ایک بیرسٹر کی ٹوپی وہان رکھی تھی اوسکا رنگ سیاہی مائل بھورا
تھا۔ س۔ اس صورت مین اوسکی رنگت سفید پوڑیہ کی سی نتھی۔ ج۔ نھین۔ سیاہی مائل
رنگ تھا۔ س۔ کیا اس ٹوپی سے اوسکا رنگ گہرا تھا۔ ج۔ بخوبی یاد نھین۔ س۔
تمنے پوڑیا کی سب دوا کو گلاس مین چھوڑ دیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ پانی مین ملا کر
چھوڑا تھا۔ ج۔ ہان اول مین نے بوتل مین پانی بھرا پھر اوس پوڑیہ کو اوسمین ڈالا
اور بوتل کو خوب ہلا کر اوسکو گلاس مین ڈالدیا۔ س۔ تمنے تمام و کمال بوتل کا پانی
گلاس مین ڈالدیا۔ ج۔ ہان سب پانی ڈال دیا ۔ س۔ اخیر پوڑیا مین کس قدر
دوا تھی۔ ج۔ اس گواہ نے چٹکی بھر ریت اوٹھائی جو سیاہی کے خشک کرنے کے
واسطے رکھی تھی اور کہا کہ اس قدر تھی یا شاید کسیقدر اس سے زیادہ ہوگی۔ س۔
اس ریت سے اوس پوڑیہ کی دوا کا رنگ سیاہی مائل تھا۔ ج۔ اسکا رنگ زیادہ سیاہی
مائل ہے اوسکا رنگ ہلکا تھا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ مترجم تم ترجمہ اچھا نھین
کرتے ہو اوسنے کہا تھا کہ تھوڑا کالا۔ س۔ تو معلوم ہوا کہ وہ دوا ٹوپی کی نسبت زیادہ
سیاہی مائل تھی مگر اوسکا رنگ اس ریت سے ہلکا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ جسوقت تمنے
اپنے مالک کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اوس روز ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو دیکھا تھا۔
ج۔ ہان مین بنگلہ پر تھا وہین اونکو مین نے دیکھا تھا۔ س۔ اب سالم کہان ہے۔
ج۔ مین نھین جانتا کہ وہ کہان ہے سنتا ہے کہ وہ قید ہے اور مین بھی کئی روز سے

قید تھا۔ س۔ تمکو یقین ہے کہ سالم قید ہے۔ ج۔ ہان مین جانتا ہون کہ وہ قید ہے۔
س۔ بیان کرو کہ پیدرو تمھارے ہمراہ کے مرتبہ مھاراجہ صاحب کی ملاقات کے واسطے
گئے تھے۔ ج۔ تین مرتبہ نوساری سے آکر اور ایک مرتبہ جبکہ وہ گوا اپنے گھر سے واپس آیا۔
س۔ کل چار مرتبہ ج۔ ہان چار مرتبہ۔ س۔ اس زہر دینے کا حال وہ کل جانتا ہے۔ ج۔ وہ کل
جانتا ہے۔ مھاراجہ صاحب نے خود مجھسے کہا تھا۔ س۔ تمنے مھاراجہ صاحب کو کہتے ہوے
خود سنا تھا۔ ج۔ ہان مین نے خود سنا تھا۔ س۔ تمنے کاغذ دیتے ہوے دیکھا تھا۔
ج۔ کون سا کاغذ۔ س۔ وہ کاغذ جسمین زہر تھا اور جسمین زہر ہونا تم جانتے تھے۔ ج۔
ایک پوڑیا دیتے ہوے مین نے دیکھا تھا۔ س۔ تمنے مھاراجہ صاحب کو کہتے ہوے سنا تھا
کہ اس پوڑیہ مین زہر ہے۔ ج۔ ہان مین نے کہتے ہوے سنا تھا۔ س۔ کب یہ بات ہوئی۔
ج۔ جب پیدرو گوا سے واپس آیا تھا۔ س۔ پیدرو کا اخیر جانا بھی تھا۔ ج۔ ہان۔
س۔ تم اوسکی تاریخ بیان کرسکتے ہو۔ ج۔ مجھکو تاریخ یاد نہین۔ س۔ میرے نزدیک
شروع نومبر ہوگا جبکہ تمکو یہ پوڑیہ دی گئی۔ ج۔ ہان یہ پوڑیہ مجھکو دی گئی اوسکے دو روز
بعد مین بلایا گیا تھا۔ س۔ تمکو یاد ہے کہ مھاراجہ صاحب نے تمکو پوڑیہ کب دی تھی۔
ہان مین بھولا جمعدار نے تمکو پوڑیہ دی تھی۔ ج۔ ہان اول مرتبہ جمعدار نے دو پوڑیان
دی تھین اور دوسری مرتبہ ایک پوڑیہ دی تھی۔ س۔ ان دو پوڑیون یا اس پاکٹ
سے پہلے پیدرو کو پوڑیہ دی گئی تھی۔ ج۔ ہان اول میری اس پوڑیہ سے دی گئی
تھی۔ س۔ یعنے قبل اخیر پوڑیہ کے۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمنے پیدرو کے پوڑیہ ملنے سے ایک دو روز
بعد پوڑیہ پائی تھی۔ ج۔ دو روز کے بعد۔ س۔ بعدہ تمکو معلوم ہوا تھا کہ پیدرو کو کیا دیا گیا۔
ج۔ مجھکو معلوم نہین نہ یہ جانتا ہون کہ اوسکے پاس پوڑیہ ہے یا نہین۔ س۔ کیا تم سب ایک
ہی کام مین مصروف تھے یعنے کرنیل فیر صاحب کے مارڈالنے مین۔ ج۔ ہان ہم سب شریک
تھے۔ س۔ تمنے پیدرو سے کسواسطے دریافت نہین کیا کہ اوسنے اس پوڑیہ کو کیا کیا۔ ج۔ مین کیون دریافت کرتا
وہ اپنے کام پر ہوشیار تھا مین اپنے کام پر ہوشیار تھا مین اپنے کام پر ہوشیار تھا (قہقہہ ہوا) مین نے دریافت
نہین کیا۔ س۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمنے پیدرو کو چھوڑ دیا کہ جب وہ چاہے زہر

دے اور جب تم چاہو تم زہر دو۔ ج۔ مہاراجہ صاحب کو بڑی جلدی تھی اونھون نے
مجھے اور پیدرو سے کہدیا تھا کہ یہ کام جلدی کرنا۔ س۔ تمکو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی۔
ج۔ سالم اور یسونت راو دونون تاکید کیا کرتے تھے۔ س۔ پس اوسوجہ سے تمکو معلوم ہوا
کہ مہاراجہ صاحب کو جلدی ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ مگر تمسے کہدیا گیا تھا کہ چار مہینے کے بعد
یہ پوڑیہ اثر کریگی۔ ج۔ ہان مجھسے کہا تھا کہ دو تین مہینے کے بعد اثر کریگی۔ س۔ تمنے
کبھی پیدرو سے نہین پوچھا کہ اونکی پوڑیہ کیا ہوئی۔ ج۔ کبھی نہین پوچھا۔ س۔ تمنے پیدرو
کو مجرم ہونا کب بیان کیا کہ وہ بھی کرنیل فیر صاحب کے مارڈالنے مین تمھارا شریک ہے۔
ج۔ مین نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو اوسکو مجرم کہا تھا۔ س۔ تمنے اوسکا نام کرنیل
فیر صاحب کے روبرو نہین لیا۔ ج۔ نہین۔ س۔ کیون نہین۔ ج۔ مجھکو خوف تھا۔ س۔
تمکو کیا خوف تھا۔ ج۔ اگر کوئی شخص کوئی بات کرتا ہے تو کیا کہنے کے واسطے کیا کرتا ہے۔
س۔ یہ پوڑیہ تمھاری پیٹی مین غلطی سے رہ گئی تھی۔ ج۔ ہان غلطی سے رہ گئی تھی۔ س۔ کیا تمنے
دونون معتاد پوڑیہ کی دین اور ایک غلطی سے رہ گئی۔ ج۔ کل معتاد چار تھین تین دی
گئین اور ایک غلطی سے رہ گئی۔ س۔ کیا وجہ تھی کہ تمنے اس معتاد کو رہنے دیا۔ ج۔ غلطی سے
رہ گئی۔ س۔ اس سے تمھاری غرض کیا ہے کہ غلطی سے رہ گئی۔ ج۔ اس سے غرض یہ ہے کہ
مین نے پوڑیہ کو جیب مین رکھا اور رکھکر بھول گیا کہ کہان رکھی۔ س۔ تمنے وہ کام کیون
نہین کیا جسواسطے انعام دیے جانے کا وعدہ ہوا تھا۔ ج۔ مجھکو خوف تھا کہ صاحب کو یکایک
کچھ نہو جاے۔ س۔ کیا تمنے اس سیاہی مائل پوڑیہ کی دوا ۹۔ نومبر کو بالکل ڈالدی تھی۔
ج۔ تھوڑی ڈالی تھی اور باقی کو رکھ لیا تھا۔ س۔ تھوڑی سی جس قدر کہ تمنے ہمکو دکھائی
کیا تم جانتے تھے کہ فوراً اوسکی تاثیر ہوگی۔ ج۔ مین جانتا تھا کہ دفعتہً اوسکی تاثیر نہوگی۔ مگر
مجھکو مہاراجہ صاحب متواتر کہلا بھیجتے تھے کہ جلدی کرو۔ س۔ اور کسیکو
معلوم نتھا کہ تمھارے پاس یہ زہر باقی ہے۔ ج۔ کسیکو معلوم نتھا۔ س۔ تمنے کسیسے کہا بھی نہ
ج۔ مین نے کسی سے نہین کہا۔ س۔ پس تمھارے ساتھی جانتے ہونگے کہ تمنے اس تمام
پوڑیہ کا استعمال کیا۔ ج۔ ہان وہ یہی جانتے تھے۔ س۔ کیا وہ کوئی پولیس کا آدمی تھا

جسنے تمھاری پیٹی مین سخت چیز دیکھی تھی ج ہان اول مجھسے دریافت کیا گیا کہ تمھاری پیٹی کہان ہے س تمنے بتایا تھا کہ میری پیٹی کہان ہے جسمین تم زہر رکھتے تھے ج مین نے نہین بتایا س کیا تمکو یاد تھا کہ پیٹی مین زہر باقی ہے ج مجھکو یاد نتھا اگر یاد ہوتا تو مین اوسکو نکال کر پھینک دیتا س جب تمنے پوڑیا کو دیکھا تو تمکو تعجب ہوا ج ہان مجھکو تعجب ہوا اور مین گھبرا گیا س اگر میری یاد صحیح ہے تو تمنے کہا تھا کہ جب تمسے اکبر علی نے پوچھا کہ تم اپنی چیزین اپنی کہان رکھا کرتے تھے تو تمنے کہا تھا کہ پیٹی مین ج ہان مین نے یہی کہا تھا۔ س اوسوقت اکبر علی نے کہا تھا کہ پیٹی منگوائی جاے ج مجھسے کہا تھا کہ پیٹی کہان ہے مین نے کہا تھا کہ بہادر کے پاس ہے س تمنے بہادر کو پیٹی کیون دی تھی ج مین نے نہین دی صاحب رزیڈنٹ جدید نے دی تھی۔ س اوس شخص کو تمھاری پیٹی کب دی گئی تھی ج میرے روبرو دی گئی تھی لیکن مجھکو دن یاد نہین ہے س کتنے دنون کے بعد پولیس کو پوڑیہ ملی تھی ج بہت دن کے بعد مگر مجھکو یاد نہین کہ کتنے دنون کے بعد س تمکو مطلق اس بات کا خیال نہین رہا کہ یہ تمھاری پیٹی جو دوسرا شخص ہنیتا ہے اوسمین ایک پوڑیہ زہر کی ہے ج اس پوڑیہ کو مین بالکل بھول گیا تھا س جب کرنیل فیر صاحب نے تمھارے اظہار لیے تھے اور تمسے دریافت کیا تھا کہ دوبارہ زہر دینے کا تمھارا شک کسپر ہے اور تمنے کہا تھا کہ فیقو پر ہے کیونکہ فیقو کرنیل شارٹ صاحب اور کرنیل بار صاحب کے نسبتین چند باتون کی نسبت ماخوذ ہوا تھا۔ ج ہان مین نے اپنی جان بچانے کے واسطے اوسکا نام لیا تھا س اول تمنے خون کرنا چاہا اور پھر ایک بے گناہ شخص کو ماخوذ کرتے تھے۔ ج یہ لوگ بھی دربار ریزیڈنسی (مہاراجہ صاحب) مین جایا کرتے تھے اگر اونھون نے زہر دیا بھی ہوتا تو مجھکو کس طرح معلوم ہوتا س بہرصورت تمنے اپنے ہی جان بچانے کے واسطے اوسکو ماخوذ کیا ج جب صاحب رزیڈنٹ نے مجھسے دریافت کیا تو مین نے جواب دیا کہ بہت آدمی شہر مین رہتے ہین اور یہان آتے جاتے ہین س پس تمنے ایک بے گناہ شخص کو ماخوذ کرنا چاہا حالانکہ خون کرنے کا تمنے ارادہ کیا تھا۔ ج چونکہ یہ سب لوگ شہر مین رہتے تھے اسسلیے اونکو مینے ماخوذ کرنا چاہا تھا س صاحب نے تم سے یہ پوچھا تھا کہ تمھارا احتمال زہر دینے مین کسپر ہے

تمنے جواب دیا کہ فیضو پر۔ ج۔ مین نے کہا تھا کہ فیضو شہر مین رہتا ہے میرا احتمال اوسپر ہے
س۔ کیا تمنے کہا تھا کہ فیضو پر میرا احتمال ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ یہ تو تم بھول گئے کہ مین نے
زہر کی پوڑیہ پیٹی مین رکھی ہے مگر اس بات کو نہین بھولے کہ ہمنے زہر دیا ہے اور اتہام اسکا
فیضو پر لگایا۔ ج۔ ہان پوڑیہ رکھہ کر بھول گیا تھا۔ س۔ اور فیضو کو ماخوذ کیا۔ ج۔ بہت
آدمی اوسکا نام لیتے تھے اوسوقت مین خاموش ہو رہا۔ س۔ نہین نہین۔ تم خاموش نہین
ہوے تھے تمنے کہا تھا کہ فیضو پر میرا شک ہے۔ ج۔ ہان مجھسے دریافت کیا گیا تو مین نے
کہا کہ فیضو شہر مین رہتا ہے میرا شک اوسپر ہے۔ س۔ یعنے قتل کے ارادے کا شک ہے
ج۔ ہان۔ مین صرف پوڑیون کو جانتا ہون۔ س۔ اس سے تمھارا مطلب کیا ہے۔
ج۔ مجھے یہ شک تھا کہ جیسے پوڑیان مجھکو اور بیدرو کو دی گئی ہین ویسی ہی پوڑیان
اورون کو بھی دی گئی ہونگی۔ س۔ اس لیے تمنے اونکو ماخوذ کیا۔ ج۔ ہان۔ س۔ جب
تم بعد لیے جانے اظہار روبرو کرنیل فیر صاحب کے رہا کیے گئے تو تم کہان رہے۔ ج۔ مین
گھر مین تھا اور مین نے صاحب سے درخواست کی تھی کہ مجھکو پٹہ ملجاے یعنے مین پھر نوکر
رکھا جاؤن۔ س۔ کیا تم پھر نوکر رکھے گئے۔ ج۔ نہین۔ صاحب نے کہا تھا کہ صاحب تک
تحقیقات کیواسطے آتے ہین بعد تحقیقات کے نوکر رکھے جاؤگے۔ س۔ بھاؤ پوناکر نے تمھاری
نسبت کچھہ کہا تھا۔ ج۔ مین نہین جانتا کہ اوسنے کچھہ کہا ہو۔ س۔ کیا تمنے اوس سے کہا تھا
کہ وہ تمھاری نسبت کچھہ کہے۔ ج۔ جب مین اپنے گھر مین رہتا تھا کہین باہر نہین جاتا تھا۔
س۔ کیا تمھاری یہ غرض ہے کہ تم خوب جانتے تھے کہ بھاؤ پوناکر نے تمھاری نسبت کچھہ
نہین کہا۔ ج۔ نہین۔ س۔ ذرا خبردار ہو کیا تمھارا یہ مطلب ہے کہ تمنے بھاؤ پوناکر سے کچھہ
باتین نہین کین۔ ج۔ نہین۔ س۔ کیا تم یہ کہتے ہو کہ تمنے اوسکو نہین دیکھا۔ ج۔ جب وہ بنگلہ
پر آتا تھا مین اوسکو دیکھتا تھا۔ س۔ قبل دینے زہر کے تمنے اوسکو دیکھا تھا۔ ج۔ جب
صاحب روانہ ہونے والے تھے اوسوقت مین نے اوسکو دیکھا تھا۔ س۔ یعنے بعد دینے
زہر کے۔ ج۔ ہان۔ س۔ پس مین خیال کرتا ہون کہ اوس سے اور تمسے دربارۂ دینے زہر کے
کچھہ باتین ہوئین۔ ج۔ نہین نہین۔ کچھہ باتین نہین ہوئین۔ س۔ کیا تمھارا یہ مطلب ہے کہ

تمسے اور اوس سے کبھی اوس معاملے مین باتین نہین ہوئین ج مجھکو یاد نہین شاید کبھی کی ہون س مین تمکو یاد دلاتا ہون۔ تمکو یاد ہوگا کہ درمیان تمھارے اور اوسکے مہاراجہ صاحب کے بارے مین باتین ہوئی تھین ج کبھی نہین ہوئین س کیا تمنے مہاراجہ صاحب کے باب مین اوس سے کچھہ باتین کی تھین یعنے بعد دینے زہر کے ج نہین مین نے کبھی مہاراجہ صاحب کے بارے مین کوئی بات نہین کی س کیا تم سے اوسنے نہین پوچھا تھا کہ مہاراجہ صاحب اسبات کو جانتے ہین یا نہین ج اوسنے مجھے نہین پوچھا س کیا تمھاری یہ غرض ہے کہ تمنے کبھی اوسکے روبرو مہاراجہ صاحب کا نام نہین لیا ج نہین لیا س قبل تمھارے اظہار کے جو کرنیل فیر صاحب نے لیے تھے تمنے بھاؤ پونا کر کو نہین دیکھا ج نہین س جب تمھارے اظہار لیے گئے تو بھاؤ پونا کر موجود تھا ج کیا مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو س ہان مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو ج مین نے اوسکو وہان نہین دیکھا وہ وہان موجود تھا س اوسوقت تمنے بھاؤ پونا کر کو نہین دیکھا ج مین نے اوسکو نہین دیکھا س پس مین خیال کرتا ہون کہ ایک لاکھہ روپیہ کی طمع سے تمنے اپنے حاکم کے مارڈالنے کا وعدہ کیا ج ہان مین غریب آدمی تھا ایک لاکھہ روپیہ کی طمع مین آگیا س بوجہ غریب ہونے اور ایک لاکھہ روپیہ کی طمع سے تمنے مارڈالنا چاہا تھا ج ہان مین غریب آدمی تھا لاکھہ روپیہ کی طمع سے مین نے ایسا کرنا چاہا تھا س مین تم سے پھر سوال کرتا ہون اسواسطے کہ تم غریب آدمی تھے تمنے بطمع زر مارڈالنا چاہا جن ایام مین کہ تم چھوٹے ہوے تھے مہاراجہ صاحب کے پاس تم کسواسطے نہین گئے ج مین ڈرتا تھا کہ اسواسطے نہین گیا مجھکو اس امر مین گفتگو کرنے کا خوف تھا س تمنے صاحب کے شربت مین جمعہ اور ہفتہ کو زہر نہین ڈالا تھا ج نہین مین نے دوشنبہ کے روز ڈالا تھا اوسی روز اوسکی خبر ہوگئی س تمنے صرف اوسی روز زہر ڈالا تھا ج ہان مین نے صرف اوسی روز زہر ڈالا تھا س جمعہ اور ہفتہ کے روز جس کسی صاحب نے گلاس مین زہر ڈالا ہو تو تمکو اوسکی خبر نہین ہے ج جمعدار نے ہفتہ کے روز مجھکو زہر کی پوڑیہ دی تھی اور مجھکو کچھہ معلوم نہین س جب سے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے تمھارے اظہار لیے تھے تمنے پولیس کے آدمیون کو

دیکھا ہے۔ ج۔ اوسوقت سے مین حراست مین ہون چنانچہ ابھی تک ہون۔

سوالات جو ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ کیے۔

س۔ جب تم اول مرتبہ مہاراجہ صاحب کے پاس گئے تو تمسے مہاراجہ صاحب نے کچھ زہر کا ذکر کیا تھا۔ ج نہین مجھ سے کچھ ذکر نہین کیا۔ س۔ اونھون نے تمسے کیا کہا تھا۔ ج۔ اونھون نے صرف اس قدر کہا کہ بنگلہ پر جو بات ہو اوسکی اطلاع مجھکو کیا کرو۔ س۔ مہاراجہ صاحب سے زہر دینے کا ذکر اول کب آیا تھا۔ ج۔ نوساری سے پانچ چھ مہینے واپس آنے کے بعد۔ س جس دوشنبہ کو تمنے کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا تھا اور اوس زہر کا دیا جانا معلوم ہو گیا اور اوسکے بعد تم کہتے ہو کہ مین اپنے گھر مین رہا۔ ج۔ ہان جس روز سے کہ مجھپر زہر دینے کا شک ہوا مین اپنے گھر مین رہا۔ س یشونت راؤ یا سالم کبھی تمھارے گھر پر آتے تھے۔ ج نہین۔ س تمھاری معطلی کے بعد بھی نہین آئے۔ ج نہین میرے گھر کبھی نہین آئے۔ س۔ بغیر یشونت راؤ اور سالم کے تم کبھی مہاراجہ صاحب کے پاس گئے تھے۔ ج نہین۔ س۔ اپنی معطلی کے بعد تم اپنے گھر رہے کیا تمکو اپنے گھر پر پہرہ رہنے کا احتمال تھا یا تم یہ خیال کرتے ہو کہ حکام تمھاری کارروائی پر نگرانی کرتے ہین۔ ج۔ مجھکو یاد نہین مین اپنے گھر سے کہین باہر نہین نکلا۔ س۔ سارجنٹ ہیلن مائن صاحب نے تمسے اوس نشان کی بابت دریافت کیا تھا جو تمھارے پیٹ پر ہے وہ نشان اب بھی ہے۔ ج۔ ہان ہے۔ س۔ تمنے کبھی یہ نشان کسی ڈاکٹر کو دکھایا تھا۔ سارجنٹ ہیلن مائن صاحب بولے کہ نشان بھی بہت اچھی جگہہ پر ہے جہان پر کہ لنگوٹی کے رکھنے کا حال یہ شخص بیان کرتا ہے۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ گری صاحب مہربانی کرکے آپ اوس نشان کو دیکھیے چنانچہ ڈاکٹر گری صاحب گواہ کو باہر لے گئے اور نشان کو دیکھا بعد اسکے ایڈوکیٹ جنرل نے ڈاکٹر گری صاحب کے اظہار لیے اون سے دریافت کیا کہ آپ نے اس گواہ کو دیکھا اونھون نے کہا کہ ہان دیکھا ایک انچھ یا آدھا انچھ ناف کے پاس تین نشان ہین یعنے جہان کہ پاجامہ باندھا جاتا ہے وہ نشان مثل تیزاب یا گرم لوہے یا پھوڑے کے معلوم ہوتے ہین یا جس طرح آبلہ کا نشان پڑجاتا ہے یا کسی ایسی چیز کا نشان ہے جس سے کہ کھال جل جاتی ہے۔

بعدہ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے سوال کیا کہ آپ سن چکے ہین کہ اس گواہ نے کیا
اظہار دیے ہین یعنے اوسنے بیان کیا کہ شیشے کے منہ پر روئی لگی تھی اور روئی مین سے
وہ چیز نکل کر اوسکے پیٹ مین لگ گئی۔ کیا آپ خیال کرسکتے ہین کہ اوسکے بیان کے موافق
ایسے نشان پڑگئے ہون۔ ج۔ ہان سفید سنکھیا سے ایسے نشان پڑجاتے ہین۔س کیا آپ
خیال کرتے ہین کہ بغیر رگڑنے سنکھیا کے کہال پر نشان پڑسکتا ہے۔ ج۔ ہان اگر سنکھیا کھال
سے لگ جاے۔س کتنی دیر مین سوزش معلوم ہوگی۔ ج ایک گھنٹہ مین۔س۔ ایسا نشان
کیا ایک گھنٹہ مین پڑجاے گا ج ہان۔س کیا حقیقت مین ایسا خیال کرتے ہین کہ یہ نشان جو
اس گواہ کے جسم پر ہے وہ اسیطرح سے ہوگئے ہین۔ ج۔ ہان مجھکو یہی یقین ہے یعنے یہ کہ اگر
سنکھیا جسم سے لگتی تو ایسا نشان پڑجاتا۔س چونکہ آپ ڈاکٹر ہین اور بوجہ ڈاکٹر ہونیکے
آپ کمیشن مین رہے اور اسکے اظہار آپ نے سُنے پس ازروی فن ڈاکٹری کے بیان کرسکتے ہین
کہ اس شخص کے جسم پر اسیطرح سے کہ جیسا وہ بیان کرتا ہے نشان پڑگئے ہین۔ ج۔ ہان۔
س۔ مجھکو یقین ہے کہ اس گواہ کے اظہارون پر بخوبی غور کرکے آپ ایسا بیان کرتے
ہین۔ ج ہان۔س اگر آپ اس شخص کے اظہار نہ سنتے اور آپ کی راے طلب ہوتی تو آپ
کیا بیان کرتے۔ ج۔ مین بیان کرتا کہ یہ نشان تیزاب یا گرم لوہے کے ہین۔س۔ مین ان معاملون
سے واقف بخوبی ہون لیکن کیا آپ بیان کرسکتے ہین کہ ایسے نشان ہندوستانیون کے جسم
پر اکثر ہوتے ہین۔ ج۔ ہان مین خیال کرسکتا ہون۔ بعد اس کے ایڈوکیٹ جنرل نے
ڈاکٹر صاحب سے سوالات کیے۔س کیا سنکھیا تیزاب کی خاصیت رکھتا ہے۔ ج ہان۔
س مین سمجھا کہ آپ کی راے ہے کہ اگر سنکھیا گھول کر بوتل مین ڈالیجاے اور وہ جسم سے لگے
تو ایسے نشان پڑسکتے ہین۔ ج۔ ہان پڑسکتے ہین۔س۔ سر رچرڈ میڈ صاحب نے کہا کہ اگر
تیزاب ایک پھوڑے پر لگایا جاے تو ایسا نشان پڑسکتا۔ ج ہان پڑسکتا ہے لیکن پھوڑے
کی حالت دیکھنے سے۔ بعد اس کے راوجی بلوایا گیا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے اوس سے سوال
کیا کہ جب تم دو شنبہ کو سنکھیا کا استعمال کرچکے تو بوتل کو کیا کیا تھا۔ ج مین نے اوس بوتل کو
ایک صندوق کے پیچھے چھپادیا تھا۔س کس جگہہ چھپاکر رکھا تھا۔ ج جہان کہ برآمدے

کے روبرو گاڑیان آکر کھڑی ہوتی ہین س کیا وہان پر شیشی تمکو ملین ملی - ج -
پولیس کے لوگون نے آکر تلاش کیا تھا لیکن اونکو شیشی نہین ملی - س شیشی کتنی بڑی
تھی - ج اتنی بڑی - (گواہ نے بتایا کہ اونگلی کے برابر تھی) صاحب ایڈوکیٹ جنرل
نے کہا کہ اب چار بج گئے ہین کسی گواہ کے شاید اظہار نہ لیے جاین گے -
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہان اب فضول ہے بعدہ کمیشن برخاست ہوئی -

اجلاس روز نہم

آج بروقت اجلاس کے سب ممبر موجود تھے سر لوئیس پلی صاحب دوپہر تک رہے مگر
حضور ملہر راؤ دن بھر موجود رہے اور مہاراجہ سیندھیا بھی بعد دوپہر کے دیر تک کمیشن سے
غیر حاضر رہے بروقت شروع اجلاس کے صاحب ایڈووکیٹ جنرل نے صاحب پریسیڈنٹ
سے دریافت کیا کہ مائی لارڈ فوا گنا ہو کہ شنبہ کو روز کمیشن کا اجلاس نہوگا کیا یہ بات صحیح ہے صاحب پریسیڈنٹ نے
کہا کہ مین بھی اسکا تذکرہ کرنیکو تھا شنبہ کو روز ہندؤن کی تعطیل ہو شنبہ کو اجلاس نہوگا - صاحب ایڈوکیٹ جنرل
نے کہا کہ صرف شنبہ کو روز صاحب پریسیڈنٹ نے فرمایا - ہان - بعدہ مسمی نرسو راجانا گواہ بلایا گیا -

اظہار مسمی نرسو راجانا گواہ

اس شخص نے بیان کیا کہ مین رزیڈنسی بڑودہ کے چپراسیون کا جمعدار ہون مجھکو رزیڈنسی
مین نوکری کرتے ہوے ۲۳ - یا ۲۴ - برس ہوے اور ۱۷ - یا ۱۸ برس سے عہدہ جمعداری
پر تھا میری تنخواہ سولہ ماہواری تھی یہی تنخواہ جمعدار کی ہے وہی ۱۰ روپیہ ماہواری راؤجی
حوالدار کو ملتے تھے مین شہر کے اندر رہتا تھا ہر روز سات یا آٹھ بجے صبح کے رزیڈنسی مین
اپنے کام پر حاضر ہوا کرتا اور شام کے ۶ بجے چلا جاتا رزیڈنسی کی کچہری کبھی ساڑھے چھ بجے
برخاست ہو جاتی تھی تو اوس وقت مین گھر کو چلا آتا تھا مجھکو وہ زمانہ یاد ہے جبکہ بڑودہ
مین کمیشن کا اجلاس ہوا تھا اوس وقت راؤجی نے مجھسے گفتگو کی تھی اور مجھ سے کہا تھا کہ سالم
اور رشوت کہتے ہین کہ تمکو مہاراجہ صاحب کے پاس جانا چاہیے مین نے جواب دیا کہ میرے گھر
مین بیماری ہے مین ابھی نہین جا سکتا - اور سوا اس کے فی الحال مجھکو اپنے کام سے فرصت
نہین ہے جب بڑودے سے کمیشن برخاست ہوئی تو راؤجی اور سالم نے پھر مجھ سے لاہان

جانے کا تذکرہ کیا۔ مین سالم کو اوسوقت سے جانتا ہون جبکہ وہ رزیڈنسی مین آیا
کرتا تھا بعد وفات مھاراجہ کھانڈے راؤ کے مین جمنا بائی کی خدمت مین تھا اون کے
پاس سے رزیڈنسی کو واپس آیا۔ کرنیل بار صاحب کے زمانے مین سالم رزیڈنسی کو آیا
کرتا تھا جبکہ جمنا بائی رزیڈنسی مین رہا کرتی تھین اوس زمانے مین اون کے پاس میری
تعیناتی ہوئی تھی۔ مجھکو حکم تھا کہ جبتک وہ یہان رہین تم بھی اون کے پاس رہو جب
وہ پونا کو گئین اوسوقت بھی دو مھینے تک مین اون کے پاس رہا اوس زمانے مین
کرنیل بار صاحب بڑودہ کے رزیڈنٹ تھے اور جب اسٹر مگر صاحب آئے اونھون نے بھی
مجھکو جمنا بائی کے پاس مقرر رکھا یشونت راؤ جاسوس نے دو تین مرتبہ مجھسے کہا کہ تم مھاراجہ
صاحب سے ملاقات کرو سالم اور راؤجی نے بھی کہا تھا دوشنبہ اور جمعرات کے روز جبکہ مھاراجہ
صاحب رزیڈنسی کو آتے تھے تو سالم اور راؤجی مجھے ہمیشہ یہی کہا کرتے تھے آخر مین مھاراجہ صاحب
کی ملاقات کے واسطے راضی ہوا اور برخاست کمیشن سے بیس پچیس روز کے بعد مھاراجہ صاحب
کے پاس مین گیا اوس روز راؤجی اور سالم اور ایک شخص اور جو راؤجی کے ساتھ تھا اور
مین مھاراجہ صاحب کے پاس گئے۔ اول ہم یشونت راؤ کے گھر پر آئے وہان سے مھاراجہ صاحب
کے محل کو گئے۔ سر رچرڈ میڈ صاحب نے مترجم سے پوچھا کہ باڑہ کیا معنے۔ مترجم نے کہا دربار
یا حویلی کو کہتے ہین گواہ نے بیان کیا کہ راؤجی اور ایک شخص میرے ہمراہ گئے تھے یشونت راؤ
اور ایک اور دوسرا آدمی دوسرے رستہ سے گئے محل کی پشت پر جو ایک باغ ہے اوسمین
ہو کر ہم لوگ محل مین پہونچے یہ باغ جدید تیار ہوا ہے مین اس باغ کا نام نہین جانتا۔ جب
ہم محل مین پہونچے تو مین زینہ پر بیٹھ گیا جب یشونت راؤ مھاراجہ صاحب کو اپنے ہمراہ لائے
اوسوقت سالم نے مجھکو اوپر بلایا جو شخص راؤجی کے ساتھ گیا تھا وہ نیچے ٹھہرا رہا۔
جب ہم اوپر گئے تو مھاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی سلام کرکے مین زمین پر بیٹھ گیا یشونت راؤ
اور راؤجی اور مھاراجہ صاحب سے کچھ باتین ہوا کین مھاراجہ صاحب نے خفا ہو کر کہا کہ اس
شخص کو تم کیون لائے یہ بچا آدمی ہے راؤجی نے کہا کہ اب بچپن نہ کرے گا۔ مھاراجہ صاحب
نے کہا کہ رزیڈنسی مین جو خبرین ہوا کرین وہ مجھکو بھی کرو مین نے کہا بہت اچھا۔

اس ملاقات مین صرف یہی گفتگو ہوئی اور کچھہ نہین - ایک مہینہ بعد یا ایک مہینے سے کچھہ کم مین پھر مہاراجہ صاحب کی ملاقات کو گیا راوجی اور سالم میرے ساتھہ گئے تھے جو شخص سالم کے ساتھہ گیا تھا اوسکا نام کاربھائی تھا - اس مرتبہ بھی مہاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی کاربھائی کو سب نے نیچے چھوڑدیا اور ہم لوگ اوپر گئے یہ شخص رزیڈنسی کا پنکھے والا ہے - ہماری ملاقات مہاراجہ صاحب سے ۹ - یا ساڑھے ۹ - بجے رات کے ہوئی مین آٹھہ یا ساڑھے آٹھہ بجے رزیڈنسی سے روانہ ہوا کرتا تھا مہاراجہ صاحب کے ساتھہ سالم اور یشونت راو ہوا کرتے تھے جب مہاراجہ صاحب مقام نوساری کو گئے تو صاحب رزیڈنٹ کے ہمراہ مین بھی وہان گیا تھا مہاراجہ صاحب کے ہمراہ صرف سالم تھا یشونت راو نہین گیا - جب نوساری گئے تھے سالم صاحب رزیڈنٹ کے احاطے مین رہا کرتا تھا اس احاطہ مین کئی اور سوار رہا کرتے تھے راوجی نے مجھکو مقام نوساری ایک مرتبہ انعام دلوایا تھا اسکا ذکر سالم اور مہاراجہ صاحب سے پہلے ہو چکا تھا جب مجھکو انعام دیا تو راوجی نے مجھہ سے کہا تھا کہ تمکو ڈیڑہ سو روپیہ انعام کے ملے ہین مین نے کہا کہ مین اس روپیہ کو کیا کرون یہ کہکر سالم کے پاس وہ روپیہ راوجی چھوڑ آئے جب سالم نوساری سے گیا تھا تو راوجی نے اوسکے ہاتھہ یہ روپیہ میرے گھر بھجوادیا چنانچہ سالم نے وہ روپیہ میرے بھائی کو دیدیا جب مین بڑودے کو آیا تو معلوم ہوا کہ وہ روپیہ میرے بھائی کے پاس پہونچ گیا جب مہاراجہ صاحب نوساری مین تھے تو کبھی مہاراجہ صاحب کے پاس تنہا مین نہین گیا جب صاحب رزیڈنٹ اون کے پاس جاتے تھے تو مین بھی ہمراہ جاتا تھا جب مہاراجہ صاحب بڑودے کو واپس آئے تو مہینے ڈیڑہ مہینے کے بعد اون کے سلام کیواسطے پھر گیا اور حسب دستور اول یشونت راو کے مکان پر ہم اور راوجی گئے - اور وہان سے مہاراجہ صاحب کے پاس حاضر ہوے اس مرتبہ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ جو کچھہ رزیڈنسی مین واقع ہوا کرے بذریعہ تحریر ہمارے پاس بھیجدیا کرو راوجی نے کہا بہت اچھا جو شخص آوے گا اوسکا نام لکھکر آپکے پاس بھیجدونگا سالم نے مہاراجہ صاحب سے مرہٹی زبان مین کہا کہ مہاراج شادی کا انعام ان لوگون کو نہین ملا ہے -

مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اسکا تم کچھہ بندوبست کرو اسیقدر بات ہوئی تھی ہمکو کچھہ روپیہ

اوس وقت نہین ملا لیکن دس پندرہ روز کے بعد آٹھ سو روپیہ سالم لایا اور ہمنے اوس
روپیے کو باہم تقسیم کر لیا یعنے مین نے سالم اور راوجی نے یہ روپیہ لیا اور کسیقدر رنگا پنکھے والے
کو بھی دیا راوجی ہر شخص کا نام جو رزیڈنسی مین آیا کرتا تھا لکھ کر مہاراجہ صاحب کے
بھیجنے کو مجھے دیا کرتا مین یشونت راو کے مکان پر جا کر سالم کو دیدیتا اسیطرح بیس یا پچیس
پرچہ مہاراجہ صاحب کو گئے دوشنبہ اور جمعرات کے روز یہ پرچہ نہین بھیجے جاتے تھے کیونکہ
ان دونون روز مہاراجہ صاحب خود آیا کرتے تھے اس روپیے کے ملنے سے ایک مہینے یا
سوا مہینے کے بعد پھر ہم مہاراجہ صاحب کے پاس سلام کرنے کے واسطے گئے اوس روز مہاراجہ
صاحب سے ملاقات ایک چھوٹے کمرے مین ہوئی جہان کہ بڑے بڑے شیشے رکھے ہوے تھے
وہان کچھ پیتل کے بتی دان اور ایک گھنٹہ بھی رکھا ہوا تھا سالم اور یشونت راو مہاراجہ صاحب
کے پاس موجود تھے مہاراجہ صاحب نے سالم سے کچھ باتین کر کے ہم لوگون سے کہا کہ صاحب
مجھسے بہت ناراض ہوتے ہین کچھ علاج کرنا چاہیے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ مین کچھ شے
تمکو دونگا ایسی کوشش کرو کہ اونکی حلق اور پیٹ تک پہونچ جاے مین نے جواب دیا کہ
کھانے پینے مین تو میرا کچھ اختیار نہین ہے نہ میرے روبرو وہ کھاتے ہین راوجی نے کہا
کہ چلکو ترے کا شربت تو پیتے ہین اوسمین ڈال دو مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اگر تم ایسا کام کروگے
تو تمکو مالامال کر دونگا تمکو نوکری کی حاجت نرہیگی یہ گفتگو دس یا پندرہ منٹ تک ہوئی
مجھکو ٹھیک یاد نہین لیکن اس قدر کہہ سکتا ہون کہ زہر دینے سے تین چار مہینے پیشتر
کا یہ ذکر ہے اس گفتگو کے بعد سالم نے مجھکو ایک پوڑیہ دی پوڑیہ بقدر ایک انگشت کے تھی
یہ پوڑیہ احمد آباد کے کاغذ کی بنی ہوئی ہے جب مین رزیڈنسی کو واپس آیا تو مین نے وہ پوڑیہ
راوجی کو دیدی اوسکے چوتھے پانچوین روز سالم اور یشونت راو کو بنگلہ پر دیکھا مجھسے سالم
نے دریافت کیا کہ تمنے راوجی کو وہ پوڑیہ دیدی مین نے کہا ہان دیدی آٹھ دس روز
کے بعد مین دسہرہ کے سلام کو مہاراجہ صاحب کے پاس گیا حسب معمول اول ۹ بجے یشونت راو
کے مکان پر گیا اور وہان سے ہمراہی راوجی اور رنگا کے مہاراجہ صاحب کے محل کو گیا
جس کمرے مین ہمیشہ ملاقات ہوتی تھی اوسمین مہاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی سالم اور

یشونت راؤ مہاراجہ صاحب کے پاس موجود تھے جب مہاراجہ صاحب نے مجھکو دیکھا تو مغلظات گالیان دین اور کہا کہ تم لوگ پاجی ہوگالیان دینے کے بعد مہاراجہ صاحب نے ہمسے کہا کہ ابتک تم لوگون نے کچھ نہین کیا مین نے کہا کہ راؤجی کو معلوم ہوگا مین کچھ واقف نہین ہون راؤجی نے کہا کہ جو کچھ میرا کام تھا مین کرچکا وہ دوا جو مہاراجہ صاحب نے دی تھی اگر اچھی نہو تو اسکو مین کیا کرون۔ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اچھا مین دوسری پوڑیہ بھیجون گا اور کہا کہ اسکو اچھی طرح سے ڈالنا۔ کل کے روز تمھارے پاس سالم کے ہاتھ پوڑیہ پہونچے گی چنانچہ اوسکے دوسرے روز جب اپنے مکان سے مین نکلتا تھا تو سالم نے مجھکو پوڑیہ دی اور مین نے اوسکو لاکر راؤجی کے حوالہ کردیا۔ یہ پوڑیہ پانچ سات روز قبل ۹۔ نومبر کے دی تھی۔ ۹۔ نومبر کو صبح کے آٹھ بجے مین اپنے مکان سے آیا تب راؤجی کو ڈیوڑہی پر بیٹھے ہوے دیکھا جو صاحب کی کچہری کے متصل ہے اوس روز صبح کو مجھسے اور راؤجی سے کچھ باتین نہین ہوئین تھوڑی دیر کے بعد جب گلاس مین نمبر معلوم ہوا تو ہلچل مچ گئی مجھسے راؤجی نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب آئے تھے اور گلاس جیب مین رکھکر لے گئے سوا اسکے اور کچھ باتین راؤجی سے نہین ہوئین۔ اوسکے دوسرے روز کرنیل فیر صاحب نے میرے اظہار لیے مین اپنے عہدے پر قائم رہا اور پھر بموجب حکم مسٹر سوٹر صاحب کے مین گرفتار ہوا۔ ۹۔ نومبر سے اوس روز تک مین گرفتار ہوا راؤجی سے کچھ باتین نہین ہوئین قبل میرے اظہار کے مجھسے کسینے نہین کہا کہ راؤجی نے کیا اظہار دیا اور اظہار دینے سے پہلے مجھسے معافی کا وعدہ نہین ہوا جب میرے اظہار لیے گئے تو سر لوئیس پیلی صاحب وہان بیٹھے تھے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے سوال کیا کہ مسٹر سوٹر صاحب اور سر لوئیس پیلی صاحب نے قبل لینے پہلے اظہار کے تم سے کچھ کہا تھا۔ ج۔ کچھ نہین کہا وہ میرے اظہار سنتے رہے۔ س۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ تمسے قصور کے معاف ہونے کا کچھ ذکر آیا تھا۔ ج۔ نہین۔ بعد اسکے گواہ نے بیان کیا کہ جب سے مین قید ہوا ہون سپاہیون کے پہرے مین ہون چند روز تک ہندوستانی سپاہیون کے پہرے مین رہا اور اسکے بعد گورون کے پہرے مین ہون مجھکو خوب یاد ہے کہ گرزر

مین رزیڈنسی کے باغ مین گیا تھا وہان مین نے سب نوکرون کو دیکھا مجھکو شرم آئی کہ
بعد اس قدر مدت کے میری قسمت مین لکھا تھا کہ مین ایسی حرکت کرون اور اب کیونکر
منھہ دکھاؤن پس مین کنوئین مین گر پڑا۔ راوجی کے پیٹ مین جو نشان ہے اوسنے قبل
۹۔ نومبر کے وہ مین روز مجھکو دکھایا تھا وہ جگھہ سوجی ہوئی مثل پھوڑے کے تھی اوسنے
کہا کہ مین نے یہان شیشی رکھی تھی اوس سے میرا یہ حال ہوگیا۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب

س۔ کس قدر عرصے سے تم رزیڈنسی مین نوکر ہو۔ ج ۲۴۔ برس یا اس سے زیادہ
مدت سے نوکر ہون۔ س۔ تم سے اور کرنیل فیر صاحب سے کبھی ناراضی نہین ہوئی یا کوئی
وجہ شکایت کی تو نہین ہوئی۔ ج نہین۔ مین کرنیل فیر صاحب کو اپنا مان باپ سمجھتا تھا
وہ مجھکو کھانے کو دیتے تھے میری بدقسمتی تھی کہ مین نے لوگون کا کہنا مان لیا۔ س۔
تمھاری بدقسمتی ہو یا نہو لیکن روپیہ کی طمع سے تم اپنے باپ اور مالک کے زہر
دینے پر راضی ہوے۔ ج مجھکو راوجی نے ترغیب دی تھی میری قسمت مین یہی لکھا تھا
س۔ تمنے یہ سب کام روپیے کی لالچ سے کیا کیون تمنے کیا یا نہین۔ ج مجھکو روپیہ کبھی
نہین ملا صرف مہاراجہ کی شادی مین ملا تھا س۔ اس کام کے واسطے تمکو کیا ملنے والا
تھا۔ ج مجھسے وعدہ کیا تھا کہ میرے واسطے کچھہ بہتر ہوگا س۔ پس تمکو یقین تھا کہ تمھاری
نوکری مین ترقی ہوگی اور تمکو روپیہ ملے گا۔ ج ہان یہی سمجھا تھا س۔ پس یہی بات
سمجھکر تم بھی اس معاملے مین شریک ہوے۔ ج۔ ہان۔ س۔ مگر جو کچھہ کہ تم آج بیان
کرتے ہو اس بیان کے واسطے تمکو کچھہ نہ ملے گا۔ ج کچھہ نہین ملے گا۔ س۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ
تم روپیہ لے کر دروغ حلفی نہ کر دگے۔ ج نہین۔ س۔ پس روپیہ لیکر تم خون کروگے اور دروغ حلفی
نہ کروگے۔ ج مین کیا کرون میری قسمت مین یہی تھا میری کمبختی تھی۔ س۔ تم کہتے ہو کہ جو کچھہ رزیڈنسی مین
ہوتا تھا راوجی لکھہ لیا کرتے تھے اور لکھہ کر مہاراجہ صاحب کی بھیجنے کو ہمین دیا کرتے تھے۔ ج ہان چٹھی لکھہ کر مین
سالم کو دیدیا کرتا تھا س۔ یہ پرچہ کاغذ کا ہوتا تھا یا کوئی کتاب ہوتی تھی یا اور کچھہ ہوتا تھا۔ ج
ایک پرچہ کاغذ کا ہوتا تھا جو مہر سے بند کیا جاتا تھا یہی پرچہ ہر روز جایا کرتا تھا۔

س۔ ایسا کوئی پرچہ تمھارے پاس اب نہین ہے۔ ج نہین۔ س۔ تمکو معلوم ہے کہ
اون پرچون مین سے کوئی پرچہ اب کہین ہوگا ج یہ پرچے سالم کے پاس ہون گے
یا سرکار کے پاس س۔ اب بیان کرو کہ تمسے اور مہاراجہ صاحب سے اول ملاقات کس
کمرے مین ہوئی تھی ج۔ ایک چھوٹا کمرہ تھا اور اوسمین ایک پنج بچھی ہوئی تھی س۔
سب کمرہ کا حال بیان کرو۔ ج اس کمرے مین دو بڑے بڑے آئینے تھے ایک گھڑی تھی
اور چونکہ رات کا وقت تھا کمرے کے اور اسباب کا مین نے خیال نہین کیا۔ س۔ کیا
ایک ہی کمرے مین تمسے اور مہاراجہ صاحب سے ملاقات ہوا کی یا مختلف کمرون مین۔ ج
ہمیشہ ایک ہی کمرے مین ملاقات ہوتی تھی۔ س۔ اس کمرے مین غسلخانہ بھی تھا۔ ج۔
شاید ہو۔ کیونکہ چارون طرف دروازے اور کمرے تھے س۔ پس تم کہتے ہو کہ اس کمرے
کے پاس کوئی غسلخانہ نہ تھا۔ ج۔ ہان شاید ہو مین نہین کہہ سکتا۔ س۔ تم کہتے ہو کہ دروازے
اور بہت سے کمرے تھے تمنے کوئی غسلخانہ نہین دیکھا۔ ج۔ مین نے غسلخانہ نہین دیکھا۔
س۔ دروازون کے خیال سے تم کہتے ہو کہ شاید کوئی غسلخانہ ہوگا۔ ج ہان۔ س
مگر تم خود واقف نہین ہو۔ ج نہین۔ س۔ مہاراجہ صاحب کے پاس حال مین بھی گئے
تھے۔ ج۔ نہین۔ س۔ کرنیل فیر صاحب نے تمھارے اظہار خود لیے تھے یا کسی اور شخص سے
اپنے روبرو لوائے تھے۔ ج خود لیے تھے۔ س۔ تمنے کرنیل فیر صاحب سے اقرار کیا تھا
کہ سچ کہوگے اور سوا سچ کے اور کچھ نہ کہوگے۔ ج۔ ہان۔ مگر مین نے اون سے سچ نہین
کہا تھا میرے اظہار اونھون نے لکھہ لیے تھے۔ س۔ تمھارا دل اوسوقت گواہی نہین
دیتا تھا کہ تمکو جھوٹ نہ بولنا چاہیے۔ ج۔ نہین۔ مین نے اون سے اصلی حال نہین بیان
کیا تھا س۔ پس اسکو بھی تم قسمت پر حوالہ کرو کہ تمھاری قسمت مین تھا کہ کرنیل
فیر صاحب کے سامنے بہت سا جھوٹ بولو۔ ج۔ ہان میری قسمت مین یہی تھا مین کیا
کرون۔ س۔ تمھارا کیا مذہب ہے۔ ج ہندو۔ س۔ مین ان باتون سے بخوبی واقف
نہین ہون۔ منجملہ اور جھوٹ باتون کے کیا تمھاری قسمت مین یہ بات تھی کہ تم فیضو پر تہمت
لگاؤ۔ ج ہان۔ مین نے یہی بیان کیا۔ س۔ تم جانتے تھے کہ فیضو بے گناہ ہے۔ ج۔

فیضو اور ایک مسلمان آیا کرتے تھے سالم بھی آیا کرتا تھا۔س۔ مین پھر سنون تمنے کیا
کہا۔ج۔ فیضو اور سالم آیا کرتے تھے۔ اور ایک پادری صاحب بھی بنگلہ پر آیا کرتے تھے
سالم کی عادت تھی کہ فیضو کے مکان پر جاکر بیٹھا کرتا تھا اسیوجہ سے مین نے اوسکا نام لیا
س۔ پادری صاحب کو شربت مین زہر کے ڈالنے سے کیا غرض تھی۔ج۔ فیضو کا مکان
رزیڈنسی کے احاطے مین تھا اکثر لوگ اوسکے مکان مین جاکر بیٹھا کرتے تھے س پس اسیوجہ
سے تمنے فیضو پر تہمت لگائی۔ج۔ چونکہ رزیڈنسی کے کل ملازمون نے اوسکا نام لیا تھا اسواسطے
مین نے بھی اوسکا نام لکھایا۔س۔ پس اسی غرض سے ہمنے خیال کیا کہ تمھارے اظہار بھی
اور لوگون کے اظہار سے مطابق ہون۔ج۔ ہان۔س۔ تم جانتے تھے کہ وہ بیان تمھارا
بالکل غلط تھا۔ج۔ ہان مین نے جھوٹ بیان کیا تھا۔س۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ تمنے اور
راوجی نے اس قدر اتفاق کیا تھا کہ فیضو کو مجرم بناو۔ج۔ ہمنے باہم اتفاق نہین کیا۔س۔ تم جانتے ہو
کہ راوجی نے ایسا ہی بیان کیا ہی۔ج۔ کل ملازمون نے ایسا ہی بیان کیا تھا۔س۔ کیا راوجی سے اور تمسے
قبل اظہار کے کچھ گفتگو ہوئی تھی۔ج۔ نہین وہ قبل میرے اظہار کے قید ہوگیا تھا۔س۔ مگر وہ ۱۰۔ تاریخ
سے پہلے قید نہین ہوا تھا تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ اور نوکرون نے فیضو کا نام لیا تھا۔ج۔ عبداللہ اور
پیدو اور ایک مسلمان حمال نے فیضو کا نام لیا تھا۔س۔ مین خیال کرتا ہون کہ تم نہین
جانتے تھے کہ راوجی اور اور نوکرون نے مہاراجہ صاحب کو اس جرم مین شریک کیا ہے۔
ج۔ مین واقف نتھا۔س۔ مگر ہم جانتے ہین کہ تم واقف تھے کہ راوجی نے مہاراجہ صاحب
کو جرم مین شریک کیا۔ج۔ نہین۔س۔ مین خیال کرتا ہون کہ جو کچھ تمنے آج بیان کیا
وہ بالکل صحیح ہے اور بجز سچ کے اور کچھ تمنے بیان نہین کیا۔ج۔ ہان۔ آج بجز سچ کے
مین نے اور کچھ بیان نہین کیا بعدہ ممبران کمیشن نے ٹفن کھانے کے واسطے برخاستگی
ٹفن کھانے کے بعد جب ممبران کمیشن پھر اجلاس پر آئے تو سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے
نرسو گواہ سے پھر سوالات کرنا شروع کیے۔س۔ تمنے مہاراجہ صاحب سے کل کئی مرتبہ
ملاقات ہوئی۔ج۔ پانچ چھہ مرتبہ۔س۔ یہ تمکو خوب یاد ہے مگر صحیح تعداد بتاو۔ج۔
شاید پانچ دفعہ۔س۔ مہربانی کرکے میرے سوال کا صاف جواب دو۔ج۔ مین شاید نہین جانتا

ج- مین جانتا ہون کہ پانچ مرتبہ۔ س۔ ہان مین بھی ایسا ہی جانتا ہون۔ مگر جب تم
سے اول تین مرتبہ مھاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی تھی تو کچھہ ذکر زہر کا آیا تھا یا نھین
ج- نھین س۔ جب تمھاری چوتھی مرتبہ مھاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی تھی تو اوس وقت
کون کون شخص تھا۔ ج۔ یشونت راو رسالدار۔ مھاراجہ صاحب۔ راوجی اور مین تھا۔
س۔ اس ملاقات مین یہ بات قرار دی گئی تھی کہ پوڑیہ تمکو بھیجی جاے گی۔ ج۔ ہان۔
س۔ اگر یاد ہو تو مھینا اور تاریخ بیان کرو۔ ج۔ مجھکو نہ تاریخ یاد ہے نہ مھینا۔ س۔
اگر تاریخ اور مھینا نھین بیان کرسکتے تو یہ بتاؤ کہ زہر دیے جانے سے کس قدر پہلے یہ گفتگو
ہوئی تھی۔ ج۔ ایک پوڑیہ ۵-۲- روز پہلے اور دوسری پوڑیہ سات آٹھہ روز پہلے۔
سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے مترجم سے کہا کہ شاید تم صحیح صحیح ترجمہ نھین کرتے ہو ہرچند
مین تمھاری زبان سے ناواقف ہون لیکن مجھکو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے مترجم کرسٹ جی
نے جواب دیا کہ میرا افسر مترجم میری طرف سے جواب دیتا ہے اوس سے دریافت کیجیے
کہ مین نے ترجمہ غلط کیا یا صحیح۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ گواہ سے دریافت
کرو کہ جب اول مرتبہ زہر کا ذکر آیا تو وہ بخوبی سمجھتا تھا کہ صاحب کے زہر دینے کا یہ ذکر ہے
ج- ہان۔ س۔ کیا اول ہی مرتبہ تمھارے روبرو ایسا تذکرہ ہوا تھا۔ ج۔ ہان۔
س۔ تمھارے روبرو اول مرتبہ یہ ذکر ہوا تھا۔ ج۔ ہان میرے روبرو اول مرتبہ یہ ذکر
ہوا تھا شاید راوجی کے روبرو اوس سے پیشتر بھی ہوا ہوگا۔ س۔ تم مھاراجہ صاحب
کی ملاقات کے واسطے پھر بھی گئے تھے۔ ج۔ ہان دسہرہ کی تعطیلون مین جبکہ دوسری پوڑیہ
مجھکو ملی تھی۔ گیا تھا۔ س۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چوتھی ملاقات پر تمکو ایک پوڑیہ دی گئی
اور ایک پوڑیہ پانچوین ملاقات پر۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ جب چوتھی ملاقات پر تمکو
پوڑیہ دی گئی تھی اور وہ کارگر نھین ہوئی تو تمکو پانچوین ملاقات پر پوڑیہ دی گئی۔ ج۔
ہان مھاراجہ صاحب مجھپر خفا ہوے اور دوسری پوڑیہ مجھکو دی۔ س۔ اب تم مجھسے بیان
کرو کہ جب آخر مرتبہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا اوس سے کے روز پہلے مھاراجہ صاحب
سے تمھاری ملاقات ہوئی۔ ج۔ پانچ یا سات روز پہلے۔ مگر مجھکو خوب یاد نھین ہے۔

س - تمنے راؤجی سے دریافت کیا تھا کہ تمکو جو چوتھی ملاقات مین پوڑیہ ملی اوسکو تمنے کیا کیا - ج ہان مین نے دریافت کیا تھا کیونکہ سالم مجھسے روز پوچھا کرتا تھا -
راؤجی نے مجھسے کہا کہ مین نے پوڑیہ کو ڈال دیا مگر کچھہ کارگر نہین ہوئی اسکو مین کیا کرون
س - جب تمھارے حاکم کو زہر دیا جاتا تھا تو تمنے کچھہ عذر کیا تھا - ج - کس کے روبرو -
س - راؤجی سے - ج نہین - س تم کہتے ہو کہ راؤجی نے تمکو بھوڑا دکھایا تھا کیا اوسنے
یہ بھوڑا قبل آخر ملاقات مہاراجہ صاحب کے دکھایا تھا یا بعد ملاقات کے - ج قبل
یا بعد مجھکو یاد نہین - س جو شیشی راؤجی کو دی گئی تھی وہ تمنے دیکھی تھی - ج - ایک
شیشی صندوق کے نیچے بنگلہ مین رکھی ہوئی دیکھی تھی - س جب وہ دی گئی تھی تمنے
شیشی کو دیتے ہوے دیکھا تھا - ج کچھہ دیکھا تھا مین نے بخوبی نہین دیکھا کہ پوڑیہ تھی
یا شیشی تھی مین آگے تھا اور راؤجی پیچھے کھڑا تھا - س - پوڑیہ تھی یا نہین - ج -
مین نہین کہہ سکتا کہ پوڑیہ تھی یا نہین - س یہ تمھارا بیان اخیر مرتبہ کا ہے - ج - ہان
س - تمنے دریافت کیا تھا کہ راؤجی نے اوسکو کیا کیا - ج - مجھکو یاد نہین ہے کہ مینے
اوس سے دریافت کیا ہو مگر مجھکو یاد ہے کہ راؤجی نے وہ بھوڑا جو اوسکے پیٹ مین ہو گیا
تھا مجھکو دکھایا تھا - س سوا اس شیشی کے تمنے کوئی شیشی اور بھی دیکھی تھی ج نہین - س -
تمسے راؤجی نے کہا کہ شیشی کا استعمال مین نے کیا - ج - یہ مجھکو یاد نہین کہ اوسنے استعمال
کرنے کا ذکر مجھسے کیا یا نہین -

دوبارہ اظہار جو ایڈوکیٹ جنرل نے ترسو کے لیے

س - تمنے ابھی سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب سے کہا کہ شیشی بنگلہ مین صندوق کے
نیچے رہا کرتی تھی - ج - ہان - س تمھاری غرض بنگلہ کہنے سے رزیڈنسی کا مکان ہے -
ج - ہان - س تمنے یہ شیشی خود دیکھی تھی - ج - مین نے خود دیکھی تھی - س - تمکو یاد
ہے کہ تمنے وہ شیشی اول مرتبہ کب دیکھی تھی ج مین نے صرف ایک مرتبہ دیکھی تھی
بخوبی یاد نہین کہ کب دیکھی تھی - س تمکو یاد ہے کہ کسوقت تمنے یہ شیشی دیکھی تھی -
ج - راؤجی نے مجھکو شیشی دکھائی تھی اور کہا تھا کہ اسمین دوا ڈال کر اور بخوبی ہلا کر

مین ملاکر شربت مین ڈالیجاے گی س ۹۔ نومبر سے کتنے دن پہلے تمکو شیشی دکھائی تھی
ج۔ مجھکو بخوبی یاد نہین س۔ تم کہتے ہو کہ مجھکو یاد نہین ہے کہ راوجی اور رزیڈنسی
کے نوکرون نے مہاراجہ صاحب پر جرم ثابت کرنا چاہا تھا یا نہین ج۔ ہان۔ مین کہتا
ہون کہ مین نہین جانتا۔ س۔ تمکو معلوم ہے کہ کمیشن کے روبرو کس کس شخص کے اظہار
لیے گئے ہین ج۔ مین پہرے مین تھا اور آج پہرے سے نکلا ہون مجھکو کس طرح معلوم
ہوتا۔ س۔ تمسے کسی شخص نے کہا کہ کس کس گواہ کے اظہار ہو چکے ہین ج۔ نہین میرے
پاس کوئی شخص آنے نہین پاتا دور سے مجھکو روٹی پھینک دیجایا کرتی تھی۔ س۔ مسٹر ڈکراو
نے کہا کہ تم ۳-۴ برس کے نوکر ہو کمیشن کی نشست سے پہلے بھی تم کبھی مہاراجہ صاحب
کے پاس گئے تھے۔ ج۔ مین کبھی نہین گیا جب اس سے پہلے کمیشن بیٹھی تھی اوسوقت سے
مین نے مہاراجہ صاحب کے پاس جانا شروع کیا۔ س۔ مسٹر ڈکراو نے کہا کہ تم کھانڈی راو
کے پاس بھی دسہرہ کا انعام لینے کے واسطے جایا کرتے تھے۔ ج۔ نہین۔ س۔ کیا تم صحیح صحیح
بیان کرتے ہو۔ ج۔ ہان صحیح صحیح بیان کرتا ہون اوس زمانے مین انعام دینے کا قاعدہ
دربار مین نہ تھا چند سردار براہ راست انعام دیا کرتے تھے س جب مہاراجہ صاحب نے
تمکو زہر دینے کی ترغیب دی تھی اور تم جانتے تھے کہ یہ بات نہایت بری ہے تو تمنے اپنے
لڑکے بالون کے واسطے کچھ انتظام کر لیا تھا۔ ج۔ مین مہاراجہ صاحب کے زبانی وعدہ پر
قائم رہا۔ س۔ تم جانتے ہو کہ کسی شخص کو زہر دینے کا بہت بڑا جرم ہے پس مہاراجہ صاحب
دس بارہ آدمیون کے روبرو کیونکر ایسی گفتگو کرتے ج دس بارہ آدمی نہ تھے صرف دو
آدمی تھے یعنی مین اور راوجی۔ س۔ جس قدر سنکھیا دی گئی وہ کم تھی یا زیادہ تھی اور
کیا مین دفعہ دی گئی۔ ج۔ مین نے اپنی عمر مین کبھی کسیکو سنکھیا نہین دی۔ مین نے
راوجی کو سنکھیا دیدی تھی۔ س۔ جب اول مہاراجہ صاحب سے تمھاری ملاقات ہوئی تھی
تو مہاراجہ صاحب نے تمکو لچا کہا تھا۔ پس لچا کہنے کے بعد بھی ایسا معاملہ تمھارے سپرد
کرتے۔ ج راوجی نے سمجھا دیا تھا کہ اب بچپن نہ کرے گا اسوجہ سے یہ کام میرے سپرد کیا گیا
س تم ہندو ہو۔ ج ہان۔ س۔ کون ہندو ہو ذات کیا ہے۔ ج۔ تلنگی کماتی ہندو ہون۔

س تمکو پولیس کا خوف ہے۔ ج کسو جہ سے۔ س سچ کہنے کے واسطے۔ ج سچ کے کہنے مین کیا خوف کرنا چاہیے۔ س تمکو یقین ہے کہ تم خود خطاوار ہو۔ ج ہان میری بدنصیبی ہے مجھکو بھی اِس معاملے سے تعلق ہے مین کیا کرون میری کمبختی ہے۔ س اگر سرکار تمھاری خطا معاف کرے گی تو خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہوگے۔ ج سرکار چاہیے معاف کرے یا نہ کرے سرکار میری مان باپ ہے جو چاہے سو کرے۔ س مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ اگر سرکار معاف کردے تو اور بھی تم سچ کہو۔ ج مین اسوقت بھی سچ کہہ رہا ہون اس سے زیادہ اور کیا سچ کہونگا۔ س سر دنکر راو نے کہا کہ بھلا اگر سرکار معاف کردے تو جو کچھہ باقی رہ گیا ہو وہ بھی بیان کروگے۔ ج اس سے بڑھکر اور کیا سچ بیان کرونگا اوسوقت سے سچ کہہ رہا ہون سرکار میری مان باپ ہے چاہے پھانسی دیدے۔ س۔ سر دنکر راو نے کہا کہ جس شخص کے پاس تمنے ۳۰ برس نوکری کی تمنے اوسی کو زہر دینا چاہا۔ جو کچھہ تمکو اور سچ کہنا ہو خدا کو حاضر ناظر سمجھہ کر بیان کرو۔ ج مجھکو خوف نہین ہے مین سچ کہتا ہون اور خدا کو حاضر ناظر سمجھتا ہون۔

صاحب پریسیڈنٹ نے مترجم سے کہا کہ تمنے گواہ سے یہ کہا ہے کہ خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہو۔ مترجم نے کہا ہان۔ اور گواہ نے بھی کہا کہ خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہتا ہون۔

اظہار جگا بھگوان گواہ

جگا گواہ بلایا گیا اور مسٹر انوزازنی صاحب نے اوسکے اظہار لیے اوسنے بیان کیا کہ مین رزیڈنسی کا پنکھے والا ہون مین راوجی حوالدار اور نرسو جمعدار کو جانتا ہون مین سالم اور یشونت راو سے بھی واقف ہون یشونت راو کا مکان بھی جانتا ہون شہر مین اوسکا مکان ہے۔ راوجی کے ساتھہ دو تین مرتبہ مین گیا صاحب مین یشونت راو کے مکان پر گیا تو اوسکے کارکن نے مجھکو پانسو روپیے دیے تھے سو روپیے میرے پاس رکھوائے گئے اور چار سو روپیے راوجی حوالدار لے گئے تھے یشونت راو کے کارکن نے یہ روپیے راوجی کو دیے تھے اول مرتبہ جب راوجی مہاراجہ صاحب کے پاس گئی تھے اوسکو چودہ یا پندرہ مہینے کا عرصہ گذرا دوسری مرتبہ جب مین راوجی کے ساتھہ گیا تو اول مرتبے سے آٹھہ

سات مہینے کے بعد گیا تھا اوس مرتبہ آٹھ یا سات بجے رات کا وقت تھا مین نے قیوتا اور راوجی اور سالم اور نرسو جمعدار کو وہان دیکھا تھا جب ہم لوگ وہان پہونچے تو مجھکو نیچے چھوڑ گئے اور سب لوگ اوپر چلے گئے یہ لوگ نظر باغ کے راستہ سے گئے تھے دو گھنٹے کے بعد یہ لوگ اوپر سے اوترے مجھکو ایک مرتبہ سے زیادہ کبھی روپیہ نہین ملا گواہ کو ایک کاغذ دکھایا گیا اوسنے اقبال کیا کہ میرا لکھا ہوا ہے گواہ سے کہا گیا کہ اسکو تم ہی پڑہو)۔
گواہ نے کہا کہ مین نے یہ کاغذ نرسو جمعدار اور راوجی کے کہنے سے لکھا تھا۔ جو کچھ وہ بتلاتے تھے مین لکھا کرتا تھا بعد لکھنے کے کبھی نرسو کو دیدیتا اور کبھی راوجی کو۔
ایڈوکیٹ جنرل نے صاحب پریسیڈنٹ سے کہا۔ کہ مائی لارڈ۔ یہ چھٹی بطور شہادت کے منظور کیجاے بشرطیکہ سارجنٹ بلین ٹائن صاحب منظور کرین یہ چھٹی سالم کے گھر سے ملی تھی سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے منظور کیا اور صاحب پریسیڈنٹ کی اجازت سے یہ چھٹی شہادت مین داخل کی گئی۔ اس چھٹی پر حرف ایکس کا نشان ہوا۔
مسٹر انورارٹی صاحب نے مندرجہ ذیل چھٹی کا ترجمہ پڑہا۔ آج بھایو پونا کر آیا اور اوسنے صاحب سے بیان کیا کہ مہاراجہ نے ایک نئی جورو کی ہے اوسکا نام گنگا بائی ہے اوسکا باپ دہوبی تھا مہاراجہ نے حکم دیا ہے کہ سات ہزار روپیہ نذرانہ پٹن محال سے اوسکو دیے جائین اور وہ آدمی نالش کرنے کو آئے ہین مگر کسی نے اونکی نالش کی سماعت نہین کی۔
دوم۔ باپو صاحب گیکوار آئے تھے صاحب نے پوچھا کہ تم کیسے ہو اونھون نے کہا کہ صاحب کی دعا سے اچھا ہون۔ بعدہ صاحب نے دریافت کیا کہ تم اپنے کام کیواسطے دادا بھائی اور شیودین (یا شاید شہاب الدین) کے پاس جاتے ہو باپو صاحب نے سنکر جواب دیا کہ میرے جانے کی اونکے پاس کیا حاجت ہے جبتک آپ موجود ہین مین کسیکو کچھہ نہین سمجھتا یہ لوگ انصاف اور انتظام سے واقف نہین ہین وہ لوگ آپسمین بیٹھہ بیٹھہ کر مشورہ کیا کرتے ہین۔
سیوم۔ مسمی بھاؤ پونا کر نے صاحب سے کہا کہ توپون کی آواز سنکر بہت لوگ خوش ہوے اور آپس مین جمع ہو کر کہنے لگے کہ کوئی بڑا صاحب آیا ہے اور خوش ہوے کہ اب ہماری داد فریاد سنی جاے گی۔ صاحب نے کہا کہ یہ جنرل صاحب ہین جو احمد آباد سے پلٹن کے

ملاحظے کے واسطے آئے ہین۔
چہارم۔ رکھما بائی کے بہائی نے عرضی دی ہے کہ میری بہن مجھہ کو ملے۔ صاحب اوس سے
بہت ناراض ہوے۔ پنجم۔ مین کل آؤن گا اور اپنے ساتھہ کو اس جی کو لاؤن گا۔
سالم کو بھیجدیجیے۔ دو چٹھی اور بھی اس گواہ کو دکھائی گئین اونسے کہا کہ مین ان سے
واقف نہین ہون نہ میری لکھی ہوئی ہین۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو
اس گواہ سے کچھہ سوال کرنا نہین ہین۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مین نے کچھہ
کاغذات دربارہ کرنیل فیر صاحب کے منگوانے کا وعدہ کیا تھا اور گورنمنٹ کو تاربرقی
بھیجی تھی مگر اوس کاغذ کے برآمد ہونے مین کسی قدر دقت ہے شاید گورنمنٹ کے
دفتر سے وہ کاغذ نہ ملے۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ مین نے آپ پر ظاہر
کر دیا ہے کہ مین کوئی بات ایسی پیش کرنا نہین چاہتا جس سے بدمزگی ہو مین اس کاغذ
کی نقل دون گا اگر کرنیل فیر صاحب اوسکو پڑھہ کر کہین کہ یہ نقل صحیح ہے تو وہ کافی ہوگا
دوبارہ کرنیل فیر صاحب کے اظہار کی ضرورت نہوگی۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ
بات مناسب ہے جب کرنیل فیر صاحب اوس نقل کو دیکھہ کر تسلیم کرین تو وہی نقل ممبران
کمیشن کو دیدی جاے۔

اظہار مسمی کاربھائی امان سنگہ گواہ کے

کاربھائی امان سنگہ بلایا گیا اور ایڈوکیٹ جنرل نے اوسکے اظہار لیے اوسنے بیان کیا
کہ مین پنکھہ والا ہون پچھلے سال پنکھے والون مین نوکر تھا مگر امسال نوکر ہوا ہون۔
چپراسیون کے حوالدار کو مین جانتا ہون مین رات کے وقت شہر کو کئی مرتبہ اوسکے ساتھہ
گیا تھا مجھکو ایسا یاد ہے کہ پانچ چھہ دفعہ شہر کو گیا ہون مگر یاد نہین کہ کتنے روز ہوے۔
جب وہ مہاراجہ صاحب کے پاس جاتا تو اول یشونت راؤ کے مکان پر جایا کرتا تھا مین
نہین کہہ سکتا کہ کے مرتبہ مہاراجہ صاحب کے پاس اون کے ساتھہ گیا جب وہ لوگ مہاراجہ
صاحب کے پاس راجہ کے مکان کو جاتے تھے تو مجھکو نیچے چھوڑ جاتے تھے۔
صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ کون کون آدمی تمھارے ساتھہ جایا کرتے تھے۔

گواہ نے کہا کہ راؤجی - سالم - نرسو جمعدار اور یشونت راؤ جایا کرتے تھے -

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س - رزیڈنسی مین کتنے دن تک تم پنکھے والون مین نوکر رہے - ج - اخیر مرتبہ پندرہ بیس روز نوکر رہا لیکن مین پہلے بھی نوکر رہ چکا ہون - س - میری غرض یہ ہے کہ تم کتنے دنون تک پنکھے والے رہے - ج مین دو مرتبہ رہا ایک مرتبہ ایک مہینے اور دوسری مرتبہ پندرہ یا بیس روز تک - س - اول مرتبہ تم کسکو کھینچتے ہو - ج - جب پنکھے چلنا شروع ہوے تھے - س - کوئی تاریخ بتاؤ کب چلنا شروع ہوے تھے - ج - ہولی کی تعطیلون کے بعد - س اخیر ہولی کی تعطیلون کے بعد - ج ہان - س تم کہتے ہو کہ مین ایک مہینے تک نوکر رہا - ج ہان - س دوسری مرتبہ کب نوکر ہوے - ج جب پنکھے کا موسم ختم ہونے کو تھا - س نوکر ہونے سے پہلے راؤجی اور نرسو کو جانتے تھے - ج - ہان مین جانتا تھا - س - تم قسم کھا سکتے ہو - ج - ہان - س - پس نوکری سے قبل اونکو جانتے تھے - ج - ہان - مگر جب سے نوکر ہوا اونکو زیادہ جاننے لگا - س تمنے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو بیان کیا تھا کہ تم کبھی زینے کے نیچے ٹھہرتے تھے اور کبھی زینے کے اوپر جاتے تھے - کیا یہ بات صحیح ہے - ج - ہان صحیح ہے - س تم کب سے حوالات مین ہو - ج ڈھائی مہینے ہوے - س کس وجہ سے حوالات مین ہو - ج گواہی دینے کے واسطے - س تمنے سچ کہا اس لیے تم قید کیے گئے - ج - ہان - س تم خانصاحب کی حراست مین کے روز رہے - ج - تین روز - بعدہ سوٹر صاحب کے پاس رہا - س پس جو کچھ تمنے بیان کیا اوسکو قبول کراتے ہوے تین روز خانصاحب کو لگے - ج - اونھون نے مجھے ایک روز کچھ بھی نھین کہا - س - تمھارے ساتھ جگا بھی رہتا تھا - ج مین نے اوسکو نھین دیکھا مین تنہا رہا کرتا تھا - س تمنے جگا کا بیان سنکر اپنا اظہار دیا تھا - ج - نھین - س - کیا جگا بھی قید تھا - ج - ہان -

سوالات جو صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کیے

س - اول روز تمسے کسی نے کچھ دریافت نھین کیا اور تمکو تمھارے گھر جانے دیا -

ج - مجھسے شام کے وقت دریافت کیا گیا تھا مگر گھر جانے کی اجازت ہو گئی تھی س
دوسرے روز بھی تمسے کچھہ دریافت ہوا تھا - ج - مجھسے کچھہ دریافت نہین ہوا - س
تیسرے روز مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو کچھہ اظہار دیا تھا - ج - ہان - س - اوسیوقت
سے تم حراست مین ہو - ج نہین دوسرے روز سے - س - اوسوقت سے تم برابر حراست
مین ہو - ج ہان جب سے کہ مہاراجہ صاحب پکڑے گئے ہین - اوسکے دوسرے روز سے -
بعد اس کے صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اب چار بج گئے ہین - صاحب پریسیڈنٹ
نے کہا کہ اب عدالت کل جمع ہو گی -

اجلاس روز دہم

گیارہ بجے حسب معمول کمیشن کی نشست ہوئی - عالیجناب مہاراجہ سیندھیا اور رلمھر راؤ
موجود تھے سر لوس پیلی صاحب دوپہر سے پہلے آئے تھے لیکن بعد دوپہر کے شریک
نہین ہوے اظہار راوجی بانزوتم گواہ کے شروع ہوے اوس کے اظہار مسٹر الوزار ی صاحب
نے لیے - اونسے بیان کیا کہ مین خنخت پرہون راوجی حوالدار رزیڈنسی کو جانتا ہون -
دیوالی سے پہلے اونسے مجھسے کچھہ زیور کے بنوانے کے واسطے کہا تھا چنانچہ مین نے اوسکے
ہمراہ جاکر شیو لال زرگر کا مکان بتا دیا - زیور مفصلہ ذیل بنوایا گیا تھا -
ایک جوڑی پانون کے کڑون کی - ایک کنٹھی - ایک جوڑی کنگن - دو چھلے سونے
کے وزنی ایک تولہ - ایک کندھنی لڑکے کی - ایک جوڑی کڑہ لڑکے کی پانون کی -
کاتک کے مہینے مین یہ زیور بننا شروع ہوا تھا جو چیز تیار ہوتی گئی راوجی کو ملتی گئی -
عدالت مین جو کاغذ مین ہے ستار کا حساب ہے -
صاحب پریسیڈنٹ نے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب سے پوچھا کہ آپ کو اس حساب کے
داخل ہونے مین کچھہ عذر ہے اونھون نے جواب دیا کہ نہین لیکن سنار اس حساب کی
تصدیق کے واسطے بلایا جاے -

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س - کیا وجہ ہے کہ راوجی نے یہ زیور تمھاری معرفت بنوایا - ج - مین شہر کے اندر رہتا تھا

اور راوجی کو مین جانتا تھا مجھسے راوجی نے دریافت کیا تھا کہ تم کسی سنار سے واقف ہو
مین نے کہا ہان جانتا ہون س یہ سنار کہان رہتا ہے۔ ج سڑک پر پیپل کے درخت کے نیچے
رہتا ہے س کیا اوس جگہہ راوجی بھی رہتا ہے۔ ج نہین وہ شہر مین نہین رہتا ہے۔

اظہار شیولال وتل

شیولال وتل بلایا گیا اور ایڈوکیٹ جنرل نے اوس کے اظہار لیے اونسے بیان کیا کہ مین
سنار ہون میرا مکان گنپت راو مہادیو کے مکان کے قریب ہے یعنے اوس سڑک پر جو شہر
کے باہر ہے مین کمپو مین نہین رہتا ہون مین راوجی بانرو تم کو جانتا ہون اوس سے میری
ملاقات ہے اونسے کچھہ زیور کسی شخص کے واسطے بنوایا تھا جسکے واسطے یہ زیور بنا تھا وہ ایک
پٹہ والا ہے راوجی اوسکا نام ہے وہ صاحب کے پاس رزیڈنسی مین نوکر تھا۔ میری حساب
بہی سے معلوم ہوگا کہ مین نے کیا کیا اوسکا زیور بنایا ہے یہ میری ہی حساب بہی ہے جو رکھی
ہے لکھنا پڑھنا مین نہین جانتا دوسرے شخص سے لکھوا لیا کرتا تھا۔

س۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا چونکہ تم لکھنا پڑھنا نہین جانتے اسلیے تم سب حساب
کتاب زبانی یاد رکھتے ہوگے ج۔ گواہ نے بیان کیا کہ مین یہ حساب نہین پڑھ سکتا آپ
خود پڑھیے یا اور کسی سے پڑھوایے اور کہا کہ دیوالی سے پہلے راوجی نے ایک جوڑی پانون
کے کڑے کی ایک کنٹھی۔ ایک جوڑی کنگن اور اور کئی چیزین بنوائی تھین جو چیز تیتی تھی۔
راوجی کے پاس بھیج دیتا تھا مجھکو یاد نہین کہ دیوالی سے دس پندرہ روز قبل یہ زیور
بن گیا تھا۔ یا دیوالی کے بعد تک بنا جو زیور کہ اسوقت یہان موجود ہے اوسمین ایک زنجیر
سونے کی نہین ہے جو مین نے بنائی تھی تین سو یا چار سو پچہتر روپیہ کا زیور بنایا تھا مجھکو
زبانی یاد نہین حساب مین درج ہے مجھکو کل روپیہ مع مزدوری کے مل گیا۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو اس گواہ سے کچھہ دریافت کرنا نہین ہے۔

اظہار دولب منودداس

اس شخص کے اظہار مسٹر انورارٹی صاحب نے لیے اونسے بیان کیا کہ مین سنار ہون اور
راوجی کو جانتا ہون مین اور راوجی ایک ہی بازار مین رہتے تھے مین نے راوجی کیواسطے

چار چیزین بنائی تھین انہو نکا نام کرنی ہے اور وہ کان مین پہنے جاتے ہین اور اس
زیور کی زنجیرین بھی بنائی تھین - سوا اس کے کچھ زنجیرین اور بھی کانون کے واسطے
بنائی تھین جب خدر مین نے راوجی سے روپیہ پایا اوسکا حساب میرے پاس موجود ہے -
یہ بھی جو لکھی ہوئی ہے میرے حساب کی ہے رسٹس - دیکھو گیارہوین اساڑہ سدی مین کیا
لکھا ہے - ج - گیارہوین اساڑہ سدی تاریخ لکھی ہے کہین سمبت نہین لکھے شاید سمبت ۱۹۳۱
ہون گے - اسمین کچھ رقمین لکھی ہین جنکی میزان گیارہ روپیہ آٹھہ آنہ ہے - سوا اس کے اور بھی
چند رقمین مفصلہ ذیل لکھی ہین -
ساتوین اساڑہ بدی مین عہ پھر عہ لکھے ہین - نوین اساڑہ بدی عہ پھر عہ سونے
کی زنجیرون کے واسطے دیے گئے تھے دسوین تاریخ کو آٹھہ روپیہ اور دیے گئے مین نے کل مبلغ
عہ پائے تھے چنانچہ مین نے راوجی کے واسطے دو چھلے - دو بالی - دو کانون کی زنجیرین
بنائی تھین - سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ اس گواہ سے مجھکو کچھ سوال نہین کرنا ہے -

اظہار ولیت گوبند رام

ولیت گوبند رام بلایا گیا اور ایڈوکیٹ جنرل نے اوسکے اظہار لیے اوسنے کہا کہ مین
یشونت راو کو جانتا ہون وہ گیکواڑ کا نوکر ہے مین اوسکے پاس سوا تین برس سے نوکر تھا
صندوق وغیرہ کی کنجیان میرے پاس رہا کرتی تھین جو کچھ وہ کہتا تھا مین کیا کرتا تھا -
مین اوسکا کارکن تھا مین بجگا اور راوجی کو پہچانتا ہون اگر وہ میرے روبرو آئین تو مین
اونکو فوراً پہچان لون چنانچہ عدالت نے اونکو بلایا - گواہ نے کہا کہ یشونت راو کو مین نے
ایک مرتبہ بارہ یا چودہ مہینے ہوے اوسوقت دیکھا تھا رات کے آٹھہ بجے دونون میرے مکان
پر آئے تھے اور پانچ سو روپیہ سکہ بڑودے کے بموجب حکم یشونت راو کے راوجی اور بجگا کو
دیے تھے یشونت راو اوسوقت مکان کے اوپر تھے - سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا
کہ مجھکو اس گواہ سے کچھ سوال نہین کرنا ہے -

اظہار جگن لال متعلق امور درد اس گواہ

اس شخص کے اظہار مسٹر انور اربی صاحب نے لیے اوسنے بیان کیا کہ مین اجراے فوجداری

برودہ کا نوکر ہون مین سالم کو جانتا ہون وہ گیکوار کا نوکر ہے جس روز گیکواڑ کے پولیس کا گارد
اوسکے مکان پر مقرر ہوا تھا شاید تاریخ ۲۳- دسمبر کی تھی دن مجھکو یاد نہین گارڈ کے
مقرر ہونے سے ایک روز پہلے اوسکے مکان پر ہرمزجی آردشیر دیا کے ساتھ مین گیا یہہ
حضور فوجدار ہین اور مکان کی تلاشی لینے کے واسطے گئے تھے بمبئی کے پولیس کا ایک حوالدار
بھی ساتھ تھا اس بات کے کہنے پر میر امام علی حوالدار عدالت مین بلائے گئے گواہ نے کہا
یہی شخص اوس روز ہمارے ساتھ گیا تھا حضور فوجدار گیکواڑ کی سرکار مین نوکر تھے جب
سالم کے گھر کی تلاشی ہوئی تو ایک رومال مین کچھہ کاغذ بندہے ہوے ملے اون کاغذونکو
حضور فوجدار اپنے مکان پر لے گئے اور اونکو بند کرکے مُہر لگا دی اوسپر ایک ٹکٹ لگا کر
لکھہ دیا کہ یہ کاغذ سالم کے مکان سے برآمد ہوے گواہ کو ایک رومال دکھا کر پوچھا گیا کہ
وہ رومال یہی تھا گواہ نے کہا کہ مین بخوبی نہین کہہ سکتا کہ یہی تھا بعد اس کے پھر اوس سے
کہا گیا کہ تم بخوبی غور سے دیکھو کہ یہی رومال ہے جب گواہ نے غور سے دیکھا تو کہا کہ ہان
وہ رومال یہی ہے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو اس گواہ سے کوئی سوال نہین کرنا ہے

اظہار میر امام علی گواہ

میر امام علی کے اظہار مسٹر انوراری صاحب نے لیے اونسے بیان کیا کہ مین بمبئی کی پولیس کا
حوالدار ہون جب ہرمزجی اور دواسیر دیا سالم کے مکان مین تلاشی کے واسطے گئے تھے
مین اون کے ہمراہ تھا میرے روبرو ایک پلندہ کاغذون کا ملا تھا اس پلندے پہ
اوسوقت مہر کر دی گئی اور صاحب کے دکھانے کے واسطے ایک پہرے کے ہمراہ لایا تھا یہ
پلندہ سالم اور منی بھائی کے روبرو کھولا گیا تھا جبتک پلندہ نہین کھولا گیا وہ پولیس
کے پہرے مین تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اس گواہ سے مین کچھہ دریافت نکرونگا

اظہار منی بھائی جس بھائی

منی بھائی جس بھائی جو رزیڈنسی کے ایک ہندوستانی اسسٹنٹ ہین بلائے گئے اور مسٹر
انوراری صاحب نے اون کے اظہار لیے اونھون نے بیان کیا کہ ۲۹- نومبر کو جب امام علی
کاغذون کا ایک پلندہ لایا تھا مین موجود تھا اس پلندہ پر جا بجا عدالت فوجداری

بڑودہ کی مہرین لگی ہوئی تھین اور ایک ٹکٹ چسپان تھا اوسمین لکھا تھا کہ یہ کاغذ سالم کے مکان سے نکلے جسوقت پولندہ کھولا گیا مین اور سالم وہان موجود تھا مین نے ان کاغذون کی کوئی فہرست نہین بنائی اوسمین سے جس قدر کاغذ نکال کر علیحدہ رکھے گئے اونکی مین نے فہرست بنائی تھی جو کاغذ کہ اسوقت کمیشن مین پیش ہے اور جسپر حرف ایکس کا نشان ہے اوسی پولندے مین کا ہے اوسکی پشت پر میرے دستخط ہین اور جس قدر پولندے سے کاغذ نکالے گئے سب پر میرے دستخط ہین ۔

مائی لارڈ ۔ مین چاہتا ہون کہ یہ کاغذات پڑھے جائین ۔ سارجنٹ بیلنٹائن صاحب نے کہا کہ کسواسطے پڑھے جائین اور کیا وجہ اون کے پڑھے جانے کی ہے ۔

ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ یہ کاغذ اوسطرح پڑھے جائین اور عدالت مین داخل کیے جائین جس طرح کہ وہ کاغذ داخل ہے جسپر کہ حرف ایکس کا نشان ہے ان کاغذون سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ صاحب اور رزیڈنسی کے ملازمون سے خط کتابت تھی ۔ صاحب پریسیڈنٹ نے ایڈوکیٹ جنرل سے کہا کہ کیا آپ نے یہ ثابت کیا کہ جس کاغذ پر حرف ایکس کا نشان ہے اوسکا لکھنے والا کون ہے لیکن آپ نے یہ ثابت نہین کیا کہ ان چٹھیون کا لکھنے والا کون ہے

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا ۔ کہ مین حضور کے روبرو یہ بات عرض کرتا ہون کہ یہ چٹھیان بطور شہادت کے داخل ہو سکتی ہین کیونکہ سالم ۔ راوجی ۔ اور نرسو ۔ برابر چٹھیان لکھا کرتے تھے اور اسبات کا اقرار کیا کہ ہر منگل اور جمعرات کے برابر ہم چٹھیان بھیجا کرتے تھے اگر سارجنٹ بیلنٹائن صاحب اسبات کا خیال کرتے ہین کہ یہ چٹھیان درحقیقت اون لوگونکی لکھی ہوئی نہین ہین بلکہ جعلی ہین تو اس امر کے ثبوت کے واسطے تدبیر کیجاے گی ۔

سارجنٹ بیلنٹائن صاحب نے کہا کہ میرا عذر بہت صاف صاف ہے ۔ اول یہ بات ثابت کرنا چاہیے کہ یہ چٹھیان اونکی اجازت سے لکھی گئی ہین اور کس شخص نے لکھین جبتک اس بات کی تصدیق نہوگی کس قانون کی رو سے یہ چٹھیان شہادت مین آپ داخل کر سکتے ہین ۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ میرے نزدیک یہ چٹھیان شہادت مین داخل ہو سکتی ہین

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا مگر آپ نے اچھی طرح سے ثابت نہین کیا کہ یہ چٹھیان شہادت مین

داخل کرنے کے قابل ہین - صاحب اڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ پس معلوم ہوا کہ حضور کے نزدیک یہ چٹھیان شہادت مین داخل کرنیکے قابل نہین ہین - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا ہان میری راے یہی ہے - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ آپ اپنی یادداشت مین لکھ لیجیے - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اسکو یادداشت مین لکھ لونگا لیکن آپ جانتے ہین کہ اس کمیشن کی اپیل نہین ہے آپ کو یہ کہنا چاہیے کہ مین اپنی یادداشت مین درج کرون - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مین نے آپ سے صرف اس غرض سے عرض کیا کہ یہ گفتگو تحریر کرنی چاہیے - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آپ کو سمجھنا یہی درخواست نہ کرنا چاہیے - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا جو راے آپکی ہو -

اظہار بھودر نہیں

بھودر نہیں بلایا گیا اور مسٹر انوزاربی صاحب نے اسکے اظہار لیے - اوسنے بیان کیا کہ پہلے مین پٹہ والا تھا مگر اب مین رزیڈنسی کا جمعدار ہون پچھلے مہینے مین میری ترقی ہوی ہے ۱۰ دسمبر کو راوجی کا پٹہ مجھکو مسٹر بلین فرڈ صاحب نے جو رزیڈنسی کے ایک اسسٹنٹ تھے دیا تھا ۵-۶ دسمبر تک میرے پاس وہ پٹہ رہا یہ پٹہ ہر وقت اپنے پاس رکھتا تھا لیکن جب نہانے کو جاتا اوسوقت کوٹھری مین رکھدیتا تھا صاحب نے دیکھنے کے واسطے مجھسے پٹہ مانگا تھا چنانچہ مین نے اون کے حوالہ کیا کمیشن مین جو پٹہ رکھا ہے وہی پٹہ ہے اسمین ایک جیب ہے بلکہ اسکو جیب نہ کہنا چاہیے اوسمین تلوار لٹکائی جاتی ہے مین اس پٹہ کی جیب سے واقف نہین ہون - سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب نے اس گواہ سے کچھ سوالات نہین کیے -

اظہار اکبر علی

خان بہادر اکبر علی کے اظہار مسٹر انوزاربی صاحب نے لیے اونھون نے بیان کیا کہ مین بمبئی کی ڈیٹیکٹو (سراغ رسان) پولیس افسر ہون مسٹر صاحب کے ساتھ اس مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے آیا تھا مین نے یہ پیٹی ۲۵-۲ دسمبر کو دیکھی تھی مجھکو اوسمین ایک پوڑیہ ملی اول راوجی سے مین نے پوچھا تھا کہ جو پوڑیان گیکواڑ کے پاس سے تم لاتے تھے اونکو کہان رکھا کرتے تھے اوسنے مجھسے کہا کہ مین پیٹی کی جیب مین رکھا کرتا تھا مین نے اوس سے پوچھا کہ

کہ تمھارا پٹہ کہان ہے اوسنے کہا بھودر کے پاس ہے اوسوقت ہم چار آدمی موجود تھے۔ خان بہادر عبدالعلی۔ راو بہادر گجانند وتل۔ اور راوجی۔ اور جس مقام پر مسٹر سوٹر صاحب ٹھہرا کرتے ہین ہم بھی اوسی جگہہ یعنی رزیڈنسی کے بنگلے مین ٹھہرا کرتے تھے جب راوجی کا پٹہ بھودر سے منگوایا بھودر اوسکو لے کر آیا اور اوسنے اپنے گلے سے اوتار کر مجھکو دیا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مین نے نہین دیکھا کہ یہ لوگ کیونکر پٹہ کو پہنتے ہین اگر گواہ پہن کر دکھائے تو دیکھون چنانچہ گواہ نے پٹہ کو پہنکر دکھایا اور بیان کیا کہ پٹہ والے اس طرح پہنتے ہین جب مین نے بھودر سے پٹہ مانگا اوسنے مجھکو اوتار کر اسطرح دیا مین نے اوسکو جابجا دیکھا اور ہر ایک مقام پر اوسکو ٹٹولا راوجی نے کہا کہ مین پڑیونکو اوسی جیب مین رکھتا تھا جب ہر ایک جگہہ پر دیکھا تو میری اونگلی ایک جگہہ پر چلی گئی ٹٹولنے سے کوئی سخت چیز معلوم ہوئی اوسوقت مین نے مسٹر سوٹر صاحب کو بلایا اس پٹہ کی ایک جیب مین ایک میلہ کپڑا اٹھا بھودر نے اوسکو اپنا کپڑا اٹھایا ایک جیب مین تھوڑا سوت تھا جب مسٹر سوٹر صاحب آئے اون کے روبرو پوڑیہ نکالی گئی اس پوڑیہ مین مثل آٹے کے کوئی سفید چیز تھی چنانچہ مسٹر سوٹر صاحب نے اوسکو کھول کر دیکھا اور وہ اپنے ہمراہ لے گئے۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ تم انگریزی بول سکتے ہو۔ ج۔ مین نہین بول سکتا ہون کیونکہ مین انگریزی نہین جانتا۔ س۔ حلفاً بیان کرتے ہو کہ تم کبھی انگریزی نہین بولتے۔ ج۔ جبکہ مین انگریزی سے ناواقف ہون تو کس طرح بول سکتا ہون۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ سیدھا سادہ جواب دو کیا تم انگریزی بالکل نہین بول سکتے ج۔ نہین مین بالکل انگریزی نہین بولتا ہون۔ س۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب پیٹی اوٹھا کر بولے اسی پاکٹ مین کہتے ہو کہ پوڑیہ ملی تھی۔ ج۔ ہان۔ س۔ جب تمھارے پاس اول پیٹی آئی تو کہتے ہو کہ یہ جیب پھٹی ہوئی تھی۔ ج۔ نہین۔ س۔ دکھاؤ کہ یہ جیب کہان سے پھاڑی تھی۔ ج۔ گواہ نے پیٹی کو اوٹھا کر دیکھا کہ اسجگہہ سے لیکن یہ نہین کہہ سکتا

کہ کس قدر پھاڑی تھی س - مین یہ بات دریافت کرتا ہون کہ تمنے جیب کو کسواسطے کاٹا
تھا - ج مین نے دیکھا تھا کہ کوئی چیز سخت رکھی ہے مین دیکھنا چاہتا تھا کہ اوسمین کیا
چیز ہے - س - مگر تم کہتے ہو کہ مینے سوٹر صاحب کو بلا لیا تھا - ج - ہان بعد دیکھنے جیب کے
س - مگر جیب تمنے دیکھا کہ جیب مین ایک پوڑیہ ہے تو مسٹر سوٹر صاحب کے بلانے کی ضرورت
کیا تھی اور قبل پیٹی کے پھاڑنے کے سوٹر صاحب کو تمنے کیون نہین بلایا - ج مجھکو بخوبی
پوڑیہ کے ہونے کا یقین نتھا - س - مگر تم جانتے تھے کہ کوئی شے ہے کیونکہ اوس مقام پر تمھاری
انگلیان تھین - ج ہان مین جانتا تھا کہ کوئی سخت چیز ہے لیکن پوڑیہ کے ہونے کا
یقین نتھا - س جب تمنے جیب پھاڑکر پوڑیہ کو نکالا تھا تو اوسوقت بھی تمھاری واقفیت
ویسی ہی تھی جیسی کہ ابتدا مین تھی - ج - نہین اوسوقت معلوم ہوگیا تھا کہ پوڑیہ ہے
ابتدا کی نسبت میری واقفیت بڑہ گئی تھی - س سوٹر صاحب کے بلانے کی کیا حاجت
تھی اگر بلانا منظور تھا تو پہلے بخوبی دریافت کر لینا چاہیے تھا - ج مین نے سوٹر صاحب
کو صرف اس غرض سے بلایا تھا تاکہ اوسکو دیکھین کہ کوئی دوا ہے یا کیا چیز ہے - س -
کیا یہ بات تم نہین جانتے تھے کہ مسٹر سوٹر صاحب بخوبی یقین کرینگے اور تمھارے بیان پر
اونکو کچھ نہوگا - ج - راوجی نے مجھسے پیشتر بیان کر دیا تھا - س - ہان مین جانتا ہون کہ
راوجی نے تم سے کہہ دیا تھا لیکن مین یہ بات دریافت کرتا ہون کہ جب تمنے پیٹی کو پھاڑ ڈالا
اور تمھاری اونگلیان اوس جگہہ تھین جہان سے کہ پوڑیہ نکلی تو پھر کیا وجہ تھی کہ تمنے
پوڑیہ نہ نکالی اور مسٹر سوٹر صاحب کے آنے کا انتظار کیا - ج - راوجی نے مجھسے کہا تھا
کہ منجملہ اون پوڑیون کے جو مجھکو ملی تھین کسیقدر دوا باقی ہے - س - میرے سوال کا جواب
نہیں ہے کہ تمنے مسٹر سوٹر صاحب کو قبل نکالنے پوڑیہ کے کسواسطے بلایا - ج - ہان مین نے
پوڑیہ نہین نکالی بلکہ مسٹر سوٹر صاحب کے آنے کا انتظار کیا - س - شاید آپکی یہ غرض
ہے کہ جب تمنے اس پوڑیہ کو ٹٹولا راوجی نے تم سے کچھ کہا - ج - نہین جب مینے پوڑیہ کو
ٹٹولا تو مین اور راوجی ایک ہی جگہہ بیٹھے تھے - س - اوسوقت تمنے مسٹر سوٹر صاحب کو
بلایا - ج ہان - س - ابتک تمنے میرے سوال کا جواب نہین دیا - یعنے تمنے مسٹر سوٹر صاحب

کوکیون بلایا تھا۔ ج۔ اسواسطے بلایا تھا کہ وہ اپنے ہاتھہ سے جیب کو کھولین۔ س۔ یہ غرض
تھی کہ جس وقت پوڑیہ نکلے مسٹر سوٹر صاحب موجود ہون۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمھاری
یہ غرض تھی کہ جسوقت پوڑیہ نکلے کوئی شخص بطور گواہ کے موجود ہو۔ ج۔ ہان چونکہ ہمارا
افسر اعلی وہان موجود تھا اس لیے مین نے اونکو بلا لیا اگر نہوتے تو کچھہ ضرورت نتھی۔
س۔ پس تمھاری یہی غرض تھی اور گواہ ہونے کی کیسکی چندان ضرورت نتھی۔ ج۔
اگر مجھکو گواہ کی ضرورت ہوتی تو تین شخص اوسوقت موجود تھے۔ س۔ وہ کون کون
شخص تھے۔ ج۔ راوجی۔ س۔ لیکن تم جانتے تھے کہ راوجی معتبر گواہ نہ تھا۔ ج۔
خان بہادر عبد العلی۔ راو بہادر گجانند وتل۔ اور مین خود تھا۔ س۔ تمکو پوڑیہ کے ملنے کا
کچھہ خیال نتھا۔ ج۔ نہین مجھکو صرف اس قدر خیال تھا کہ اس پٹی سے اور کچھہ پتہ لگے۔
س۔ جب تمکو پوڑیہ ملی ہوگی تو بڑا تعجب ہوا ہوگا۔ ج۔ ہان جب راوجی نے اوسکا ہونا
پٹی مین بیان کیا تھا۔ س۔ راوجی نے اوسوقت جبکہ تمکو پوڑیہ ملی کچھہ بیان نہین کیا۔
ج۔ مجھکو اوسوقت تک پوڑیہ مین کسی چیز کے ہونے کا خیال نتھا۔ س۔ تمکو کچھہ بھی خیال
تھا کہ اس پٹی مین کاغذ کی پوڑیہ ملے گی۔ ج۔ مجھکو کچھہ خیال نتھا لیکن پٹی مین کوئی
سخت شے معلوم ہوئی۔ س۔ بغیر جیب کے پھاڑے تمکو معلوم ہوگیا کہ جیب مین کاغذ کی پوڑیہ
ہے۔ ج۔ اوسوقت تک کچھہ معلوم نہین ہوتا تھا کہ کاغذ کی پوڑیہ ہے۔ س۔ لوگ مشہور
کرتے ہین کہ تم بڑے چالاک آدمی ہو کیا تمکو معلوم نہین ہوتا تھا کہ کاغذ کی پوڑیہ ہے یا نہین۔
ج۔ جب مین نے سخت چیز جیب مین دیکھی تو مجھکو نہین معلوم ہوتا تھا کہ اوسمین کیا چیز ہے
س۔ کیا تم یہ بھی نہین جانتے تھے کہ یہ کاغذ ہے۔ ج۔ ہان مجھکو کاغذ سا معلوم ہوا تھا۔
س۔ کیا تمکو یہ معلوم نہین ہوسکتا تھا کہ کسی شے پر کاغذ لپٹا ہوا ہے۔ ج۔ نہین نہین
معلوم ہوتا تھا کہ کاغذ مین کوئی چیز بند ہے۔ س۔ کیا تم اسقدر اوسوقت جانتے تھے
کہ صرف کاغذ کا ٹکڑہ ہے۔ ج۔ مجھکو معلوم نہین ہوا کہ صرف کاغذ ہے یا کاغذ کسی شے پر
لپٹا ہوا ہے۔ س۔ یا کوئی پوڑیہ ہے۔ سمجھے اسواسطے تمنے معلوم کرنے کے لیے جیب کو پھاڑ ڈالا۔
ج۔ ہان۔ س۔ تمنے بعد جیب کے پھاڑنے کے راوجی کو بلایا۔ ج۔ ہان جب راوجی بیان

کر چکا تھا۔ س لیکن دیکھو تمنے جیب کو پھاڑا اور پوڑیہ نکالی کیا تمھاری یہ غرض ہے کہ
راوجی نے اوسوقت تمسے کچھ بیان کیا تھا۔ ج۔ ہان اوسوقت کچھ بیان کیا تھا۔
س۔ راوجی نے اوسوقت تمسے کیا کہا تھا۔ ج۔ راوجی نے مجھسے کہا کہ منجملہ اون
پوڑیون کے جو مجھکو ملی تھین کچھ دوا باقی رہ گئی تھی یہ دوا ابھی اوسی مین ہے۔
س۔ قبل آنے مسٹر سوٹر صاحب کے تمنے دریافت کر لیا تھا کہ اس پوڑیہ مین کیا ہے۔
ج۔ ہان اگر دریافت نہ کرتا تو کس طرح جیب کو پھاڑتا۔ س۔ اگر تم راوجی سے سنتے
تو جیب کو نہ پھاڑتے لیکن مین جانتا ہون کہ تمنے مسٹر سوٹر صاحب کو اسواسطے بلایا تھا کہ
وہ دیکھین اور دریافت کرین کہ اس جیب مین کیا چیز ہے۔ یا تم خود راوجی کے بیان
سے جانتے تھے۔ ج ہان۔ س تمکو راوجی کی بات پر اس قدر اعتماد تھا کہ بغیر پوڑیہ کے
نکالے سوٹر صاحب کو بلایا تاکہ وہ خود آکر دیکھین کہ جیب مین کیا ہے۔ ج۔ ہان۔ مین نے
جیب کو نہین پھاڑا کیونکہ ہمارے صاحب قریب تھے۔ س۔ اب بتاؤ کہ راوجی نے تم سے
کہا تھا کہ مین نے ایک پوڑیہ اپنی پیٹی مین چھوڑ دی ہے یا تمنے صرف عقلیہ دریافت کیا تھا
ج۔ راوجی نے صرف اس قدر کہا تھا کہ مین جیب مین پوڑیہ رکھا کرتا تھا۔ گواہ نے
رُک کر پھر بیان کیا کہ مین نے راوجی سے دریافت کیا تھا کہ تمھاری پیٹی مین جیب ہے یا
نہین۔ س۔ تمنے راوجی سے یہ بات کبھی بیان نہین کی کہ مین نے کچھ حصہ زہر کا رہنے دیا ہے
اور ایک پوڑیہ زہر کی پیٹی مین ہے۔ ج۔ یہ بات اونسے مجھسے نہین کہی۔ س۔ راوجی
تمھاری حراست مین کب آیا۔ ج۔ ۲۲۔ تاریخ کو آیا تھا۔ س۔ راوجی کو تمھارے پاس
کسنے بھیجا تھا۔ ج۔ خود مین نے اوسکو بلایا تھا مین نے خان بہادر عبد العلی اور راؤ بہادر
اور گجانند وٹھل کو بھیجا تھا۔ س۔ اوسکو کون لایا۔ ج۔ ایک سپاہی لایا تھا۔ س۔
کیا اوسنے ابتدا مین زہر دینے کا اقبال کیا تھا۔ ج۔ اول مرتبہ اقبال نہین کیا۔
س۔ مین ایسا ہی خیال کرتا ہون۔ ج۔ خان بہادر عبد العلی اور گجانند وٹھل سے اوسنے
کچھ کہا تھا۔ س۔ قبل اوس روز کے آنے کے تمھارے پاس کتنی دیر وہ حراست مین رہا۔
ج۔ صبح کے آٹھ بجے سے اور شام کے سات بجے تک۔ س۔ وہ تمھاری حراست مین رہا

ج۔ نہین س۔ تمنے اپنی قیمتی چیز کو کہان چھپایا تھا۔ ج جہان اور موقوف شدہ
ملازم تھے۔ س۔ وہ کہان تھے۔ ج۔ رزیڈنسی کے باغ کے احاطے کے اندر رہتے
تھے۔ س جب وہ تمھارے پاس آیا تو اوسنے زہر دینے سے اقبال کیا۔ ج۔ ہان۔
س۔ یہی بات صحیح ہے اور کل باتون کی ابتدا تم سے ہے اور تمکو بھی اسباب کی اطلاع
تھی۔ ج۔ رزیڈنسی کے نوکر باہم جھگڑا کرتے تھے اون کے جھگڑنے مین یہ بات دریافت
ہوئی۔ س۔ میرے سوال کا یہ جواب نہین ہے مین یہ دریافت کرتا ہون کہ تمکو اس امر کی
پہلے سے اطلاع تھی یا نھین۔ ج۔ اوسنے میرے روبرو خود بخود اقرار کیا۔ س قبل اوسکے
اقرار کرنے کے تمنے کوئی بات کسی سے ایسی نہین سنی تھی جس سے وہ مجرم ہو۔ ماسٹر اکبر علی
خبردار ہو کر بیان کرو۔ ج۔ نہین مین نے کوئی ایسی بات نہین سنی تھی اس قدر سنا تھا
کہ وہ روپیہ خوب اوڑا رہا ہے۔ س۔ تم قسم کھا سکتے ہو کہ تمنے کچھ نہین سنا تھا۔ ج۔ کس
بات کی قسم کھاؤن۔ س۔ اس بات کی کہ وہ بھی زہر کے دینے مین شریک ہے۔ ج۔ یہ نے
کسی سے نہین سنا تھا کہ وہ زہر کے دینے مین شریک ہے۔ س۔ تمنے کسی سے یہ بھی نہین
سنا تھا کہ اوسکو زہر کی پوڑیان ملی تہین۔ ج۔ نہین۔ س۔ ایک بات بھی تمنے نہین
سنی۔ ج۔ نہین۔ س۔ تمنے یہ بھی نھین سنا تھا کہ اوسکو زہر کی پوڑیان ملین جبکہ اوسنے
تم سے بیان کیا یعنے اوس جگہہ جہان وہ حراست مین تھا۔ ج۔ جب اوسنے مجھہ سے بیان کیا
تو مین اوس کے پاس گیا تھا اس سے پہلے نہین گیا۔ س۔ بعد اس کے بھی وہ اور نوکرون
کے ساتھہ قید رہا۔ ج۔ نہین دوسرے کمرے مین قید رہا۔ س۔ تم کہتے ہو کہ اوسنے ۲۲۔
تاریخ کو بیان کیا۔ ج۔ ہان۔ س۔ تم قسم کھا سکتے ہو جس روز سے کہ اوسنے زہر دینے کا اقرار
کیا وہ اور نوکرون سے علیحدہ رکھا گیا۔ س۔ ۲۲۔ تاریخ سے ۲۸۔ تاریخ تک وہ میرے
چارج مین تھا۔ س۔ مین نے تم سے یہ سوال نھین کیا کیا تم قسم کھا سکتے ہو ۲۸۔ تاریخ
کے بعد یہ شخص اور رزیڈنسی کے نوکرون سے علیحدہ رکھا گیا اور سب سے علیحدہ رہا۔
ج۔ ہان پھر وہ اپنے گھر کو نھین گیا۔ س۔ مسٹر اکبر علی مین نے کبھی پہلے ہندوستانی
پولیس کے آدمیون سے سوالات نہین کیے ہین انگلستان مین اکثر اتفاق ہوا ہے میرے

سوال کا جواب دو کیا تم قسم کہا سکتے ہو کہ ۲۲- تاریخ کے بعد جب اوسنے مخبا رے
سامنے اظہار دیے تھے اوسوقت سے رزیڈنسی کے اور نوکرون کے پاس نہین گیا یہہ
سوال صاف ہے اسکا جواب دو- ج- یہ شخص رزیڈنسی کے اور ملازمون کے پاس
نہین گیا بلکہ وہ میرے چارج مین رہا- س- تم قسم کھا سکتے ہو کہ اوس روز اوس سے
اور دوسرے کسی رزیڈنسی کے نوکر سے اوسکی باتین نہین ہوئین- ج- مین نہین کہہ سکتا
کہ اوس سے کسی کی باتین ہوئین یا نہین لیکن میرے حکم سے اوسپر سپاہیون کا پہرہ
مقرر کر دیا گیا تھا- س- شاید اس صورت مین اور نوکرون سے باتین کی ہون-
ج- مین نہین جانتا مین کیونکر کہون- س- شاید اوسنے کی ہون- ج- مجھکو ایسے خیال
کرنیکی کوئی وجہ نہین ہے- س- مجھکو ایسے خیال کرنیکی کوئی وجہ نہین ہے کہ اوسنے ایسی باتین کی ہون- ج- میرا
حکم تھا کہ یہ شخص کسی سے باتین نہ کرنے پائے- س- تم قسم کھا سکتے ہو کہ تمنے ایسا حکم دیا تھا کہ وہ کسی سے
باتین نہ کرنے پائے- ج- ہان مین نے حکم دیا تھا کہ یہ قیدی کسی سے باتین نہ کرے
لیکن یہان گواہ رکا اور کہا کہ ایک بات ہوئی تھی- س- وہ کیا بات تھی- ج-
اس شخص سے اور جمعدار سے مقابلہ کرایا گیا تھا- س- کس نے اس شخص کو لا کر مقابلہ
کرایا تھا- ج- مین نے اور راو بہادر گجانند وتل اور خان بہادر عبد العلی نے
ایک سپاہی کو حکم دیا تھا کہ راوجی کو لے آو- س- جمعدار سے اوسوقت کیا کہا تھا- ج-
اوسوقت وہ عبد العلی اور گجانند وتل میرے پاس موجود تھا- س- جب سپاہی راوجی
کو لایا تو تمنے جمعدار کا مقابلہ کرایا یہ مقابلہ کس طرح کرایا تھا مین سنا چاہتا ہون-
ج- راو بہادر گجانند وتل اور خان بہادر عبد العلی نے جمعدار سے کہا کہ راوجی نے
سب باتون کا اقبال کیا اسواسطے مین نے راوجی کو بلایا ہے- س- تمنے جمعدار سے اول
یہ کہا کہ تم لوگون سے راوجی نے اقبال کر لیا ہے- ج- ہان- س- لیکن یہ بھی تمنے
اوس سے کہا تھا کہ کیا قبول کیا ہے- ج- نہین- س- اوسوقت تمنے راوجی کو بلایا
ج- راو بہادر گجانند وتل اور خان بہادر عبد العلی نے کہا تھا کہ اگر تم کہو تو راوجی
بلایا جاے جمعدار نے کہا کہ اگر چاہو بلا لو- س- اوسوقت راوجی کو تمنے بلوایا-

ج ہان - س - راوجی اپنے مکان پر ملا تھا - ج اپنے مکان پر نہین بلکہ جہان
ہمارے آدمی تھے - س - اوسکو تمھارے پاس لائے - ج - ہان لائے - س جب
اون دونون کا مقابلہ ہوا تو کیا گفتگو ہوئی - ج - راوجی نے کہا کہ اے بابا مین نے گلے
سگلے پانی مین قبول کرلیا - س اوس کے بعد جمعدار نے بھی قبول کیا - ج ہان اوسنے قبولیت
اوسنے کہا کہ اب صحیح صحیح حال تمکو بتاؤن گا - س کیا اوسنے اوس شام کو سب باتون کو
اقبال کیا - ج مجھسے نہین اقبال کیا ہے - کس شخص سے اقبال کیا - ج مین نے اوس سے
کہا کہ میرے روبرو تم کچھہ بیان مت کرو صاحب کے پاس چلو - س اوسنے کوئی بات تمسے
بھی کہی تھی - ج نہین - س مجھکو بتاؤ کہ تمھاری حراست مین اس جرم کے کس قدر
قیدی ہین - ج میرے پاس گواہ ہین قیدی نہین ہین - س یعنے تمھارے پاس ایسے
گواہ ہین کہ اونکو کبھی آنے جانے نہین دیتے ہو - ج ہان ایسے گواہ ہین کہ وہ کہین چلے
نہ جائین تاکہ اون کے ملنے مین دقت ہو - س اونکی تعداد کیا ہے کتنے گواہ ہین اور کتنے
قیدی ہین - ج - میرے پاس کوئی قیدی نہین ہے - س کتنے گواہ ہین - ج - بیس
یا بائیس ہون گے اون کے نام کی میرے پاس فہرست ہے آپ دیکھین گے - س - مین دیکھنا
نہین چاہتا کیا تم ایک شخص کو جانتے ہو جسکا نام نورالدین بوہرہ ہے - ج ہان - س -
نصیرالدین بوہرہ کو جانتے ہو - ج ہان - س - یہ دونون قید ہین - ج - میرے پاس قید
نہین ہین وہ جیلخانے مین قید ہین - س کیا دونون جیلخانے مین ہین - ج ہان - س -
تمھارے چارج مین ہین - ج - میرے چارج مین کیونکر ہوسکتے ہین وہ جیلخانے مین ہین -
س کبھی تمھارے چارج مین وہ تھا - ج وہ خان بہادر عبد العلی اور راؤ بہادر
گجانند وٹل کے چارج مین تھے - س - اونکو حراست مین کون لایا تھا - ج جن دو آدمیونکا
نام مینے ابھی لیا - س کیا یہ لوگ بھی اور گواہون کے ساتھہ رہتے تھے - ج ہان مگر دوسری
کوٹھری مین تھے - س یہ لوگ جیلخانے مین کب گئے تھے - ج - خان بہادر عبد العلی جانتے
ہین وہ آپ سے بیان کرین گے اونکی یادداشت مین تاریخ وغیرہ سب لکھی ہے - س
لیکن مجھسے تم بیان کرو کہ وہ لوگ کب جیلخانے مین گئے تھے - ج - ١٥ - یا ٢٠ - روز ہوے

س ۔ وہ لوگ کب تک گواہون کے ساتھ جیلخانے مین رہے ۔ ج ۔ وہ لوگ گواہون
سے علحدہ رہتے تھے ۔ س ۔ کب تک وہ جیلخانے مین رہے ۔ ج ۔ خان بہادر عبد العلی
دونون کی نسبت وہ جانتے ہین ۔ س ۔ کبھی صاحب مجسٹریٹ کے روبرو وہ گئے تھے ۔
ج ۔ مین نہین جانتا ۔ س ۔ تم جانتے ہو کہ مسٹر سوٹر صاحب یا اور کسی حاکم کے روبرو
گئے تھے ۔ ج ۔ میرے روبرو کبھی نہین گئے ۔ س ۔ تمنے کبھی سنا تھا کہ وہ گئے تھے ۔ ج ۔
اگر مین سنتا تو آپ سے بیان کر دیتا ۔ س ۔ اونکی گواہی لینے کی آزمایش کرتے تھے اور
جب وہ کچھ بیان نہین کرتے تھے تو اونکو پھر تم جیلخانے بھیجدیا کرتے تھے ۔ ج ۔ اونکی
شہادت کا حال راو بہادر گجانند وتل کو معلوم ہوگا ۔ س ۔ مسٹر اکبر علی کیا آپ بخوبی
نہین جانتے کہ ان لوگون کے روبرو کوشش کی گئی اور حال دریافت کیا گیا اور دریافت
کرتے کرتے تھک گئے تو آپ نے انکو جیلخانہ بھیجدیا ۔ ج ۔ مجھکو یاد کرنے دیجیے ۔ گواہ
چپ ہوا اور غور کرنے لگا ۔ س ۔ آپ کو یاد ہوگا ۔ ج ۔ دامودر پنت نے نور الدین کے
باپ کا نام لیا تھا ۔ س ۔ مین دامودر پنت کا کل حال جانتا ہون لیکن آپ سے دریافت
کرتا ہون کہ کیا آپ کے چارج مین گواہ تھے اور جب آپ کو اون گواہون سے کچھ حال
دریافت نہوا تو آپ نے انکو جیلخانے بھیجدیا ۔ ج ۔ ہان اب مجھکو یاد آیا جیلخانے کے
بھیجنے کی اونکی یہ وجہ تھی کہ سنکھیا کے مقدمہ کا اون سے کچھ تعلق تھا ۔ س ۔ آپ کو یاد
آگیا ۔ ج ۔ دامودر پنت نے کہا تھا کہ مین نے ایک بوہرہ کی دکان سے زہر خرید ا تھا ۔
س ۔ دامودر پنت کے بیان پر ان دونون شخصون کے اظہار لیے گئے تھے ۔ ج ۔ مین نے
بوہرون کے اظہار لیے تھے ۔ س ۔ مین دریافت کرتا ہون کہ پولیس نے اون کے اظہار
لیے تھے ۔ ج ۔ ہان لیے تھے ۔ س ۔ کیا وہ تمھاری حراست مین تھے ۔ ج ۔ ہان ۔
لیکن دوسرے خیمے مین ۔ اوسپر سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ دوسری کیا چیز
مترجم نے زور سے کہا کہ خیمہ ۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ خفا مت ہو خفا مت ہو
مترجم نے کہا کہ مین صاف کہتا ہون مگر آپ سنتے نہین مین خفا نہین ہوتا ہون ۔ س ۔
کیا تمنے کوشش کی کہ دامودر پنت کے اظہار کی تصدیق ہو ۔ ج ۔ یہ بڑا معاملہ ہے اسکی

تحقیقات کی امکان ہوگی۔ س۔ آپ منحصر باتی کرکے اسباب کو یاد رکھین کہ بڑا معاملہ اب درپیش ہے اور اوسکی تحقیقات ہو رہی ہے میرے سوال کا جواب دو۔ ج۔ یہ ایک بات ہے وہ دوسری بات تھی۔ س۔ مسٹر اکبر علی میرے سوال کا جواب دو کبھی کوشش کی گئی تھی کہ یہ دونون شخص دامودر پنت کے اظہار کی صداقت کرین۔ ج۔ ہان ہوئی تھی اور ہو رہی ہے (اسپر قہقہہ اوڑا) س۔ یعنے تمھارا مطلب یہ ہے کہ وہ چالان نے بھیجدیے گئے۔ ج۔ ہان اظہار اون کے لیے جائین گے۔

سوالات ایڈوکیٹ جنرل۔

س۔ تم کہتے ہو کہ مینے اسی پٹی کو پھاڑ ڈالا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ اس سے پہلے وہ سی ہوئی تھی۔ ج۔ ہان سی ہوئی تھی۔ س۔ تمنے اوسکی سلائی کھولڈالی۔ ج۔ ہان۔ س۔ تم کہتے ہو کہ جب تمنے پوڑیہ پائی تو مسٹر سوٹر صاحب قریب تھے بیان کرو کہ کس جگہہ تھی۔ ج۔ وہان سے دس قدم پر تھے۔ س۔ کسی کمرے مین یا کسی اور جگہہ۔ ج۔ دوسرے کمرے مین تھے چلمن درمیان مین پڑی ہوئی تھی۔ س۔ رزیڈنسی کے مکان مین۔ ج۔ ہان۔ مسٹر سوٹر صاحب نے مجھسے کہا تھا کہ تم ٹھہرو وہ ہاتھہ دھونے کے واسطے گئے تھے۔ س۔ جب تمنے سوٹر صاحب کو بلایا فوراً وہ آئے تھے۔ ج۔ ہان فوراً آگئے تھے۔ س۔ پیٹی کا تذکرہ اول تمنے راؤجی سے کیا تھا یا راؤجی نے تمسے کیا۔ ج۔ مین نے اول راؤجی سے کہا تھا۔ س۔ تمنے اول راؤجی سے کب تذکرہ کیا۔ ج۔ جب راؤجی نے مجھسے کہا کہ میرا قاعدہ تھا کہ زہر کی پوڑیان پٹہ کی جیب مین رکھا کرتا تھا اوسوقت کہا تھا۔ س۔ کیا تمنے فوراً اوس پٹہ کو منگایا۔ ج۔ ہان۔ س۔ قبل بھو در کے آنے کے یہ پٹہ کبھی تمھارے قبضے مین رہا تھا۔ س۔ مین نے اس پٹہ کو دیکھا نھین تھا اور نہ بھو در سے کبھی ملاقات ہوئی تھی۔ س۔ جب تمنے پوڑیہ پٹہ مین پائی تو تمنے سوٹر صاحب کا بلانا مناسب سمجھا۔ ج۔ ہان کیونکہ وہ بڑے افسر ہین۔ س۔ تم کہتے ہو راؤجی میرے پاس ۴ تاریخ کو آیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ وہ کس وقت تمھارے پاس آیا تھا۔ ج۔ صبح کے ۸ بجے یا ۹ میرے پاس آیا تھا۔ س۔ جب وہ تمھارے پاس آیا تھا تمنے اوس سے کچھ سوالات کیے تھے

ج - ہان-س-کیا اسواسطے راؤجی کو تمنے بلایا تھا- ج- ہان-س-کس وجہ سے
تمنے راؤجی کو بلایا تھا بیان کرو-ج مجھکو اور صاحب کو اوسپر بہت بڑا شبہہ تھا-
س-کس وجہ سے تمکو اوسپر شک تھا-ج مجھکو چارون طرف سے خبر ملی کہ راؤجی نے
بہت سا روپیہ صرف کیا اور اخیر مرتبہ اوس کمرے مین جہان کہ شربت رکھا تھا یہی شخص
آیا تھا-س تم کہتے ہو کہ صبح کے وقت تمنے اوس سے کچھہ سوالات کیے تھے مگر اوسنے کچھہ
جواب نہین دیا-ج-اوسوقت نہین دیا-س-تمنے صبح سے شام تک پھر بھی کبھی دیکھا تھا-ج ہان-س-تمنے اوس
سے باتین کی تھین-ج-نہین باتون کے کرنے کا وقت نہین تھا-س-اوس روز نرسو
گرفتار نہین کیا گیا-ج-نہین وہ کام پر تھا-س-کس کام پر-ج-بنگلہ کی جمعداری
پر-س-کیا نرسو راؤجی کے ساتھہ مع اور نوکرون کے حراست مین تھا-ج-نرسو میری
حراست مین نتھا-س-کیا وہ اون نوکرون کے ساتھہ تھا جو حراست مین تھے-ج-نہین
س-۲۲-تاریخ کو کون کون شخص تمھاری حراست مین تھا-ج-میری حراست مین
کوئی شخص نتھا صرف تحقیقات کے واسطے میرے پاس لوگ آئے تھے-س-بہرصورت وہ
لوگ آپکے پاس تھے-ج-فیضو اور گنگا جہان قید تھے اوس جگہہ سے میرے پاس آئے تھے
س-اور کون شخص آیا تھا-ج-امابریک جسکو کرنیل فیر صاحب نے قید کیا تھا-
س-تم کہتے ہو کہ راؤجی تمھاری حراست مین ۲۲-دسمبر سے ۲۴-دسمبر تک رہا-ج-
ہان-س-سوا اوس روز کے جبکہ تمنے راؤجی اور نرسو کا مقابلہ کرایا تھا اور بھی
اون دونون مین کبھی باتین ہوئین-ج باتون کے کرنے کا حکم نتھا صرف ۲۴-تاریخ
کو اون مین باتین ہوئی تھین-س-راؤجی نے سوا اس بات کے کہ بابا مین نے گلے
گلے پانی مین قبول کر دیا ہے اور بھی کچھہ جمعدار سے کہا تھا-ج-نہین-س-یا کسی اور
شخص نے بھی جمعدار سے کہہ دیا تھا کہ راؤجی نے کیا کہا-ج-نہین-س-۲۲-دسمبر
سے کس مقام پر بڑودے مین قید تھا-ج-جہان ہم لوگ رہتے ہین-س-یہ مقام
کہان ہے-ج-اوس میدان مین ہم رہتے تھے جو رزیڈنسی کے نزدیک ہے-س-
رزیڈنسی کے احاطے مین-ج-نہین احاطے کے قریب-س-تمنے اوسکو کس طرح رکھا

ج۔ تھوڑے دن تک اخیر گواہ کے ساتھ اور چند روز تک علیحدہ رکھا ایک ایک
پولیس کے سپاہی کے پاس کئی کئی گواہ تھے۔ س۔ پھر وہان سے تم لوگ کہان گئے
ج۔ کرنیل بریٹن صاحب کے بنگلے کے پیچھے گئے۔ س۔ تم یہان سے کب گئے تھے۔
ج۔ محرم کی دوسری یا تیسری تاریخ کو۔ س۔ اوسوقت سے راوجی تمھارے پاس
ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ نرسو کہان رہا۔ ج۔ ہندوستانی پلٹن کے گارد مین اور
چند روز گورون کے پہرے مین رہا۔ س۔ اوسکو کس مقام پر رکھا تھا۔ ج۔ جس جگہہ رزیڈنسی
مین گورون کا پہرہ رہتا ہے۔ س۔ نرسو تمھارے چارج مین کبھی رہا۔ ج۔ نہین۔
اظہار دینے کے واسطے وہ میرے پاس آیا کرتا تھا۔ س۔ تمھارے چارج مین کبھی نہین رہا۔
ج۔ نہین۔ س۔ پس تمکو اوس معاملے سے کچھ تعلق نہین ہے جسمین تین پوہرہ حراست
مین ہین۔ ج۔ گجانند وٹل کو تعلق ہے۔ س۔ جب راوجی نے جمعدار کے روبرو اقبال کیا
کہ اے بابا مین نے گلے گلے پانی مین قبول کیا اوسوقت جمعدار نے کچھہ کہا تھا۔ ج۔ اوسوقت
کچھہ نہین کہا جب راوجی چلا گیا اوسوقت کہا تھا۔ س۔ اونے راوجی سے کچھہ بھی کہا تھا
ج۔ نہین۔ س۔ سر دنکر راو نے کہا کہ۔ س۔ مقدمہ مین تحقیقات کرنے کا کون شخص
مجاز تھا مسٹر سوٹر صاحب یا تم۔ ج۔ مسٹر سوٹر صاحب نے مجھکو اختیار دیا تھا۔ س۔
جب تمکو تحقیقات کرنے کا اختیار دیا تھا تو تمنے صاحب کے آنے سے پہلے پیٹی کو کیون پھاڑا
ج۔ کیونکہ مین نہین جانتا تھا کہ اوسمین پوڑیہ ہے یا نہین۔
بعد اسکے ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے اوٹھہ گئے بعد واپسی ٹفن کے اظہار
وسنت رام بھکاری کے لیے گئے۔

اظہار وسنت رام بھکاری رام

اس شخص کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے اونے بیان کیا کہ مین گیکواڑ کا نوکر ہون۔
بمبئی اور بڑودہ اور سورت مین جو گیکواڑ کی دکانین ہین اونکا مین افسر ہون۔ اونکا حساب
میرے پاس رہتا ہے مین گیکواڑ کے محل مین رہتا تھا اور اکثر مہاراجہ صاحب کو دیکھا
کرتا تھا۔ مین یشونت راو کو جانتا ہون وہ ملھار راو کے پاس بطور جاسوس کے نوکر ہے

مین سالم کو بھی جانتا ہون وہ بھی مھاراجہ صاحب کا نوکر ہے کبھی مھاراجہ صاحب
کے ساتھ یہ لوگ رہتے تھے اور کبھی نہین اور مین ایک اور شخص سے بھی واقف ہون
جسکا نام دامودر ترمبک عرف دامودر پنت ہے یہ شخص گیکواڑ کا نج کا نوکر ہے وہ پیادون
... نوکرون کی تنخواہ تقسیم کیا کرتا تھا مجھکو یاد ہے کہ ایک مرتبہ مھاراجہ صاحب نے
مجھکو ... کے پڑھنے کے واسطے طلب کیا تھا وہ چھوٹی چٹھی تھی جس جگہ مھاراجہ
بیٹھے ہوے تھے بنچ پر یہ چٹھی پڑی ہوئی تھی جو لوگ مھاراجہ صاحب کے پاس کھڑے ہوے
تھے اونمین سے ایک نے مجھسے کہا کہ تم اس چٹھی کو پڑہو چنانچہ مین نے اوسکو زور سے پڑھا
جس طرح کہ مین اسوقت بول رہا ہون چٹھی کے پڑہنے کے بعد مھاراجہ صاحب نے کہا کہ
یہ چٹھی دامودر پنت کو دے دینا چنانچہ دوسرے روز مین نے چٹھی دیدی مجھکو معلوم نہین
کہ وہ چٹھی کہان گئی یہ چٹھی گجراتی زبان مین لکھی ہوئی تھی جس قدر مجھکو مضمون یاد ہے
بیان کرتا ہون اس چٹھی مین نہ تاریخ تھی نہ کسی کے دستخط تھے۔ اوسمین لکھا تھا کہ بھاؤ پونیا
اور نواب صاحب کا کارکن باتین کرتے ہین مین گیکواڑ کے محل مین نظر باغ ہوکر جایا کرتا تھا
س کیا اس راستہ سے بچ کے لوگ جایا کرتے تھے۔ ج۔ بالاخانہ پر یہان کچھری ہے
س۔ میرے سوال کا جواب دو۔ ج ہان عام لوگ اسی راستہ سے جاتے تھے۔

سوالات جرح مسٹر برنین صاحب

س۔ اوس کچھری کا حال بیان کرو۔ ج اس محل کے نیچے جو کوٹھریان ہین اون
مین مال رہتا ہے اور اوس کے اوپر دوسری منزل پر جج صاحب کی کچھری ہے۔
س کیا تم حراست مین ہو۔ ج ہان۔ س اس جرم پر کتم مھاراجہ صاحب کی چٹھی کو پڑھا
ج۔ ہان۔ س ۱۳۔ ۱۴۔ جنوری سے حراست مین ہو۔ ج مجھکو خوب یاد نہین پھر کہا کہ
چھٹی پوس سدی سے حراست مین ہون۔ ایڈوکیٹ جنرل نے پھر دوبارہ اسکو اوہ
کے اظہار لیے۔ س دوسری منزل سے جو اوپر کا مکان ہے اونمین بھی کچھ مال رہتا
ہے۔ ج نہین وہ خالی رہتا ہے۔ س اوس محل مین تیسری منزل بھی ہے۔ ج
ہان تین یا چار منزل ہین۔ س تم جانتے ہو کہ تیسری منزل پر کس طرف سے جاتے ہین

ج - ایک چھوٹے کمرے مین ہو کر اوسکا زینہ ہے - س اوسمین چوتھا درجہ بھی ہے
ج - ہان ہو گا مین نے نہین دیکھا - س اس چوتھے درجہ پر کوئی زینہ ہے - ج
کوئی زینہ نہین ہے لوگ اوسپر آیا جایا کرتے ہین - س اون درجون پر کبھی تم گئے ہو -
ج - ہان - س تم کہتے ہو کہ مین اب حراست مین ہون تم کس مقام پر رہا کرتے تھے -
ج - جو گلی متصل چھاپہ دروازہ کے ہے - مین سیناپتی کی کچہری مین چھٹی پوس سدی
سے زیر حراست ہون - س کسکی حراست مین ہو - ج - اون سپاہیون کی حراست
مین ہون جو کچہری مین مقرر ہین - س گیکواڑ کے پولیس کے سپاہی - ج - ہان -

اظہار مسٹر بوی صاحب

مسٹر بوی صاحب کے اظہار مسٹر انوزارتی صاحب نے لیے اونھون نے بیان کیا کہ
میرا نام آرتھر ولیم کرولی بووی ہے نومبر گذشتہ مین رزیڈنسی برودہ کا قائم مقام
اسسٹنٹ رزیڈنٹ تھا اور مکان رزیڈنسی مین رہا کرتا تھا ۹ تاریخ نومبر کی مجھکو
خوب یاد ہے اوسی روز علی الصباح ہوا خوری کے واسطے گیا تھا ۸ بجے جب رزیڈنسی
کو واپس آیا فیض سالم سوار اور یشونت راو اور رام ہور اونالی کو دیکھا یہ تینون آدمی
برامدے مین کھڑے تھے میری غرض یہ ہے کہ جہان آمدرفت کا دروازہ ہے مجھکو یاد
ہے کہ فیضو سالم سے باتین کرتا تھا جب ۹ بجے کپڑے پہن کر مین نکلا تو مین نے سنا کہ
کرنیل فیر صاحب کے شربت مین کچھ ڈالدیا گیا جب مہاراجہ صاحب چلے گئے اوسوقت
کرنیل فیر صاحب نے مجھسے یہ بات کہی تھی بعد اس کے نئے تحقیقات کے کرنے مین کرنیل
فیر صاحب کو مدد دی جس وقت راوجی کا پٹہ لیا گیا مین موجود تھا جب پٹہ مانگا گیا
تو اوسنے خود اوتار کر ایک کھونٹی پر کرنیل فیر صاحب کی نج کی کچہری مین ٹکا دیا مسماۃ
امینا آیا جسکے اظہار کمیشن مین ہو چکے ہین میری سیم کی آیا ہے وہ میرے پاس اپریل یا
مئی سال گذشتہ سے نوکر ہے دو ایک مرتبہ آیا غیر حاضر ہوئی تھی مجھکو یاد نہین کہ وہ کس
کس روز غیر حاضر ہوئی - سارجینٹ ہیلن ٹاین صاحب نے کہا کہ چونکہ وہ اکثر غیر حاضر
رہی اس سبب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زیادہ غیر حاضر رہی گواہ نے پھر بیان کیا کہ

مجھکو یاد ہے کہ جب عبد اللہ کا لڑکا مرا تھا تو وہ غیر حاضر ہو گئی تھی اور کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے سے چند روز پہلے بھی وہ غیر حاضر رہی تھی مجھکو ۱۶- دسمبر یاد ہے جب سوٹر صاحب آیا کے کمرے مین گئے تھے مین بھی اون کے ساتھ گیا تھا مین جانتا ہون کہ شاید گجانند شاستری اور خان بہادر اول اور خان بہادر دوم بھی سوٹر صاحب کے ہمراہ تھے جسوقت اوسنے سوٹر صاحب سے کچھ کہا تھا مین موجود تھا اوسوقت وہ زیادہ بیمار معلوم ہوتی تھی۔ س۔ مسٹر انورارڈی صاحب نے کہا کہ آپ کو یاد ہے کہ اوسنے کیا کہا تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا مین عذر کرتا ہون ایسے سوال کرنے کا۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ آیا کے اظہارون مین سوالات ہوے تھے اگر اب بھی سوالات کیے جائین تو اونکی صداقت ہو جاوے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو وہی سوالات منظور ہین۔

صاحب پریسیڈنٹ نے فرمایا کہ کوئی اور گواہ اون باتون کی تصدیق کے واسطے آسکتا ہے بعدہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اپنا عذر واپس لیا۔ س۔ مسٹر انورارڈی صاحب نے کہا کہ آیا نے سوٹر صاحب سے کیا کہا تھا۔ ج۔ اوسنے کہا تھا کہ مین کئی مرتبہ مہاراجہ صاحب کے محلون مین گئی اور مین نے روپیہ بھی پایا اوسنے کچھ اور بھی بیان کیا تھا مگر مجھکو یاد نہین۔ ۱۶- دسمبر کو بڑودے سے مین روانہ ہوا۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ بھاؤ پونا کر کو آپ خوب جانتے ہین۔ ج۔ ہان خوب جانتا ہون۔ س۔ وہ اکثر رزیڈنسی مین آیا کرتا تھا۔ ج۔ ہمیشہ آیا کرتا تھا۔ س۔ کس طرح کا وہ صاحب رزیڈنٹ کا نوکر تھا۔ ج۔ کورٹ آف وارڈس سے اوسکو تعلق تھا۔ اور مسٹر ہوپ صاحب کلکٹر سورت نے اوسکو رزیڈنسی مین بھیجا تھا۔ س۔ آپ میرا سوال نہین سمجھے۔ مین پوچھتا ہون کہ وہ رزیڈنسی مین نوکر تھا۔ ج۔ وہ رزیڈنسی مین نوکر نتھا بلکہ صاحب کلکٹر سورت کا نوکر تھا۔ س۔ اوسکو کوئی خاص خدمت صاحب رزیڈنٹ نے سپرد نہین کی تھی ج۔ نہین۔ س۔ اوسکو کچھ تنخواہ رزیڈنسی سے ملتی تھی۔ ج۔ نہین۔ س۔ آپ جانتے ہین

کہ کچھ خبرین لایا کرتا تھا اور صاحب رزیڈنٹ کو گیکوار کی کارروائیون سے اطلاع دیا کرتا تھا۔ ج۔ مین جانتا ہون کہ اکثر باتون کی اطلاع دیا کرتا تھا۔ س۔ کوئی اور شخص بھی اطلاع دیا کرتا تھا۔ ج۔ ہان اور لوگ بھی اطلاع دیا کرتے تھے۔ س۔ کیا بھاؤ پونا کر نے بھی کبھی کوئی خبر دی تھی۔ ج۔ نہین۔ س۔ رزیڈنسی مین سنکھیا یا کوئی تانبے کا زہر رہتا تھا۔ ج۔ مین نے کبھی نہین دیکھا۔ س۔ آپ نے کبھی کسی کام کے واسطے سنکھیا نہین منگوائی۔ ج۔ کبھی نہین۔ س۔ آپ کے حکم سے کبھی سنکھیا نہین آئی۔ ج۔ کبھی نہین آئی۔ س۔ کیا اس حملہ کے بعد بھی نہین آئی۔ ج۔ نہین آئی۔

سوالات ایڈوکیٹ جنرل

س۔ آپ کہتے ہین کہ بھاؤ پونا کر کلکٹر سورت کا نوکر تھا کیا وہ ذوالفقار علی نابالغ کے علاقہ کا جو بڑودے مین ہے انتظام کرتا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ آپ نے سارجنٹ ہیلین طامن صاحب سے کہا کہ سنکھیا آپ کے حکم سے کبھی نہین آئی۔ ج۔ کبھی نہین۔ س۔ ۹۔ نومبر یا اوسکے بعد کبھی نہین آئی۔ ج۔ نہین آئی۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اور گواہون کی شہادت بہت طویل ہے اور چار بج گئے ہین اب برخاست ہونا چاہیے چنانچہ کمیشن برخاست ہوئی۔

اجلاس روز یازدہم

آج کے روز بوقت ۱۱ بجے اجلاس کمیشن شروع ہوا۔ کل ممبر اور سر لوئیس پیلی صاحب اور حضور ملہر راؤ موجود تھے لیکن بعد دوپہر کے حضور ملہر راؤ اور حضور مہاراجہ سیندہیا اور سر لوئیس پیلی صاحب چلے گئے۔

آج کے روز عدالت مین بہت بڑا ہجوم تھا صدہا آدمی دموو دریت کے اظہار سننے کے واسطے آئے تھے جو تماشائی عدالت کمیشن مین آنے کے قابل نہ تھے وہ میدان مین کھڑے رہے جسوقت دموو دریت بلایا گیا تو وہ نہایت بیہودہ طور سے کمیشن مین حاضر ہوا۔ سبز مخمل کی مرزائی پہنے ہوے تھا یہ آدمی نہایت جسیم اور نالائق معلوم ہوتا ہے اوسکے چہرے کا نقشہ موٹا اور پیچیک رو ہے اوسکی کھال مثل ہاتھی کی کھال کے کھردری ہے بہ نسبت اور گواہون کے

اوسکی عادات اور طرح کی معلوم ہوتی ہین۔ جو شہادت راؤجی نے دی وہ بہت چالاکی کے ساتھ دی۔ نرسو نے کانپ کر گواہی دی اور اپنے قصور کو پوشیدہ کرنا چاہا مگر دہمودرپنت نہایت بدذات اور ڈرپوک ہے جسوقت اوسنے گواہی دینا شروع کی تو آہستہ آہستہ اور آنکھون کو نیچے کیے ہوے جواب دیتا تھا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے دل مین نہایت محجوب ہے۔ لیکن سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اوس سے کہا کہ زور سے بیان کرو تاکہ مہاراجہ صاحب بھی تمھارے اظہار کو سنین اور سر اوٹھا کر مہاراجہ صاحب سے چار آنکھین کرو اور اظہار دو یہ سنکر اوسنے سر اوٹھایا اور بلند آواز سے بولنے لگا۔ سرلویس پیلی صاحب (رزیڈنٹ) نے جو کہا تھا کہ دہمودرپنت کے اظہار قابل سماعت اور کارآمد ہین درحقیقت اونھون نے صحیح کہا تھا۔ ایڈوکیٹ جنرل نے اوسکے اظہار یے اور اوسنے مفصلہ ذیل اظہار دیا

میرا نام دہمودر ترمبک یادہمودرپنت ہے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے مترجم سے کہا کہ گواہ سے کہو کہ خوب زور سے بولے تاکہ حضور ملہر راؤ بھی سنین۔

گواہ نے بیان کیا کہ مین برہمن ہون اور حضور گائکواڑ کا پرویٹ سکرٹری تھا مجھکو اس عہدے پر تین یا ساڑھے تین سال کا عرصہ ہوا مجھکو کل سپاہیون اور کسبیون وغیرہ کی تنخواہ تقسیم کرنے کا کام سپرد تھا چٹنیا خانہ کی نوکرون کی تنخواہ بھی مین تقسیم کرتا تھا بموجب حکم گیکواڑ کے یہ سب روپیہ تقسیم کیا جاتا تھا مین لہری پول کے دروازے پر رہا کرتا تھا اور نیچے کی کچہری اپنے مکان مین کیا کرتا تھا اس کچہری مین پچیس محرر میرے ماتحت تھے مادہورا اور رام کرشنا سر دفتر تھا۔ ایک شخص جسکا نام ناناجی موتل ہے جواہر خانے کا کلرک تھا اور ایک اور شخص جسکا نام بلونت راؤجی ہے خزانچی تھا مسمی اپاجی بدام چندر میرا سررشتہ دار تھا مین صبح کے ۸ بجے محل مین جاتا تھا اور رات کے دس بجے تک وہان رہتا تھا مگر سہپر کے وقت کھانا کھانے کے واسطے اپنے مکان پر آیا کرتا تھا۔ مین گیکواڑ کے محل مین جس قدر کمرے ہین سب کو جانتا ہون مہاراجہ گیکواڑ محل کے چوتھے درجہ پر رہا کرتے تھے جس شخص کو کہ کوئی خاص کام ہوتا تھا وہ پیچھے کے راستہ سے آتا تھا اور دربار کے

سب لوگ یہانتک سے آیا کرتے تھے مگر اکثر لوگ جو جج کی کچھری مین مھاراجہ صاحب کے
پاس آتے وہ نیچے کے زینے سے آیا کرتے تھے۔ سارجینٹ ہیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ مین
گواہ کا مطلق بیان نہین سنتا یقین ہے کہ مھاراجہ صاحب بھی نہ سنتے ہون گے گواہ سے
کہا جاے کہ زور سے بیان کرے حکم ہوا کہ گواہ بہ آواز بلند بیان کرے۔ گواہ نے بیان
کیا کہ لوگ گدی کے کمرے مین جایا کرتے ہین اونکی آمدرفت نگسناس دروازے
سے تھی۔ ایک اور دروازہ نظرباغ کی طرف سے تھا وہ خاص دروازہ مشہور ہے
مین یشونت راو کو جانتا ہون وہ بطور جاسوس کے مھاراجہ صاحب کے پاس نوکر تھا مین
سالم سے بھی واقف ہون وہ مھاراجہ صاحب کا ایک سوار ہے یہ دونون شخص دن کو
مھاراجہ صاحب کی اردلی مین رہتے تھے اگر رات کو کچھ ضرورت ہوتی تھی تو بلائے جاتے
تھے مجھکو یاد ہے کہ مھاراجہ صاحب نے مجھکو حکم دیا تھا کہ سالم کو سنکھیا کی پڑیہ حوالہ کردو
وہ ایام بہادر پد کے تھے مترجم سے دریافت کیا گیا کہ یہ کون دن ہوتے ہین اوسنے کہا
کہ یہ دن ۲۰ ستمبر سے ۱۰ اکتوبر تک ہوتے ہین۔ گواہ نے بیان کیا کہ مھاراجہ صاحب نے
مجھکو حکم دیا کہ دو تولہ سنکھیا خارش کے واسطے منگاؤ۔ چنانچہ مین نے بموجب حکم مھاراجہ
صاحب کے محکمہ فوجداری کو لکھا اوسوقت ایک چٹھی گواہ کو دکھائی گئی اوسنے تصدیق
کیا کہ وہ چٹھی یہی ہے اور اوسپر میرے ہی دستخط ہین۔ ایڈووکیٹ جنرل نے وہ چٹھی
پڑھوائی اوسمین یہ لکھا تھا۔

بنام افسران راج سری حضور فوجداری۔ بعد رام رام کے معلوم ہو کہ گھوڑے کی خارش
کے واسطے دو تولہ سنکھیا کی ضرورت ہے اجازت ہو کہ سنکھیا منگائی جاے۔

دستخط۔ ومودر ترمبک خاصگی والہ۔ مورخہ بہادر پد ۹ سمبت ۱۹۳۱

مطابق ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۷۴ء۔

گواہ نے بیان کیا کہ ہان یہی تاریخ ہے جبکہ چٹھی لکھی گئی اور کہا جب فوجداری سے سنکھیا
نہین آئی تو مین نے نردتم پورہ سے سنکھیا طلب کی مگر قبل طلب کیے جانے کے کچھ باتین
مھاراجہ صاحب نے مجھسے کی تھین مین نے کہا تھا کہ ہر فرجی دو دیا کہتا ہے کہ مھاراجہ صاحب

سے کچھ باتین کرکے مین سنکھیا دونگا - ہر فرجی دوبا فوجدار تھا یہ سنکر مہاراجہ صاحب نے کہا کہ لشکر سے منگالو مین نے کہا کہ اگر آپ لشکر سے سنکھیا منگوائین گے تو اجازت پروانہ بھیجا جاے گا مہاراجہ صاحب نے کہا کہ کوشش کرکے کہین سے سنکھیا منگواؤ اور کہا کہ نورالدین بوہرہ سے منگواؤ (نورالدین مہاراجہ صاحب کے سلح خانہ مین پیشتر نوکر تھا) - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ سلح خانہ کیا معنے - کیا دوائی خانہ کو کہتے ہین - مترجم نے کہا ہان -

گواہ نے بیان کیا کہ اب دوائی خانہ اسلحہ خانے مین ہے یہ سلحہ خانہ اوس کمرے کے قریب ہے جہان مہاراجہ صاحب سویا کرتے ہین - چند روز کے بعد مہاراجہ صاحب نے کہا کہ ایک تولہ ہیرا منگواو جب مین نے نورالدین بوہرہ کو سنکھیا کے واسطے لکھا تو وہ ایک پوڑیہ مین سنکھیا لایا مین نے اوس پوڑیہ کو نہین کھولا اور مہاراجہ صاحب سے دریافت کیا کہ اسکو کیا کیا جاے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ وہ سالم کو دے دو وہ گھوڑون کی خارش کی دوائین بنائیگا چنانچہ مین نے وہ پوڑیہ سالم کو دیدی -

بعد اسکے مہاراجہ صاحب نے مجھسے پھر کہا کہ ایک تولہ ہیرا منگاو شاید یہ سنکھیا منگانے سے آٹھ دس روز بعد مجھسے کہا تھا چنانچہ مین نے نانا وتل سے ہیرا منگا کر موجب حکم مہاراجہ صاحب کے یشونت راو کو دے دے آٹھ دس روز بعد مجھسے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ یہ شیشی حکیم کے پاس سے آئی ہے یہ سالم کو دیدینا یہ شیشی رات کے وقت مہاراجہ صاحب نے مسمی گجابا کے ہاتھ میرے پاس بھیجی گجابا مذکور نانا کنولکر کا نوکر ہے نانا کنولکر مہاراجہ صاحب کے سالے ہین چونکہ وہ شیشی رات کے وقت آئی تھی معلوم نہین ادہین کیا تھا - مسٹر ملول صاحب نے مترجم سے پوچھا کہ پرہنی دی سے کیا معنے ہین مترجم نے جواب دیا کہ اس لفظ کے معنے وزیر کے ہین - مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ گواہ نے کہا تھا کہ نانا کنولکر مہاراجہ صاحب کے سالے ہین اور موروثی وزیر بھی ہین - مترجم نے کہا ہان -

بعدہ گواہ نے بیان کیا کہ اونگلی کے برابر شیشی تھی مین نے یہ دوا دیمری شیشی مین کر دی جسمین پہلے گلاب کا عطر تھا گواہ نے شیشی کو دو پوڑیہ کے برابر نشان کیا گجابا مذکور نے ایک شیشی

سے دوسری مین دوا کو کیا تھا یہ چھوٹی شیشی جسمین دوا تھی مین نے اپنے پاس رکھ لی
دوسرے روز حسب ہدایت مہاراجہ صاحب کے شیشی سالم کو دیدی وہ دن دسہرے کے
تھے بعد چند روز کے مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا کہ ایک تولہ ہیرا اور دو تولہ سنکھیا
منگاؤ چنانچہ نورالدین بوہرہ سے سنکھیا لینے کے واسطے مین خود اوس کے مکان پر گیا اور
سنکھیا لے کر سالم کو دیدی اور ایک تولہ ہیرے مین تین ماشہ پسا ہوا ہیرا تھا اور ۹ ماشے
ہیرے کے ٹکڑے تھے مین نے پوڑیہ کھول کر نہین دیکھی یہ بات ماں جی کے کہنے سے معلوم ہوئی
تھی۔ مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا کہ ہیرے کی پوڑیہ یشونت راؤ کو دے دو اور مہاراجہ صاحب
نے کہا تھا کہ ان ہیرون کی سوامی اکلکوٹ کے تاج کے واسطے ضرورت ہے۔
صاحب ریسیڈنٹ نے پوچھا کہ سوامی کے کیا معنے ہین۔ مترجم نے کہا کہ سوامی اول درجہ
کے پوجاری کو کہتے ہین۔ گواہ نے کہا کہ وہ پوڑیہ یشونت راؤ کو مین نے دیدی مین نے یشونت راؤ
سے پوچھا کہ ان ہیرون کا کیا ہوگا یشونت راؤ نے جواب دیا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر مین
ملا کر دیا جاوے گا مین نے اس قدر کہا تھا کہ یہ بات نہایت بری ہے اور مین نے کچھ نہین کہا۔
مین نے ۲۲۔ اکتوبر کو سنا تھا کہ زہر دیے جانے کا حیلہ کیا گیا جب سے کہ یشونت راؤ کو
ہیرے دیے اوسکے آٹھ دس روز بعد دوشنبہ کے روز مین نے یہ خبر سنی تھی مین مہاراجہ
صاحب کے ہمراہ آٹھ بجے رزیڈنسی کو گیا لیکن راستہ مین شیوا کے دہرم سالے پر اوتر پڑا
اور مہاراجہ صاحب کی واپسی تک وہان ٹھہرا رہا جب مہاراجہ صاحب رزیڈنسی سے واپس
آئے تو مجھکو اپنی گاڑی مین بٹھا لیا اور مجھکو میرے مکان پر اوتار دیا راستہ مین مہاراجہ
نے مجھسے کہا کہ رزیڈنسی مین ایک شور غل مچ رہا ہے مین نے پوچھا کہ کس سبب سے یہ شور
غل ہے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ نرسو میرے پاس ہر روز آتا تھا مگر آج نہین آیا راؤجی
نے جلدی کر کے ڈالدیا مین نے پوچھا کہ کیا ڈالدیا تھا۔ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ نرسو
ڈیوڑہی پر بیٹھا رہا کرتا تھا جب کوئی آتا تھا تو وہ شیشی بجادیا کرتا تھا آج نرسو نہ تھا۔
پس اسی وجہ سے آج رزیڈنسی مین شور غل مچ رہا ہے مہاراجہ صاحب نے مجھسے یہ بھی کہا
کہ سالم راؤجی کے مکان کو دوڑا گیا ہے تاکہ وہ پوڑیون کو لائے اور جہان ایک بوڑہیا

روپی بکارہی ہے اوسمین تو الدے۔ مہاراجہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ معلوم نہین کہ سالم نے راوجی سے پوڑیون کو لے کر پھینکدیا ہے یا نہین۔ اور بڑی خرابی کی بات ہوی ہے دیکھا چاہیے کیا ہوتا ہے جسوقت گاڑی میرے مکان کے قریب پہونچی تھا راجہ صاحب نے مجھکو وہان اوتار دیا اوس روز مہاراجہ صاحب سے اور کچھ باتون کا ہونا سیارہ مین یاد نہین۔ دوشنبہ کے روز ۱۱ بجے کھانا کھا کر مہاراجہ صاحب کے محل کو مین گیا وہان جا کر دیکھا کہ مہاراجہ صاحب لکشمی بائی کے پلنگ پر بیٹھے ہوے ہین اور نانا کنولکر سے زہر کی باتین کررہے ہین مگر مین نے یہ نہین سنا کہ وہ کیا باتین تھین کیونکہ مین پانچ چھہ قدم کے فاصلے پر تھا اور نہ مین اون باتون مین شریک ہوا بعد اسکے مہاراجہ صاحب اور نانا اور مین گاڑی مین سوار ہو کر گھوڑ دوڑ کو گئے راستہ مین مہاراجہ صاحب او ر نانا کنولکر نے مجھسے کہا کہ اسبات کی خوب خبر رکھنا اور جو جو خبرین معلوم ہوا کرین اوسکی اطلاع مجھکو دیا کرنا مین نے اپنے مکان پر واپس آکر کئی آدمیون سے زہر کے دیے جانے کا حال دریافت کیا جو کچھہ مین نے سنا تھا دوسرے روز صبح کو مہاراجہ صاحب کو اوسکی اطلاع دیی۔ مین نے مہاراجہ صاحب سے کہا کہ راوجی کا پتہ نہین ہے شاید کہین بھاگ گیا مہاراجہ صاحب نے کہا کہ راوجی اگرچہ بڑا ہوشیار ہے لیکن چھوٹا بھی ہے اوسوقت مجھسے اور کچھہ نہین کہا منگل کے روز مین نے سالم اور یشونت راو کو مہاراجہ صاحب کے پاس محل مین دیکھا مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا کہ زہر کے دینے کا حال دریافت کر کے مجھسے بیان کرو اوس روز مجھسے اور مہاراجہ صاحب سے زہر کے مقدمے مین باتین ہوئین جب کرنیل فیر صاحب کی جگہہ سر لویس پیلی صاحب مقرر ہو کر آئے مجھکو خوب یاد ہے کہ ایک روز مہاراجہ صاحب مجھکو سر لوس پیلی صاحب کے سامنے لے گئے تھے اور صاحب موصوف کے روبرو جھانسی امر کی شہادت مجھسے دلائی کہ مہاراجہ صاحب کی باتین سمی نراین کانجس یا ندرے سے ہوئین مجھکو مہاراجہ صاحب نے سر لویس پیلی صاحب کے روبرو پیش کیا مگر اوس روز مجھسے اور صاحب ممدوح سے کچھہ باتین نہین ہوئین نہ کچھہ زہر کا ذکر آیا اوس بروز راوجی کو مین نے نہین دیکھا صرف ایک مرتبہ پیشتر مقام نوساری مین میری اوس سے ملاقات ہوئی تھی

جب مسٹر سوٹر صاحب بڑودے مین آئے تھے تو تمام شہر مین اون کے آنے کی خبر ہوگئی تھی
اون کے آنے کے بعد مجھسے اور مہاراجہ صاحب سے کچھ گفتگو زہر دیے جانے کی ہوئی تھی۔
اول راؤجی گرفتار ہوا مگر پھر رہا ہوگیا اوسکو سنکر مہاراجہ صاحب نے کہا تھا کہ جو شخص
بانی مبانی تھا وہ چھوٹ گیا اب کچھ ڈر نہین ہے۔ لیکن مجھکو یاد نہین ہے کہ یہ باتین مجھسے
اور مہاراجہ صاحب سے کس روز ہوئی تھین اسقدر یاد ہے کہ سوٹر صاحب کے آنے
کے بعد گفتگو ہوئی تھی جب راؤجی دوبارہ گرفتار ہوا تب بھی مجھکو خبر ہوئی تھی اور مین نے یہ بھی سنا تھا کہ اوسنے
اقبال کیا چنانچہ مہاراجہ صاحب کو مین نے یہ خبر پہونچائی مہاراجہ صاحب نے اوس کے جواب مین کہا
کہ مین نے بھی ایسا ہی سنا ہے جب راؤجی نے اقبال کیا تو اوسکو اوسکی بریت کا سارٹیفکٹ
دیا گیا مجھسے اور مہاراجہ صاحب سے اسبارہ مین گفتگو ہوئی تھی مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا
تھا کہ اگر یہان کوئی تحقیقات ہو تو ہرگز کسی بات کو قبول نہ کرنا مجھکو اور کچھ مہاراجہ صاحب
کی گفتگو یاد نہین ہے مجھکو سالم اور یشونت راؤ کے گرفتار ہونے کی تاریخ البتہ یاد ہے۔
۱۵ - مارگشر ہی تھی۔ مترجم نے کہا کہ یہ تاریخ ۲۳ - دسمبر کے مطابق ہے قبل گرفتاری
راؤجی اور سالم کے صاحب رزیڈنٹ نے مہاراجہ صاحب کو لکھا تھا کہ اونکو ہمارے پاس
بھیجدو جب یہ تحریر مہاراجہ صاحب کی مہاراجہ صاحب کے پاس مین لے گیا تو مہاراجہ صاحب
نے کہا کہ ہمنے سالم اور یشونت راؤ کو بھی بھیجدیا ہے مہاراجہ صاحب نے اوسوقت مجھسے
نہین کہا کہ اون دونون کو کسواسطے بھیجدیا ہے مگر بعدہ مجھسے کہا کہ مین نے دونون کو فہمایش
کرکے بھیجا ہے کہ ہرگز کسی بات کا اقبال نہ کرنا سوا اس گفتگو کے اور کوئی بات مہاراجہ صاحب
نے مجھسے نہین کہی۔ اوسوقت سالم اور یشونت راؤ رزیڈنسی کو گئے اور پھر واپس آئے۔
اوسی روز سر لوییس پیلی صاحب رزیڈنٹ کا حکم آیا کہ سالم اور یشونت راؤ کو بھیجدو
قبل جانے رزیڈنسی کے مین نے اونکو دیکھا تھا وہ اوپر کی چھت پر نانا کنولکر کے پاس تھے
جب نانا کنولکر مجھکو ملے تو مجھسے کہا۔
مسٹر برینسن صاحب نے کہا کہ ہم دریافت نہین کرتے کہ اونھون نے تم سے کیا کہا۔
ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ کوئی اور شخص بھی اوسوقت موجود تھا سج۔ سوائے نانا کنولکر

کے اور کوئی شخص نتھا۔

گواہ نے پھر بیان کرنا شروع کیا کہ جب سالم اور یشونت راؤ ریزیڈنسی کو چلے گئے تو شام کے وقت مھاراجہ صاحب سے پھر میری ملاقات ہوئی مھاراجہ صاحب نے کہا کہ مین نے دونون شخصون سے فہمایش کردی ہے کہ تم کسی بات کا اقرار نہ کرنا سوا اسبات کے اور جو کچھ مھاراجہ صاحب نے کہا مجھکو یاد نھین جس روز مھاراجہ صاحب گرفتار ہوے اوسی روز مین بھی شام کے وقت گرفتار ہوا۔ ۹۔ بجے ایک پہرہ آیا محل کے کمرے بند کردئے گئے اور ہر ایک جگہہ پہرا کھڑا ہو گیا۔ جیکسن صاحب اور گجانند وٹل نے مجھسے کہا کہ تم اپنے دفتر مین چلو تاکہ تمھارے روبرو ہر ایک چیز بند کر کے مھر لگادیجاے جسوقت ہر ایک چیز پر مھر لگائی گئی مین بھی موجود تھا بعد اوس کے مین اپنے گھر چلا آیا لیکن فوراً پھر میری طلبی ہوئی اور سیناپتی کی کچہری مین مجھکو قید کیا چنانچہ دو روز تک حوالات مین رہا وہان صرف چوکیدارون کا پہرہ تھا سپاہی نتھے وہان سے فوجدار کے سپاہی مجھکو ریزیڈنسی مین لائے اور گورون کے پہرے مین ۱۶۔ روز تک قید رہا پھر پولیس کے سپرد کیا گیا جبتک مین نے کسی بات کو قبول نھین کیا مجھپر گورون کا پہرہ رہا جب مین نے اقبال کیا تو پولیس کے سپرد کیا گیا اول مرتبہ ریزیڈنسی کے باغ کے نیچے میری طلبی ہوئی وہان دونون خان اور بلونت راؤ دسکر موجود تھے یہ بلونت راؤ کارکن تھا جو احمد آباد سے بلایا گیا تھا اور ایک شخص مسمی بھاؤ پونا لر اور ایک سپاہی پولیس کا وہان موجود تھا جب مین وہان پہونچا تو خان بہادر نے کہا کہ مین نے تمکو اسواسطے بلایا ہے کہ مین تمھارے صندوق کے کاغذ دیکھا چاہتا ہون اوس صندوق مین مھاراجہ صاحب کے خرچ کے کاغذ تھے اوسپر میرے سامنے مھر لگائی گئی تھی اوسپر بڑی بڑی مھرین تھین اور سب مسلم تھین مین نے پولیس سے کچھ نھین کہا مگر پولیس کے لوگون نے مجھسے کہا تھا کہ اگر تم اقبال کروگے تو تمھارے حق مین بہتر ہوگا وہ لوگ آدہ گھنٹہ تک صندوق کے کاغذ دیکھتے رہے۔ اوسکے بعد پھر مین گورون کے پہرے مین سپرد کیا گیا بلونت راؤ اور بھاؤ پونا کر اور دونون خان بہادر نے دیکھا تھا ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اب دو بج گئے ہین تفنن کا وقت آگیا اگر اجازت ہو تو تھوڑی دیر کے واسطے

عدالت برخاست کیجاے چنانچہ ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے گئے۔
جب ٹفن کھاکر واپس آئے تو گواہ نے بیان کیا کہ بعد دیکھنے صندوق کے کاغذات کے میرا
اظہار ہوا اوسوقت مسٹر رچی صاحب ۔ سر لوئیس پیلی صاحب ۔ کپتان جنکین صاحب ۔
کپتان سی گریو صاحب ۔ دونون خان بہادر ۔ گجانند وتل ۔ اور بلونت راو سکرٹر
موجود تھے جب مین نے اپنا اظہار دیا تو سر لوئیس پیلی صاحب نے مجھسے میرے جرم کی
معافی کا وعدہ کیا تھا کسی شخص نے مجھسے راوجی یا نرسو جمعدار کے اظہار کا حال بیان نہین
کیا ۔ چونکہ مین گورون کے پہرے مین تھا مجھے کون اطلاع دے سکتا تھا جس روز مجھکو
سارٹیفکٹ ملا تو گجانند وتل اور دونون خان بہادر موجود تھے ۔ گجانند نے مجھسے کہا
کہ اگر سچ سچ بیان کروگے تو سرکار تمھارے قصور معاف کردے گی اور مجھکو ایک پرچہ
بھی دکھایا سوا اس کے اوسوقت مجھسے کچھ نہین کہا ۔ جب مین نوساری گیا تھا مین نے
راوجی کو دیکھا تھا راوجی مہاراجہ صاحب کے غسلخانے کے پاس بیٹھا تھا سواے راوجی
کے سالم اور مہاراجہ صاحب بھی بیٹھے تھے رات کے ۱۰ بجے ہون گے اور بموجب طلب مہاراجہ
صاحب کے مین گیا تھا جب مین مہاراجہ صاحب کے پاس پہونچا تو مہاراجہ صاحب نے
مجھکو ایک کاغذ دے کر کہا کہ اسکو پڑھو چنانچہ مین نے اوسکو پڑھا تو وہ عرضی جمنا بائی زوجہ
کھانڈے راو متوفی کی طرف سے حضور گورنر کے نام تھی اوسوقت مہاراجہ صاحب نے کہا
کہ اس عرضی کی نقل لکھ لو جب مین نے نقل لکھ لی تو وہ عرضی راوجی کو واپس دی مین
سب کاغذات مہاراجہ صاحب کے روبرو پڑھ کر سنایا کرتا تھا مین دکھنی زبان جانتا ہون
اکثر حساب چھوٹے چھوٹے پرچون پر رہا کرتے تھے کوئی کتاب نہتھی اور جس شخص کو مہاراجہ
روپیہ دلاتے تھے مین یاد دینا کر مہاراجہ صاحب کے دستخط کرالیا کرتا تھا مہاراجہ صاحب
اکثر مجھکو زبانی حکم دیا کرتے تھے ۔ ایک کاغذ جب گواہ کو دکھایا گیا تو اوس نے کہا کہ میرے
ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اوسکا مضمون یہ تھا ۔
(اسری لکشمی وغیرہ) ۔ حساب تیسری ماہ شوال یعنے مہینا کبرگ سدرشن سنبت ۱۹۳۰
مطابق ۲۴ ۔ ۲ ۔ نومبر سنہ ۱۸۷۴ء ۔

یادداشت۔ بمبئی سے کچھ مال یشونتا ولد مہیپاتی پولی کی معرفت جو سرکار کا قاصد
ہے آیا ہے لہذا حسب الحکم سرکار مفصلہ ذیل روپیہ نقد دیا گیا۔
کل کے بنے ہوے روپے جو بازار سے خریدے گئے ال۔ ۃ بحساب ۸ا۔ [illegible] فیصدی [illegible] ماہوار
میزان۔ ا[illegible] ماہوار۔ سکہ بابا شاہی جو خزانے سے دیے گئے۔ [illegible] میزان [illegible] ماہوار
بروقت روپیہ پانے کے جو رسید یشونت راو نے داخل کی تھی اس کاغذ کے ساتھ
رکھی گئی۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ ان یادداشتوں کے پیش کرنے سے
معلوم ہوتا ہے تاکہ ثابت ہو کہ وقتاً فوقتاً رزیڈنسی کے ملازموں کو روپیہ دیا گیا اور حساب
میں دوسرے نام سے روپیہ درج ہوا۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ہاں اسی بات کے
ثابت کرنے کے واسطے یادیں پیش کی گئیں۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ایڈوکیٹ جنرل
ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ درحقیقت وقتاً فوقتاً روپیہ لوگوں کو دیا گیا اور یادداشت میں
دوسرے نام سے لکھا گیا چنانچہ اس گفتگو کے بعد یاد مذکور مسل میں شامل کی گئی اور نشان
حرف اے کا کیا گیا۔ اور گواہ نے بیان کیا کہ روزمرہ ہفتہ وار اور ماہواری اور سالانہ
حساب بنکر پیش ہوا کرتا تھا۔ بلونت راو کارکن روزمرہ کا حساب رکھا کرتے تھے اور میں
حسابات پر دستخط کیا کرتا تھا معلوم نہیں کہ یشونت راو کی کیا تنخواہ ہے سو تنخواہ کے جس قدر
سالم اور یشونت راو کو روپیہ دیا گیا وہ میرے محکمے سے دیا گیا۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا
کہ جو یادداشتیں پڑھی ہیں اسمیں تم لکھتے ہو کہ بابت اسباب کے جو بمبئی سے آیا تم جانتے ہو کہ کون اسباب
بمبئی سے آیا تھا۔ ج۔ کوئی اسباب نہیں آیا تھا۔ س۔ پھر کیوں لکھا گیا کہ بمبئی سے اسباب
آیا۔ ج۔ اسواسطے لکھا گیا کہ رزیڈنسی کے سب نوکروں کو روپیہ دینا منظور تھا۔ س۔
تمکو کس طرح معلوم ہوا کہ رزیڈنسی کے نوکروں کو روپیہ دیا جاے گا۔ ج مہاراجہ صاحب
نے ہدایت کی تھی کہ جب روپیہ رزیڈنسی کے نوکروں کو دیا جاوے تو وہ روپیہ اسیطرح
حساب میں لکھا جاے اگر مال آتا تو مہاراجہ صاحب اوس سوداگر کا نام لکھواتے جسکی دکان
سے آتا تھا۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اور ایک یاد گواہ کو دی اور دریافت کیا کہ
یہ روپیہ بھی یشونت راو کو دیا گیا تھا۔ ج ہاں دیکھیے [illegible] کی یہ دہانید ہے اسمین ہاں کی

تشریح ہے نہ سوداگر کا نام ہے - س کیا اسپر بھی تمھارے دستخط ہین - ج ہان - س کس شخص نے اس یاد کا روپیہ پایا - ج - سالم عرب نے - س - کوئی چیز احمد آباد سے کھانے مین آئی تھی - ج نہین -
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مائی لارڈ - میرے نزدیک اگر یہ سب یادین گواہون کو دکھا کر شناخت کرائی جائین اور اون سے حلف لیا جاے تو مناسب ہے -
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا ہان میری راے بھی متفق ہے -
مین نے ان یادداشتون کی فہرست بنائی ہے اوپر نشان حرف - ای سے تاکیو تک ان سب یادداشتون مین سات ہزار روپیہ دیا گیا ہے -
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مسٹر جارڈین صاحب سے کہا جاے کہ وہ ان یادداشتونکی سلسلہ وار فہرست تیار کرین چار بجے عدالت برخاست ہوئی -

اجلاس روز دوازدہم

گیارہ بجے کمیشن جمع ہوئی کل ممبران کمیشن اور حضور ملہر راؤ موجود تھے سہ پہر کے وقت عالیجناب مہاراجہ سیندھیا تشریف نہین لائے اور سر لوئیس پیلی صاحب تمام روز نہین آئے - ایڈوکیٹ جنرل یعنے وکیل اعظم سرکار نے دمودر پنت کا اظہار لینا شروع کیا صاحب موصوف نے گواہ سے دریافت کیا کہ تمنے ہمسے کل کہا تھا کہ دو دفعہ ناناجی وٹل کے پاس سے مین نے ہیرے منگوائے تھے لیکن بیان کرو کہ اوسکی قیمت کے دینے کا کسنے بندوبست کیا تھا - ج - بموجب حکم مہاراجہ صاحب کے بندوبست کیا گیا مین نے مہاراجہ صاحب سے پوچھا تھا کہ ان ہیرون کی قیمت دیجاے چنانچہ اجازت ہوئی تھی کہ دیدو اوسوقت مین نے ہیرون کی قیمت دیدی - یہ روپیہ کسرات اور توفیر سے دیا گیا تھا لیکن اس روپیہ کو ہیرون کی قیمت مین دیا جانا درج حساب نہین ہوا بلکہ بموجب حکم مہاراجہ صاحب کے حساب مین اس طرح لکھا گیا کہ برہمنون کے کھلانے کے واسطے روپیہ دیا گیا -
جب گواہ سے ایک اور سوال کیا گیا تو مترجم گواہ سے کچھ باتین کرنے لگا -
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کیا کہتے ہو مترجم نے کہا کہ جو کچھ گواہ نے بیان کیا میری

سمجھ مین نہین آیا تھا اس لیے دریافت کرتا ہون - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ جو کچھ وہ کہتا ہے مجھے سناؤ - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ جب مترجم خود نہین سمجھا ہے تو تم کیا سمجھوگے - گواہ نے بیان کیا کہ مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا تھا کہ ان ہیرون کو دوائی کی مدمین درج حساب کرنا کیونکہ انکی خاک بنائی جاوے گی چنانچہ اوسیطرح مین نے حساب مین درج کیا لیکن جب کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانے کا شورغل ہوا تو مینے مہاراجہ صاحب سے کہا کہ ہیرون کی خاک کس طرح ہوسکتی ہے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ تمنے خاک ہونا ہیرون کا لکھ دیا ہے مین نے کہا کہ ہان اوسوقت مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اوس ورق کو حساب سے نکال ڈالو چنانچہ اسبارے مین نانا ونل سے مین نے صلاح لی اونھون نے کہا کہ جب مہاراجہ صاحب کا حکم ہے تو ایسا ہی کرو مہاراجہ صاحب نے مجھکو یہ بھی حکم دیا کہ جب اس قسم کا خرچ لکھا کرو تو اس طرح اوسکو درج حساب کیا کرو کہ کسیکو اصل حال نہ معلوم ہوا کرے نورالدین بوہرہ سے جو دو مرتبہ سنکھیا لی گئی اوسکی قیمت نہین دی گئی صرف اس قدر اون سے وعدہ کیا گیا کہ سلحہ خانہ اونکو بھی سپرد کیا جاے جب کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کا حال عام مین مشہور ہوا تو نورالدین بوہرہ نے مجھسے کہا کہ جس بوہرہ کی دکان سے سنکھیا لایا تھا وہ دوسو روپیہ مانگتا ہے -

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اوسنے کچھ اور بھی بیان کیا تھا -

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ ایسے سوال سے مین عذر کرتا ہون کہ وہ باتین جو مہاراجہ صاحب کی غیبت مین ہوئین وہ داخل شہادت نہین ہین -

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ جو کچھ باتین اور کارروائی اوسوقت ہوی وہ سب داخل شہادت ہے - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ آپ کی راے مین یہ باتین داخل شہادت ہین -

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہان لائق سننے کے ہین اور جب اونکی تصدیق ہوجاے گی تو اوسوقت لائق شہادت کے بھی ہین - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مین آپکی غرض سمجھا آپ چاہتے ہین کہ کل حال دریافت ہوجاے اوسکے بعد دیکھا جانے گا کہ قابل شہادت کے یہ باتین ہین یا نہین - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے گواہ سے مخاطب ہوکر کہا

کہ درمیان تمھارے اور نورالدین بوہرہ کے کیا گفتگو ہوئی تھی گواہ نے بیان کیا کہ نورالدین نے مجھسے کہا کہ پہلی پوڑیا سنکھیا کی کسی کے نام درج نہین ہوئی ہے اور دوسری پوڑیہ میرے نام لکھی گئی ہے جس بوہرے کے پاس سے مین سنکھیا لایا تھا اوسنے کہا ہے کہ میری کتابین حساب کی ضبط ہوگئین اور رزیڈنسی کو گئی ہین اگر تم چاہتے ہو کہ سنکھیا کا فروخت ہونا پوشیدہ رہے تو دو سو روپیے مجھکو دو اور مین اوس بوہرہ کو دیدون تاکہ وہ میرا نام نہ بتلائے۔

سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب نے کہا کہ کیا حضور ایسی بات سننے کے مجاز ہین۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہان مجھکو اختیار ہے کیونکہ ان باتون سے دریافت ہوگا کہ درحقیقت کیا حال گذرا۔ سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب نے کہا کہ حضور اس حال کو سنکر بطور شہادت کے تصور کرتے ہین مگر مین یہ باتین صرف گفتگو سمجھتا ہون کچھہ شہادت نہین سمجھتا جو گفتگو مھاراجہ صاحب کے روبرو نہین ہوئی وہ سمجھی جا سکتی ہے کہ بنائی ہوئی ہے تاکہ ایک شخص دوسرے کو ماخوذ کرے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اسیواسطے آپ یہ گفتگو کرتے ہین کہ یہ باتین بنائی ہوئی ہین۔

سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب نے کہا کہ مین آپ کے روبرو یہ بات پیش کرتا ہون کہ عجب نہین جو یہ گفتگو بنائی ہوئی ہو ایسی باتون کی صداقت جبکہ دوسرا کوئی شخص وہان موجود نتھا کس طرح ہو سکتی ہے مگر چونکہ حضور اوسکو شہادت تصور کرتے ہین مین خاموش ہون۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ جبتک کہ ہر شخص کا حال نہ سنا جاے ایسے مقدمے کی تحقیقات مشکل ہے اور تاوقتیکہ ہر شخص کی بات نہ سنونگا میری سمجھہ مین کس طرح آئے گا۔

گواہ نے بیان کیا کہ نورالدین بوہرہ سے مین نے کہا کہ دو سو روپیے تم اپنے پاس سے دیدو جب تمکو اسلحہ خانہ کا کام ملے گا اوسوقت یہ روپیہ مجرا ہو جائے گا نورالدین یہ بات سنکر چپ ہو رہا اور پھر مین نے نورالدین کو نہین دیکھا۔ نورالدین نے مجھسے نہین کہا کہ وہ کس بوہرہ کی دکان سے سنکھیا لایا تھا۔ مین نے مقام نوساری مین صرف ایک مرتبہ راوجی کو دیکھا تھا معلوم نہین کہ وہ گیکواڑ کے پاس آیا کرتا تھا یا نہین۔

جب کرنیل فیر صاحب کے پھوڑا نکلا تھا مجھکو خوب یاد ہے ماہ ستمبر ۱۸۷۴ع تھا اس پھوڑے کا حال اسوجہ سے یاد ہے کہ سالم نے میرے روبرو مھاراجہ صاحب سے کہا تھا اور اوسنے اپنی اونگلی سے بتایا کہ ملتھے مین پھوڑا ہے کرنیل فیر صاحب راوجی سے مرہم لگوایا کرتے تھے راوجی نے ایک چٹکی سنکھیا کی مرہم مین ڈالدی تھی جب مرہم کے لگانے سے کرنیل فیر صاحب کے پھوڑے مین سوزش ہوی تو اونھون نے مرہم کے بہانے کو اوتار ڈالا تھا یہ بات سنکر مھاراجہ صاحب میرے روبرو کچھہ نھین بولے جس زمانے مین کرنیل فیر صاحب کے پھوڑا تھا تو مھاراجہ صاحب نے کچھہ دوا بنانے کا مجھکو حکم دیا تھا اوسی زمانے مین سالم کو مینے سنکھیا دی تھی اور مھاراجہ صاحب نے حکم دیا تھا کہ حکیم صاحب کے پاس بڑے بڑے چیونٹے سانپ۔ اور کالے گھوڑے کا پیشاب بھیجدو وہ کچھہ دوا بنا ئینگے مجھکو اور کچھہ بات اوس روز کی جو مھاراجہ صاحب نے کھی ہو یاد نھین چنانچہ یہ سب چیزین مین نے منگا کر حکیمصاحب کے پاس بھیجدی تھین اور حکیمصاحب نے ایک شیشی مین کچھہ دوا ئین بنا کر دی تھین۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اس شیشی کی دوا کا نسخہ تو معلوم ہوگیا مگر دریافت کرو کہ اس شیشی پر ڈاٹ تھی یا نھین ایڈوکیٹ جنرل نے گواہ سے مخاطب ہوکر کہا کہ تم اس شیشی کا حال بیان کرسکتے ہو۔ گواہ نے خواب دیا کہ اونگلی کے برابر وہ شیشی تھی اوسکو گجابا میرے پاس لایا تھا مجھکو یاد نھین کہ اوس شیشی مین ڈاٹ تھا یا نھین۔ لیکن مینے اوس شیشی کی دوا کو دوسری گلاب کی شیشی مین رکھہ دیا تھا اور اوس شیشی پر روئی اور موم بطور ڈاٹ کے لگا کر سالم کو دیدی تہی مین جانتا ہون کہ جو حال ریزیڈنسی مین گذرتا تھا اوسکی اطلاع مھاراجہ صاحب کو ہوا کرتی تھی راوجی بذریعہ سالم کے مھاراجہ صاحب کے پاس چٹھیان بھیجا کرتا تھا اور مین اون چٹھیون کو مھاراجہ صاحب کے روبرو پڑھ کر پھاڑ ڈالتا تھا چنانچہ گواہ کو کچھہ چٹھیون کے پولندے دکھائے گئے گواہ نے کہا کہ یہ روزنامچے ہین ایسے ایسے چار پولندے عدالت مین موجود تھے ایک پولندہ مین ہاتو بڑے کا حساب ہے۔ یہ حساب مٹا ہوا ہے ایک کارکن نے میرے حکم سے اوسپر سیاہی ڈالدی تھی اوسکا نام بلونت راو ہے اور یہ راوجی کا بیٹا ہے۔ سیاہی ڈالنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ رقم

مالوجی کی سالم کے نام درج تھی جب زہر دیے جانے کا غوغا پڑا اوسوقت
مین سنے سیاہی ڈلوائی تھی اسیطرح اور اور مقامات پر بھی جہان ایسی
رقمون کا ذکر تھا سیاہی ڈلوائی گئی تھی۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل سنے
اون پولنڈون کے کاغذون کو دیکھا اور جہان جہان سیاہی پڑی تھی
اوسکی تصدیق کی۔
طول صاحب نے مترجم سے کہا کہ تم جابجا گواہ کا بیان چھوڑ جاتے ہو۔ گواہ نے بیان کیا
کہ جہان جہان سالم کا نام آیا تھا یا کسی خرچ کی تفصیل نہین کیجاتی تھی اوسپر مین سیاہی
ڈلوا دیتا تھا۔ یہ کل روپیہ کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے مین یا رزیڈنسی کے نوکرون
کو تقسیم کرنے مین صرف ہوا۔

سوالات جرح سر جنرل بیلن ٹائن صاحب

س۔ تم کہتے ہو کہ جس قدر حساب تمنے بنائے وہ سب مصنوعی ہین۔ ج۔ اکثر
مصنوعی ہین کل حساب مصنوعی نہین ہے اور دیدہ و دانستہ مصنوعی بنائے گئے۔
س۔ یہ حساب بموجب حکم مہاراجہ صاحب کے مصنوعی بنائے گئے۔ ج۔ حسب الحکم
مہاراجہ صاحب کے بنائے گئے۔ س۔ ایسے غلط حساب بنانے کیواسطے تمکو وقتاً فوقتاً حکم ملا
کرتا تھا یا خاص خاص حساب کے واسطے۔ ج۔ جیسا موقع ہوتا تھا مجھکو حکم ملتا تھا مہاراجہ صاحب
سے مین پوچھ لیتا تھا کہ فلان امر مین کیا ہدایت ہے۔ س۔ تم مہاراجہ صاحب سے
دریافت کرکے حساب غلط کیا کرتے تھے۔ ج۔ ہان جیسا موقع ہوتا تھا کیونکہ مہاراجہ صاحب
واقف ہوتے تھے جس کام کے واسطے کہ روپیہ دیا جاتا تھا۔ س۔ تم واقف ہوتے تھے یا
مہاراجہ صاحب۔ ج۔ مہاراجہ صاحب۔ س۔ جب تمنے مہاراجہ صاحب سے اجازت
لی اوتھون نے اجازت دی تھی۔ ج۔ ہان۔ س۔ اگر ان حسابات کی تحقیقات ہوتی تو تم
کس طرح ثابت کرسکتے تھے کہ حساب کے غلط کرنے کے واسطے تمنے مہاراجہ صاحب سے
اجازت حاصل کی۔ ج۔ اس سے زیادہ اور کیا ثابت کرتا کہ کل کام مہاراجہ صاحب
کی ہدایت سے کیا کرتا تھا۔ س۔ یہ بیان تمھارا ہے مگر مین دریافت کرتا ہون کہ مثلاً

مھاراجہ صاحب تمپر یہ جرم قائم کرتے کہ تم اونکو لوٹتے ہو اور بغرض لوٹنے کے حساب کو تبدیل کرتے ہو تو تم کس طرح ثابت کرتے کہ ہمنے مھاراجہ صاحب کے حکم سے حساب کو تبدیل کیا۔
ج۔ جو روپیہ دیا جاتا تھا چار کتابون مین درج ہوتا تھا اور سوا اس کے دینے اور لینے والا روپیے کا موجود تھا۔ س۔ تم اس حساب کے تبدیل کرنے مین مھاراجہ صاحب کی ہدایت کا ہونا کس طرح ظاہر کر سکتے تھے جو تم کہتے ہو وہ خود تمھارا زبانی بیان ہے۔
ج۔ سوا حکم زبانی مھاراجہ صاحب کے اور کچھ میرے پاس ثبوت نتھا۔ س۔ جو سوال مین تم سے کرتا ہون اوسکا یہ جواب نہین جو تمنے دیا مین دریافت کرتا ہون کہ بجز تمھارے بیان اور مھاراجہ صاحب کے حکم کے کوئی تحریر تمھارے پاس ہے۔ ج۔ ایسے ہی حکمون سے مھاراجہ صاحب کے لاکھون روپیے صرف ہوے ہین۔ س۔ اور حساب غلط کیا گیا۔
ج۔ جب کبھی غلط کرنے کا موقع ہوا۔ س۔ اور خود تمنے حساب کو غلط کیا۔ ج۔ بحکم مھاراجہ صاحب کے کارکن سے حساب غلط اور تبدیل کرا دیا گیا۔ س۔ لیکن مین تم سے یہ بات دریافت کرتا ہون تم اوسپر غور کرکے جواب دو کہ اگر تمپر مھاراجہ صاحب یا اور کوئی دوسرا شخص تہمت رکھتا کہ تم مھاراجہ صاحب کو لوٹے کھاتے ہو تو تم کسطرح سے ثابت کرتے کہ تمکو مھاراجہ صاحب نے اس طرح حساب غلط کرنے کا مجاز کیا تھا۔
ج۔ کاغذات سے خوب ثابت ہو سکتا تھا۔ س۔ سوا کاغذات کے اور کسیطرح سے بھی ثابت ہو سکتا تھا۔ ج۔ کاغذ دہانید پر خود رسید لکھی ہوئی ہے۔ س۔ تمھارے پاس کوئی تحریر مھاراجہ صاحب کی ہے جسمین تمکو اونھون نے ایسا اختیار دیا ہو۔ ج۔ محافظ دفتر صاحب کے پاس ہوگی میرے پاس کوئی ایسی تحریر نہین ہے۔ س۔ مین چاہتا ہون کہ تم اس قسم کی کوئی تحریر پیش کرو جس سے معلوم ہو کہ مھاراجہ صاحب نے تمکو اختیار دیا تھا کہ ایسی کتابون کو غلط کرو۔ ج۔ میرے پاس کوئی ایسی تحریر مھاراجہ صاحب کی نہین ہے۔ لیکن لکشمی بائی جو مھاراجہ صاحب کی تیسری رانی ہین اونکی لکھی ہوئی ہے۔ س۔ تمھارے پاس مھاراجہ صاحب کی کوئی دستخطی ایسی تحریر نہین ہے۔ ج۔ نہین۔ لکشمی بائی بموجب حکم مھاراجہ صاحب کے دستخط کرتی تھین

اور ایسے حکموں پر مہاراجہ صاحب کی مہر بھی ہے۔س کوئی کاغذ دستخطی مہاراجہ صاحب کا تمھارے پاس ہے۔ ج۔ چار سال سے پرایوٹ سکرٹری کا محکمہ میرے تعلق ہوا ہے۔ اوسوقت سے مہاراجہ صاحب نے کوئی کاغذ میرے محکمہ کا دستخط نہین کیا۔س۔ لیکن مین تم سے دریافت کرتا ہون کہ اگر تمپر تغلب کا جرم قائم کیا جاتا تو تم کس طرح اپنی برات کرتے۔ ج۔ ایک ایک حساب پانچ جگھہ لکھا جاتا تھا مین اوسی سے ثابت کرتا کہ روپیہ صرف ہوا ہے مین نے تغلب نہین کیا۔س۔ کچھ رقمین مہاراجہ صاحب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی بھی حساب مین ہین۔ ج۔ جب جمع خرچ کا نقشہ تیار ہوتا تھا تو مہاراجہ صاحب اوسپر دستخط کیا کرتے تھے یہ نقشہ مہاراجہ صاحب کے دستخطون کے واسطے ہر سال تیار ہوا کرتا تھا س۔ ایسے دستخط کا کوئی کاغذ تمھارے پاس ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ تم اوسکو پیش کر سکتے ہو۔ ج۔ اگر آپ طلب کرین تو آسکتا ہے۔ س۔ بہتر اس امر کی نسبت پھر دیکھا جائیگا تمکو کبھی حساب کے جانچ ہونیکا شک ہوا۔ ج۔ کس شخص سے۔ س۔ شاید کوئی شخص جانچ کرتا۔ ج۔ قبل ہونے فرقی کے بجز مہاراجہ صاحب کے کوئی شخص میری حساب کی جانچ کرنیکا مجاز نتھا۔ س۔ پولیس نے تم سے کہدیا تھا کہ تمھارے حساب کی جانچ ہوگی۔ ج۔ بعد قرقی کے پولیس نے مجھکو وہ کاغذ دیکھایا تھا جسپر سیاہی پڑی تھی اور کہا تھا کہ ان حسابات کی جانچ ہوگی۔ س۔ پولیس والون نے کیا تم سے یہ کہا تھا کہ خاص تمھارے حساب کی جانچ ہوگی۔ ج۔ پولیس نے یہ کہا تھا کہ عام حساب کی جانچ ہوگی۔ س۔ تمھاری تنخواہ کیا تھی۔ ج۔ میری تنخواہ دو سو روپیہ ماہواری تھی اور میرے بھائی کے چار سو روپیہ ماہواری۔ س۔ مین دریافت کرتا ہون کہ تمنے یہ سب باتین کیونکر قبول کین اور تم تو اوسی روز گرفتار ہوے تھے جس روز کہ مہاراجہ صاحب گرفتار ہوے تھے۔ ج۔ اوسی دن شام کو مین گرفتار ہوا تھا۔ س۔ تمکو معلوم ہوگا کہ راوجی اور نرسو وغیرہ کے اظہار مسٹر سوٹر صاحب نے لیے ہین۔ ج۔ ہان مین یہ خبرین سنا کرتا تھا۔ س۔ مین خیال کرتا ہون کہ یہ خبرین بہت دلچسپ معلوم ہوا کرتی ہونگی۔ ج۔ مجھکو جو کچھ خبر ملتی تھی مہاراجہ صاحب کو سنا دیتا تھا۔ س۔ لیکن خود تمکو تو یہ باتین پسند آتی ہونگی۔ ج۔ میری ذات خاص سے ان باتون کا تعلق نتھا۔ س۔ اس امر کی نسبت ہم آئندہ بحث کرینگے۔ لیکن جو نوٹ

کے فریق مین تم بھی تو ایک شخص تھے اور تمنے مار ڈالنے کے واسطے مدد بھی کی ۔
ج ۔ ہان مین نے مدد کی تھی ۔ س ۔ پس مین خیال کرتا ہون کہ تمکو ایسے حالات
کے سننے کا ذاتی تعلق بھی تھا ۔ ج ۔ ہان اپنے اور مہاراجہ صاحب کے بچانے کے واسطے
مجھکو تعلق تھا ۔ س ۔ شاید تمکو اپنا خیال کم ہوگا مہاراجہ صاحب کے بچانے کا زیادہ
خیال ہوگا ۔ ج ۔ ہان مین یہ سمجھا تھا کہ چونکہ اب کل قرقی ہوگئی ہے مین بچ جاؤن گا
س ۔ چونکہ تمکو اپنا خیال کم تھا اور مہاراجہ صاحب کے بچانے کا زیادہ خیال تھا تمنے
دریافت کیا تھا کہ راؤجی وغیرہ نے کیا اظہار دیے ۔ ج ۔ مین شہر کی خبرین سنا کرتا تھا
جبتک سالم چھوٹا رہا وہ سب حال مجھسے آکر کہا کرتا تھا ۔ س ۔ تمنے اوس شنیتی کا حال
بھی سنا ہوگا جسکا ذکر راؤجی نے کیا ۔ ج ۔ مین قید مین تھا کس طرح سنتا ۔ س ۔
لیکن مین اوس وقت کا ذکر کرتا ہون جب تم قید نتھے یعنے راؤجی کے اظہار اوس وقت لیے
تھے جب تم قید نہین ہوے تھے ۔ ج ۔ مین نے کچھ حال شنیتی کا نہین سنا ۔ س ۔ کیا تم کہتے
ہو کہ مین نے نہین سنا کہ راؤجی کو شنیتی دی گئی ہے ہوشیار ہوکر جواب دو ۔ ج ۔ نہین
مجھسے کسنے ایسا ذکر نہین کیا ۔ س ۔ کسی شخص نے تم سے شنیتی کا حال نہین کہا ۔ ج ۔
نہین کہا ۔ س ۔ تمنے پوڑیہ کا کچھ حال سنا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین ڈالی
گئی ۔ ج ۔ ہان ۔ س ۔ تمنے سنا تھا کہ اوسمین سنکھیا تھی ۔ ج ۔ ہان ۔ س ۔ اور پسا ہوا
ہیرا اوسمین ہے ۔ ج ۔ ہان ۔ س ۔ اور یہ کہ راؤجی نے اسبات کا اقرار کیا ہے کہ اوسنے
زہر کی پوڑیہ کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین ڈالدی اور اون کے مارڈالنے کا ارادہ
کیا ۔ ج ۔ ہان مجھسے مہاراجہ صاحب نے کہا تھا ۔ س ۔ جب تمکو معلوم ہوا کہ راؤجی وغیرہ
زیر حراست ہین اور منجملہ اونھین لوگون کے تم بھی تھے تمنے وہ کاغذ جسمین اس قسم
کا ذکر تھا کسواسطے چاک نہین کرڈالے ۔ ج ۔ کیا ۔ کون کاغذ اس معاملے کا تھا ۔ س ۔
مجھکو تمھارے اولٹے سوال کرنے سے تعجب نہین ہے آیا تمنے بیان کیا ہے کہ کئی کاغذ اس
معاملے کے تھے ۔ ج ۔ کیا آپ اون کاغذات کی طرف اشارہ کرتے ہین جنکی نسبت مین
اظہار دے چکا ہون ۔ س ۔ کیا تمکو کچھ شک ہے کہ اون کاغذون کی طرف میرا اشارہ

نہین ہے۔ ج۔ اول مجھکو سمجھ لینا چاہیے کہ اگر ایک جگھہ کاغذ ہوتے تو مین اونکو چاک کر ڈالتا۔ س۔ جو کچھہ تم بیان کرتے ہو اگر وہ صحیح ہے تو تمھاری کارروائی سے خود معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت زہر دیا گیا۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمنے کسواسطے اونکو چاک نہین کیا۔ ج۔ صرف دو کاغذون مین رشوت کا ذکر تھا۔ س۔ تم یہ جانتے تھے کہ رشوت کے بارے مین تحقیقات ہو رہی ہے۔ ج۔ ہان مین جانتا تھا۔ س۔ کیا تم اسبارے مین قسم کھا سکتے ہو کہ تمکو معلوم تھا کہ مسٹر سوٹر صاحب تحقیقات کر رہے ہین۔ ج۔ ہان قسم کھا سکتا ہون۔ س۔ اوسوقت تمنے کیون نہین ایسے کاغذات چاک کر ڈالے کیونکہ وہ سب کاغذ تمھارے اختیار مین تھے۔ ج۔ کل کاغذ چاک نہین ہو سکتے تھے کیونکہ مختلف محکمون مین تھے سب جگھہ سے جمع ہو کر اونکا ضایع کرنا غیر ممکن تھا۔ س۔ کون امر مانع تھا کہ تمنے اون کاغذات کو چاک نہین کیا۔ ج۔ جب روپیے کی روانید ہوتی تھی تو دس دس جگھہ لکھا جاتا تھا اس صورت مین نہایت دقت تھی کہ سب جگھہ سے کاغذ جمع ہو کر چاک کیا جاتا۔ س۔ یہ سنکر سارجنٹ بیلنٹاین صاحب نے سکرٹری سے کل کاغذات طلب کیے اور اپنے روبرو رکھہ کر کہا کہ یہ کاغذ جدا جدا تھے اور اب ایک کتاب مین سلے ہوے ہین اور اون کے ساتھہ ترجمہ بھی لگا ہوا ہے اگر علیحدہ کرکے دیکھے جائین تو اونکی تعداد تھوڑی ہے کون امر مانع تھا کہ تمنے ان کاغذون کو چاک نہین کیا۔ ج۔ اگر روپیہ ایک جگھہ دیا جاتا تو چاک ہو سکتے تھے لیکن مختلف وقت اور مختلف جگھہ روپیہ دیا گیا پھر کس طرح چاک ہو سکتے تھے۔ س۔ لیکن مین چاہتا ہون کہ ایک سوال کا تم جواب یون بیان کرو کہ کیا بات مانع تھی کہ تمنے کاغذ چاک نہین کیے جن کاغذون نے تمھارے اور مہاراجہ صاحب کے جرمون کی صداقت کی۔ ج۔ مجھکو اسقدر فرصت نہین ہے کہ اون کاغذون کو چاک کرتا۔ س۔ فرصت سے تمھارا کیا مطلب ہے۔ ج۔ مجھکو ایسا موقع نہین ملا پھر مین کس طرح چاک کرتا۔ س۔ جو شخص آپکے شہر مین کسیکو زہر دیتا ہے اور اوسپر جرم ثابت ہو جاتا ہے تو اوسکو کیا سزا دیجاتی ہے۔ ج۔ سزا دیجاتی ہے س۔ یہ تو مین بھی جانتا ہون کہ سزا دیجاتی ہے لیکن بیان کرو پھانسی دیجاتی ہے یا کیا سزا ہوتی ہے۔ ج۔ سزا دیجاتی ہے لیکن مین نے قانون نہین دیکھا۔ س۔ تمکو کچھہ بھی

بھی خیال ہے کہ کیا سزا دیجاتی ہے ـ ج میں کچھ نہیں جانتا ـ س مجھکو خیال تھا کہ تم واقف ہوگے مگر بیان کرو کہ تمھارے خیال میں کیا سزا ہوتی ہے ـ ج جو کچھ صاحبان جج مناسب سمجھتے ہیں سزا دیتے ہیں ـ س کبھی کسی کو پھانسی بھی دیجاتی ہے ج ـ بڑودہ میں کسی کو پھانسی نہیں دیجاتی ہے میں نے کسی کو پھانسی دیتے ہوے نہیں سنا س لیکن تم جانتے ہو کہ تمکو اپنی گردن کا بھی خوف ہے ـ ج میری گردن کا ـ س ہان خوف تھا ـ مگر اب نہیں رہا ـ ج ـ مین آپ سے اوپر بیان کرچکا ہون جس وجہ سے مین نے چاک نہین کیا ـ س ـ مجھسے پھر بیان کرو ـ ج ایسے کاغذکئی محکمون مین تھے مجھکو چاک کرنے کی فرصت نتھی ـ س ـ وہ کاغذ تمھارے اختیار مین تھے ـ ج ہان س تم وہ سب کاغذ منگا سکتے تھے ـ ج جب مھاراجہ صاحب کو کسی بات کو دریافت کرنیکی ضرورت ہوتی تھی منگالیجاتی تھے س مھاراجہ صاحب کا نام مت لو مگر تمکو کون بات مانع تھی کہ تمنے نہین منگواے ـ ج ـ وہ میرے قبضہ مین تھے س ـ چونکہ وہ کاغذات تمھارے قبضے مین تھے اور تم جانتے تھے کہ اونہین کاغذون سے قتل کے ارادے سے ماخوذ کیے جاوگے تو تمنے کسواسطے اونکو چاک نہین کیا ـ ج مجھکو خیال تھا کہ قرقی نہوگی اور نہ مین یہ جانتا تھا کہ ایسا وقت کبھی آوے گا جو آج ہے س پس اسیوجہ سے تمنے کاغذ نہ پھاڑے سوا اس کے اور کوئی وجہ نتھی ـ ج ـ ہان اور کوئی وجہ نتھی ـ س ـ مھربانی کرکے مجھکو جواب دو کہ تمنے کسواسطے خیال نہین کیا کہ تمپر ایسا وقت آئے گا ـ اگر تمنے کاغذ نہین پھاڑے تو کچھ کاغذات حساب کے مشکوک کردیے تھے ـ ج مین نے بعض کاغذات حساب پر سیاہی ڈالدی تھی س کیسی بات کے پوشیدہ کرنے کے واسطے ـ ج ـ ہان س اسبات کا تعلق کچھ سالم سے بھی تھا ـ ج ہان ـ س ـ اور اوس بات کے پوشیدہ کرنے کا تعلق اس کارروائی سے تھا ـ ج ہان پوشیدہ کرنے کے واسطے س ـ تمنے کچھ کاغذ کسواسطے مشکوک کیے اور سب کاغذات کو کیون نہین پھاڑڈالا ـ ج ـ مین نے کارکن کو حکم دیا تھا کہ جیسا مناسب ہو کرو ـ س لیکن ایک سوال تم سے کرتا ہون جو سب باتون کا خلاصہ ہے ـ بیان کرو کہ تم بخوبی جانتے ہو کہ تمنے یہ سب باتین مھاراجہ صاحب کے ماخوذ کرنے کے واسطے ایجاد کی تھین ـ ج مین نے یہ سب باتین اسواسطے کی تھین کہ اگر

مھاراجہ صاحب ماخوذ ہون تو بری ہو جائین۔س۔ تم قسم کھا سکتے ہو کہ سب قصہ تمنے مھاراجہ صاحب کے ماخوذ کرنے کو ایجاد نہین کیا ج نہین۔ مھاراجہ صاحب کے ماخوذ کرنے کو کیواسطے یہ کارستانی نہین کی ہے۔س۔ سر ونکر راؤ نے کہا کہ ابتدائی حالات کا غذات سے مھاراجہ ماخوذ نہین ہو سکتے تھے مگر جب تمنے رقعون پر سیاہی ڈالدی تو ماخوذ ہونے کی وجہ ہو گئی تمنے ایسا کیون کیا۔ج مھاراجہ صاحب نے مجھسے کہا کہ تم ان رقعون کو مشکوک کردو پس مین نے سیاہی ڈال کر رقعون کو مشکوک کر دیا۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے گواہ سے کہا کہ میری طرف مخاطب ہو۔ مین بھی یہی سوال کرونگا جو سر ونکر راؤ نے کیا۔س۔ جس طرح سے کہ تم رقعون کو مشکوک کرتے ہو یعنے بڑے بڑے دھبہ سیاہی کے حساب پر ڈالکر تو لوگون کا خیال فوراً ان سیاہی کے نشانون پر رجوع ہوگا۔ج مجھکو اوسوقت ان باتونکا خیال نتھا۔ مھاراجہ سیندھیا نے کہا۔ پانچ جگہہ حساب رہا کرتا تھا کیا پانچون جگہہ کے حساب مین ایسے بڑے بڑے دھبے پڑے ہوے ہین مگر یہ سوال گواہ سے نہین کیا گیا۔س سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ مین تم سے دو ایک سوال اور کرونگا کیا تمکو یہ خیال نہوا کہ سیاہی کے بڑے بڑے دھبہ بے موقع معلوم ہونگے۔ج اب مجھکو بھی بے موقع معلوم ہوتے ہین۔ لیکن اوسوقت کچھہ خیال نہوا۔س اگر تم جانتے تھے کہ کچھہ تحقیقات ہوگی تو کیا وجہ سیاہی ڈالنے کی تھی۔ ج۔ یہ غرض تھی کہ کسی غیر شخص کو حال نہ معلوم ہو۔ س۔ مجھسے بیان کرو کہ تم بخوبی جانتے تھے کہ جبتک تم اقرار نہ کروگے جیلخانے سے باہر نہ نکلوگے۔ج ہان مین جانتا تھا۔س۔ اول تم گورون کے پھرے مین تھے۔ج۔ مین دو روز تک سپاہی کی کچھری مین رہا۔س تم اکیلے وہان قید رہے یا اور بھی کوئی شخص تمھارے ساتھہ تھا۔ج۔ میرے ساتھہ صرف ایک سپاہی تھا۔س صرف دو دن اور دو رات قید رہے۔ج ہان۔س۔ مین جانتا ہون کہ رات کو تم پلنگ پر سوئے ہوگے۔ج۔ جس جگہہ دن کو مین بیٹھا تھا وہین رات کو سو رہا۔س سپاہی تمھارے ساتھہ رہنے کے واسطے ملا تھا۔ج۔ اوس سپاہی کا پھرہ تھا تاکہ میری حفاظت کرے اور مین بھاگ نہ جاؤن۔س۔ بعد اس کے تمھارے ساتھہ کیا معاملہ ہوا

ج۔ مین وہان سے رزیڈنسی مین آیا۔ س۔ وہان تمھارے ساتھ لوگون نے کیا کیا۔
ج۔ مجھکو ایک کمرے مین رکھا جہان سپاہیون کا پہرہ تھا۔ س۔ پولیس کے حوالے تم
کب کیے گئے۔ ج۔ ۱۶ یوم کے بعد جب مین نے سب باتون کا اقرار کرلیا۔ س۔ آجکل
جب تم عدالت مین نہین ہوتے ہو تو کیا کرتے ہو۔ ج۔ مین ایک ڈیرے مین رہا کرتا ہون
جب وہان لوگ کہتے ہین بیٹھ جاؤ بیٹھ جاتا ہون جب کھڑے ہونے کو کہتے ہین کھڑا ہو جاتا
ہون۔ س۔ اب تم پولیس کی حراست مین نہین ہو۔ ج۔ جہان مین ہون وہان پولیس کے
لوگون کا پہرہ ہے۔ س۔ اونکا کیا نام ہے۔ ج۔ مین نہین جانتا چوتھے روز پہرہ تبدیل
ہوتا ہے۔ س۔ جب یہ مقدمہ ختم ہو جاے گا تو تمھارا کیا ہوگا۔ ج۔ جو صاحبان جج تجویز کرینگے
وہی ہوگا۔ س۔ صاف صاف کہو کہ اس کے کیا معنے ہین۔ ج۔ جو کہ صاحبان جج کی راے
ہوگی وہی ہوگا۔ س۔ ہم نہین سمجھتے کہ تمھارا کیا مطلب ہے۔ ج۔ میرا قصور یہ ہے کہ
مین نے سب باتون کا اقرار کرلیا اگر مین بے قصور ہون تو مجھکو رہائی ہوگی ورنہ جو کچھ
سزا ہوگی وہ معلوم ہو جاے گی۔ س۔ پس تمھاری غرض یہ ہے کہ جس طرح تحقیقات کی
روداد ہوگی اوسیطرح سزا ہوگی مثلا ممبران کمیشن تمھاری ایک بات کا بھی یقین نکرین
تو کیا ہوگا۔ ج۔ تو مجھکو سزا ہوگی۔ س۔ اگر ممبران کمیشن تمھارے بیان پر یقین کرین تو
کیا ہوگا۔ ج۔ مجھکو رہا کرینگے اور رہائی کا سارٹیفکٹ دینگے۔ س۔ مجھسے بیان کرو کہ
شروع مین کس تاریخ کو زہر دینے کا کرنیل فیر صاحب کے ارادہ ہوا تھا اور کیا کیا تدبیر
زہر خورانی مین کی گئین۔ ج۔ جو جو تدبیر کی گئی اونکا ذکر اظہار مین کرچکا ہون۔ س۔
لیکن جو بیان تمنے مسٹر رچی صاحب کے روبرو کیا تھا وہ میرے روبرو بیان کرو کہ کس قدر
تدبیرین زہر خورانی کی ہوئین۔ ج۔ پانچ تدبیرین ہوئین یعنے چار تولہ سنکھیا دو دفعہ
کرکے اور دو تولہ پسا ہوا ہیرا اور ایک شیشی دوا کی تیار کی گئی۔ س۔ جس شیشی مین تم
حکیم کی دوا کہتے ہو اوسمین کیا تھا۔ ج۔ اوسمین کالے سانپ اور کالے چیونٹون کا ست
تھا۔ س۔ یہ شیشی کا حملہ کون سا تھا۔ اول۔ دوم۔ سوم۔ چہارم۔ یا پنجم۔ ج۔
مجھکو یاد نہین کہ کون سا حملہ تھا۔ س۔ یاد کرو کہ وہ کون سا حملہ تھا۔ ج۔ مین کسطرح

یاد کر سکتا ہون۔س۔ مین اوس بیان کو دیکھہ رہا ہون جو تمنے مسٹر رچی صاحب کے روبرو بیان کیا تھا کہ تین مرتبہ کرنیل فیر صاحب کے مارنے کے واسطے حملہ کیا گیا۔ اول اوس دوا سے جو حکیم نے بنائی تھی۔ دوم پھوڑے کے مرہم مین زہر ڈالا گیا۔ سیوم سنکھیا کے ذریعے سے جب شربت مین ڈالا گیا۔ ج۔ ہان مین نے یہی بیان کیا تھا۔س۔ کیا یہ بات صحیح ہے۔ ج۔ غلط کس طرح ہوسکتا ہے۔س۔ کس تاریخ کو حکیم کے پاس سے تمھارے پاس شیشی آئی تھی۔ ج۔ مجھکو یاد نہین۔س۔ کوئی تاریخ تو یاد ہوگی تمھاری یاد بہت اچھی ہے بیان کرو۔ ج۔ شاید اسونت کا مہینا تھا۔

مترجم سے دریافت کیا گیا کہ اسونت کب ہوتا ہے۔ مترجم نے کہا کہ اکتوبر اور نومبر مین ہوتا ہے۔ س۔ دیوالی کے کے روز پہلے۔ ج۔ اس قدر مجھکو یاد ہوتا تو تاریخ مین نہ بیان کر دیتا۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ مائی لارڈ۔ مجھکو گواہ سے ابھی کچھہ سوالات اور بھی کرنا ہے لیکن چونکہ دو بج گئے ہین اس لیے ٹفن کا وقت آگیا چنانچہ ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے گئے جب ٹفن کھا کر واپس آئے تو سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے پھر سوالات کرنا شروع کیے۔س۔ کیا سنکھیا کے فروخت ہونے کی ممانعت تھی اور بغیر اجازت مھاراجہ صاحب کے فروخت نہین ہوتی تھی۔ ج۔ سنکھیا محکمہ فوجداری مین ملا کرتی تھی۔س۔ ہمیشہ مھاراجہ صاحب کے حکم سے ملتی تھی۔ ج۔ جو افسر فوجداری کا ہے وہ اس بات سے واقف ہوگا۔س۔ تم اس بات کو نہین جانتے۔ ج۔ مین نے کبھی فوجداری کا کام نہین کیا اس لیے مین نہین جانتا۔س۔ تم یہہ نہین جانتے کہ مھاراجہ صاحب کے حکم سے جس قدر سنکھیا کی ضرورت ہوئی مل سکتی تھی۔ ج۔ ہان مھاراجہ صاحب کے حکم سے سنکھیا مل سکتی تھی۔ س۔ پھر کسواسطے مھاراجہ صاحب کے حکم سے تمنے سنکھیا نہ منگوائی۔ ج۔ ہر فرجی ودہانے کہا کہ مھاراجہ صاحب سے اجازت دے کر مین سنکھیا دون گا۔س۔ لیکن جب تمکو مھاراجہ صاحب نے اجازت دی تھی۔ تو پھر سنکھیا کا منگوانا کیا مشکل تھا۔ ج۔ مھاراجہ صاحب نے صرف زبانی حکم دیا تھا تحریری حکم نہ تھا۔س۔ تمنے تحریری حکم کیون نہین لے لیا۔ ج۔ مھاراجہ صاحب نے مجھسے کہا تھا کہ تم لکھہ بھیجو کہ گھوڑے کی دوا کے واسطے سنکھیا کی ضرورت ہے۔

س تمنے نور الدین بوہرہ کو حوالات مین دیکھا تھا ج۔ اس حال کے دریافت کرنے سے آپ کا کیا مطلب ہے س تم جانتے ہو کہ اس حال کے دریافت کرنے سے جو کچھ میرا مطلب ہے ج۔ جب مین چھوٹا ہوا تھا یا جب سے کہ مین قید ہوا ہون۔ س تمنے نور الدین کو اخیر مین کب دیکھا تھا۔ ج۔ مین آپ کا مطلب نہین سمجھا۔ س تم میرے سوال کو ٹالتے ہو اور جواب دینا نہین چاہتے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ گواہ سے صاف جواب لیا جائے ج جب مین قید تھا اوسوقت نور الدین کو میرے پاس لائے تھے س کس قدر عرصہ اس بات کو ہوا۔ ج مجھکو یاد نہین س۔ اس بات کے کہنے سے کیا تمھاری یہ غرض ہے کہ دو تین روز سے تمنے اوسکو نہین دیکھا۔ ج۔ نہین س اخیر ہفتہ مین دیکھا تھا۔ ج۔ نہین۔ س جب تمھارا اوس سے مقابلہ ہوا تھا اوسنے تم سے کہا تھا کہ تم برابر جھوٹ بولتے ہو۔ ج۔ اوسنے کوئی بات مجھسے ایسی نہین کہی۔ جو کچھ اوسنے مجھسے کہا اوسکو مین بیان کرچکا س۔ تمنے اوس کے روبرو سنکھیا کے خریدنے کا ذکر کیا تھا ج۔ ہان مین نے اوسکے روبرو کہا تھا کہ سنکھیا خریدی گئی ہے س کیا اوسنے تمسے کہا تھا کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ ج میرے روبرو اوسنے کچھ نہین کہا تھا س اوسنے تمھارے روبرو انکار نہین کیا۔ ج۔ وہ میرے روبرو پیش کیا گیا اور پھر اوسکو لے گئے س تمھارے روبرو کسنے پیش کیا تھا۔ ج۔ ایک افسر تھا مگر اوس سے مین واقف نہین کہ کون تھا س ہندوستانی افسر تھا۔ ج۔ ہان س اکبر علی تھا۔ ج یاد نہین س عبد العلی۔ ج۔ یاد نہین۔ س خیال کرکے یاد کرو کہ اکبر علی تھا۔ ج۔ اسوقت کس طرح یاد آسکتا ہے س گھا نندو تل تھا۔ ج وہ نتھا۔ س۔ شاید اکبر علی یا عبد العلی ہوگا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین شاید ہو س پس وہ افسر نور الدین کو تمھارے روبرو لائے۔ اور کہا کہ اس شخص سے تمنے سنکھیا خریدی تھی۔ ج۔ ہان۔ س اوسکو پھر جیلخانے مین لے گئے۔ ج۔ مجھکو معلوم نہین کہ کہان لے گئے س اوسکو کوئی افسر لے گیا۔ ج ہان۔ س تمھارے روبرو کبھی لایا گیا ج۔ ہان س اکبر علی اوسکو لایا تھا۔ ج۔ اکبر علی نہین لایا۔ س پھر کون

لایا تھا۔ ج۔ گجانند وتل لایا تھا۔ س۔ جو کچھہ اوسکی نسبت تمھارا بیان تھا اوسکے روبرو بھی تمنے اوس سے کہا۔ ج۔ ہان مین نے کہا اور وہ بیٹھا ہوا سنا کیا۔ س۔ اوسکو بھی تمھی تمھارے پاس سے لے گئے۔ ج۔ ہان وہ بھی بھیجدیا گیا۔ س۔ تمنے بیان کیا ہے کہ تمنے سالم کو شیشی دی تھی۔ ج۔ ہان۔ س۔ تم جانتے تھے کہ اوسمین زہر ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمنے بیان کیا ہے کہ جب شیشی دی گئی اوسوقت مھاراجہ صاحب موجود تھے۔ ج۔ گجابا حسب اجازت مھاراجہ صاحب کے شیشی لایا تھا۔ صاحب ریسیڈنٹ نے پوچھا کہ کیا مھاراجہ صاحب اوسوقت موجود تھے۔ گواہ نے بیان کیا کہ اپنے اظہار مین مین نے بیان کیا ہے کہ گجابا میرے گھر پر شیشی لایا تھا۔ مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ گواہ سے اس طرح دریافت کیا جاے کہ تمنے وہ شیشی کب دی تھی۔ ج۔ مین مھاراجہ صاحب کے ہمراہ تھا جسوقت اپنے گھر کو سالم گیا وہ شیشی دیدی تھی۔ س۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا تم نہین کہسکتے کہ جسوقت شیشی دی گئی اوسوقت مھاراجہ صاحب موجود تھے۔ ج۔ اوسوقت مھاراجہ صاحب موجود تھے۔ مین نے اپنے گھر پر سالم کو شیشی دی تھی۔ س۔ بروقت دینے شیشی کے تمنے سالم سے کیا کہا تھا۔ ج۔ مین نے کہا تھا کہ اس شیشی کو راوجی کے پاس لیجاو۔ س۔ کیا تمنے کہا تھا کہ راوجی اس شیشی کو کیا کرے۔

ج۔ کچھہ کہنے کی ضرورت نتھی۔ وہ جانتا تھا جسواسطے بھیجی گئی۔ س۔ تمنے اوس سے پیشتر کبھی کہا تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ تم جانتے تھے کہ شیشی کسواسطے دی گئی ج۔ ہان۔ س۔ بیان کرو کسواسطے تھی۔ ج۔ اسواسطے کہ شیشی کی دوا پانی مین ڈالدیجاے تاکہ بروقت نہانے کے تمام جسم مین آبلے پڑجاین۔ س۔ تمھاری غرض اس سے یہ تھی کہ کرنیل فیر صاحب کے جسم پر آبلے پڑجاین۔ ج۔ ہان۔ س۔ کس طرح سے آبلے پڑجاتے۔ ج۔ جب شیشی کی دوا پانی مین پڑتی تو بیشک آبلہ پڑجاتے۔ س۔ تمنے پھر سنا کہ شیشی کی دوا پانی مین ڈالی گئی۔ ج۔ مین نے نہین سنا معلوم نہین کہ ڈالی گئی یا نہین۔ س۔ یاد کرو کہ یہ معاملہ کب ہوا تھا۔ ج۔ دسہرے کے کچھہ روز پیشتر یا چند روز بعد۔ س۔ تمنے کبھی نہین سنا کہ اوس شیشی کی دوا کیا ہوئی۔ ج۔ مین نے کبھی نہین سُنا۔ س۔

نہ تمنے کبھی دریافت کیا۔ ج نہین۔ س یشونت ہمیشہ محل مین آیا کرتا تھا۔ ج جب کبھی کام ہوتا اوس روز آتا تھا اور دوشنبہ اور جمعرات کے دن ہمیشہ آیا کرتا تھا۔ س اوسکا سالم بھی آیا کرتا تھا۔ ج ہان جب کبھی سواری ہوا کرتی تھی آتا تھا یا جب کبھی چھٹی لاتا تو دربیان مین بھی آیا کرتا تھا۔ س تمنے سالم سے کبھی دریافت نہین کیا کہ جو شیشی کرنیل فیر صاحب کے مارڈالنے کو گئی تھی اوسکا تمنے کیا کیا۔ ج کبھی دریافت نہین کیا۔ س کیا تمکو دریافت کرنیکی کچھ ضرورت تھی۔ ج نہین۔

ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار دمودر پنت کے لیے

س۔ تمنے ابھی میرے عالم دوست سے کہا ہے کہ پانچ جگہہ حساب لکھا جاتا تھا۔ س ہان صاحب کہا ہے۔ س وہ پانچ جگہہ کسواسطے حساب لکھے جاتے تھے۔ ج صاحب آپ کو اس سے کیا مطلب ہے۔ س مین اسواسطے پوچھتا ہون کہ میرے عالم دوست نے تم سے پوچھا تھا کہ تمنے اون پانچ جگہہ کے حساب کو تلف کیون نہ کیا اور دہنیہ کیون ڈالدیے۔ ج مہاراج زبانی حکم مجھکو دیا کرتے تھے اور اونکی تعمیل حکم کی یادداشت لکھی جاتی تھی اور وہ یادداشت جہانسے روپیہ ملتا تھا وہان درج حساب ہوتی تھی اور پھر کچے کھاتے مین درج ہوتی تھی اور پھر پکے کھاتے مین درج ہوتی تھی اور پھر تھیلی بند حساب مین درج ہوتی تھی۔ س کیا یہ سب حسابات تمھارے اختیار مین تھے۔ ج۔ ہان صاحب۔ س تمنے جو بیان کیا ہے کہ جب سے تم نوکر ہوے ہو ایک لاکھ روپیہ تمھاری تحویل سے خرچ ہوا ہے کیا یہ بات سچ ہے۔ ج ہان صاحب سچ ہے۔ س کیا تمام خانگی حساب مہاراج کے تمھارے ذریعے سے ہوتے تھے۔ ج ہان صاحب ہوتے تھے۔ س اس چار برس تمھارے عرصہ نوکری مین جو مہاراج نے ہر شخص کو روپیہ دلوایا پس کسی کی دہانید کا حکم تحریری بھی تمکو مہاراج نے دیا۔ ج نہین۔ س۔ مہاراج تمھارے حساب کی فرد پر دستخط بھی کرتے تھے۔ ج۔ ہان صاحب تھیلی بند حساب کی فرد پر دستخط کرتے تھے۔ س تھیلی بند حساب کیا چیز ہے۔ ج روزمرہ کے خرچ کا کھاتہ ہے۔ س تمنے ابھی کہا کہ ایک حساب تمنے تلف کر ڈالا۔ ج۔ ہان صاحب وہ

ہیرون کا حساب تھا س پیشتر تمھارے اظہارات ہونے کے تمنے نرسو اور راوجی کے اقرار
کرنے کا حال سنا تھا ج ہان صاحب سنا تھا س معلوم ہوتا ہے کہ تمنے اسی سبب سے
وہ کاغذ تلف کر ڈالا۔ ج نہین صاحب۔ س اوسوقت سے جبسے کہ تمنے اقرار کیا ہے اور
تم قید ہوے تمنے راوجی اور نرسو کے بارے مین کچھہ حالات سنے ہین۔ ج نہین صاحب کچھہ
نہین سنے س تمھارے جو اظہار لیے گئے تھے تو کیا زبان مرہٹی مین لیے گئے تھے۔ ج نہین
صاحب انگریزی مین اوسکا ترجمہ کیا گیا تھا س تمکو وہ سب سنا دیا گیا تھا۔ ج۔ ہان
صاحب سنا دیا گیا تھا س تمنے اوسپر دستخط کیا تھا۔ ج ہان صاحب کیا تھا۔

اظہار ہیم چند فتح چند جوہری

مسٹر انوزارڈی صاحب نے اس گواہ کے اظہار لیے اوسنے بیان کیا کہ مین بڑودہ مین
رہتا ہون اور پیشہ جوہری کا کرتا ہون مین نے ناناجی وٹل کو اکثر دیکھا ہے وہ گیکواڑ
کا نوکر ہے ناناجی وٹل کے پاس مین کبھی جواہرات نہین لے گیا س اگر تم نہین لے گئے تو
کون شخص لے گیا تھا۔ ج کس قیمت کے۔ س تم یا کوئی اور شخص تمھاری دکان سے
کچھہ جواہرات لے گئے تھے۔ ج کس وقت۔ س آخر دسہرے مین۔ ج مین آخر دسہرے
مین جواہرات نہین لے گیا س ناناجی وٹل کے پاس تم کبھی ہیرے نہین لے گئے۔ ج۔
نہین س مھاراجہ صاحب کے محل کو کبھی ہیرے نہین لے گئے۔ ج کیا آپ حال کا ذکر پوچھتے
ہین۔ س ہان حال کا ذکر پوچھتا ہون۔ ج نہین مین حال مین کبھی نہین لے گیا۔ س
گذشتہ دسہرے مین لے گئے تھے۔ ج ہان لے گیا تھا س کسنے منگائے تھے۔ ج ناناجی
وٹل نے کہا کہ کچھہ ہیرے لاؤ۔ س تم کچھہ ہیرے لے گئے۔ ج۔ ہان لے گیا تھا لیکن مجھکو
واپس ملے س تم کس کے پاس لے گئے تھے۔ ج ناناجی وٹل کے پاس لے گیا تھا۔ س
اوسکے بعد پھر کبھی لے گئے۔ ج نہین س تم کبھی مھاراجہ صاحب کے محل مین ہیرے لیکر
گئے تھے۔ ج نہین س اوسکے بعد کبھی مھاراجہ صاحب کے محل کو ہیرے لے گئے تھے۔
ج۔ نہین۔ س ناناجی وٹل نے تمسے کچھہ ہیرے اخیر دسہرے مین لیے تھے۔ ج نہین۔
س۔ تمنے کچھہ روپیہ ہیرون کی قیمت کا پایا۔ ج مین نے کچھہ روپیہ نہین پایا۔ س

تمنے ایام دسہرے مین بھی ناناجی وتل سے بھی کچھ روپیہ نہین پایا۔ ج۔ سان مین نے کچھ روپیہ پایا تھا مگر وہ روپیہ کانک کے میلنے کا تھا۔
گواہ نے بیان کیا کہ مین ونایک راو ونک ٹیس کو جانتا ہون اساڑہ بدی ۷۔ یا ۸ کو اون کے پاس کچھ ہیرے لے گیا تھا وہ گلابی ہیرے تھے وہ ایسے ایسے چھوٹے تھے کہ ایک رتی مین چھ سات ہیرے چڑھتے ہین مین نے اون سے کچھ روپیہ سابق کا بھی پایا تھا۔
اور گواہ نے بیان کیا کہ مین نے سات ہزار روپے کی ہنڈی شیوچند خوشحال چند کے نام کی دی تھی دو ہزار روپیہ ایک مرتبہ چار ہزار ایک مرتبہ اور دو ہزار ایک مرتبہ اور پھر دو ہزار ایک مرتبہ پایا اسی طرح متفرق دس ہزار روپیہ پایا جب مین محل سے واپس آیا تو جن لوگون کے ہیرے تھے مین نے واپس کر دیے۔ مین نے اوس زمانے مین دمودر پنت کو کبھی نہین دیکھا تہ مین نے اون کے ہاتھ کبھی ہیرے نہیچے اور نہ مین نے ناناوتل اور ونایک راو کے ہاتھ کبھی فروخت کیے۔ مسٹر سوٹر صاحب نے جو میرے اظہار لیے تھے وہ مجھکو یاد ہین۔
مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ مائی لارڈ۔ اگر اجازت ہو تو اون اظہارات مین جو اس گواہ نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو دیے ہین سوالات کیے جائین۔
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اون اظہارات کو آپ بطور شہادت کے قرار نہین دیسکتے۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مین ایسے سوالات پر عذر کرتا ہون۔
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ جو اظہار اس گواہ نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو دیے ہین وہ پڑھ کر گواہ کو سنا دیے جائین۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ حضور مناسب سمجھتے ہین کہ وہ اظہار پڑھ کر سنا دیے جائین۔
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہان پڑھ کر سنا دیے جائین اگر یہ گواہ شہادت کے دینے مین تامل کرتا ہے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ میری غرض اس عذر سے یہ ہے کہ چونکہ اب یہ گواہ شہادت دینے مین تامل کرتا ہے لہذا حسب تجویز سرکاری کونسلون کے اوس کے روبرو سابق کے اظہار نہ پڑھے جائین۔
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مین نے ممبران کونسل سے صلاح لی اونکی رائے ہے کہ اگر ایڈوکیٹ جنرل

گواہ کو یاد دلائین کہ اوسنے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو کیا اظہار دیے تھے تو کچھ مضائقہ نہین ہے۔ مسٹر انوزارجی صاحب نے گواہ کی طرف مخاطب ہوکر سوال کیا کہ تمنے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو جو اظہار دیے تھے وہ زبان گجراتی مین تھے یا انگریزی مین یا دونون زبان مین۔ ج میرے اظہار گجراتی زبان مین ہوے تھے۔ س۔ وہ اظہار تمکو پڑھ کر سنا دیے گئے تھے۔ ج یہ اظہار سوٹر صاحب نے خود لکھے تھے۔ س تمکو پڑھ کر سنائے گئے تھے یا تمنے خود اونکو پڑھ لیا تھا۔ ج شام کے وقت اظہار لکھے گئے اور مجھسے دستخط کرائے تھے مگر سنائے نہین گئے۔ مین جانتا ہون کہ اوس روز میرا بیان صحیح نہین لکھا گیا مجھسے زبردستی دستخط کرائے تھے۔

س۔ تمنے سر لویس پیلی صاحب کے روبرو دستخط نہین کیے۔

ج۔ گجانند وتل نے مجھسے کہا کہ تم کچھ نہ بولو اور زبان سے کچھ بات نہ نکالو اور دستخط کردو۔ گواہ سے پھر یہی سوال کیا گیا اوسنے بیان کیا کہ سر لویس پیلی صاحب کے روبرو مجھکو پڑھ کر نہین سنائے گئے۔ س۔ کیا تمنے سر لویس پیلی صاحب کے روبرو اپنے اظہار پر دستخط نہین کیے تھے۔ ج۔ نہین۔ گواہ کو ایک کاغذ دیا گیا اور پوچھا گیا کہ یہ اظہار تمھارا اور دستخط تمھارے ہین یا نہین گواہ نے کہا کہ نہ میرے یہ اظہار ہین نہ میرے یہ دستخط ہین۔ گواہ سے پھر کہا گیا کہ بخوبی غور کرکے بیان کرے چنانچہ گواہ نے بہت دیر کے بعد کہا کہ ہان میرے دستخط ہین۔

صاحب پریسیڈنٹ نے مترجم سے پوچھا کہ گواہ نے اپنے دستخط کے ہونے سے پیشتر کیا انکار کیا تھا۔ مترجم نے کہا کہ ہان دستخط سے اور دو لکیرون سے جو دستخط کے اوپر ہین انکار کیا تھا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ کیا اس گواہ نے کہا تھا کہ میرے دستخط نہین ہین۔ مترجم نے کہا۔ کہ ہان گواہ نے یہی کہا تھا۔ مسٹر انوزارجی صاحب نے گواہ کی طرف پھر مخاطب ہوکر سوال کیا۔ س یہ دستخط اور جو لکیر دستخط کے اوپر ہے تمھاری لکھی ہوئی ہے ج۔ ہان۔ مترجم سے کہا گیا کہ دستخط کے اوپر جو سطر لکھی ہے اوسکو پڑھو۔ چنانچہ مترجم نے اوسکو پڑھا اوسکا مطلب یہ تھا کہ میرے روبرو اظہار پڑھے گئے اور سوٹر صاحب کے روبرو

دستخط کرتا ہون اظہار صحیح ہین - مورخہ ۹ - فروری ۷۵ء
گواہ نے بیان کیا کہ مین نے لکھا تھا لیکن مجھپر بڑا ظلم ہوا تھا مجبور ہو کر مجھکو دستخط کرنا پڑے - مین گجراتی زبان اچھی طرح لکھنا پڑھنا نہین جانتا - مین اسکو بخوبی سمجھا بھی نہین کہ اظہارون مین کیا لکھا گیا - مسٹر انوزاری صاحب مترجم کی طرف مخاطب ہو کر بولے کہ گواہ سے دریافت کرو کہ تمنے سوٹر صاحب کے روبرو یہ کہا تھا کہ دو تین روز بعد دسہرے کے ناناجی وتل نے جنکے متعلق گیکواڑ کا جواہرخانہ تھا مجھسے اور جوہریون سے کہلا بھیجا کہ ہیرون کی کچھ کمی ہے تم لاؤ چنانچہ مین اور جوہری اوسی روز ہیرون کی کنی لے گئے مگر دوسرے روز واپس دیے گئے دو روز بعد پھر ناناجی وتل نے مجھسے ہیرے کی کنی طلب کی چنانچہ مین لے گیا اور بعد قرار پانے قیمت کے وہ کنی خریدی گئی - اوسکے چار پانچ روز کے بعد ناناجی وتل نے پھر ہیرے کی کنی منگائی مگر اوس روز جواہرخانہ مین موجود نتھے و نایک راؤ ناناجی کے سالے وہان تھے اونھون نے ہیرون کو تولا اور قیمت ٹھہرا کر دمودر پنت کے پاس لے گئے - دمودر پنت نے کہا کہ قیمت زیادہ ہے لیکن انکو میرے پاس رکھ جاؤ اگر ضرورت ہوگی تو خریدے جائینگے دو پوڑیون مین ہیرے تھے - چنانچہ منجملہ اون کے ایک پوڑیہ رکھی گئی اور دو تین روز کے بعد دوسری پوڑیہ واپس ملی -
گواہ نے بیان کیا کہ مین نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو یہ اظہار نہین دیے جو اونھون نے چاہا مجھسے لکھا لیا جو کچھ کہ اوسوقت مجھکو اظہار سنائے گئے محض غلط ہین مین نے سوٹر صاحب کے روبرو کبھی ایسا بیان نہین کیا -
مسٹر انوزارئی صاحب نے کہا کہ تمنے یہ اظہار نہین دیے ہین - کہ دو تین روز بعد جبکہ معلوم ہوا کہ کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانے کا حملہ کیا گیا ناناجی وتل نے مجھسے کہا تھا کہ تمنے جو ہیرون کی کنی کو حساب کی کتاب مین لکھا ہے اوس ورقہ کو پھاڑ ڈالو کیونکہ کسی شخص کو یہ شبہہ ہو کہ کرنیل فیر صاحب کو ہیرے کی کنی دی گئی یہ بات سنکر مجھکو نہایت خوف ہوا ان ورقون کو جنمین ہیرے کی کنی کا حساب تھا فورًا نکلوا ڈالا اور بجاے اونکے نئے ورق لگا دیے - یہ سنکر گواہ نے کہا کہ مین نے کبھی ایسا بیان مسٹر سوٹر صاحب کے نزدیک

نہین کیا میری کتابین ڈیڑہ مہینے سے سوٹر صاحب کے پاس ہین۔
مسٹر انورارڈ صاحب نے کہا کہ تمنے مسٹر سوٹر صاحب سے نہین کہا کہ جو کتابین اسوقت میرے سامنے رکھی ہین اور جنپر نشان حرف۔ اے۔ بی۔ سی۔ کا ہے یہ وہی کتابین ہین جنہین کہ نئے ورق لگائے گئے۔
گواہ نے کہا کہ مین نے نہین کہا۔ مسٹر انورارڈ صاحب نے کہا کہ تمنے مسٹر سوٹر صاحب سے یہ نہین کہا کہ فلان رقم فلان صفحہ مین ہے گی۔ گواہ نے کہا کس رقم کا آپ ذکر کرتے ہین۔ مسٹر انورارڈ صاحب نے کہا کہ کوئی رقم جو کتاب مین لکھی ہو۔ ج۔ مین نے کچھ نہین لکھا اس تمنے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو یہ بیان بھی نہین کیا کہ ہیرے کی کنٹی کی قیمت سمت ۱۹۳۰ سکہ بڑودہ نہے منجملہ اون کے سمے مجھکو ناناجی وٹل نے دیے۔ یہ روپیہ صفحہ ۱۔ اور ۴ ۲۔ مین جمع ہے۔ ج۔ مین نے مسٹر سوٹر صاحب سے یہ بیان نہین کیا اور مینے ایسا کوئی اظہار نہین دیا۔ جب سے مین نے اظہار دیے میرے مکان پر کوئی پہرہ نتھا جہان مجھکو جانے کی ضرورت ہوئی تھی وہان جاتا تھا۔ گواہ کو ایک کتاب دی گئی۔
مسٹر انورارڈ صاحب نے کہا کہ یہ کتاب بابت سمبت ۱۹۳۰ کے تمھاری جنگڈ بہی ہے۔
ج۔ ہان۔ مترجم نے کہا کہ جنگڈ بہی اوسکو کہتے ہین جسمین جا کرکی چیزین لکھی جاتی ہین۔
مسٹر انورارڈ صاحب نے اول رقم موعث ہزار روپیے کی پڑہی جو بابت فروخت ہیرون کے گیکواڑ کے ہاتھ کی تھی۔ ج۔ مجھسے زبردستی گجانند وٹل نے یہ رقم لکھائی تھی۔
صاحب پریسیڈنٹ مسٹر انورارڈ صاحب سے مخاطب ہوے۔ اس بیان کو تم سکریٹر صاحب کو لکھا دو۔ مسٹر انورارڈ صاحب نے کہا کہ ہان نہایت مناسب ہے لکھا دونگا۔
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا اب ساڑہے چار بج گئے ہین۔
مسٹر انورارڈ صاحب نے کہا کہ ابھی کچھ سوال کرنا باقی ہے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے صاحب اڈوکیٹ جنرل سے کہا کہ مین آپ کے اختیار مین ہون جبتک آپ فرماوینگے مین سنا کرونگا۔ مسٹر انورارڈ صاحب نے کہا کہ دو تین سوال اور ہین۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ بہتر ہے۔ آپ دریافت کرلیجے۔ مسٹر انورارڈ صاحب گواہ کی طرف مخاطب

ہوئے ۔س تمنے گجانند سے یہ رقمیں کب درج کرائیں ۔ ج جس روز پانی برستا تھا اور ہم لوگ ڈیرے میں تھے ۔س جو بیان مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو تمنے کیا اوس سے کس قدر پیشتر ۔ ج بہت پہلے ۔س بیان کرو کتنی دیر پہلے ۔ج اوس روز شام کو وقت جبکہ میں نے یہ اظہار دیا جو لکھا گیا ۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ گواہ کہتا ہے سمجھ میں نہیں آتا ۔ گواہ سے پھر دریافت کیا گیا اونے کہا کہ صبح کے وقت میں نے کتاب میں یہ رقم درج کی تھی اور شام کے وقت میں نے اظہار دیے تھے ۔

مسٹر سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اجلاس کی برخاست ہونے وقت پریسیڈنٹ صاحب سے پوچھا کہ ہمنے سنا ہے کہ اجلاس کا وقت تو آپ دوسرا بدلنا چاہتے ہیں کیا یہ بات درست ہے ۔ ؛ ن میرا ارادہ تھا مگر تبدیل ہونا وقت کا اچھا نہوگا اور چونکہ ہمنے اب کام شروع کر دیا ہے اسی وقت کو رکھنا چاہیے بعد اسکے اجلاس برخاست ہوا ۔

اجلاس روز سیزدہم

آج کے روز تمامی اہالی کمیشن موجود تھے مھسر راؤ نکلیں آئے ۔ مھاراجہ سیندھیا دوپہر کے بعد چلے گئے ۔ سر ریس پیلی صاحب تھوڑی دیر صبح کے وقت رہے ۔ ہیم چند فتح چند کا اظہار پھر شروع ہوا ۔ مسٹر انورارڈی صاحب نے پھر اس شخص کے اظہار لینے شروع کیے ۔ گواہ کو ایک حساب کی کتاب دی گئی اور پوچھا گیا کہ یہ رقم کس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے ۔ج میرے ہاتھ کی لکھی ہے ۔س تمنے یہ رقم کب درج حساب کی تھی ۔ ج جب میں نے اور رقمیں لکھی تھیں ۔س تمنے یہ رقم کیوں لکھی تھی ۔س ج گجانند نے کہا کہ تم اس رقم کو لکھو تاکہ اور رقمیں غلط نہوں ۔

مسٹر انورارڈی صاحب نے مترجم سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس کتاب کی ترجمہ کرکے پڑھو چنانچہ مترجم نے پڑھ کر سنایا ۔ رجوشتی بر مانند نرون جی نے ایک انگوٹھی چنیوں کی جڑی ہوئی خریدی جسپر مینا کیا ہوا تھا قیمت اوسکی لعدہ ہے ۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو مترجم سے کتاب کی کچھ رقموں کو پڑھوا ؤں

بعد اجازت ہونے کے مترجم نے پڑہا کہ ملہر راو گیکواڑ کے نام خرچ مین لکھا ہے۔
الم نمبر ۹ - بابت ہیرون کے جو دودرہنٹ کو دیے گئے۔
سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے گواہ سے سوال کیا۔ س۔ گلابی اور دوسرے رنگ کے ہیرون
مین کیا فرق ہوتا ہے۔ ج۔ مختلف قسم کے ہیرے ہوتے ہین۔ س۔ ترا شنے مین کچھ اختلاف
ہوتا ہے یا ہیرے کی قسم مین کچھ فرق ہوتا ہے۔ ج۔ جو ہیرے ولندے ہوتے ہین اون مین
زیادہ چمک ہوتی ہے اور گلابی ہیرون مین کم چمک ہوتی ہے۔ س۔ مگر مین دریافت کرتا
ہون کہ تمنے جو رقم کتاب مین درج کی ہے وہ غلط ہے یا صحیح۔ ج۔ گجانند نے مجھسے زبردستی
یہ رقم لکھوائی تھی۔ س۔ تمسے اور مہاراجہ صاحب سے ہیرون کا لین دین ہوا کرتا تھا۔
ج۔ اوسوقت کچھ لین دین نتھا۔ س۔ تمنے گیکواڑ کو کسیوقت مین ہیرے کی کنی دی تھی۔
ج۔ نہین۔ س۔ تم جانتے ہو کہ برادہ الماس کسکو کہتے ہین۔ ج۔ بہت چھوٹے چھوٹے
ہیرون کو کہتے ہین۔ س۔ تمنے پسے ہوے ہیرون کو دیکھا ہے۔ ج۔ مین نے کبھی نہین دیکھا۔
س۔ تمھارے اظہار مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو ہوے تھے۔ تم اونکو پہچانتے ہو۔ ج۔
اونکو مین نہین پہچانتا۔ س۔ اگر تم اونکو دیکھو تو پہچان لوگے دیکھو وہ بیٹھے ہوے ہین ذرہ دو
ست اونکی طرف دیکھو (قہقہہ)۔ ج۔ میرے اظہار دو تین صاحب لوگون کے روبرو
لیے گئے تھے۔ س۔ تمنے صرف پولیس کے روبرو اپنے اظہار دیے یا دو تین صاحب کے
روبرو۔ ج۔ اول میرے اظہار پولیس کے روبرو ہوے تھے۔ س۔ بعدہ کیا ہوا۔ ج۔
پولیس کے آدمی دو تین صاحبون کے روبرو مجھے لے گئے۔ س۔ وہان جاکر تمنے پھر اظہار
دیے یا صرف دستخط کیے تھے۔ ج۔ مینے صرف گجانند کے کہنے سے دستخط کیے تھے۔ س۔
یہ دستخط سر لوئیس پیلی صاحب کے روبرو تمنے کیے تھے یا قبل اون کے پاس جانے کے کیے
تھے۔ ج۔ پہلے میرے اظہار لیے گئے اور وہان جانے سے پہلے بھی دستخط کرائے تھے۔ س۔
جب تم سر لوئیس پیلی صاحب کے پاس گئے تو کوئی کام باقی نتھا۔ صرف یہ کہ اپنے اظہار
کو پڑہو اور کہو کہ میرے دستخط ہین۔ ج۔ گجانند نے مجھکو بلایا اور دستخط کرائے اور کہا کہ اگر
تم اور کچھ کہوگے تو تمکو قید کردونگا۔ س۔ مگر مین تمسے دریافت کرتا ہون اور سر لوئیس

پیلی صاحب بھی اسوقت موجود ہین کوئی غلطی نہین ہوسکتی تمنے سرلویس پیلی صاحب
کے روبرو کچھ کہا تھا۔ ج۔ مین پہلے بھی لکھ چکا ہون کہ مجھکو دہمکی دی گئی اور دستخط
کرائے گئے۔ س۔ تمنے سرلویس پیلی صاحب کے روبرو دستخط کیے تھے۔ ج۔ ہان۔ س۔
اور سرلویس پیلی صاحب کے روبرو اپنے اظہار پڑھکر دستخط کیے تھے۔ ج۔ مین کیا کرتا
گجانند نے زبردستی مجھسے دستخط کرائے تھے۔ س۔ تم بیان کرتے گئے اور گجانند لکھتا گیا۔
ج۔ جو کچھ گجانند نے چاہا لکھ لیا۔ س۔ بعد لکھے جانے کے اظہار تمکو سنائے گئے تھے۔ ج۔
نہین۔ س۔ گجانند نے تمسے کہا تھا کہ اگر دستخط نہ کروگے تو جیلخانے بھیجدیے جاؤگے۔ ج۔ ہان۔
س۔ جب سے تم گواہی دینے کے واسطے یہان آئے گجانند کو تمنے دیکھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ کل کے
روز اسکو دیکھا تھا۔ ج۔ ہان کل دیکھا تھا۔ س۔ اوسنے تم سے کچھ کہا تھا۔ ج۔ ہان کہا تھا۔
س۔ کیا کہا تھا۔ ج۔ اوسنے کہا تھا کہ تین لاکھ روپیے کا جمع خرچ تمھارے نام لکھا گیا
ہے وہ غلط ہے۔ س۔ اور بھی کچھ کہا تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ کل جب تم یہان سے شہادت
دے کر گئے تھے کہان رہے۔ ج۔ اپنے گھر کو چلا گیا۔ س۔ اب یہ بات تمسے پوچھتا ہون
کہ تمنے یہ بات سوٹر صاحب سے کہی یا نہین کہ جبکہ تمنے سنا کہ کرنیل فیر صاحب کو کسینے زہر
دیا تو ناناجی وتل نے مجھسے کہا تھا کہ جو تمنے اپنی کتاب مین ہیرون کے خرید کے بارے مین
لکھا ہے اوسکو دور کردو۔ ج۔ مجھسے ناناجی وتل نے نہ کہا اور نہ اون سے مجھسے ملاقات ہوئی
اور نہ مین نے کسی کے ہاتھ ہیرے بیچے۔ س۔ کیا تمنے سوٹر صاحب سے یہ بھی کہا تھا کہ مین
ناناجی وتل کی یہ بات سنکر نہایت خوف زدہ ہوا تھا۔ ج۔ نہین صاحب مین نے ہرگز
نہین کہا۔ س۔ کیا تمنے اوسکے کہنے سے اپنی بہی کی نقل بدل ڈالی۔ ج۔ نہین صاحب گجانند
وتل نے زبردستی بدل ڈالی۔ س۔ اچھا ۱۰۔ ۲۴۹۔ پنا بہی کا پڑہو۔ ج۔ ہان صاحب
وہان دو ہزار روپیے کی رسید ہے۔ س۔ یہ دو ہزار روپیے تمنے کس سے وصول پائے۔ ج۔
ناناجی وتل سے پائے تھے۔ س۔ یہ روپیہ تمکو ناناجی وتل سے کس بابت ملا تھا۔ ج۔ صاحب
مجھکو ہنڈی کا باقی روپیہ ملنا تھا۔ س۔ وہ ہنڈی کس قدر روپیے کی ہے۔ ج۔ سات ہزار
روپیے کی تھی۔ س۔ گجانند وتل کے پاس کیا سب تمھارے کاغذ تھے۔ ج۔ ہان صاحب

میرے بارہ بہی کہاتے ہین۔ سارجنٹ بیلن ٹاین نے کہا کیا یہ کتاب تمھاری ہے۔ ج۔ ہان صاحب
میری ہے۔ س۔ یہ ہنڈیان تمھاری دکان کی ہین۔ ج۔ ہان صاحب میری دکان کی ہین۔
س۔ پہلی ہنڈی کی کیا تاریخ ہے ج پہلی ہنڈی کی تاریخ ۱۰ اساڑہ سدی کی ہے اور وہ سمت کی ہے اور
دوسری ہنڈی کس کی ہے س یہ کون سمبت کی ہنڈیان ہین۔ ج سمبت ۱۹۳۰ کی ہین س تیسری ہنڈی
کو تاریخ کی ہے ج تیسری ہنڈی لماہ کی ہے اور وہ کاتک سدی ۸ تاریخ کی لکھی ہے۔

سوالات ایڈوکیٹ جنرل

س۔ تمنے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب سے بیان کیا ہے کہ مین نے دو مرتبہ ہیرون کی فروخت
کا حساب جو مہاراجہ صاحب کے ہاتھہ بیچے ہین کتاب مین لکھا ہے اور پھر تم یہ بھی لکھتے ہو کہ
مہاراجہ صاحب سے میرا کچھہ لین دین نتھا۔ ج مہاراجہ صاحب سے کچھہ لین دین میرا نکا
نتھا س دیکھو اس صفحہ کو اور بیان کرو کہ کس کے ہاتھہ کا لکھا ہوا ہے۔ ج مجھکو گماشتہ
کا نام یاد نہین ہے۔ جسکے ہاتھہ کا لکھا ہوا ہے۔ میری دکان کا یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص
دکان مین آتا تھا اوسی سے حساب لکھوا لیتا تھا۔ س تم جو کتاب مین لکھی ہے صحیح ہے ج ہان صحیح ہے
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے مترجم سے کہا کہ اسکو پڑہو چنانچہ مترجم نے اوسکو پڑہا اوسکا مضمون
یہ تھا۔ ۱۳ اساڑہ سدی کو نانا صاحب کے ہاتھہ ... ہزار روپیہ کے ہیرے فروخت
کیے گئے اوسکے بعد تفصیل وزن وغیرہ کی لکھی ہے۔ س ... ہزار روپیہ کے ہیرے جو
تمنے فروخت کیے۔ کسی زیور مین جڑے ہوے تھے یا علیحدہ تھے۔ ج۔ اون ہیرون کا ہار
تھا س ہیرون کا ہار نیلکر کسکو دیا جاتا تھا۔ ج وِنایک راو اور نانا وقل کو ایسی
چیزین دیجاتی تہین جو شخص جواہر خانے مین موجود تھا وہ اوسکو لیا کرتا تھا۔ س۔
یہ ہار کس کے لیے بنا تھا۔ ج کسیکو دیا گیا یا پھینک دیا گیا مجھکو معلوم نہین۔ س
ونایک راو گجا نند نے کس کے حساب مین یہ ہار لکھا ہے۔ ج۔ سرکار کے حساب مین سر
رچرڈ میڈ صاحب نے مترجم سے دریافت کیا کہ کس کے حساب مین یہ ہار لکھا ہے۔ مترجم
نے بیان کیا کہ گیکوار کے حساب مین لکھا ہے۔ دوسری رقم کی نسبت مترجم نے کہا کہ ایک
رقم اور بہی درج ہے آٹھہ سو روپیے بابت ایک موتی کے نک کے ہین س تم کہتے ہو کہ مسٹر

سو ئر صاحب نے تمھاری شہادت نہین لی دیکھو مسٹر سوئر صاحب وہ بیٹھے ہوے ہین۔
ج۔ مجھکو یاد نہین۔ س۔ تمکو یاد نہین کہ ان سب صاحب نے کچھ سوال تمسے ہندوستانی
زبان مین کیے تھے۔ ج۔ جب میرے اظہار ہی نہین ہوے تو سوال کس طرح کرتے۔
صاحب پریسیڈنٹ نے مترجم سے کہا کہ اس گواہ سے کہو کہ سیدھا سادا جواب دے چنانچہ
سوال کیا گیا اوسنے جواب دیا کہ نہین۔ س۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ تم ہندوستانی سمجھتے
ہو یا نہین۔ ج۔ مین گجراتی سمجھتا ہون اور ہندوستانی نہین سمجھتا ہندوستانی کو مسلمانی
کہتے ہین۔ س۔ تمھاری غرض یہ ہے کہ مین ہندوستانی نہین سمجھتا۔ ج۔ مین صرف گجراتی سمجھتا
ہون۔ س۔ کیا تم ہندوستانی بالکل نہین سمجھتے۔ ج۔ نہین۔ س۔ مطلق نہین سمجھتے۔ ج۔
مین نہین جانتا کہ آپ کس زبان کو ہندوستانی کہتے ہین۔ ہندوستانی کیسی زبان
ہوتی ہے۔ مترجم نے صاحب ایڈوکیٹ جنرل سے مخاطب ہو کر کہا کہ اگر حکم ہو تو گواہ
سے ہندوستانی زبان مین کچھ بات کرون۔
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ نہین مین آپ کو تکلیف نہین دیتا۔
مترجم نے کہا کہ کل مین نے کئی سوال ہندوستانی زبان مین کیے تھے اور گواہ نے گجراتی
زبان مین مجھکو جواب دیے تھے۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے گواہ سے مخاطب ہو کر کہا
کل تجنے کچھ سوال ہندوستانی زبان مین کیا نہین کیے تھے۔ ج۔ نہین مین زبان گجراتی
سمجھتا ہون۔ س۔ ان تین سطرون کو دیکھو جو تمھارے دستخط کے اوپر لکھی ہین یہ تمنے
کس مقام پر لکھی تھین۔ ج۔ سر لوئیس پیلی صاحب کے بنگلے مین لکھی تھین۔ س۔ کیا سر
لوئیس پیلی صاحب کے روبرو۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمنے سر لوئیس پیلی صاحب سے کہا تھا کہ
گجانند وٹھل ذیتے کچھ کہا تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ تمنے نہین کہا کہ گجانند وٹھل نے مجھپر ظلم کیا۔ ج۔ نہین کہا کیونکہ
مجھکو دھمکی دی تھی۔ س۔ تمنے کوئی شکایت سر لوئیس پیلی صاحب سے نہین کی۔ ج۔ مجھسے گجانند وٹھل نے
کہا تھا کہ اگر چپ چاپ دستخط نہ کر دوگے تو تمھارے حق مین اچھا نہو گا۔ س۔ تم کہتے ہو کہ مجھکو سپاہیون نے
بڑا دق کیا اور ہر روز مجھکو حراست مین رکھتے تھے۔ ج۔ ہان صبح کے آٹھ بجے سے رات کے آٹھ بجے تک مجھے
حراست مین رکھتے تھے۔ س۔ کس جگھہ تمکو حراست مین رکھتے تھے۔ ج۔ کبھی رزیڈنسی کے

بنگلے مین کبھی درختون کے نیچے جو گجی نندوتل کے مکان کے قریب ہین بلکہ کل رات کو جو مین
اپنے گھر آیا تو تین سپاہی رات کیوقت میرے مکان پر آئے س کسواسطے وہ آئے تھے۔
ج۔ میرے بلانے کے واسطے۔ س۔ اسباب کے کھنے کے واسطے کہ آج تم عدالت مین حاضر
ج۔ اونھون نے فوجدار کے پاس جانے کے واسطے کہا تھا۔ س۔ تم وہان گئے تھے۔ ج۔
جب سپاہی آئے مین گھر پر موجود نہ تھا۔ میرے گماشتے کو پکڑے گئے تھے۔ س۔ فوجدار
کے روبرو پکڑکر لے گئے تھے۔ ج۔ رام چندر فوجدار کے روبرو لے گئے تھے۔ س۔
کیا فوجدار شہر مین رہتا ہے۔ ج۔ ہان مقام منڈی مین شہر کے اندر رہتا ہے۔ س۔
تم کے مرتبہ رزیڈنسی کو گئے۔ ج۔ ایک دفعہ۔ س۔ اور کے مرتبہ اون درختون کے نیچے گئے
جو گجی نندوتل کے گھر کے پاس ہین۔ ج۔ ہر روز مجھکو لے جاتے تھے اور درختون کے
نیچے بٹھایا کرتے تھے۔ س۔ کتنے روز دن یہ بدسلوکی تمھارے ساتھ ہوی ہے۔ ج۔ ڈیڑہ
مہینے۔ س۔ کیا ہر روز تمکو اسیطرح لے جایا کرتے تھے۔ ج۔ ہان۔ س۔ اس کتاب کو دیکھو
کیا تمنے اسمین نئے ورق لگائے ہین۔ ج۔ مین نے کوئی نیا ورق نہین لگایا۔ س۔
نہ تمنے اسمین سے ورق نکالے نہ جدید ورق لگائے یہ صحیح ہے۔ ج۔ ہان صحیح ہے۔ س۔
تمنے کسی آدمی کی معرفت ورق نکلوائے۔ ج۔ نہین میری کتاب وہ جیسے سے فرق ہے۔
س۔ تمکو معلوم ہے کہ کسی اور شخص نے بھی اس کتاب مین سے نئے ورق نہین نکالے۔
ج۔ معلوم ہوتا ہے کہ سات یا آٹھ ورق نئے لگائے گئے ہین۔ س۔ اس کتاب کے کس
حصے مین سے ورق نکالے گئے ہین۔ ج۔ دیکھیے یہ ورق نئے لگے ہین اور یہ پرانے ہین۔
س۔ کس جگہہ سے ورق نکالے گئے ہین۔ جہان انگوٹھی کی فروخت لکھی ہے۔ ج۔ ہان
معلوم ہوتا ہے کہ یہ رقم اسمین نہین ہے۔ س۔ تمکو معلوم نہین کہ کس شخص نے یہ ورق نکالے
ج۔ مجھکو معلوم نہین۔ س۔ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ ورق نکالے گئے۔ ج۔ ورقون کی
رنگت مین فرق ہے۔ س۔ جو دو ہنڈی لکھی گئین یعنے تین ہزار اور چار ہزار کی اون کو
کسنے لکھا تھا اور کس دکان پر لکھا تھا۔ ج۔ ہیم چند فتح چند کی دکان بمبئی مین لکھی گئین۔
س۔ یہ دکان بھی تمھاری بمبئی مین ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ یہ روپیہ کسکو دیا گیا۔ ج۔

شوچند خوشحال چند باشندہ پونا کو یہ روپیہ دلایا گیا تھا۔ س۔ یہ کون شخص ہے۔ ج۔
وہ بھی ایک جوہری ہے۔ س۔ اس شخص کو ہنڈیون کا روپیہ کسواسطے دلایا گیا تھا۔ ج۔
شیوچند نے کچھ مال ناناجی وتل کو دیا تھا۔ س۔ کیا تمنے ناناجی وتل کے ہاتھ یہ مال اپنے
حساب مین بیچا تھا یا دوسرے شخص کے حساب مین۔ ج۔ مین نے اپنے حساب مین بیچا تھا
س۔ یہ جو ہنڈیان تمکو ناناجی وتل نے دی ہین کیا اوس مال کے عوض مین دی ہین
ج۔ ہان صاحب۔ س۔ شیوچرن سے جو مال خرید اتھا کیا یہ ہنڈیان اوس مال کی
پوری قیمت تھی۔ ج۔ پوری نہین تھی کوئی سوا ڈیڑہ سو روپیہ باقی رہ گیا تھا۔ س۔ کیا یہ باقی کا روپیہ
شیوچرن کو تمھاری بمبئی کی دکان سے دیا گیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ کیا یہ سب روپیہ جولائی سنہ ۱۸۷۴ع
مین دیا گیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ سوائے ان دو ہنڈیون قدادی سمت اور للمت کی تمکو کوئی
اور ہنڈی شیوچرن کی دینا ہے۔ ج۔ کوئی ہنڈی نہین۔ س۔ اچھا ان ہنڈیون کی تاریخ بتاؤ۔ ج۔
جیٹھہ بدی ۱۲۔ اور ۱۳۔ تاریخ ہے۔ س۔ اب یہ بتاؤ کہ تمنے ان ہنڈیونکی بنسبت کتنا روپیہ وصول پایا ہے
ج۔ سولہ ہزار روپیہ پایا ہے۔ س۔ سات ہزار کی ہنڈی تمکو دس ہزار کسوجہ سے ملے۔ ج۔ اوسمین تراتن
ونک منیش کا بھی روپیہ ہے۔ س۔ تمنے تراتن ونک منیش کا روپیہ کیون ملا دیا۔ ج۔ وہ ناناجی کا سالا ہے اور
ناناجی وتل کا وہ حساب تھا۔ س۔ اپنی کتاب کا دسوان صفحہ دیکھو اوسمین دو ہزار روپیے کیسے لکھے ہین۔ ج۔
یہ بھی شیوچند خوشحالچند کے روپیہ ہین۔ س۔ یہ کسکے ہاتھ کے لکھے ہین۔ ج۔ میرے ہاتھ کے لکھے ہین اسکے معنے یہ
ہین کہ مین نے ناناجی وتل سے دو ہزار روپیے پائے اور شیوچند اور خوشحال چند کے
حساب مین ادا کیے۔ س۔ کیا یہ درست حساب ہے۔ ج۔ ہان صاحب یہ حساب درست ہے۔
س۔ دمولا کون شخص ہے۔ ج۔ یہ ناناجی وتل کا نائب ہے۔ س۔ اسکی کیا وجہ ہے
کہ جب یہ حساب ناناجی وتل کا تھا تو تمنے شیوچند خوشحال چند کے حساب مین کیون لکھا
ج۔ اسواسطے کہ وہ حساب مجمل تھا۔ س۔ ہیرے کی بکری جو تمھاری بہی مین لکھی ہے یہ
درست ہے۔ ج۔ صاحب مجھے خبر نہین جو کچھ کتاب مین لکھا ہے۔ وہ درست ہے۔ س۔
تم ان کتابون مین برابر اپنا کام کرتے تھے۔ ج۔ پہلے اسی مین کام کرتا تھا اب تو پونے
دو دیکھنے سے فرق ہے۔ س۔ اگر تمنے ورق بہی کے نہین بدلے تو گجی تند کو ورق بدلنے

کیا مطلب تھا۔ ج صاحب مجھکو خبر نہین ہے کہ اونسے یہ جعل کسواسطے کیا۔ س کل جو تم ٹھہر جانے لگے تو کسی پولیس والے نے تم سے کچھہ کہا تھا۔ ج۔ ہان صاحب ایک سپاہی نے مجھکو روکا اور کہا کہ تم ٹھہرو ہم صاحب یا گجانند وتل سے پوچھہ لین تب جاؤ ذرین مگر پھر مجھکو جانے دیا۔ س مہاراجہ جے پور نے پوچھا کہ تم سے اور اوس سپاہی سے کیا کیا باتین ہوئین۔ ج۔ اور کچھہ بات نہین ہوئی۔ حلیہ ٹفن کے واسطے برخاست ہوا۔

اظہار ناناجی وتل گواہ

جب ممبران کمیشن ٹفن سے فراغت پاکر پھر آئے تو ناناجی وتل طلب ہوا ایڈوکیٹ جنرل نے اوسکے اظہار لینا شروع کیے۔ اوسنے بیان کیا کہ مین قوم کا برہمن ہون اور گیکوار کے جواہر خانے کا داروغہ ہون۔ مین دمودر پنت سے واقف ہون آخر دسہرے مین دمودر پنت نے مجھکو حکم دیا تھا کہ کچھہ ہیرے راکھہ کرنے کی ضرورت سے درکار ہین چنانچہ تین چار جوہریون سے مین نے ہیرے طلب کیے مسمیان گھیلا شاہ۔ پرتاب شاہ اور ہیم چند تین جوہری ہیرے پاس ہیرے لائے۔ فتح چند ہیم چند کے ہیرے دمودر پنت کے دکھلانے کے واسطے ایک روز تک رکھہ لیے اوسکے دوسرے روز جب اور جوہری ہیرے لائے اونکو بھی رکھہ لیا جسوقت دمودر پنت کو وہ ہیرے دکھائے گئے تو ہیم چند فتح چند کی کوٹھی کے ہیرے اونھون نے پسند کرکے رکھہ لیے باقی جوہریون کے ہیرے مین نے واپس کردیے۔ ہیم چند کے ہیرے وزن مین اسٹھہ یا ساڑھے اسٹھہ رتی ہونگے اون کو وزن کرکے دمودر پنت کے حوالے کردیے اور ایک یادداشت دفتر کے رکھنے کے واسطے کارکنون نے بنائی چھہ سات روز کے بعد دمودر پنت نے مجھسے پھر کہا کہ فتح چند کی کوٹھی سے گلابی ہیرونکی کنٹھی منگاؤ چنانچہ مین نے ہیم چند سے کہلا بھیجا۔ وہ خود ہیرے کی کنٹھی لیکر میرے پاس آیا۔ وہ بہتر یا چوہتر رتی وزن مین تھی حسب الحکم دمودر پنت کے وہ بھی خریدی گئی اس کنٹھی کی قیمت جو کچھہ ٹھہری تھی وہ مجھکو یاد نہین جوہری کی کتاب مین جو قیمت لکھی ہے وہ صحیح ہے اون ہیرون مین بعض ہیرا ایک رتی کا اور اکثر ایسے تھے کہ ایک رتی مین دو تین چار اور پانچ تک وزن مین تھے تین ہزار روپیہ دو مرتبہ کرکے جوہری مذکور کو

مین نے دیے ایک مرتبہ دو ہزار روپیے دیے اور دوسری مرتبہ ایک ہزار روپیہ دیا یہ روپیہ دمودر پنت سے بموجب ایک یادداشت کے جسپر مین نے بھی دستخط کیے تھے ملا تھا اور نانا چند کی معرفت یہ روپیہ ہیم چند کو دیا گیا نانا چند دو مالہ محال کے صراف ہین۔ منجملہ سمسے کے ایک ہزار روپیہ اپنے مکان پر خود مین نے دیا۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے مسٹر یوز روجی مترجم درجہ اول سے کہا کہ تم اپنے استفتون پر بخوبی خیال رکھو اکثر ترجمہ غلط ہو جاتا ہے۔ اونھون نے جواب دیا کہ مجھکو اس بات کا خیال رہتا ہے۔ اس روپیہ کی بابت جو یادداشتین مرتب ہوئین وہ آتارام کارکن کے دفتر مین ہین ایام دیوالی مین دمودر پنت نے ان یادداشتون کو منگایا تھا جب اونکو دے کر مین گیا تو دمودر پنت نے کہا کہ انکو میرے پاس چھوڑ جاؤ۔ مین چاک کرونگا۔

س۔ دمودر پنت نے اونکو چاک کیا۔ ج۔ میرے سامنے چاک نہین کیا۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب

س۔ تمنے جو اظہار دیا وہ بخوبی سمجھ مین نہین آیا گیکوار کے دربار مین تمکو کیا عہدہ تھا ج۔ کیا آپ میری تنخواہ دریافت کرتے ہین س۔ تمھارا عہدہ دریافت کرتا ہون ج۔ جواہرخانہ کا مہتمم ہون س۔ تمھارے تعلق کون کام ہے ج۔ مین جواہرات اور زیور کی محافظت کرتا ہون۔ جب مہاراجہ صاحب پہنتے ہین مین اونکو دے دیتا ہون س۔ کوئی کام اور بھی تمھارے سپرد ہے ج۔ جب جواہرخانہ مین جواہرات کی ضرورت ہوتی ہے تو میری معرفت خریدا جاتا ہے س۔ تم بیان کر سکتے ہو کہ یہ ہیرے کسواسطے خریدے گئے تھے ج۔ مجھے کہا تھا کہ یہ ہیرے راکھ کرنے کے واسطے درکار ہین س۔ تمسے کسنے کہا تھا۔ ج۔ دمودر پنت نے س۔ اس راکھ کی کیا ضرورت تھی ج۔ دوا کے واسطے س۔ تمنے کبھی پہلے سنا تھا کہ ہیرے کی راکھ دوا کے واسطے بنائی جاتی ہے ج۔ مین نے کبھی نہین سنا س۔ تمنے اپنی تمام عمر مین ہیرے کی راکھ دیکھی ہے ج۔ چار برس سے مین نوکر ہون اوس سے پہلے کبھی ہیرے بھی نہین دیکھے تھے س۔ تمنے اپنی عمر بھر مین سنا ہے کہ ہیرون کی راکھ ہوتی ہے ج۔ مین نے کبھی نہین سنا س۔ نہ تمنے کبھی سنا نہ تمنے راکھ دیکھی ج۔ مین نہین جانتا س۔ نہ تمنے سنا۔ ج۔ نہ مینے

سنا نہ مین نے دیکھا س آج کل تم کہان رہتے ہو۔ ج۔ بڑودہ مین رہتا ہون۔ س۔
تمپر کوئی گارد مقرر ہے۔ ج۔ مین خان بہادر کی حراست مین تھا۔ س۔ اس سے تمھاری
یہ غرض ہے کہ تم قید تھے۔ ج۔ جس روز سے مہاراجہ صاحب قید ہوے ہین پولیس والون نے
مجھکو بٹھا رکھا ہے۔ س۔ بٹھانے سے تمھاری کیا غرض ہے کیا تم قید مین ہو۔ ج۔ پولیس والون
نے مجھکو بٹھا رکھا ہے مین اسی کو قید سمجھتا ہون۔ س۔ کسواسطے بٹھا رکھا ہے۔ ج۔ مین نہین
جانتا۔ س۔ تمنے دریافت کیا کہ تمکو کیون بٹھایا ہے۔ ج۔ مین کس سے دریافت کرتا۔ س۔ جسنے
تمکو بٹھایا تھا اوس سے دریافت کرتے۔ ج۔ جسنے مجھکو بٹھایا تھا اونسے ہیرون کا حساب طلب کیا چنانچہ مینے بیان
کر دیا۔ س۔ تمپر اور کوئی جرم ہے یا زہر خورانی کا جرم ہے۔ ج۔ نہین۔ س۔ تمپر کوئی جرم ہے۔ ج۔ مجھکو جواہرخانے کا
کام تھا۔ جب مہاراجہ صاحب قید ہوے مجھکو بھی قید کر لیا۔ س۔ تمنے جو ہیم چند سے ہیرے
خریدے تھے اوسکا حال ابتدا اوّل کس سے کہا تھا۔ ج۔ جب مجھکو لوگ لشکر مین لائے تھے جس شخص
نے دریافت کیا اوس سے کہدیا اوس سے پہلے پندرہ یا سولہ روز تک مکان وارہ مین
بیٹھا رہا۔ س۔ مفصل بیان کرو کہ پندرہ سولہ روز تک تم وہان قید رہے۔ ج۔ پندرہ یا
بیس روز تک شہر مین رہا مجھسے کسینے دریافت نہین کیا۔ س۔ مین دریافت کرتا ہون کہ قبل
تحقیقات کے تم پندرہ سولہ روز تک قید رہے تھے۔ ج۔ ہان مکان وارے مین قید تھا۔
س۔ تم کسکی حراست مین تھے۔ ج۔ سیناپتی کی کچہری مین تھا۔ س۔ تمپر کن لوگون کا پہرہ
تھا۔ ج۔ پردیسی سپاہیون کا پہرہ تھا۔ س۔ جب تم پندرہ بیس روز قید رہے تمھارے پاس
کوئی شخص اظہار لینے کے واسطے آیا تھا۔ ج۔ کوئی شخص نہین آیا مجھکو بلا لیا تھا۔ س۔
کون شخص بلانے آیا تھا۔ ج۔ کچھ سپاہی آئے تھے۔ س۔ تم اون کے ساتھ گئے تھے۔ ج۔
ہان ایک گاڑی پر سوار کرکے گجانند وتل کے مکان پر مجھکو لیگئے۔ س۔ گجانند وتل نے تمسے
کیا کہا۔ ج۔ اونہون نے مجھسے ہیرونکا حال دریافت کیا تھا۔ کیا دریافت کیا تھا۔ ج۔
مجھسے پوچھا تھا کہ اسون کے مہینے مین کس قدر ہیرے خریدے گئے تھی۔ س۔ جو ہیرے ہیم چند کی کوٹھی سے خریدے
گئے تھے اونکا حال تمسے دریافت ہوا تھا۔ ج۔ ہیم چند کو ہیرونکی کچھ خصوصیت نہین کی علی العموم ہیرونکی خرید کا
حال دریافت کیا تھا۔ س۔ تمنے اون سے کیا کہا تھا۔ ج۔ مین نے کہا تھا کہ ہیرے خریدے

گئے ہیں۔ تمنے راوجی اور نرسو کے اظہارات کا حال سنا ہے۔ ج۔ مین نے نہین سُنا۔
س۔ تم بیان کرتے ہو کہ جس روز مہاراجہ صاحب گرفتار ہوے اوسی روز مین بھی پکڑا گیا
ج۔ ہان اوسی روز گرفتار ہوا تھا۔ س۔ تم کہتے ہو کہ مین نے نرسو اور راوجی کی گواہی
کا حال کچھ نہین سُنا۔ ج۔ مین کچھ واقف نہین ہون۔ س۔ مین تم سے دریافت کرتا ہون
کہ تمنے اوس کے اظہارون کا کچھ حال سُنا تھا۔ ج۔ مین اونکو نہین جانتا نہ مین نے
اونکو کبھی دیکھا۔ س۔ میرے سوال کا جواب دو۔ تمنے نہین سنا کہ راوجی اور نرسو کی گواہی
ہوئی۔ ج۔ مین نے کبھی نہین سنا۔ س۔ تم حلف کروگے کہ مین نے کبھی نہین سنا۔ ج۔
جب یہان تحقیقات ہوچکی اوسوقت مین نے سنا تھا۔ س۔ میرا سوال یہ بھی نہین ہے
مین پوچھتا ہون کہ تمنے سنا تھا کہ نرسو اور راوجی نے کیا اظہار دیے۔ ج۔ مین نے
نہین سنا نہ مین جانتا ہون کہ اونھون نے کیا اظہار دیے۔ س۔ تمنے یہ بھی نہین سنا کہ
نرسو اور راوجی نے ہیرون کی نسبت کیا اظہار دیے تھے۔ ج۔ مین نے دیوالی کے بعد
سنا تھا کہ زہر دیے جانے کا ارادہ ہوا ہے۔ س۔ اگر تم میرے سوال کا جواب نہ دوگے تو
روز حشر تک تم سے سوال کیے جاؤنگا۔ مین دریافت کرتا ہون کہ تمنے سنا تھا کہ راوجی
اور نرسو کے اظہار دربارہ زہرخورانی کے لیے گئے تھے۔ ج۔ اوسوقت مین نے نہین سنا
پیچھے سنا تھا کہ وہ قید ہین۔ س۔ قبل اپنے بیان کے تمنے سنا تھا کہ وہ لوگ قید ہین۔ ج
مین نے نہین سُنا۔ س۔ گجانند وٹل نے بھی تم سے کہا کہ اون لوگون نے کیا اظہار دیے۔
ج۔ نہین کہا۔ س۔ گجانند وٹل نے تم سے کہا تھا کہ سچ بولنا اور سوا سچ کے اور کچھہ
نہ کہنا۔ ج۔ ہان۔ س۔ اوسنے تم سے کہا تھا کہ اگر سچ نہ کہوگے تو کیا نتیجہ ہوگا۔ ج۔ ہان مجھکو
دہمکایا تھا۔ اور کہا تھا کہ اگر سچ نہ بولوگے تو جھوٹ کا مزہ چکھوگے۔ س۔ اس بات کے
کہنے سے تم کیا سمجھے تھے۔ ج۔ مین سمجھا تھا کہ مجھکو قید کرینگے یا کہین اور بھیجدینگے۔
س۔ اگر ہم تمھارے بیان پر یقین نہ کرین تو تم جانتے ہو کہ تمھارے واسطے کیا سزا ہوگی
ج۔ سرکار کو جو کچھ منظور ہوگا اوسمین کیا عذر ہے۔ س۔ لیکن تم کیا سمجھتے ہو کہ ایسی
حالت مین تمکو کیا سزا ہو۔ ج۔ جو سرکار کی مرضی ہو وہی سزا دے۔ س۔ مین جانتا ہون

کہ جب پولیس کے پنجے سے تم نکلوگے تو بہت خوش ہوگے ج سرکار کی جو مرضی ہو اوسمین خوش ہون س گجانند نے تمھارے اظہار تحریر کیے تھے یا تمنے لکھ کر اپنے اظہار اونکو دیدیے تھے۔ ج۔ مین نے لکھ کر نہین دیے تھے زبانی بیان کیے تھے۔ س۔ جب تم اپنا بیان کر چکے تم کو لوگ کہان لے گئے تھے۔ ج۔ صاحب کے پاس لے گئے تھے۔ س۔ صاحب سے تمھارا مطلب سوٹر صاحب ہین۔ ج۔ اوسوقت سوٹر صاحب وہان نہین تھے۔ س۔ تمھارے اظہار کسنے لیے تھے۔ ج۔ اور صاحب لوگ جو بنگلے مین تھے اونھون نے میرے اظہار لیے تھے۔ س۔ کچھ پتہ بیان کرو جس سے مفصل حال معلوم ہو کہ یہ صاحب لوگ کون تھے۔ ج۔ مین نہین جانتا لیکن اسقدر واقف ہون کہ سرلویس پلی صاحب بھی موجود تھے۔ س۔ خبردار ہو کر بیان کرو کہ سرلویس پلی صاحب اوسوقت موجود تھے۔ جیسکہ تمنے بیان کیا تھا۔ ج۔ ہان جسوقت میرے اظہار تحریر ہوے تھے پلی صاحب موجود تھے۔ س۔ تمھارے اظہار کسنے لکھے تھے۔ ج۔ دوسرے صاحب جو وہان بیٹھے تھے اونھون نے لکھے تھے۔ س۔ تمنے دونون صاحب کے روبرو یہ اظہار دیے تھے۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمکو دمودر پنت کے اظہارون کا حال معلوم ہے۔ ج۔ نہین۔ س۔ تم کتنے دن قید رہ کر سرلویس پلی صاحب کے پاس اظہارون کے واسطے گئے تھے۔ ج۔ بیس روز کے بعد گیا تھا۔

ایڈوکیٹ جنرل ذی پھرنا ماجی قتل کی اظہار لیے

س۔ تمنے ابھی کہا ہے کہ پندرہ یا بیس روز سپاہی کی کچہری مین پردیسی سپاہیون کے پہرے مین رہے۔ تم جانتے ہو کہ وہ سپاہی کسکے نوکر تھے۔ ج۔ گیکواڑ کے تھے۔ س۔ کیا اون کے پہرے مین تمام محل تھا۔ ج۔ ہان صاحب تمام محل تھا اور وہ حفاظت کرنے کے واسطے آئے تھے۔ س۔ پہلے پہل تمھارے اظہارات گجانند وتل نے لیے تھے۔ ج۔ ہان صاحب پہلے گجانند وتل نے لیے تھے۔ س۔ سر فنکر راو نے پوچھا کہ تم مختار جواہر خانے کے ہو۔ ج۔ ہان صاحب مین جواہر خانہ کا داروغہ ہون۔ س۔ تمھارے پاس کوئی حساب ہیرے کی خرید کا ہے۔ ج۔ کوئی نہین ہے۔ س۔ جو جواہرات خریدے جاتے ہین

کیا اوسکا حساب تم جواہر خانہ مین نہین رکھتے ج ہمارے یہان حساب نہین رہتا یہ خزانہ مین رہتا ہے س تم کوئی یادداشت رکھتے ہو۔ ج ہان صاحب یادداشت رکھتے ہین۔ س اگر یادداشت غلط ہو تو اسکا کیا اعتبار ہے ج جو کچھ سرکار فرمائے وہی درست ہے صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اب وقت ساڑھے چار بجے کا ہے جلسہ برخاست کیا جاے چنانچہ جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاس روز چہاردہم

آج کے روز کمیشن شروع ہوی تمام اہالی کمیشن موجود تھے ملہر راو بالکل نہین آے مہاراجہ سیندھیا دوپہر سے چلے گئے تھے۔ سر دینکر راو ~~پیلی~~ صاحب بھی بعد دوپہر کے چلے گئے

آتمارام دلد رگھناتھ کے اظہار شروع ہوے

مسٹر انوزارڈی صاحب نے گیکواڑ کے جواہر خانے کے کارکن کو طلب کیا اونسے بیان کیا کہ مین ریاست گیکواڑ کے جواہر خانے کا کارکن ہون ہمارا افسر ناناجی ڈل ہے مجھکو یاد ہے کہ دیوالی سے آٹھ روز پہلے کچھ ہیرے خریدے گئے تھے چار جوہری ہیرے لائے تھے تین جوہری کے ہیرے واپس کردیے گئے اور ہیم چند کے ہیرے رکھ لیے گئے تھے۔
ایک یادداشت دفتر مین رکھنے کے واسطے بنائی گئی تھی لیکن دو تین روز کے بعد ناناجی ڈل نے اوسکو مجھسے لے لیا تھا۔ بعدہ مین نے سنا کہ کرنل فیر صاحب کے زہر دیے جانے کا ارادہ ہوا ہے۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ اب بھی تمکو جواہر خانے سے تعلق ہے۔ ج ہان س جواہر خانے کا اب کون داروغہ ہے۔ ج گنپت راے مہاجن س بیان کرو کہ ہیرے کی کنی کیا چیز ہوتی ہے۔ ج چھوٹے چھوٹے ہیرون کو کنی بولتے ہین س کیا کنی اوسکو کہتے ہین کہ جب ہیرا تراشا جاتا ہے اور اوسکے ذرا ذرا ٹکڑے گرتے ہین۔ ج ہان س تمنے دیکھا یا سنا ہے کہ ہیرے کی خاک ہوسکتی ہے۔ ج نہین س صاحب پریسیڈنٹ نے کہا پس معلوم ہوتا ہے کہ تمنے گھٹا ہوا ہیرا نہین دیکھا۔ ج نہین س جواہر خانے مین کتنے سال سے ہو۔ ج

بارہ برس سے ہوئیں س مھاراجہ صاحب اکثر ہیرے خریدا کرتے تھے - ج - ہان -
س چھوٹے اور بڑے - ج دونون طرح کے خریدا کرتے تھے - س - زیور مین جڑے ہوے
خریدتے تھے - یا جدا - ج دونون طرح کے خریدتے تھے - س مھاراجہ صاحب کے جواہر
مین بہت ہیرے تھے - ج - ہان بہت ہیرے تھے - س تمھارا بیان ہے کہ جو لوگ ہیرے
لاتے تھے منجملہ اون کے ہیم چند کے ہیرے خریدے گئے تم کیونکر واقف ہو کہ صرف اوسی شخص
کے ہیرے خریدے گئے - ج ناناجی نے پسند کرکے اون ہیرون کو خرید اتھا - س سوا
ناناجی وتل کے اور بھی کسی شخص نے تم سے ہیرون کا حال کہا تھا - ج جب ہیرونکی
خرید ہوتی تھی تو ناناجی وتل مجھکو بلا لیتے تھے - س جب ہیم چند سے ہیرے خریدے گئے تب
تم موجود تھے - ج ہان مین موجود تھا - س اوس مرتبہ کس طرح کارروائی ہوئی تھی -
ج - ونایک راوتے ایک یادداشت اپنے ہاتھ سے لکھی اور اپنے پاس رکھی - س اور بھی
کچھ حال تم جانتے ہو - ج اور مین کچھ نہین جانتا - س چھوٹے چھوٹے ہیرے کس کام آتے
ہین - ج جڑاو کام مین لگتے ہین - س مسٹر سوٹر صاحب نے تمھارے اظہار لیے تھے - ج -
ہان لیے تھے - س جو کچھ تمنے اون کے روبرو بیان کیا تھا تمھارے نزدیک صحیح ہے - ج
ہان جو کچھ مین جانتا تھا بیان کیا - س جب یہ ہیرے خریدے گئے تھے تو جواہر خانے مین کثرت
سے ہیرے موجود تھے - ج - ناناجی وتل کو جو جواہر خانے کے دارو غہ ہین یہ حال معلوم ہوگا -
س - تمھاری یہ غرض ہے کہ تمکو کچھ حال معلوم نہین ہے - ج - ہان مین کچھ نہین جانتا -
س - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مائی لارڈ - اس گواہ سے سوال کیا جاے
کہ اوس زمانے مین بھی تلوار کا قبضہ ہیرون سے جڑا جاتا تھا - ج - ہان تلوار کا
قبضہ اور میان ہیرون سے جڑا جاتا تھا - اور چھوٹے چھوٹے ہیرے اوسمین لگائے جاتے
تھے - س چھوٹے چھوٹے ہیرے لگتے تھے یا بڑے ہیرے جڑے جاتے تھے - ج چھوٹے ہیرے -
س ایک مرزئی بھی طیار ہوتی تھی - ج - ہان ایک مرزئی مین بھی چھوٹے چھوٹے ہیرے
جڑے جاتے تھے - س تم جانتے تھے کہ یہ ہیرے کہان سے آئے تھے - ج جواہر خانے مین تھے -
س - جواہر خانے مین یہ ہیرے کب سے رکھے تھے - ج ہمیشہ خریدے جاتے تھے اور اسیطرح

ہیرون کا جمع خرچ رہا کرتا تھا۔

بلونت راو جی کے اظہارات

بلونت راو راو جی نے اپنے اظہارات ایڈوکیٹ جنرل کے سامنے دیے کہ مین خانگی خزانہ سرکار مین نوکر ہون اور مین و مودر پنت کی ماتحتی مین تھا حسابون کے اوپر جو سیاہی ڈالدی گئی ہے مجھکو نہین معلوم کہ کسنے ڈالی ہے۔ سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے اس سے سوالات نہین کیے۔

سامیشر مور کے اظہارات

مین سوامی نراین کے مندر کا چیلہ ہون مین سرکار ... مین نے کوئی روپیہ ۳۱- دسمبر ۱۸۷۳ع کو نہین پایا اور مین نے کسیوقت مین ... نہین پایا اور جو اگر کبھی مین نے روپیہ پایا ہے تو اوسکی رسید مہاراجہ کو دی ہے ... اوسکو رسید دکھائی اوسنے انکار کیا کہ یہ میری رسید نہین ہے۔ یہ رسید بھولانا تھ پونجا رام کی لکھی ہوئی ہے۔

سوالات جرح سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب

س۔ تمنے ایک مرتبہ کہا ہے کہ تمنے اکثر روپیہ پایا ہے اور پھر تمنے کہا کہ ان ... پایا ہے۔ ج۔ ہان صاحب پائے تھے۔ س۔ اونکی رسیدین کہان ہین۔ اجلاس مین اونکی رسیدین دکھائی گئین اور اوسنے تصدیق کی۔

سامیشر مور کے دوبارہ اظہار لیے گئے

س۔ ان ... تمکو کسواسطے دیے گئے تھے۔ ج۔ برہم بھوج کرنے کے واسطے دیے گئے تھے۔

س۔ سواے ان روپیون کے تمکو اور کبھی بھی برہم بھوج کرنے کے واسطے روپیہ ملا ہے۔ ج۔ کبھی نہین ملا۔ س۔ کیا تمکو کچھ روپیہ خیرات کرنے کے واسطے ملا تھا۔ ج۔ ہان صاحب ... ملا تھا۔ س۔ تمنے اسکی رسید دی تھی۔ ج۔ نہین صاحب نہین دی۔ کارکن ... کی اٹھنیان چونیان لایا تھا اسوجہ سے اسکی رسید نہین دی گئی۔

دتیریا رام چندر کے اظہارات

مسٹر اوز ارڈی صاحب نے دتیریا رام چندر کے اظہارات لیے اوسنے بیان کیا کہ مین فوجداری

نوکر تھا۔ مین سنکھیا فوجدار کے حکم سے دیا کرتا تھا میرے پاس ایک بار سنکھیا کے واسطے
دمو ورینت کی یادداشت آئی تھی جاگ جیون داس نے یادداشت پر دستخط کر کے سنکھیا
بھیجدی۔ جاگ جیون داس فوجداری کے حاکم ہین عرصہ تین ہفتہ کا گذرا ہوگا کہ سنکھیا
ہمارے یہان سے بھیجی گئی تھی۔

سوالات جرح سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب

س۔ تمھارے یہان سے سنکھیا کس قاعدے سے دیجاتی ہے۔ ج۔ جب کارکن کی یادداشت
پر فوجداری کا حاکم دستخط کر دیتا ہے جب ملتی ہے س کیا سنکھیا کے دینے مین بڑا بندوبست
ہوتا ہے ج ہان صاحب سنکھیا کے دینے مین بڑا بندوبست ہوتا ہے س اول گیکواڑ کے
حکم سے سنکھیا کیون نہین ملا ج اوس یادداشت پر گیکواڑ کے دستخط نہین تھے س۔
تمنے تو ابھی کہا کہ کارکن کی یادداشت لکھنے سے ملجاتی ہے ج صاحب پہلے یہ دستور تھا۔
کہ کارکن کی یادداشت سے سنکھیا ملجاتی تھی مگر اٹھارہ مہینے کے عرصے سے گیکواڑ نے حکم دیا تھا
کہ بغیر ہمارے حکم کے سنکھیا نہ دیجایا کرے۔

دتیریا رام چندر کا دوبارہ اظہار لیا گیا

س۔ اچھا یہ بتاؤ کہ اس یادداشت مین گیکواڑ کے دستخط کہان ہین۔ ج صاحب
اس یادداشت مین دستخط نہین ہین۔ س۔ اچھا کون سی یادداشت پر گیکواڑ کے دستخط
ہین۔ ج۔ ۲۹۔ تاریخ کی یادداشت پر دستخط ہین۔

اظہار بھاؤ پوناکر

رام کرشنا سداشیو جو عرف مین بھاؤ پوناکر مشہور ہے بلایا گیا اور اڈوکیٹ جنرل نے
اوس سے اظہار لیے۔ اونسے بیان کیا کہ تیس ۳۰ برس سے مین بڑودے مین رہتا ہون۔
بالفعل مجھکو میر ذوالفقار علی کی ریاست مین تعلق ہے۔ مسٹر ہوپ صاحب کی طرف سے
مین نوکر ہون میر ذوالفقار علی نواب جعفر علی رئیس سورت کے بیٹے ہین اور سرکار انگریزی
متولی ہے اونکی کچھ ریاست بڑودے مین بھی ہے سوا انگرائی ریاست میر ذوالفقار علی
کے کچھ کام اور بھی میرے متعلق ہے اور چند سردارون کی طرف سے مین مختار بھی ہون

کرنیل فیر صاحب کو جانتا ہون دیوان صاحب یعنے نانا گنوپرنے کرنیل فیر صاحب سے میری ملاقات کرائی تھی جب صاحب موصوف بڑودہ کے رزیڈنٹ تھے مین اکثر اون کے پاس جایا کرتا تھا - ایک چٹھی مسٹر ہوپ صاحب کی کرنیل فیر صاحب کے نام مین آیا تھا وہ چٹھی میرزو ذوالفقار علی کے معاملے سے متعلق تھی میرزو ذوالفقار علی کا مقدمہ اوس زمانے مین بمقام بمبئی در پیش تھا اس دفعہ مین کرنیل فیر صاحب کے پاس ضرورت سے گیا تھا اور اکثر بغیر ضرورت بھی جایا کرتا تھا - مین کبھی کبھی کرنیل صاحب کو شہر کے حالات سے اطلاع کیا کرتا تھا اور جب کرنیل صاحب ہوا خوری سے واپس آتے تھے اوسوقت اکثر ایسی باتون کی مین اطلاع دیا کرتا تھا - مثلاً گیارہ بجے مین صاحب ممدوح کے پاس جاتا تھا مین نے کرنیل فیر صاحب سے خبرون کے بیان کرنے مین کبھی کچھ روپیہ نہین پایا - مین نے سنا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کا ارادہ ہے - جب کرنیل فیر صاحب نے دو تین روز کے بعد مجھسے تذکرہ کیا تو مین نے اون سے کہا کہ بلونت راؤ کی زبانی سنا ہے کہ جو زہر آپ کو دیا گیا اوسمین تین چیزین تھین - یعنے ہیرے کی ریت - توتیا - اور سنکھیا -

مسٹر ملول صاحب نے پوچھا کہ ریت کے کیا معنے ہین - گواہ نے کہا کہ مین پسے ہوے ہیرے کو ریت کہتا ہون - مین نے جو کچھ بلونت راؤ سے سنا تھا کرنیل صاحب سے کہدیا بلکہ بلونت راؤ کو بھی کرنیل صاحب کے پاس لے گیا -

صاحب پریسیڈنٹ نے دریافت کیا کہ بلونت راؤ کو کرنیل صاحب کے پاس تم لے گئے -

گواہ نے کہا کہ ہان - مین لے گیا تھا اور کرنیل صاحب سے مین نے ملاقات کرائی تھی -

بلونت راؤ نے کرنیل فیر صاحب سے ہیرے کے چورے کا ذکر کیا تھا بلونت راؤ بابو صاحب کا کارکن ہے وہ اکثر رزیڈنسی کو آیا کرتا تھا - بابو صاحب ایک بازاری عورت کے بیٹے ہین جو کھانڈے راؤ گیکواڑ کے پاس نوکر تھی بابو صاحب مہاراجہ کے نطفے سے ہین بلونت راؤ نے یہ حال مجھسے رزیڈنسی مین کہا تھا -

بسوالات جرح سارجنٹ بیلن تائن صاحب

س تمکو وہ تحقیقات ہونا یاد ہے جو جنرل میڈ صاحب کے روبرو ہوئی تھی - ج - ہان

یاد ہے۔ س۔ تمنے بہت کچھ پیروی کی اور گیکواڑ پر مقدمات دائر کرائے لیکن مترجم نے
ترجمہ غلط کیا اور کہا کہ گیکواڑ کے سامنے مقدمات دائر کرائے۔ مسٹر ملول صاحب نے جب
اعتراض کیا تو مترجم نے کہا کہ برخلاف کو اس ملک مین سامنے کہتے ہین۔ گواہ نے کہا
کہ اگر مین ایسا کرتا تو لوگون کے حق مین انصاف نہوتا۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ سوال کا جواب نہین ہے گواہ نے کہا کہ اکثر لوگون کا حق
گیکواڑ نے چھین لیا تھا اگر ایسا نہ کیا جاتا تو لوگون کی حق رسی نہوتی۔

س۔ کیا ہر ایک مقدمے مین تم گیکواڑ کے برخلاف تھے۔ ج۔ مجھکو صرف چار مقدمون
سے تعلق تھا اور مقدمون سے کچھ غرض نتھی۔ س۔ ہان مین یہی دریافت کرتا ہون کہ
جو مقدمہ تمنے کیا وہ گیکواڑ کے برخلاف تھا۔ ج۔ ہان لوگون کا روپیہ گیکواڑ پر چاہیے تھا
اور وہ نہین دیتے تھے اگر ایسا نہ کرتا تو روپیہ بھی نہ ملتا۔ س۔ لیکن میرے سوال کا جواب
دو۔ تمکو جب موقع ملا گیکواڑ کے برخلاف کارروائی کی۔ ج۔ جو میرے نزدیک صحیح اور درست
بات تھی اوسیطرح مینے کارروائی کی۔ س۔ مین تمسے یہ نہین دریافت کرتا۔ میرے سوال کا جواب دو۔ ج۔
مینے کوئی ایسی بات نہین کی جس سے گیکواڑ کو ضرر پہونچے۔ س۔ میرے سوال کا ابتک تمنے جواب نہین دیا۔
تمنے کل کارروائی گیکواڑ کے برخلاف کی۔ ج۔ مین نہین سمجھا آپ کیا دریافت کرتے ہین۔

سارجینٹ بیلین ٹائن صاحب نے عدالت سے مخاطب ہوکر کہا کہ میرا سوال بہت صاف
صاف ہے۔ اوسکا جواب ملنا چاہیے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ تم مستحق جواب پانے کے ہو لیکن مین نہین دیکھتا کہ تمکو کسطرح
جواب صاف ملے گا۔ س۔ مین دریافت کرتا ہون کہ تمنے جو مقدمے کمیشن مین پیش کیے وہ
برخلاف گیکواڑ کے تھے۔ ج۔ یہ مقدمے ایسے نتھے جنسے گیکواڑ کو کچھ ضرر پہونچے بلکہ وہ مقدمے
اوس مقدمہ کی بابت تھے جو گیکواڑ سے لوگون کا روپیہ چاہیے تھا۔ س۔ کرنیل فیر صاحب
جانتے تھے کہ تم اون مقدمون کی پیروی کرتے ہو۔ ج۔ ہان جانتے ہون گے۔ س۔
کرنیل فیر صاحب کے پاس تم اکثر جاتے تھے۔ ج۔ ہان اکثر جاتا تھا اور اب بھی جاتا ہون
س۔ تمہاری عادت تھی کہ ہرچند تمکو کچھ نہین ملتا تھا تاہم اونکو خبرین پہونچایا کرتے تھے۔

ج۔ جو حال صحیح صحیح مجھکو معلوم ہوا کرتا تھا مین کرنیل صاحب سے کہہ دیا کرتا تھا۔ س۔ تمھاری خبرین وہ سنا کرتے تھے۔ ج۔ ہان سننے نہ سننے کا اونکو اختیار تھا سو میرے اور لوگ بھی خبرین پہونچایا کرتے تھے۔ س۔ لیکن جو خبرین تم پہونچاتے تھے اونکو کرنیل فیر صاحب اچھی طرح سنتے تھے۔ ج۔ صرف میری خبرون کو نہین بلکہ کئی آدمیون کی خبرونکو اچھی طرح سنتے تھے۔ س۔ تم یہ خبرین پہونچاتے تھے کہ شہر اور گیکواڑ کے محل مین کیا ہوتا ہے ج۔ جب صاحب ہوا کہانے جاتے تھے تو جو خبرین سنا کرتے تھے اونکو واپس آکر مجھسے پوچھتے تھے مجھکو جو کچھہ معلوم ہوتا تھا مین کہہ دیا کرتا تھا۔ س۔ سوا تمھارے اور لوگ بھی فیر صاحب کو خبرین دیا کرتے تھے اور جو لوگ خبرین پہونچاتے تھے وہ تمھارے نوکر ہوے تھے۔ ج۔ مین اون لوگون کو کسواسطے نوکر رکھتا صاحب تین تین چار چار کوس تک ہوا کہانے جایا کرتے تھے۔ جو لوگ اونکو ملتے اون سے دریافت کیا کرتے تھے۔ س۔ جو خریطہ گیکواڑ نے حضور وسیراے کو بھیجا تھا تمنے اوسکا ذکر کیا تھا۔ ج۔ مجھکو بخوبی یاد نہین س۔ یاد کرکے بتاؤ۔ ج۔ اگر آپ خریطہ کی بابت دریافت کرتے ہین تو مہاراجہ صاحب نے بہت سے خریطے بھیجے تھے۔ س۔ مین اوس خریطہ کا ذکر کرتا ہون جو دربارہ تبدیلی کرنیل فیر صاحب کے گیا تھا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین کہ اس خریطہ کا مین نے کرنیل صاحب سے ذکر کیا ہو س۔ تم قسم کھا سکتے ہو کہ مین نے ذکر نہین کیا۔ ج۔ ہان قسم کھا سکتا ہون کہ ذکر نہین کیا س۔ تم اوس خریطہ کی حال سے واقف تھے۔ ج۔ مجھکو کس طرح اوسکا حال معلوم ہوتا س۔ لیکن دریافت ہوا کہ تمکو اس خریطہ کا حال مطلق معلوم تھا۔ ج۔ نہین مجھکو مطلق معلوم نتھا۔ س۔ جو کچھہ کرنیل صاحب نے اسبارے مین کہا ہے اوسکو سنو۔ جب کرنیل صاحب سے سوال کیا گیا کہ تمنے بھاؤ پونا کرسے اس خریطہ کا حال جو دوسری نومبر کو بھیجا گیا تھا سنا تو اونہون نے بیان کیا کہ ہان مین نے سنا تھا۔ پس کرنیل فیر صاحب نے تو اقرار کیا کہ تم سے سنا تھا تم کس طرح کہتے ہو کہ مین نے نہین کہا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین س۔ تم قسم کھا سکتے ہو کہ مین نے نہین کہا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین کہ مین نے کرنیل فیر صاحب سے کہا یا نہین۔ س۔ تمکو اور خریطون کی بھی اطلاع نہین ہوی۔ نہ تمنے کرنیل فیر صاحب سے اوسکا

ذکر کیا۔ ج جب مین نے سنا کہ خریطہ جانے والا ہے مین نے کرنیل صاحب سے کہا لیکن بوجہ نہ معلوم ہونے مضمون کے کچھہ مفصل حال خریطہ کا نہین کہا۔ س تم کیونکر جانتے تھے کہ خریطے لکھے جاتے ہین۔ ج۔ لوگ دربار مین باتین کیا کرتے تھے وہان مین سنا کرتا تھا س۔ تم گیکواڑ کے نوکرون کو جانتے ہو۔ ج مین بڑودے کے سب رہنے والون کو جانتا ہون س تم سالم کو جانتے ہو۔ ج ہان۔ اس قدر جانتا ہون کہ وہ رزیڈنٹی مین آیا کرتا تھا س تم کبھی گیکواڑ کے محل مین سالمہ کی ملاقات کے واسطے نہین گئے۔ ج نہین س تم کبھی محل کو نہین گئے۔ ج جب کوئی کام ہوتا تھا چلا جاتا تھا لیکن جب سے کمیشن بیٹھی ہے مین نہین گیا۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ کون سی کمیشن کا ذکر ہے۔ ج۔ کرنیل میڈ صاحب کی کمیشن کا۔ اوس سے پہلے دس یا پانچ مرتبہ گیا تھا اس سے زیادہ نہین گیا س تم دموورینت سے واقف ہو۔ ج۔ ہان دور سے دیکھا ہے باتین نہین کین۔ س۔ بیان کرو کہ بابو صاحب کون ہین۔ ج۔ کھانڈے راؤ راجہ کی مدخولہ عورت سے یہ ایک لڑکا ہے س یہ شخص گدی کا دعویدار ہے۔ ج نہین وہ اس تنخواہ کا دعویدار ہے جو اوسکو ملا کرتی تھی س مگر تم جانتے ہو کہ اب اوسکو گدی کا دعوی نہین ہے۔ ج۔ اوسکو کیونکر گدی کا دعوی ہوسکتا ہے کیونکہ وہ مدخولہ عورت سے ہے۔ س تم تحقیق کہہ سکتے ہو کہ اوسکو سوا تنخواہ کے اور کچھہ دعوی نہین ہے۔ ج سوا تنخواہ کے اور کچھہ دعوی نہین کرتا ہے س تم سے گیکواڑ حال اور سابق سے کبھی رنجش ہوگئی ہے۔ ج۔ چندروز مجھکو حراست مین رکھا تھا س کس وجہ سے۔ ج۔ مسٹر سالمن صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ کو بھاؤسیندھیا نے کچھہ رشوت دی تھی لہذا بھاؤ سیندھیا کو سرکار نے موقوف کردیا تھا س مجھے صاف صاف بیان کرو کہ گیکواڑ حال نے تمپر کچھہ جرم قائم کیا تھا۔ ج۔ مجھپر کوئی جرم قائم نہین کیا۔ نہ مجھکو کبھی قید کیا۔

اظہار مسٹر رچی صاحب

مسٹر رچی صاحب کے اظہار مسٹر انورارڈی صاحب نے لیے۔ اونھون نے بیان کیا

کیا کہ میرا نام ہمیس سیلیٹ رچی ہے اور مین اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل ہون جو بڑودہ
مین رہتا ہے مجھکو سول سروسی سے تعلق ہے ۔ جب دمودر پنت کے اظہار لیے گئے
تھے مجھکو یاد ہے ۔
صاحب پریسیڈنٹ نے مسٹر اونرارڈی صاحب کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ دمودر پنت
نے مرہٹی زبان مین اظہار دیا اوسکو شہادت نہین کہہ سکتے ۔ مسٹر رچی صاحب نے کہا
کہ زبان مرہٹی سے مین کسیقدر واقف ہون ۔ مین نے اوسکے بیان کا ترجمہ انگریزی مین
کیا تھا اور رزیڈنسی کے ہندوستانی اسسٹنٹ نے مجھکو مدد دی تھی ہندوستانی
اسسٹنٹ کا ترجمہ صحیح تھا اور مین نے بھی صحیح صحیح تحریر کیا دمودر پنت نے جو کچھ بیان کیا
مین جلدی جلدی لکھتا گیا اور بعدہ اوسکو مین نے درست کیا عدالت مین جو اظہار
اوسکا رکھا ہے میرے ہی ہاتھ کا ہے یہ اظہار ۲۹ و ۳۰ جنوری کا لکھا ہوا ہے جب ترجمہ
ہو کر دمودر پنت کو سنایا گیا مین موجود تھا ۔
مسٹر اونرارڈی صاحب نے صاحب پریسیڈنٹ کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ مین چاہتا
ہون کہ ۲۹ ۔ اور ۳۰ جنوری کے لکھے ہوے اظہار شہادت مین داخل کیے جائین ۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ یہ اظہار کس قانون اور قاعدے کی روسے
شہادت مین داخل ہو سکتے ہین اگر حسب قاعدہ عام کے داخل شہادت کیے جاتے ہین
تو یہ قاعدہ عام نہین ہے ۔
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ اظہار شہادت مین داخل ہو سکتے ہین کیونکہ تحقیقات کیطرف
آپ کو غور کرنا چاہیے ۔ سوا اسکے مسٹر رچی صاحب اظہار لینے کے مجاز تھے اور رواونکے
لیے ہوے اظہار کافی سمجھے جاسکتے ہین بعدہ وہ اظہار پیش ہو کر داخل شہادت کیے
گئے اور اون کے اظہار بھی داخل ہوے جنکی تصدیق ہو چکی تھی ۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س ۔ دمودر پنت آپ کے چارج مین ہے ۔ ج ۔ نہین ۔ س ۔ کیا نند دل کے زیر
چارج ہے ۔ ج ۔ مسٹر سوٹر صاحب کے چارج مین ہے ۔ س ۔ آپ جانتے ہین کہ وہ خاص

کس شخص کی حراست مین ہے - ج - مین نہین جانتا -

اظہار عبد العلی

خان بہادر عبد العلی کے اظہار مسٹر انوراری صاحب نے لیے اونھون نے بیان کیا کہ مین
بمبئی کے پولیس کا انسپکٹر ہون دسمبر کے مہینے مین ہمراہی مسٹر سوٹر صاحب کے بڑودے مین
آیا تھا شاید ۹ - دسمبر تھی اوسوقت مین بڑودے مین ہون اور مسٹر سوٹر صاحب کو
مدد دیتا ہون - یہ سنکر سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ تم ٹھہرو ہم کرنیل فیر صاحب
کو بلاتے ہین - کرنیل فیر صاحب بلائے گئے صاحب پریسیڈنٹ نے اون سے کہا کہ آپ
کرسی پر بیٹھیے - سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ ہان کرسی پر بیٹھین لیکن ایسی جگہہ
پر جہان مین بھی اونکو دیکھہ سکون - کرنیل فیر صاحب نے کہا ہان مین ایسی ہی جگہہ
بیٹھون گا - سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کرنیل صاحب سے کہا کہ آپ کی شہادت
ملتوی کی گئی تھی کہ آپ نے چند اصل کاغذ کے منگوانے کا وعدہ کیا تھا آپ نے وہ
کاغذ منگائے یا نہین - ج - ہان منگوائے ہین - سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا
براہ مہربانی مجھکو دیجیے -
کرنیل فیر صاحب نے وہ کاغذات ڈھونڈھ کر جو ایڈوکیٹ جنرل کے قبضے مین تھے سارجنٹ
صاحب کے حوالے کیے -
کرنیل فیر صاحب نے کل ممبران کمیشن سے کہا کہ اگر آپ کا حکم ہو تو سرکاری کاغذ کمیشن
کے روبرو پیش کرون - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مین کچھہ نہین کہہ سکتا آپ کو
اختیار ہے پیش کرنے نہ کرنے کا - کرنیل فیر صاحب نے کہا پس ایسی حالت مین مجھکو پیش
کرنے کی اجازت نہین ہے - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مین آپ کو پیش کرنے کی اجازت
نہین دے سکتا - ایڈوکیٹ جنرل کو ذمہ دار کرتا ہون - کرنیل فیر صاحب نے کہا کہ جو
بات دریافت کرنا ہو اوسکا مین جواب دون گا لیکن کاغذ نہین پیش کرون گا -
سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کاغذ کے پیش کرنے سے
انکار کرتے ہین - کرنیل فیر صاحب نے کہا ہان مین انکار کرتا ہون لیکن جو کچھہ ان کاغذات

کے متعلق کہ آپ سوال کرینگے جواب دون گا۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا بہت اچھا بیان کیجیے کہ اس کاغذ مین یہ لکھا ہے
یا نہین۔ کوئی جمل نہین پایا جاتا بس اسباب کا تحریر کرنا حضور گورنر جنرل کو لازم آیا
کہ کرنیل فیر صاحب نے موقع اس مقدمہ مین سزا دی۔
کرنیل صاحب نے کہا کہ یہ عبارت اس کاغذ مین لکھی ہوئی ہے لیکن کچھ عبارت چھوٹ گئی ہے
اسیطرح جابجا سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے عبارت پڑھ پڑھ کر سنائی۔
کرنیل فیر صاحب نے اونکو تسلیم کیا لیکن یہ بھی کہا کہ جو خاص اور عمدہ باتین ہین وہ
چھوڑ دی گئی ہین۔ بعد اس کے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے دریافت کیا کہ آپ
نور الدین بوہرہ کو جانتے ہین۔ ج۔ مین نام سے واقف نہین ہون لیکن ایک بوہرہ
کا مقدمہ اوس کمیشن مین دائر تھا جو پچھلے سال جمع ہوئی تھی۔ س۔ شاید وہ یہی
شخص ہو گا۔ آپ جانتے ہین کہ گیکواڑ نے اس شخص کو بہت بڑی سزا دی تھی۔ ج۔ ہان اگر
وہی مقدمہ اور اس شخص کو اوس مقدمہ سے تعلق ہے تو یہ وہی شخص ہے۔ س۔ اوسکے ایک
رشتہ دار کو گیکواڑ نے بہت سے بید لگوائے تھے اور اس سزا کے دینے پر بھی پانچ ہزار روپیہ
جرمانہ کیا تھا۔ ج۔ ہان اوسپر جرمانہ ہوا تھا لیکن مجھکو جرمانہ کی تعداد یاد نہین۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے ممبرون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ مین نہین چاہتا کہ یہ
کاغذ کرنیل فیر صاحب کا عام مین مشہور کیا جاوے کرنیل فیر صاحب جس طرح چاہین اس
کاغذ کو رکھین۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ نور الدین بوہرہ کے مقدمے کا کرنیل فیر
صاحب نے کچھ جواب نہین دیا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ کرنیل صاحب
جواب دے چکے ہین۔ بعدہ سارجنٹ صاحب نے کرنیل فیر صاحب کی طرف مخاطب
ہو کر دریافت کیا کہ اس بوہرے نے گیکواڑ کے اوپر نالش کی تھی یا نہین۔ ج۔ ہان اوس
زمانے مین نالش کی تھی۔ صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ جس زمانے مین کمیشن جمع ہوئی
تھی۔ اوسنے نالش کی تھی۔ ج۔ مین نام سے بخوبی واقف نہین لیکن ایک بوہرے سے واقف
ہون۔

ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار کرنیل فیر صاحب کے لیے

س - یہ جو فقرات تمھارے روبرو پڑہے گئے یہ گورمنٹ رزولیوشن سے انتخاب کیے ہین
ج - ہان صاحب گورمنٹ رزولیوشن سے انتخاب کیے گئے ہین - س معلوم ہوتا ہے کہ
تمھارے مفید مطلب کے فقرے اوسمین سے نہین لیے گئے ہین - ج ہان صاحب نہین لیے
گئے - س اوسوقت جبکہ رزولیوشن گورمنٹ سے جاری ہوا تھا تو تم کہان تھے - ج -
ہان مین انگلستان مین تھا - س جب کہ رزولیوشن گورمنٹ سے جاری ہوا تو تمکو موقع
جواب دینے کا تھا یا نہین - ج - مین انگلستان مین تھا موقع کہان سے پاتا - س تمکو
اس رزولیوشن کی خبر تھی کہ کوئی ایسا رزولیوشن جاری ہوا ہے - ج صاحب مجھے
خبر نتھی جب مین انگلستان سے آیا تب مجھکو خبر ہوئی - س جب تم انگلستان سے آئے تو
اوسوقت کیا سرکار نے تمھارے پاس رزولیوشن کے جواب دینے کے واسطے بھیجا تھا -
ج - نہین مینے آپ درخواست کرکے منگایا تھا - س جب وہ رزولیوشن تمھاری درخواست
کی مطابق آیا تو تمنے جو الزام تمھاری اوپر لگائی گئی تھی سب کا جواب دیا - ج - ہان صاحب مین نے سب کا جواب دیا - س جب
تم انگلستان سے آئے تو کیا پہلے پالن پور مین ٹھہرے تھے - ج ہان صاحب پالن پور مین
ٹھہرا تھا اور جس دن سے مین ہندوستان مین آیا اوس دن سے مینے پوری تنخواہ
پائی - س - بڑودے مین جو تم آئے تو اپنی ترقی پر آئے تھے - ج - ہان صاحب ترقی پر آیا تھا

اظہار گجانند وتل

گجانند وتل کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے اونسے بیان کیا کہ مجھکو سرکار سے راوصاحب
بہادر کا خطاب ملا تھا مین احمدآباد مین اول درجہ کا انسپکٹر پولیس ہون مسٹر سوٹر صاحب
کے ہمراہ خاص کام پر مقرر ہوا ہون - مجھکو یاد ہے کہ ۱۰ - دسمبر کو مین بڑودے مین آیا تھا
اوسوقت سے مین یہان ہون صرف ایک دو روز کے واسطے احمدآباد چلا گیا تھا جب مہاراج
گیکوار گرفتار ہوے کپتان جیکسن صاحب کے ہمراہ مین گیکواڑ کے محل کو گیا تھا -
ہم لوگ ۹ - بجے دن کے گئے تھے مین نے جاکر فوراً محل مین جابجا پہرہ مقرر کردیا اور جس
جس مقام پر مال و اسباب تھا مین نے مہر لگادی جواہرخانہ اور نقد کے خزانے پر بھی مہر

لگائی گئی کپتان جیکسن صاحب اور اور آدمیون کے سامنے یہ مہرین لگائی گئین اوسوقت بھی دمودر پنت موجود تھے اوس روز مین نے اور بھی بہت کام کیے اس لیے سب کا حال مفصل یاد نہین جو کاغذات بخ کی کچہری کے تھے وہ کئی روز تک بند رہے بعدہ ریذیڈنسی مین منگائے گئے کچھ کاغذات اب بھی گیکواڑ کے محل مین بند ہین جو کاغذ ریذیڈنسی مین منگائے گئے وہ پولیس کے پہرے مین رکھے گئے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ یہ کاغذ ریذیڈنسی مین کسنے طلب کیے تھے۔

ج۔ بموجب حکم سرکار کے گئے تھے اور جب یہ مہرین توڑی گئین توکل کارکن بخ کے محکمے کے اور مسٹر سوٹر صاحب موجود تھے جسوقت دمودر پنت گرفتار ہوا مجھکو یاد ہے کہ بعد گرفتار ہونے کے مین نے اوسکو دیکھا تھا مین نے اوس سے کہا تھا کہ اگر تم صحیح صحیح حال بیان کروگے تو تمھاری خطا معاف ہوجاے گی بلکہ تعزیرات ہند کی جس دفعہ مین معافی خطا کا ذکر ہے وہ بھی اوسکو مین نے دکھادی تھی سوا اس کے مینے اوس سے یہ بھی کہا تھا کہ ناناجی وتل وغیرہ نے اپنے جرمون سے اقرار کیا۔ یہی باتین دمودر پنت سے مین نے کہی تھین اور کہا تھا کہ خوب سمجھکر اسکا جواب دو بعد اس کے ممبران کمیشن نے ٹفن کھانے کے واسطے عدالت کو برخاست کیا۔ بعد ٹفن کھانے کے کمیشن پھر جمع ہوئی صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے سوال کیا کہ تمنے بیان کیا کہ دمودر پنت کو دیکھا اور اوسکو سمجھایا تھا تمنے اوسکے بعد بھی اوسکو دیکھا۔ ج۔ مین نے دو تین گھنٹے کے بعد پھر اوسکو دیکھا تھا۔ جب سر لوییس پیلی صاحب نے اوسکا قصور معاف کردیا تو اوسکے اظہار ہوے یہ شخص ڈیرے مین بلایا گیا وہان مین نے اوسکو دیکھا تھا سر لوییس پیلی صاحب بھی اوس ڈیرے مین تھے اوسوقت اوسنے اظہار دیے اور مسٹر رچی صاحب نے اوسکا اظہار لکھا تھا۔ مین ہیم چند فتح چند گواہ کو جانتا ہون قبل اظہار دمودر پنت کے مین نے اوسکو دیکھا تھا۔ س۔ کس قدر عرصہ پیشتر اوسکو تمنے دیکھا۔ ج۔ پانچ چھ روز قبل اوسکو مین نے دیکھا تھا اوسکا بیان محض غلط ہے کہ مین نے زبردستی اوس سے اقرار کرایا اور یہ بھی غلط ہے کہ جو کچھ میرا جی چاہا مین نے لکھ لیا اور یہ بیان بھی اوسکا محض غلط ہے

کہ مین نے اوس سے کہا کہ اگر تو اظہار پر دستخط نہ کرے گا تو مین تجھکو قید کر دون گا - مین نے کسیطرح کی دہمکی اوسکو نہین دی نہ مین نے زبردستی اوس سے کتابون کو چھینا جب اوسنے کتابین دین مین نے اونکو رکھہ لیا ہیم چند فتح چند کے اظہار مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو لیے گئے تھے اوسوقت مین بھی موجود تھا مجھکو یاد ہے کہ جب وہ اظہار دے چکا تھا تو مسٹر سوٹر صاحب سرلوئیس پلی صاحب کے روبرو اوسکو لے گئے تھے کوئی رقم کتاب مین میرے حکم سے درج نہین ہوئی مجھکو بخوبی یاد نہین کہ اول مرتبہ مین نے کتاب کو کب دیکھا تھا -

جب ہیم چند فتح چند اول مرتبہ میرے پاس کتابون کو لایا تو یہ رقمین اوسمین درج نہین تھین کوئی ورق کتاب کا نہ نکلوایا نہ کوئی نیا ورق اوسکی جگہہ لگوایا معلوم ہوتا ہے کہ قبل آنے کتابون کے میرے پاس نئے ورق لگائے گئے تھے میرے پاس اس کتاب مین کوئی تبدیلی نہین ہوئی - جب نرسو جمعدار گرفتار کیا گیا مجھکو یاد ہے کہ رزیڈنسی مین بموجب حکم مسٹر سوٹر صاحب کے وہ گرفتار ہوا تھا - مجھکو یہ بات یاد نہین کہ کس شخص نے اوسکو گرفتار کیا تھا لیکن میرے روبرو وہ گرفتار کیا گیا بعد گرفتاری کے راؤجی سے اوسکا مقابلہ کرایا گیا جو میدان رزیڈنسی کے روبرو ہے وہان مین نرسو کے پاس بیٹھا ہوا اس مقدمہ مین سوالات کر رہا تھا خانصاحب اکبر علی اور عبد العلی وہان موجود تھے مین نے راؤجی سے کہہ دیا تھا کہ تم یہی بات کہہ دینا کہ مین نے سب باتون کا اقرار کر لیا جب راؤجی نرسو کے پاس آیا تو اوسنے بھی کہہ دیا میری دانست مین کسی پولیس کے آدمی نے نرسو سے نہین کہا تھا کہ راؤجی نے کیا کہا - راؤجی سے جس قدر کہا گیا تھا - اوسی قدر اوسنے نرسو سے کہا -

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س - تمنے جو کچھہ راؤجی سے کہا وہ اسواسطے کہا تھا کہ وہ صحیح صحیح بیان کرے - ج - کس بارے مین - س - اسی مقدمے مین - ج - اون لوگون کا مقابلہ اس غرض سے کیا گیا تھا تاکہ صحیح صحیح حال دریافت ہوجائے - س - اگر نرسو ہر ایک بات سے انکار کرتا تو آپ کیا کرتے - ج اگر کوئی ثبوت نہوتا تو رہا کر دیا جاتا - س تمھاری غرض یہ تھے

دتم نرسو کو رنا کردیتے ۔ ج ہان ۔ جب صاحب حکم دیتے ہیں بیان کرو کہ جب تم محل مین گئے تو سب کاغذ فرق کرلیے تھے ۔ ج ہان ہیں مسٹر سوٹر صاحب یا کوئی دوسرا افسر موجود تھا جبکہ کتابون کی مہرین توڑی گیئن ۔ ج اوسوقت مسٹر سوٹر صاحب موجود تھے اور مین بھی تھا ۔ س مین تم سے یہ سوال نہین کرتا میرا سوال یہ ہے کہ جب کاغذ تمھارے قبضے مین تھے تو مسٹر سوٹر صاحب نے اونکو دیکھا تھا ۔ ج جس وقت مین نے اون کاغذات کو دیکھا تو مسٹر سوٹر صاحب کو بھی دکھا دیا تھا ۔ س کس قدر مدت تک تمھارے قبضہ مین یہ کاغذات رہے ج ۔ میرے قبضہ مین کبھی یہ کاغذ نہین رہے پولیس اور جنگی گارد مین تھے ۔ س اے عزیز سمجھ کر جواب دی ۔ جب تم نے کھول کر کاغذات دیکھے اوس سے کس قدر عرصے کے بعد مسٹر سوٹر صاحب آئے تھے ۔ ج ۔ فوراً مسٹر سوٹر صاحب آگئے تھے ۔ س ۔ فوراً سے تمھارا کیا مطلب ہے ۔ ج دس پندرہ منٹ کے بعد ۔ س تمنے ان سب کاغذون کو فرق کیا تھا ۔ ج ۔ ہان ۔ س فرقی سے کس قدر دیر کے بعد مسٹر سوٹر صاحب آئے تھے ۔ ج کن کاغذون کو آپ کہتے ہین ۔ س وہ کاغذ جو آپ نے فرق کیے تھے ۔ ج ۔ جس قدر دفتر تھے اون کے سب کاغذون کو بند کرکے مہر کردی گئی تھی ۔ س اون دفترون مین کوئی شخص جا بھی سکتا تھا ۔ ج ۔ مین اور کپتان جیکسن صاحب دفتر مین جاسکتے تھے ۔ س تم ہر ایک کاغذ کو دیکھ سکتے تھے ۔ ج ہان ۔ س تم کہتے ہو کہ پاؤ گھنٹہ تک مین کاغذ دیکھتا رہا اوسکے بعد مسٹر سوٹر صاحب آئے ۔ ج ہان ۔ س ۔ اس عرصے مین تمنے سب کاغذات دیکھ لیے تھے ۔ ج ۔ جب مین نے دیکھا کہ کاغذون پر سیاہی گری ہے تو مین نے مسٹر سوٹر صاحب سے اطلاع کی جب مسٹر سوٹر صاحب آئے تو مین نے کل کاغذات کو دیکھا کئی باتین اور بھی اون سے دریافت ہوئین ۔ س آپ اوس کتاب کی تحریر کا حال بیان کرتے ہین ۔ ج ۔ ہان کچھ ورق اس کتاب سے نکال کر نئے ورق لگادیے گئے تھے ۔ س کتاب دکھا کہ تمھاری کیا غرض ہے ۔ ج دیکھیے اس سطر کی تحریر بہ نسبت اور سطرون کے علیحدہ ہے ۔ س لیکن یہ ورق ایک دوسرے سے جوڑے ہوے ہین جب تمنے کتابون کو فرق کیا اس کتاب کی یہی حالت تھی ۔ ج ۔ ہان یہی حالت تھی لیکن اوسوقت ورق ایسے

میلے تھے اب ہاتھون کے لگنے سے میلے ہوگئے ہین۔ س۔ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ بہ نسبت اور سطرون کے یہ سطر نئی لکھی ہوئی ہے۔ ج۔ یہ سطر حال کی لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ س۔ تم کہتے ہو کہ یہ کتاب غلط ہے اور بوجہ ایک سطر کے لکھے جانے کے کتاب غلط ہوگئی۔ ج۔ ایک سطر پر کچھ موقوف نہین اسی طرح اور جابجا غلط ہے اور ورق بدلے گئے ہین۔ س۔ تمنے صرف ایک جگھہ دکھایا کہ نئی سطر لکھی ہوئی ہے اور بھی سطرین دکھاؤ۔ ج۔ تمکو یہ خیال کرنا چاہیے کہ کل ورق جوڑے ہوے ہین اور کوئی ورق پھٹا نہین ہے۔ س۔ کتاب کے اخیر مین جو جز وہے اوسمین چند ورق کم ہین اور جس قدر ورق کتاب کے اور جزون مین ہین اوسی قدر ورق آخر جزو مین نہین ہین۔ ج۔ وہ حصہ کتاب کا دکھاؤ جسمین کہتے ہو کہ ورق نکال لیے گئے ہین۔ گواہ نے سنکر وہ حصہ کتاب کا دیکھایا جہان سے ورق کم تھے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اس جگھہ کچھ نشان رکھہ دو چنانچہ مترجم نے اپنے دستخط کر دیے۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کتاب کو اوٹھا کر کہا کہ کس طرح تم ثابت کر سکتے ہو کہ یہ رقم بدلی گئی ہے۔ ج۔ یہ سیاہی نئی ہے اور وہ سیاہی پورانی معلوم ہوتی ہے۔ س۔ جواہر خانہ کا اب کون شخص مہتمم ہے۔ ج۔ اب سے کیا غرض ہے۔ س۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے تین دفعہ کہا اب اب اب۔ ج۔ اب گنپت راؤ جہان مہتمم ہے۔ س۔ یہ شخص تمھارے قریب کا رشتہ دار ہے۔ ج۔ وہ میرا سمدھی ہے۔ س۔ تمکو اپنی آبرو کا بڑا خیال ہے اور رجیون کو احتمال ہے کہ گواہی تمھاری بناوٹ کی ہے۔ ج۔ ایسا خیال میری بنسبت کبھی نہین ہوا اس تمام عمر مین ایسا الزام مجپر کبھی نہین لگا۔ ج۔ نہین۔ س۔ جب ریاست کوٹہ کی گدی نشینی کا مقدمہ تھا تم وہان موجود تھے۔ ج۔ ہان مین وہان موجود تھا۔ س۔ وہان اعلی درجہ کے افسر پولیس تم تھے۔ ج۔ ہان مین افسر پولیس تھا اور مین نے کل تحقیقات کی۔ س۔ وہ مقدمہ ابتدا مسٹر کاگلن صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا مین نے اوسکی تحقیقات نہین کی۔ ج۔ اس سے تمھاری غرض یہ ہے کہ جو مقدمہ مسٹر کاگلن صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا مین نے اوسکی تحقیقات نہین کی۔ س۔ اس سے تمھاری غرض یہ ہے کہ جو مقدمہ مسٹر کاگلن صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا اوسمین تم حاضر

افسر پولیس تھے۔ ج اس مقدمہ کی تحقیقات مین نے نہین کی۔ س کیا تمنے اوس مقدمہ کی بھی تحقیقات نہین کی۔ جو مسٹر رچی صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا۔ ج مین ایک مرتبہ مسٹر رچی صاحب کے روبرو گیا تھا۔ مسٹر ملول صاحب نے مترجم سے مخاطب ہو کر کہا کہ گواہ نے مسٹر کاگلن صاحب کا نام بھی لیا تھا۔ سارجنٹ بیلنٹائن صاحب نے کہا کہ افسوس ہے کہ تم تمام کمال ترجمہ نہین کرتے تمنے مسٹر کاگلن صاحب کا نام نہین لیا۔ گواہ نے کہا کہ اگر مین آپ کا سوال بخوبی سمجھون تو اوسکا جواب دے سکون۔ س مجھکو حیرت ہے کہ تم کیونکر جواب صاف دوگے۔ مین دریافت کرتا ہون کہ تم اوس مقدمہ مین جو مسٹر کاگلن صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا درجہ اول کے افسر پولیس تھے ج مین نے اوس مقدمہ کی پوری تحقیقات نہین کی تھی کسیقدر تحقیقات مین شریک ہوا تھا شاید اسیقدر تحقیقات کیواسطے مین بلایا گیا تھا۔ س مسٹر گجانند آپ میرے ساتھ تو ہین سے پیش آتے ہین لیکن مین بغیر جواب صاف حاصل کیے نہ باز آؤن گا۔ مین اپنے سوال کو اس سے زیادہ مفصل بیان نہین کرسکتا تم ہان یا نہین جواب صاف دو کیا تم اوس مقدمہ مین خاص افسر پولیس تھے۔ ج مین نمبر اول کا افسر پولیس تھا اور بطور گواہ کے اوسمین مین گیا تھا۔ س نمبر اول سے تمھاری کیا غرض ہے کیا یہ مطلب ہے کہ تم اس مقدمہ کی تحقیقات مین خاص افسر پولیس تھے۔ ج نمبر اول سے میری یہ غرض ہے کہ مجھسے زیادہ تنخواہ کا کوئی آدمی گواہون مین نتھا۔ س اوس زمانے مین تمھارا کیا درجہ تھا اور کس قدر تنخواہ تھی۔ ج اگر آپ مجھکو سنہ کا پتہ دینگے تو مین بیان کرسکونگا۔ س ۱۸۶۳ء تھے۔ ج ۱۸۶۳ء مین درجہ اول کا مین افسر پولیس تھا۔ س تمکو یاد ہوگا کہ مسٹر کاگلن صاحب نے کہا تھا کہ دربارہ شہادت اس مقدمہ کے پولیس نے بہت کچھ کارروائی کی ہے۔ ج مین نے اوس مقدمہ مین کچھ تحقیقات نہین کی تھی۔ مین صرف گواہ تھا۔ س کیا مسٹر کاگلن صاحب نے تمھاری نسبت یہ بات کہی تھی۔ ج اگر کہی تھی وہ بڑی غلطی پر تھے۔ کیونکہ مین نے اوس مقدمہ کی تحقیقات نہین کی تھی مین صرف گواہ تھا۔ س صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کیا اونہون نے اپنی زبان سے یہ بات کہی تھی۔ ج مجھکو یاد نہین شاید اپنی کچہری مین کہا ہوگا س جو کچھ اونھون نے کہا تھا اوس سے تمھاری طرف اشارہ تھا۔ ج مین نہین جانتا کہ کسکی نسبت یہ بات تھی جب مجھکو ایک بات سے تعلق تھا مجھکو اوسکی تلاش کی ضرورت نتھی۔

س- اگر تم سے تعلق نہتھا تو اور کس سے تعلق تھا ج- ان پولیس کے لوگون نے تحقیقات کی تھی اونھین سے تعلق تھا اور مین صرف بطور گواہ کے تھا- س جس مقدمہ کی تحقیقات مسٹر جسٹس ویسٹ صاحب نے کی وہ تمکو یاد ہے- ج ہان مجھکو یاد ہے لیکن بروقت سماعت ہونے مقدمے کے مین موجود نتھا- س لیکن بروقت تحقیقات مقدمہ کے تم موجود تھے-

ج- مین موجود نتھا جب مقدمہ دورہ سپرد ہوا اوسوقت مجھکو تعلق ہوا تھا- س- اس بیان سے کیا تمھاری یہ غرض ہے کہ تمکو اوس مقدمے سے کچھہ تعلق نتھا جسکی سماعت مسٹر جسٹس ویسٹ صاحب کے روبرو ہوئی تھی- ج جس وقت مقدمہ کی سماعت ہوئی تھی مین موجود نتھا لیکن مقدمہ کو مین نے مرتب کیا تھا- س تمکو یاد ہوگا کہ مسٹر جسٹس ویسٹ صاحب نے کہا تھا کہ صدہا مقدمے میرے روبرو آئے اور مین نے اونکا فیصلہ کیا لیکن ایسا مقدمہ کوئی نہین آیا جیسا کہ یہ مقدمہ ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقدمہ بناوٹ کا ہے- ج- مین آپکے اس سوال کو نھین سمجھا- س- میرا سوال یہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ مسٹر جسٹس ویسٹ صاحب نے برسر اجلاس یہ کہا تھا- ج- کہا ہوگا مین اوسوقت موجود نتھا- س- تمنے سنا یا اور طرح سے تمکو اطلاع ہوئی کہ صاحب موصوف نے تمھاری نسبت ایسا کہا تھا- ج- مجھکو خبر نھین- س- سوا اس کے مین ثابت کرسکتا ہون کہ مدعاعلیہ کی باتون پر مسٹر جسٹس ویسٹ صاحب آگئے تھے اگر عدالت کو منظور ہو تو اون کاغذات سے جو میرے پاس موجود ہین اس امر کو ثابت کردونگا-

گجانند وٹل کے پھر دوبارہ اظہار ہوئے

س- درمیان اوسوقت کے جبسے کہ اون کاغذات پر مُہر لگ گئی تھی اور پھر وہ مہر توڑی گئی تمھارے قبضے مین کبھی وہ کاغذات آئے- ج نہین آئے- س تمنے اون کاغذونکو کیا کیا- ج- صاحب مین نے اون کاغذون کو دو گھنٹہ تک دیکھا- س جسوقت تم نے اون کاغذون کی آزمایش کی تھی اوسوقت کوئی کارکن بھی تھا- ج- ہان کارکن تھے س جب تمنے اون کاغذون پر سیاہی کے نشان دیکھے تو تمنے کیا کیا- ج مین نے اون کاغذات کو سوٹر صاحب کے پاس بھیجدیا- س تم رچی صاحب کے پاس کیون گئے

تھے۔ ج۔ مین مقدمہ کوٹہ کے بارے مین گیا تھا۔ اب ساڑھے چار بج گئے تھے اسواسطے کمیشن برخاست ہوئی۔

اجلاس روز پانزدہم

۱۱ بجے ممبران کمیشن جمع ہوئے سر لوئیس پلی صاحب اور حضور گیکوار موجود تھے۔

ہرجیون داس پرشوتم داس کے اظہارات

ہرجیون داس پرشوتم داس کے اظہارات مسٹر اوزارڈ صاحب نے لیے اونسے بیان کی کہ مین کارکن جو کہ گجراتی زبان مین خزانے کا کام رکھتے ہین اونکا سردار ہون مجھکو سیاق اور سیاق ہندوستانی حسابات مین کمال دخل ہے اول تختون کے جز بنائے جاتے ہین اور ایک جز آٹھہ ورقون کا ہوتا ہے اور ساری ہی جزون کی ہوتی ہے اگر ایک ورق بھی پھاڑا جاے تو ایک جز خراب ہو جاتا ہے۔ مسٹر اوزارڈ صاحب نے پوچھا کہ ہیم چند فتح چند کی بہی کو دیکھکے شناخت کر سکتے ہو کہ اسمین کوئی ورق پھاڑا گیا ہے۔ ج۔ ہان صاحب اسمین سے ورق نکلے ہین اور آٹھوان اور ساتوان جز نئے کاغذ کا جوڑا گیا ہے۔

سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ کیا تم سچ کہتے ہو کہ اسمین سے ورق نکالے گئے ہین۔ ج۔ ہان صاحب چھٹے جز مین سے کئی ورق نکالے گئے ہین۔ س۔ چھٹے جز مین سے کے ورق لیے گئے ہین۔ ج۔ صاحب دو ورق لے گئے ہین۔ س۔ کے ورق تبدیل کیے گئے ہین۔ ج۔ تیرہ ورق تبدیل کئے ہین اور آخیر مین ہین۔ س۔ وہ کون سا جز ہے۔ ج۔ ساتوان جز ہے۔ س۔ کیا انگوٹھی کی نسبت اوسی جز مین لکھا ہے۔ ج۔ ہان صاحب اوسی مین لکھا ہے۔

ایڈوکیٹ جنرل نے پھر اسکے اظہار لیے

ہمکو بتاؤ کہ کس جگہسے ورق جاتے رہے ہین۔ ج۔ اونسے ایک پنسل لے کر جہان سے ورق گئے تھے اول سے آخر تک نشان کر دیے۔ س۔ یہ بتاؤ کہان کہان دوسری سیاہی سے لکھا ہے۔ ج۔ اونسے فوراً جہان جہان دوسری سیاہی سے لکھا تھا بتا دیا۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے فرینک ہنری سوٹر صاحب کو بلا کر اون کے اظہار لینا شروع کیے

اونھون نے بیان کیا کہ مین کمشنر پولیس اور کمپینین آف دی اسٹار آف انڈیا کا ہون
۹ - دسمبر ۱۸۷۴ع کو اوس مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے برودہ کو آیا تھا جبین کہ مشہور
تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا میرے ساتھ خان بہادر اکبر علی اور اون کا بیٹا
خان بہادر عبد العلی اور راو بہادر گجانند وتل تھے - مین بھول گیا راو بہادر گجانند وتل
میرے پھونچنے سے کئی روز بعد آئے تھے مجھکو خوب یاد ہے کہ مین نے اس مقدمے مین مسماۃ
امینہ آیا کا اظہار لیا تھا ۱۶ - دسمبر کو بوقت ۵ - بجے اوسکے مکان پر جو بیوی صاحب کے
احاطے مین ہے دیکھا تھا اوس روز اوس نے مفصل حال بیان نہین کیا نہ مین نے اوس روز
اوسکے اظہار لکھے کیونکہ وہ شدت سے بیمار تھی جو کچھ اوس روز آیا نے کہا تھا مجھکو بخوبی یاد
ہے یعنے اوسنے بیان کیا تھا کہ مین ملہر راو کے پاس دو مرتبہ گئی تھی اور روپیہ بھی پایا تھا
چونکہ اوسوقت وہ شدت سے بخار مین تھی مجھسے ہاتھ جوڑکر کہا کہ میرے اظہار پھر لیجے گا
مجھکو ابھی بیان کرنے کی طاقت نہین ہے مجھکو بخوبی یاد ہے کہ قبل اس میرے جانے کے کوئی
پولیس کا آدمی آیا کے پاس نہین گیا تھا - ۱۸ - دسمبر کو مینے آیا کا اظہار لیا تھا عدالت مین
جو اظہار لکھے ہوے ہین میرے لیے ہوے اور میرے ہاتھ کے لکھے ہوے ہین مجھکو ترجم کی ضرورت
نہین ہے مین ہندوستانی زبان بخوبی سمجھتا ہون ۲۰ - دسمبر کو مین نے اسپتال مین جاکر پھر
آیا کے اظہار لیے اون دونون اظہارون پر نشان حرف ڈی نمبر ۲ - کا ہوا - ڈاکٹر سیورڈ
صاحب ۱۹ - دسمبر کو رزیڈنسی مین آئے اور مجھسے کہا کہ آیا کو اب آرام ہے وہ آپ کو بلاتی
ہے چنانچہ ۲۱ - دسمبر کو مین نے اوس کے پاس جاکر اوسکے اظہار لیے - مین نے ۲۴ - ۲۵ -
۲۶ - دسمبر کو راوجی کے بھی اظہار لیے تھے اور ۲۶ - دسمبر کو نرسو کے بھی اظہار لیے یہ سب
اظہار جو عدالت مین داخل ہوے میرے ہی ہاتھ کے ہین نرسو ۳۰ - دسمبر کو گرفتار ہوا تھا
وہ رزیڈنسی مین قید کیا گیا اور ننگی پہرے اوسپر مقرر ہوے اوس روز سے آج تک وہ
ننگی پہرے مین ہے قبل لیے جانے اظہار کے کوئی وعدہ معافی قصور کا اوس سے نہین کیا گیا
جب اوسکا اظہار ہونے والا تھا مین نے سر لوئیس پلی صاحب کو بھی بلا لیا -
سر لوئیس پلی صاحب نے بھی اوس سے کہا کہ کوئی خطا تمھاری معاف نہوگی بلکہ جو جرم

تمیز قائم ہوگا بموجب اسکے تمکو سزا دیجاے گی یہ سنکر نرسو جمیدار نے اپنی پگڑی اون کے قدمون پر رکھدی اور کہا کہ چاہے مجھکو پھانسی ہوجاے لیکن جو حال صحیح صحیح ہے وہ آپ سے بیان کرودن گا اور جو کچھ مین نے کیا ہے یا کرتے ہوے دیکھا آپ صاف صاف بیان کرونگا جب وہ بیان کرچکا تو اوسکو پہرے مین بھیجدیا اوس روز اوسکا اظہار تحریر نہین ہوا تھا۔ ۳۰ - ۲ - دسمبر کو مین نے اوسکے اظہار لکھے جس کمرے مین نرسو کے اظہار لکھے تھے وہ ریزیڈنسی مین کتب خانہ کا کمرہ تھا کھانے کے کمرے کے برابر جو کمرہ ہے اوسمین مین رہتا تھا جس روز ادرک کی پڑیا دیکھی گئی مجھکو وہ تاریخ یاد ہے ۵ - ۲ - دسمبر تھی مجھکو ایسا یاد آتا ہے کہ قبل میرے وہان پہونچنے کے پڑیا منگائی گئی تھی اوسیوقت مین اپنے کمرے مین گیا کہ افسر ڈپٹی انسپکٹر پولیس (پولیس سراغ رسانی) نے مجھکو اطلاع کی کہ پڑیا مین کوئی کاغذ معلوم ہوتا ہے اوس مقام پر کچھ دو ڈورے نکلے ہوے تھے مین نے اپنے ہاتھ سے لوڑیہ نکالی جب اوسکو کھول کر دیکھا تو کوئی شئے سفید سفید معلوم ہوئی مین نے اپنے ہاتھ سے ایک لفافے مین رکھا اور اوسکی کیفیت تحریر کی اور جب بمبئی گیا اوسکو اپنے ساتھ لے گیا۔ جب دمودر پنت کے اول اظہار لیے گئے مین بڑودے مین موجود نتھا۔ مین نے بمبئی سے پھر واپس آکر ۳ - ۴ - ۵ - فروری ۱۸۷۵ء کو اونکے اظہار لیے اوسکے اظہار یہ موجود ہین چنانچہ سوٹر صاحب سے اظہار لے کر شامل مسل ہوے اور نشان حرف جی نمبر ۲ - کا اوسپر کیا گیا بعدہ گواہ نے بیان کیا کہ مجھکو چند حساب کے کاغذ دیکھنا یاد ہے اوسمین جا بجا سیاہی کے دھبے پڑے ہوے تھے -

۲ - فروری کو یہ کاغذ حساب کے دیکھے تھے یا شاید جنوری مین دیکھے ہون تاریخ بخوبی یاد نہین - ایک پولنڈہ کاغذ کا گجانند ٹل میرے پاس لایا تھا اور مجھسے کہا کہ خیمے مین چلو حساب کے کاغذ دیکھے جاتے ہین مین دوسرے ایک خیمے مین رہتا تھا اور حساب کے کاغذ دوسرے ڈیرے مین رہتے تھے جب مین وہان گیا تو دیکھا کہ چند ہندوستانی کارکن یعنے کلرک اون حساب کے کاغذات کو دیکھ رہے ہین مین نے کچھ کتابین اور بھی وہان رکھی دیکھین جسمین چند مقام پر سیاہی پڑی ہوئی تھی وہان ویزنک مین بیٹھا رہا جو کارکن اون کاغذات کو دیکھ رہے تھے وہ خود اونھین کے لکھے ہوے کاغذات تھے

اور محل سے آئے تھے اون مین ایک کا نام بلونت راو تھا۔ مین نے بھیم چند اور فتح چند
کا اظہار لیا۔ مجھکو خوب یاد ہے عدالت مین جو اظہار موجود ہے وہ میرا لکھا ہوا ہے
۲۔ فروری کو کرنیل فائر صاحب کے احاطے مین یہ اظہار لیے تھے۔ سر رچرڈ میڈ صاحب
نے دریافت کیا کہ کس تاریخ کو تمنے یہ اظہار لیے تھے گواہ نے کہا کہ ۲۔ فروری کو لیے تھے
اونسے ہندوستانی زبان مین اظہار دیے تھے جس روز انگریزی مین مین نے اونکے
اظہار لیے تھے اوس دن مرہٹی یا گجراتی زبان مین بھی اوس کے اظہار لکھے گئے تھے۔
مین نے پوچھا کہ تم ہندوستانی زبان جانتے ہو جب اونسے کہا کہ ہان جانتا ہون تو مینے
ہندوستانی زبان مین اوس سے سوالات کیے۔
سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کیا آپ نے اونکے اظہار ہندوستانی زبان مین
لکھے تھے۔ گواہ نے کہا کہ مین نے ہندوستانی زبان مین دریافت کیا تھا لیکن انگریزی
زبان مین تحریر کیے تھے جب اوس کے اظہار لکھے گئے تو اونکو ہندوستانی زبان مین
سنائے گئے تھے۔
مجھکو خوب یاد ہے کہ اونسے اپنے اظہار پر دستخط بھی کیے تھے اوسکو کسی قسم کی دھمکی نہین
دی گئی نہ کچھ تشدد کیا سوا ان اظہارون کے اور بھی کچھ باتین اونسے مجھسے کی تھین اوسکے
کان مین ایک بالی پڑی ہوئی تھی وہ نہایت عمدہ تھی ہیرے اوسمین جڑے تھے چونکہ
مین نے ایسی بالی کبھی بنی ہوئی نہین دیکھی تھی مین نے اوس سے دریافت کیا کہ یہ بالی
کہان کی بنی ہوئی ہے اونسے کہا کہ بڑودہ کی بنی ہوئی ہے یہ باتین قبل اظہار ہونے کے
اوس سے ہوئی تھین اونپر مین نے نشان حرف ۔اے۔ بی۔ سی۔ کے کردیے تھے عدالت مین
جو کتابین رکھی ہین وہی ہین اونپر میرے دستخط بھی ہین۔
جس وقت بھیم چند فتح چند کے اظہار کمیشن مین لیے گئے اسی بھیم چند کے اظہار مین نے لیے تھے۔
چنانچہ اونکے اظہار انگریزی عدالت مین داخل کیے گئے۔ اور نشان حرف ایچ نمبر ۲۔ کا
کیا گیا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ اظہار دیے ہین جنکی نسبت سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب
عذر کرتے ہین۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ نہین یہ وہ اظہار نہین ہین۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب مرہٹی زبان پر عذر کرتے ہین لیکن اون اظہارون کو بھی تھوڑی دیر کے بعد داخل کرونگا بعد اس کے سوٹر صاحب نے بیان کیا کہ بلونت راو جسنے حساب کی جانچ کی تھی کبھی حراست مین نہین رہا مین اوس کے نام سے واقف نہین ہون دو تین روز ہوے کہ اوسکے اظہار کمیشن مین ہوے تھے۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ مین نے یہ بات سمجھی ہے کہ اول آپ نے نرسو سے باتین کین بعدہ اوسکو آپ سرلوییس پیلی صاحب کے روبرو لائے اور وہ صاحب موصوف کے روبرو راضی ہوا کہ جو کچھ مین جانتا ہون بیان کردونگا ج۔ ہان س۔ تمنے اوسروز اوسکا اظہار تحریر نہین کیا ج اوسروز اوسنے صرف بیان کیا تھا لکھے نہین گئے تھے س۔ اوسروز جو گفتگو ہوئی کوئی تحریر آپ کے پاس نہین ہے ج۔ ہان اوسروز کا لکھا ہوا کچھ حال میرے پاس نہین ہے س۔ اوسروز اوسکے اظہارون کا لکھا جانا کچھ مشکل تھا ج۔ مین اس مقدمہ مین اور تحقیقات کرتا تھا اوسوقت مجھکو فرصت نہتھی س۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی وہ تحقیقات بہت ضروری تھی ج ہان بہت ضروری تھی س۔ اوس تحقیقات سے بڑھکر اور کوئی بات نتھی۔ ج ہان بڑھکر تھی اگر آپ چاہین تو مین اپنا روزنامچہ دکھا سکتا ہون کہ اوس روز مجھکو کیا کام تھا۔ س۔ مسٹر سوٹر صاحب مین جانتا ہون کہ اوس روز آپ کو بہت کام ہوگا۔ روزنامچہ کے دیکھنے کی ضرورت نہین ہے۔ کیا آپ نے صرف اسوجہ سے اوسکے اظہار نہین لکھے۔ ج۔ ہان اسیوجہ سے نہین لکھے اور مین جانتا تھا کہ نرسو خفگی گارد مین ہے پس کوئی شخص اوسکے پاس نہ جا سکتا ہے نہ کچھ سکھا سکتا ہے س کیا آپ کے پولیس کے آدمی نہین جا سکتے تھے۔ ج۔ ہان پولیس کے آدمی س۔ پھر آپ کے اس بات کے کہنے سے کیا غرض ہے کہ کوئی شخص نہین جا سکتا تھا ج میری غرض یہ ہے کہ کوئی غیر شخص اوسکے پاس نہین جاسکتا تھا س۔ جب تمنے تین دن کے بعد اوسکے اظہار لیے تو اوسکا بیان وہی تھا جو اوسنے اول روز بیان کیا ج۔ ہان وہی بیان تھا جو اوسنے ۲۳ دسمبر کو کیا تھا اور ۲۶ دسمبر کو مینے اوسکو قلمبند کیا۔ گجانند وٹل کو پھر بلایا مسٹر انوراری صاحب نے پھر اوس سے سوال کیے۔ اوسنے

بیان کیا کہ مین ہیم چند فتح چند کو جانتا ہون کہ اوسنے سوٹر صاحب کے روبرو اظہار
دیے تھے اور مین نے گجراتی زبان مین وہ اظہار لکھے اور ہیم چند فتح چند
نے اوسپر دستخط کر دیے۔

سوالات جرح سرجنٹ بیلن تان صاحب

س۔ کیا پیشتر اسکے کہ تمنے سوٹر صاحب کو بلایا تھا اسکے اظہار لیے تھے۔ ج۔ مسٹر سوٹر صاحب کے بعد آنے کے لیے تھے۔ بلکہ سوٹر صاحب نے خود لیے تھے اور مین اون کے سامنے لکھتا جاتا تھا۔ س۔ میرا سوال یہ ہے کہ تمنے قبل آنے سوٹر صاحب کے اوسکے اظہار لیے تھے یا سوٹر صاحب نے اظہار لیے تھے یا یہ کہ فقط سوٹر صاحب نے آکر خود ہی اظہار لیے اور قبل اون کے آنے کے تمنے بالکل نہین لیے۔ ج نہین مین نے لکھے اور سوٹر صاحب نے خود ہی اظہار لیے۔
س۔ کون تاریخ اوسمین ہے۔ ج اوسمین آٹھوین تاریخ ہے س مگر چھٹی تاریخ بھی تو درج ہے س ج ہان چھٹی تاریخ بھی ہے س دو تاریخ کے ہونے کا کیا سبب ہے۔ ج۔ چھٹی تاریخ تو سوٹر صاحب نے اظہار لیے تھے اور آٹھوین تاریخ سر لوئس پیلی صاحب کے روبرو اوسنے دستخط کیے۔ اس سبب سے دو تاریخین ہوئین۔

ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار لیے

س۔ کیا پہلے گجراتی زبان مین اظہار لیے تھے۔ اور بعد اوسکے سوٹر صاحب نے انگریزی مین لکھا۔ ج نہین صاحب پہلے سوٹر صاحب نے انگریزی مین لکھے تھے بعد اوسکے گجراتی زبان مین مین نے ترجمہ کیا اور اوس سے دستخط کرائے۔
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مین یہ سمجھا کہ اول زبان انگریزی مین اسکا اظہار لکھا گیا بعد اسکے گجراتی زبان مین ترجمہ کیا گیا۔ ج ہان صاحب انگریزی سے گجراتی زبان مین ایک اور شخص ترجمہ کرتا جاتا تھا اور مین لکھتا جاتا تھا۔
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پوچھا تمنے گجراتی مین لکھ لیا ہیم چند کو سنایا بھی تھا۔ ج۔ ہیم چند نے خود اوسکو پڑھ لیا اور جہان جہان وہ اٹکا مین نے اوسکو بتلا دیا۔ س بعد اوسکے کیا اوسنے دستخط کیے۔ ج ہان صاحب اوسنے خود اپنے ہاتھ سے دستخط کیے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہیم چند نے کیا ہندوستانی زبان مین اپنے اظہارات دیے تھے جج۔ ہان صاحب کچھہ ہندوستانی زبان مین اظہار دیے اور کچھہ گجراتی زبان مین۔ مس ینمتو کہتے تھے کہ کسی اور شخص نے انگریزی مین لکھہ کر گجراتی زبان مین ترجمہ کیا تھا۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ سر لویس پیلی صاحب کو بلاؤ اور ہم اوسنے چند سوالات پوچھین گے۔ اور سر لویس پیلی صاحب اپنی کرسی پر بیٹھین اور اپنے اظہار دین

اظہار سر لویس پیلی صاحب

سر لویس پیلی صاحب کے اظہار۔ ایڈوکیٹ جنرل نے لیے اونھون نے بیان کیا کہ مین ایجنٹ گورنر جنرل ہند اور اسپشل کمشنر بڑودہ کا ہون ۱۴۔ دسمبر کی شام کو بڑودے مین پہونچا تھا بڑودے کے پہونچنے کے بعد اول میرا کام یہ تھا کہ مین نے مسٹر سوٹر صاحب کو اوس مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے بلایا جو کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کا ارادہ ہوا تھا اور یہ کارروائی بموجب اوس ہدایت کے مین نے کی جو مجھکو گورنمنٹ سے ملی تھی چنانچہ مسٹر سوٹر صاحب میرے پاس مقرر ہوے اور ۲۰۔ دسمبر کو وہ میرے پاس پہونچے۔ مین نے اون کے رہنے کے واسطے رزیڈنسی مین ایک کمرہ دے دیا تھا جو کمرہ فی الحال کہانا کہانے کا ہے اوسیمین اونھون نے اپنی تحقیقات شروع کی مجھکو یاد ہے کہ مین نے اوسوقت سنا تھا کہ راوجی حولدار نے کچھہ بیان کیا ہے مین نے اس مقدمہ کی کل تحقیقات مسٹر سوٹر صاحب کے سپرد کر دی تھی ۲۳۔ دسمبر کو صبح کیوقت مسٹر سوٹر صاحب اور مسٹر رچی صاحب میرے پاس آئے تھے میرا ارادہ تھا کہ بڑے دن کی تعطیلون مین بمبی کو جاؤن جب مجھکو معلوم ہوا کہ بہت بڑی ایک بات ظاہر ہوئی ہے اوسوقت مین نے بمبی کا جانا ملتوی کیا۔ مسٹر سوٹر صاحب بھی ۲۱۔ دسمبر کو بمبی جانے والے تھے مین نے اون سے کہا کہ ۲۳۔ تاریخ تک آپ بھی بچ جائیے اوس روز کھانا ہونے والا ہے بعد اوسکے ہم اور آپ ساتھہ چلین گے۔ مسٹر سوٹر صاحب اور مسٹر رچی صاحب نے راوجی کے بیان کا مجھسے ذکر کیا تھا مین نے کہا کہ راوجی کو مین دیکھنا چاہتا ہون جب مین نے اوسکو دیکھا تو اوسنے مجھسے بیان کیا تھا جو آپکے کمیشن کے روبرو اظہار دیا جو کچھہ اوسکے دل مین آیا مجھسے کہا اور کوئی شخص

اوسوقت راوجی سے متعرض نہین ہوا دوسرے روز جمعرات تھی جسوقت مین زینے سے
اوتر تا تھا مین نے مسٹر سوٹر صاحب سے کہا کہ آپ میرے ساتھ چلیے مین فوراً مہاراجہ صاحب
سے کہون گا کہ زہر کے دیے جانے مین آپ کا بھی نام آیا ہے اوسوقت مسٹر سوٹر صاحب
نے کہا کہ نرسو نے بھی سب باتون کو قبول کیا ہے جسوقت مہاراجہ صاحب میرے پاس آئے
سوٹر صاحب میرے ساتھ مہاراجہ صاحب کے پاس گئے مینے مہاراجہ صاحب سے سب باتون
کا ذکر کیا اور کہا کہ آپ بھی ہر طرح سے تحقیقات مین مدد دیجیے تا کہ سب حال بخوبی معلوم
ہوجاے چنانچہ مہاراجہ صاحب نے مدد دینے کا وعدہ کیا جب مہاراجہ صاحب چلے گئے تو
مین نے نرسو کو دیکھا وہ کھانے کے کمرے مین بیٹھا تھا وقت مقررہ پر اوس کمرے مین گیا
اور جمعدار سے مین نے کہا کہ اگر تمکو یہ خیال ہو کہ سب حال بیان کر دینے سے تمھاری خطا
معاف ہوجاے گی تو یہ بات ہرگز نہین ہے حتی المقدور مین تمکو سزا دلاؤن گا بعد اسکے
مینے کہا کہ تم تھوڑی دیر علیحدہ بیٹھکر خوب سوچ سمجھ لو اوسکے بعد جو تمھارے دل مین آئے بیان
کرنا مین نے مسٹر سوٹر صاحب سے بھی کہا کہ جمعدار کو سمجھا دو کہ اوسکا قصور معاف نہوگا۔
تھوڑی دیر تک جمعدار چپ بیٹھا رہا اوسکے بعد یکایک میرے پیرون پر پگڑی ڈالدی اور
اوسنے اور بھی کچھ باتین لجاجت کی کین وہ مجھکو یاد نہین اوسنے کہا کہ سرکار مجھکو چاہے
مارے یا زندہ رکھے مین جو کچھ سچ ہے سرکار کے روبرو بیان کر دون گا چنانچہ اوسوقت
اوسنے بیان کیا مگر اوسکا بیان لکھا نہین گیا جو کچھ اوسنے کمیشن کے روبرو بیان کیا وہی
مجھسے کہا تھا اور جو اظہار حضور گورنر جنرل کی خدمت مین بھیجے گئے اوسکا مطلب بھی شامل
اوس اظہار کے تھا جو ۲۶ - دسمبر کو مسٹر سوٹر صاحب نے لیے تھے میرے کہنے سے اول روز مسٹر
سوٹر صاحب نے اوسکے اظہار نہین لکھے تھے مین نے کہا تھا کہ ابھی اسکو غور کرنے دو پھر مینے
اس معاملہ مین کچھ کارروائی نہین کی ۲۶ دسمبر کو بوقت شام مین باہر جانے کے واسطے
کپڑے پہنتا تھا اور اپنے کمرے مین ٹہل رہا تھا اوسوقت مینے نرسو کو دیکھا کہ ایک پولیس
کے سپاہی کے ساتھ رزیڈنسی کے باغ کی طرف جاتا ہے تھوڑی دیر کے بعد کچھ شور وغل
کی آواز آئی لوگ رسیان اور اعانت چاہتے تھے جس طرح ممکن ہوا مین فوراً زینے سے

اوتراجب برآمدے مین پھونچا تو دیکھا کہ نرسو مع دو تین سپاہیون کے بھاگا ہوا آتا ہے
مین نے سپاہیون سے پوچھا کہ کیا حال ہے اونہون نے جواب دیا کہ یہ شخص کنوئین مین
گر پڑا تھا اِس یہ کنوان کچھ گہرا ہے اور آپ اوس کنوے سے واقف ہین ۔ ج ۔ ہان مین اُس
کنوئین کو جانتا ہون بہ نسبت اور کنوؤن کے وہ زیادہ گہرا ہے ۔ یہ کنوان پختہ بنا ہوا ہے
دوسرے روز اتوار کو مین نے نرسو کو دیکھا اوسکے ایک رشتہ دار نے ایک عرضی بھیجی تھی
جب گورنمنٹ انڈیا کے پاس سے مجھکو گیکوار کے گرفتار کرنے کی ہدایت ہوئی تو گیکواڑ کے
محل مین جس قدر کمرے تھے سب پر مہر لگوا دی مین نے کپتان جیکسن صاحب اور ایک پولیس
کے حوالدار کو اس کام پر مقرر کیا تھا مجھکو اس حوالدار کا نام یاد نہین ہے بعد گرفتاری
گیکوار کے جو خاص خاص گواہون کے اظہار لیے گئے اون اظہارات کی تصدیق میرے
روبرو ہوئی قاعدہ یہ تھا کہ جب کسی شخص کے اظہار ہو جاتے تھے تو پولیس کے لوگ تصدیق
اظہار کے گواہ کو میرے پاس لاتے تھے اگر گواہ پڑھا لکھا ہوا تو اپنے اظہار کو خود پڑھ لیتا تھا
اور اگر ناخواندہ ہوتا تھا تو اوسکو پڑھ کر اوسکو اظہار سنا دیجاتی تھی بعد سماعت کے وہ دستخط کر دیتا تھا
اور مین اوسپر تصدیق لکھ دیتا تھا دمودر پنت قبل اوسکی گرفتاری کے مین جانتا ہون اکثر تیرہ اوسکو
پہلے دیکھا تھا اور شاید دو ایک باتین بھی اوس سے مین نے کہی تھین اوسوقت جبکہ مین
اوس سے باتین کرتا تھا گیکواڑ بھی آئے تھے مین اون سے گفتگو کرنے لگا جب گیکواڑ مجھسے
رخصت ہونے کو ہوئے تو کہا کہ دمودر پنت میرے پرایوٹ سکرٹری ہین مین نے گیکوار سے
نیونت اور سالم کے بھیجدینے کی درخواست کی تھی یہ دونون شخص رزیڈنسی کے احاطے
مین قید ہین دو مرتبہ مین نے اون کو بلایا تھا جب اول مرتبہ اونکو طلب کیا تو مین کچھہ
کام کرتا تھا وہ غلطی سے شہر کو واپس آیا جب وہ غلطی مجھکو معلوم ہوئی تو مین نے اونکو
پھر فوراً بلایا حضور مہاراجہ صاحب کے وکیل اون کے پاس آتے جاتے تھے کچھ ممانعت
نتھی مین بھئو بسنت راؤ سے بذاتہٖ واقف نہین ہون یہ شخص اپنے تئین بیان کرتا ہے
کہ مین گیکوار کا صراف ہون اس شخص پر چند جرم ہین بموجب ہدایت گورنمنٹ انڈیا کے
اوسکی تحقیقات مین نے ملتوی رکھی ہے جب کمیشن کا فیصلہ ہو جائے گا اوسوقت دیکھا جائیگا

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ سر لوئیس پیلی صاحب جب گیکوار آزاد تھے تو آپ نے اونکو اکثر دیکھا ہوگا۔ ج۔ بیشک مین نے بہت دفعہ اونکو دیکھا۔ حضور ملہر راؤ ہر روز یا دوسرے روز میرے پاس آتے تھے۔ س۔ جب آپ بروڈے مین آئے تو حضور وایسراے کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو حضور ملہر راؤ کے انتظام مین اعانت کرنا بہت مشکل معلوم ہوا۔ ج۔ مجھکو ہدایت تھی کہ جہانتک ممکن ہو حضور ملہر راؤ کے انتظام مین مدد دون اور یہ بھی مجھکو ہدایت تھی کہ کرنیل فیر صاحب نے جو زہر خورانی کی تحقیقات شروع کی تھی اوسکو مین ختم کرون

س۔ سر لوئیس پیلی صاحب جب آپ سے اور حضور ملہر راؤ سے باتین ہوئین تو آپ کو معلوم ہوتا تھا کہ وہ آپ کی صلاح مانتے تھے اور ملک کا عمدہ انتظام کرنا چاہتے تھے۔

ج۔ حضور گیکوار دل سے چاہتے تھے کہ ملک کا عمدہ انتظام ہو اور جو کچھ مین ہدایت کرون اوسکو وہ بجا لاوین۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ میرے دوست ایڈوکیٹ جنرل نے آپ سے نسبت یشونت راؤ اور سالم کے کچھ دریافت کیا ہے لہذا مین آپ کے روبرو کچھ کاغذات پیش کرتا ہون اور یقین ہے کہ یہ کاغذات صحیح اور درست ہین اور اگر مین غلطی پر ہون تو اوس سے مجھکو اطلاع دیجیے چنانچہ سارجنٹ صاحب نے اون کاغذات کا پڑہنا شروع کیا۔

چھٹی بنام دادابھائی نوروجی

مائی ڈیر سر۔ اگر آپ سالم اور یشونت کو میرے پاس بھجوا دیجیے تو مین آپ کا ممنون ہونگا۔ مسٹر سوٹر صاحب اوس مقدمے سے جسکی فی الحال تحقیقات ہو رہی ہے اونکی شہادت لینا چاہتے ہین۔

دستخط۔ لوئیس پیلی۔ مقام رزیڈنسی۔ مورخہ ۲۳۔ دسمبر ۱۸۷۴ع

سارجنٹ صاحب نے کہا کہ سر لوئیس پیلی صاحب کیا آپ نے مندرجہ ذیل چھٹی اوسی روز پائی

چھٹی بنام سر لوئیس پیلی صاحب محل بڑودہ

واقع ۲۳ دسمبر ۱۸۷۴ع

مائی ڈیر سر۔ بموجب آپ کی تحریر کے جو اسوقت میرے پاس پھونچی مین نے سالم اور یشونت راؤ کو ادای شہادت کے واسطے آپ کے پاس روانہ کردیا۔

آپ کا خادم۔ دادابھائی نوروجی۔

اور ایک چٹھی اور بھی آپ کے پاس دادابھائی نوروجی کی آئی وہ یہ ہے۔

بنام سر لوئیس پیلی صاحب

مائی ڈیر سر۔ مین نے سالم اور یشونت راؤ کو آپ کے پاس بھیجدیا یقین ہے کہ وہ پھونچے ہونگے مین منتظر ہون کہ آپ کے پاس سے اور کوئی چٹھی آئے جسکی مین تعمیل کرون

دستخط۔ دادابھائی نوروجی۔

سر لوئیس پیلی صاحب نے جواب دیا کہ دادابھائی نے یہ چٹھی شاید اسواسطے لکھی کہ سالم اور یشونت راؤ شہر کو واپس گئے تھے۔ سارجنٹ بیلین تائن صاحب نے پھر ایک چٹھی پڑہی وہ یہ ہے۔

بنام دادابھائی نوروجی

مائی ڈیر سر۔ مہربانی کرکے مہاراجہ صاحب سے کہیے کہ سالم اور یشونت راؤ کی خانہ تلاشی کیجائے کیونکہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ جرم زہرخورانی مین صاحب رزیڈنٹ سابق کے شریک ہین اور چونکہ کمشنر پولیس اس مقدمہ کی تحقیقات کرتے ہین اسوجہ سے تلاشی کی ضرورت ہے۔ کمشنر پولیس یہ بھی چاہتے ہین کہ آپ اپنی کچہری کے کسی افسر کی معرفت اون کی خانہ تلاشی کرائین اس چٹھی کو دو آدمی کمشنر پولیس کے آپ کے پاس لیجائینگے ان لوگون کے سامنے خانہ تلاشی ہونا چاہیے۔

دستخط۔ لوئیس پیلی۔ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۸۷۴ع

بعدہ سر لوئیس پیلی صاحب نے اور دوسری چٹھی بھیجی اور مہاراجہ صاحب نے فوراً اوسکی تعمیل کی۔

بنام دادابھائی نوروجی

مائی ڈیر سر۔ صاحب کمشنر پولیس نے مجھکو اطلاع دی کہ یشونت راؤ اور سالم ملازمان

گیکواڑجنکو آپ نے بھیجا وہ یا بھاؤ وہ بغیر اظہار اور بلا حاضری کے صاحب کمشنر پولیس
کے پاس سے شہر کو واپس گئے - صاحب کمشنر پولیس کہتے ہین کہ ان لوگون پر زہر خورانی
کا جرم صاف ثابت ہی لہذا صاحب کمشنر پولیس چاہتے ہین کہ اون لوگون کو حراست مین رہنے
کے واسطے بھیجدیجیے میری صلاح حضور گیکواڑ کو یہ ہے کہ اس مقدمے کی تحقیقات مین
ہر طرح سے مدد دین تاکہ مقدمہ صاف ہوجاے اگر حضور گیکواڑ ان لوگون کو گارد مین
بھیجین گے تو مناسب ہوگا - دستخط - لوئیس پیلی -
بعد اس کے دادا بھائی نوروجی نے مندرجہ ذیل چھٹی سر لوئیس پیلی صاحب کے نام بھیجی

بنام کرنیل سر لوئیس پیلی صاحب - بڑودہ -

مورخہ ۲۳ - دسمبر ۱۸۷۴ء

جس وقت آپ کی چھٹی پہونچی فوراً مہاراجہ صاحب نے یشونت راؤ کو بلایا اور راوس سے
دریافت کیا کہ تم اور سالم بغیر اظہار دیے کیون رزیڈنسی سے واپس آئے -
یشونت راؤ نے کہا کہ ہمنے چھٹی ایک پٹہ والہ کو دی پٹہ والے نے واپس آکر کہا کہ صاحب
نے کہاہے کہ سلام بولو یہ سنکر سالم نے جواب دیا کہ صاحب نے ہم لوگون کو بضرورت طلب
کیاہے صاحب سے دریافت کرو کہ کس واسطے ہمکو بلایاہے اوسوقت ماناجی پٹہ والے نے آکر
کہا کہ تم لوگ جاؤ - پس ان سوال وجواب سے معلوم ہوتاہے کہ کچھہ غلطی ہوئی مین نے اون
لوگون سے نہین کہا کہ تم صاحب کمشنر پولیس کے پاس جانا مین نے صرف آپ کے پاس
بھیجا تھا جب مین نے مہاراجہ کو آپ کی چھٹی کا مضمون سمجھایا تو اونھون نے کہا کہ افسوس
ہے جو ایسی غلطی ہوئی چنانچہ مہاراجہ صاحب نے حکم دیا کہ فوراً وہ لوگ آپ کے پاس
حاضر ہون اور اب مین ہمراہی ایک کارکن کے بھیجتا ہون یہ کارکن اون کو آپ کے
سپرد کرے گا - حضور مہاراجہ صاحب ہر وقت آپ کی اعانت کرنے کے واسطے مستعد ہین
اور چاہتے ہین کہ مقدمہ بخوبی صاف ہوجاے - دستخط دادا بھائی - نوروجی -

بنام دادا بھائی نوروجی

مقام رزیڈنسی - مورخہ ۲۴ - دسمبر ۱۸۷۴ء - مائی ڈیر سر - مین مشکور ہون کہ

آپ نے اس قدر جلدی سالم اور ریشونت راؤکو اوس شہادت کے واسطے بھجوا یا مینے کمشنر پولیس سے خود لکھ دیا ہے کہ یہ لوگ حراست مین رکھے جائین مگر اونکو کسیطرح کی تکلیف نہ ہو اور کل اونکی گواہی ضرور ہے بجاے اگر بٹہ والے نے اون لوگون سے سلام ہونے اور چلے جانے کو لکھ دیا تھا تو بغیر میری اطلاع کے اونسے کہا تھا۔

میری طرف سے حضور گیکواڑ کا شکریہ ادا کیجیے کہ وہ میرا اطمینان کرتے ہین اور ہر طرح سے وہ میری مدد کرین گے اگر ممکن ہو تو کل صبح کے ۸ بجے آپ مجھسے ملاقات کیجیے۔

دستخط۔ لوس پیلی۔

یہ چٹھیان سنکر سر لوس پیلی صاحب نے جواب دیا کہ غلطی کا ہونا تو صاف ظاہر ہے مناسب تہا کہ ریشونت راؤ اور سالم صاحب کمشنر پولیس کے پاس جاتے۔

حضور گیکواڑ نے میری چٹھیون کے جلد جلد جواب دیے۔

س۔ کیا اس بات کا مین یقین کرون کہ جب گیکواڑ کی نسبت زہر خورانی کا احتمال ہوا تو وہ خود آئے اور اوہنون نے اپنے تئین سپرد کر دیا۔ ج درحقیقت اوہنون نے ایسا نہین کیا س پس آپ بطور خود بیان کیجیے کہ کیا ہوا تھا۔ ج اول مرتبہ ۲۳ دسمبر کو مین نے سنا کہ گیکواڑ بھی زہر خورانی کے مقدمے مین شامل ہین جب وہ ۲۴۔ دسمبر کو میری ملاقات کے واسطے آئے تو موجودگی کمشنر پولیس کے مین نے سب حال جو گذرا تھا اونسے لکھ دیا اور درخواست کی کہ جہانتک ممکن ہو آپ اس مقدمہ کی تحقیقات مین مدد کرین اونھون نے کہا کہ مین ہر وقت مدد کرنے کے واسطے موجود ہون۔ س جب سے آپ نے یہ بات اون سے کہی اور جبتک کہ وہ گرفتار نہین ہوے اونکو کسیطرح کی روک ٹوک تھی ج کون۔ س گیکواڑ۔ ج نہین۔ س آپ نے اونکو کیونکر گرفتار کیا ج جب حضور ویسراے نے مجھکو ہدایت کی اوسوقت مین نے گرفتار کیا س کیا خود وہ رزیڈنسی مین آئے تھے۔ ج۔ ہان وہ خود رزیڈنسی مین آئے تھے۔ اور مین سے سب حال اون سے کہہ دیا تھا س اوسوقت اونھون نے اپنا بے قصور ہونا بیان کیا تھا اور آپ سے کہا تھا کہ مین تیار ہون مجھکو اسوقت قید کر لیجیے۔ مینے سنا ہے

کیسی قاعدے کا برتاؤ ہوا تھا۔ ج۔ ہان مین سرحد رزیڈنسی تک گیا جب اونکی عملداری مین پہونچا تو حضور ویسراے کا اشتہار پڑھ کر سنایا اور اونکو گرفتار کیا یہ سب باتین نہایت عزت کے ساتھہ ہوئین ہین منجملہ اور باتون کے گیکواڑ نے یہ بھی کہا تھا کہ میرے دشمن بہت ہین۔ ج۔ ہان کہا تھا۔ اور یہ بھی کہا کہ جو زمین میرے پانون کے نیچے ہے وہ بھی میری دشمن ہے س اوسوقت سے گیکواڑ حراست مین ہین۔ ج۔ ہان حراست مین ہین لیکن اعزاز کے ساتھہ س اونکا اسباب سرکار نے بالکل ضبط کرلیا۔ ج جو اسباب محل مین تھا وہ عارتیاً قرق ہوا ہے س کل اسباب قرق ہوا ج۔ ہان اور مین نے تمام اسباب پر اسواسطے مہر لگادی ہے تاکہ ضایع نہو اور محفوظ رہے۔ جس شخص کی نسبت سرکار ہدایت کریگی اوسکو وہ کل اسباب واپس دونگا۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اب شہادت ختم ہوئی جو کمیشن کے روبرو ہونے والی تھی۔ بیلن ٹاین صاحب نے کہا کہ اگر سر لوس پیلی صاحب کی شہادت کسی قدر آج پہلے ختم ہوجاتی تو مین ایڈریس شروع کرتا لیکن چونکہ اب زیادہ دیر ہوگئی اسلیے کل کے روز پیش کرونگا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ بہت اچھا کل پیش کیجیے گا۔ سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب نے کہا کہ اگر آپ اجازت دینگے تو مین ایک بیان تحریری گیکواڑ کا قبل شروع کرنے ایڈریس کے پیش کرونگا چنانچہ عدالت برخاست ہوئی۔

اجلاس روز شانزدہم

گیارہ بجے ممبران کمیشن جمع ہوے سب لوگ مع حضور ملہر راؤ اور سر لوس پیلی صاحب کے موجود تھے سرجنٹ بیلن ٹاین صاحب نے کہا۔ مائی لارڈ۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو مین سوٹر صاحب سے چند سوالات اور پوچھون چنانچہ سوٹر صاحب واسطے گواہی کے بلاے گئے س آپنے کیونکر راوجی کو پتہ لینے کیواسطے بھیجا تھا۔ ج۔ مینے راوجی کو نہین بھیجا۔ س۔ مگر تمکو معلوم ہے کہ تمھارے آنے کے پیشتر پتہ آگیا تھا ج۔ ہان آگیا تھا س صاحب پریسیڈنٹ نے سرجنٹ بیلن ٹاین صاحب سے کہا کہ مین آپکے سوال کا مطلب نہین سمجھا۔ ج۔ میری سوال کا مطلب یہ ہے کہ سوٹر صاحب نے کسی کو پتہ لینے کیواسطے بھیجا تھا سوٹر صاحب نے جواب دیا کہ مین نے ایک شخص کو بھیجا تھا س تمنے خود اپنے ہاتھہ سے اوس پتہ کو

دیکھا۔ج ہان مین نے خود اپنے ہاتھ سے دیکھا۔ سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب نے بیان کیا کہ حضور ملھر راو چاہتے ہین کہ ایک بیان تحریری ہمارا کمیشن کے روبرو پڑھا جاے مجھکو یقین ہے کہ آپ سب صاحب زبان مرہٹی سے واقف ہون گے۔ اگر میرا گمان صحیح ہے تو مترجم زبان مرہٹی مین اوس بیان کو پڑہے۔ سر رچرڈ میڈ صاحب نے کہا کہ مہاراجہ جے پور مرہٹی زبان کو نہین سمجھتے ہین ترجمہ کی ضرورت ہوگی۔ سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب نے کہا کہ اس صورت مین ہندوستانی زبان مین ترجمہ ہو جاے گا صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ یہ بیان تحریری کس زبان مین ہے۔ سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب نے کہا کہ مرہٹی زبان مین ہے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آپ کہتے ہین کہ آپ کے پاس اِس بیان تحریری کا انگریزی مین بھی ترجمہ ہے۔ سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب نے کہا ہان انگریزی مین بھی ترجمہ ہے۔ مناسب ہے کہ یہ بیان تحریری انگریزی مین پڑہا جاے اور فوراً اسکا ترجمہ ہندوستانی زبان مین ہو جاے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا بہتر ہے کہ اول زبان انگریزی مین پڑہا جاے۔ اور عالیجناب حضور مہاراجہ جے پور رکھتے ہین کہ انگریزی مین پڑہا جانا کافی ہے بعدہ ہندوستانی زبان مین اوسکا ترجمہ ہو جاے گا۔ مسٹر برانسن صاحب نے کہا کہ اگر حضور اجازت دین تو اس بیان تحریری کو مین پڑہون۔ چنانچہ بعد اجازت کے صاحب موصوف نے پڑہنا شروع کیا۔

میرے معزز دوست حضور گورنر جنرل نے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ مجھکو ہر طرح سے موقع ملے کہ مین اوس بہت بڑے اتہام کو رد کرون جو مجھپر عاید کیا گیا ہے۔ یعنے یہ کہ کرنیل فیر صاحب جو میرے یہان رزیڈنٹ تھے اونکی زہر خورانی کا ارادہ کیا گیا۔ اب مین بہاس خاطر حضور ویسراے کی اوس خواہش سے کہ مین اپنے تئین اور تمام خلائق کے روبرو اس اتہام سے صاف کرون۔ بیان کرتا ہون۔

مجھکو کبھی کرنیل فیر صاحب سے دشمنی تھی نہ اب ہے۔ اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ مین اور میرے وزیر بخوبی جانتے تھے کہ کرنیل فیر صاحب نے عہدہ رزیڈنسی پر ایسی کارروائی شروع کی تھی کہ ریاست کا عمدہ انتظام ناممکن ہوتا مین سب اپنا کام بموجب خریطہ حضور وایسراے مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۷۴ء کے کرتا تھا اور خریطہ کو حسب رپورٹ کمیشن ۱۸۷۳ء کے میرے پاس آیا تھا اپنے دادا بھائی نوروجی اور بالا موگیین وزرا کل اور ہر فرجی اور رواسیرو دیا اور قاضی شمس الدین وغیرہ اپنے وزیر فنکی صلاح سے ۲۔ نومبر ۱۸۷۴ء کو بذریعہ کرنیل فیر صاحب کے حضور گورنر جنرل کو خریطہ روانہ کیا ہر چند کرنیل فیر صاحب نے عذر کیے

لیکن مین بخوبی جانتا تھا کہ جب حضور گورنر جنرل کے روبرو صحیح صحیح حال پیش کیا جائیگا تو میری درخواست پر بخوبی لحاظ ہوگا چنانچہ یہی خیال میرا اور تمام میرے وزیرون کا تھا اس خیال کو زیادہ تر مضبوطی اسوجہ سے بھی ہوگئی تھی کہ ایک مرتبہ گورنمنٹ بمبئی نے کرنیل فیر صاحب کو بہت بڑی چشم نمائی کی تھی ہمارا خیال غلط نتھا کیونکہ ۲۵ نومبر ۱۸۷۴ء کو اونکی تبدیلی کا حکم آگیا۔

اس صورت مین مجھکو نہ تو کوئی تعصب ذاتی تھا۔ نہ کوئی پولیٹکل وجہ تھی جسکے سبب مین اوس جرم کا ارادہ کرتا جسکا الزام مجھپر لگایا ہے اور مین حلفاً بیان کرتا ہون کہ مین نے نہ بذات خاص نہ کسی اور کارندے کے ذریعے سے کرنیل صاحب کے دینے کے واسطے زہر منگایا تاکہ اونکی جان لیجاے اور نہ مین نے بذات خاص اور نہ کسی اپنے کارندے سے یہ کہا کہ ایسا ارادہ کیا جانے اور مین بیان کرتا ہون کہ مسماۃ امینا اور نرسو اور راوجی اور دمودر ترمبک کی شہادت اس مقدمہ مین غلط ہے۔

اور مین یہ بھی بیان کرتا ہون کہ مین نے نہ بذات خاص کسی رزیڈنسی کے نوکر کو ترغیب دی کہ وہ بطور جاسوس کے مجھکو خبرین دین اور نہ مین نے کسی شخص کو اس کام کے واسطے روپیہ دیا۔

یہ بات مین نہین کہہ سکتا کہ رزیڈنسی کے نوکرون کو کبھی انعام نہین دیا گیا کیونکہ جب کبھی کوئی تقریب یا خوشی یا تیوہار ہوا اوسوقت انعام دیا اگر کسی خفیف امر کی اطلاع ہوی تو اوسکا مین ذمہ دار نہین ہون یہ بات لوگون کی بنائی ہوی ہے مین نے بذات خاص کسی نوکر سے ایسی خبرون کے لانے کی درخواست نہین کی نہ مین نے ایسی کوشش کی کہ رزیڈنسی سے خفیہ خبرین منگائی جائین۔ مین اپنے تئین بلاخوف وخطر کمیشن کے روبرو پیش کرتا ہون امید قوی ہے کہ جو میرے معزز اور مکرم دوست حضور ویسراے نے ممبر مقرر کیے ہین وہ بہرصورت میرے مقدمہ کا انصاف کرینگے اور جو کچھ مجھسے سوال کیا جاے گا مین اوسکے جواب دینے کے واسطے موجود ہون۔ اور مین پھر قسم کھا کر انکار کرتا ہون کہ میرے دشمن جو بہت بڑا جرم مجھپر عاید کرنا چاہتے ہین وہ محض غلط ہے۔

سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کی اسپیچ

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب ممبران کمیشن کے روبرو اسپیچ کہنے کے واسطے منجانب حضور ملہار راؤ
اوٹھے اور اس طرح بیان کیا کہ حضور لارڈ اور حضور مہاراجگان اور ممبران کمیشن پر
واضح ہو کہ مین یقین اور خیال کرتا ہون کہ حضور گیکواڑ برودہ پر نہایت ظلم سے بے بنیاد
مقدمہ دائر کیا گیا ہے اب حضور ملہار راؤ کو موقع ملا ہے کہ وہ ایسی عدالت سے اپنے انصاف
کے دادخواہ ہون۔ اب یہ بات ظاہر ہوئی کہ کس قدر بے بنیاد یہ اتہام ہے۔ اور یہ بات
ظاہر ہوئی ہے کہ کس خفیف بنیاد پر اون سے اونکی آزادی چھین لی گئی اور وہ اپنی
رعایا کی نظرون مین حقیر کیے گئے اور مثل اوس شخص کے جو سنگین جرم مین قید ہوتا ہے۔
اونھون نے تکلیفین اوٹھائین اور اب یہ بھی معلوم ہوا کہ کس کس شہادت سے یہ جرم اونپر
قائم ہے اور وہ شہادت کس طرح حاصل کی گئی۔

معلوم ہوا کہ وہ لوگ جو اس مقدمے کے پیروکار ہین ایسے دل سے مدعی بن گئے کہ خارج
از بیان ہے۔ اور مین کہتا ہون کہ اس مقدمہ مین پولیس نے بلاخوف و خطر بہت سی کارروائیان
کین۔ اب ہمکو معلوم ہوا کہ اس مقدمہ کی کیا بنا ہے اور کس طرح کی شہادت ہے اور کیسے
کیسے گواہ اس مقدمہ مین گواہی دینے کو آئے ہین۔ مین بے باکانہ ظاہر کرتا ہون اور بلاخوف
کہتا ہون کہ کوئی دور اندیش آدمی میرے بیان کی تردید نہ کرے گا کہ مختلف بیان ہرگز
یقین کے لائق نہین ہین اور وہ باتین جو غیر ممکن ہین اور وہ معاملات جو خیال سے باہر
ہین سب کا مجموعہ کیا گیا اور ایک ایسا جرم قائم کیا گیا جو زمانہ حال مین سنا نہین گیا نہ
ایسا کوئی مقدمہ کسی عدالت مین پیش ہوا اور یہ بات مین بے تامل ظاہر کرتا ہون کہ جو
گواہ ثبوت جرم کے واسطے پیش کیے گئے اونکو مطلق اپنی عزت و کلام کا پاس نہین۔

حضور گیکواڑ کی طرف سے جو مین اسپیچ کہہ رہا ہون وہ سب لوگون کے دلون پر منقش
کرنا چاہتا ہون کہ صحیح معاملہ کیا ہے مجھکو ایک ایک گواہ کی گواہی دوسرے گواہ کے بیان سے
مختلف معلوم ہوتی ہے اور ہر ایک آدمی کی گواہی دنائت کے ساتھ پائی جاتی ہے اور
اوس سے جھوٹ ظاہر ہوتا ہے جن لوگون نے گواہون کے بیان کو سنا ہے وہ

لکھ سکتے ہین کہ گواہون نے بالکل دروغ حلفی کی کوئی معزز شخص ایسے گواہون کی شہادت کو باور نہین کرسکتا۔ مائی لارڈ۔ مین بیان کرچکا ہون کہ کل شہادت جو کمیشن مین لیگئی ایسی مختلف ہے کہ کبھی سنی نہین گئی۔

زمانہ حال مین ایسا کوئی مقدمہ میری نظر سے نہین گذرا مجھکو یہان کی عدالتون سے واقفیت نہین ہے شاید یہان کی عدالتون مین ایسی بدذاتی کے مقدمے دائر ہوتے ہون لیکن اور ملکون کی عدالت مین ایسے مقدمے کے دائر ہونے کا حال نہین سنا گیا مین اسبات سے افسوس کرتا ہون کہ اوس بیچارہ راجہ کی آزادی نہایت بدنامی کے ساتھ چھین لی گئی علاوہ اس کے بہت بڑی رسوائی اونکی ہوئی اور ایسی رسوائی کا اونکو بہت بڑا خیال ہے۔ جب مین شہادت پر نظر ڈالتا ہون تو جھوٹ اور بناوٹ کا ڈھیر معلوم ہوتا ہے جب میرے روبرو گواہون کے اظہار ہوے تھے تو مجھکو نہایت تعجب ہوتا تھا کہ یہ لوگ کس کس طرح کے جھوٹ گڑھتے ہین اور چاہتے ہین کہ ایک جھوٹ سے دوسرے جھوٹ کی صداقت ہو اور ایسے جھوٹ کے بولنے والے سمجھتے تھے کہ سننے والے بیوقوف ہین جو کچھ ہم کہین گے وہ یقین کرلین گے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ جھوٹ اوس شخص کی نسبت بولتے ہین جس سے سرکار ناراض ہے قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص مغلوب ہوتا ہے اور اوسکی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ اپنی جگھہ پر پھر وہ قائم نہین ہوگا تو یہ ناپاک کتے بھونکتے اور غراتے ہین اور جہان تک ہوسکتا ہے برائی کرتے ہین۔

ایک زمانے مین یوروپ کا قاعدہ تھا کہ کبھی کسی مقدمہ کی تحقیقات نہین کرتے تھے اور اوسی زمانے مین ایک معزز شخص کو دو بدذات شخصون کی گواہی پر پھانسی دے دی گئی ایک کا نام اوٹس اور دوسرے کا ڈینگر فیلڈ تھا چونکہ یہان کے لوگ عالم تناسخ پر یقین کرتے ہین لہذا میرے نزدیک راوجی اور نرسو وغیرہ نے جو گواہی دی ہے اون کے قالب مین اونھین گواہون کی یعنے ڈینگر فیلڈ اور اوٹس کی روح آگئی ہے ان لوگون نے محض جھوٹی گواہی اس بیدار مغز کمیشن کے روبرو دی ہے۔

مائی لارڈ۔ آپ کو یقین کرنا چاہیے کہ مین اس مقدمہ کو بہت بڑا مقدمہ تصور کرتا ہون اور

اوسکی تردید کا اپنے تئین ایسا ذمہ وار سمجھتا ہون کہ میری تقریر مین فرق آگیا شاید مثل میرے اور لوگون کو یہ خیال ہو جس قدر تقریر اس مقدمہ مین ہونا چاہیے میری زبان مین اوسکے ادا کرنے کی طاقت نہین ہے۔

مین نہایت افسوس کے ساتھ اس بیچارہ رئیس کی ہمدردی کرتا ہون اور زیادہ تر اس بات کے خیال کرنے سے کہ اوسکی رہائی میری تقریر پر موقوف ہے۔ مجھکو یقین ہے کہ اس مقدمہ کا فیصلہ حسب خواہش میری ہوگا کیونکہ ایسے ہی فیصلے مین انصاف اور سچائی ہے مین نے جو یہ کام اپنے تعلق کیا ہے وہ نہایت عظیم ہے جسوقت سے کہ مین عدالت مین ایڈریس کر رہا ہون میرا دلی اور خاص منشا یہ ہے کہ راستی ظاہر ہو جب مجھکو مدد کی ضرورت ہوئی تو مہربانی سے مجھکو مدد دی گئی اس کمیشن مین ہر ایک طرح کا موقع دیا گیا پس اون موقعون کے ملنے سے بخوبی عدالت مین ایڈریس کرونگا اور جو بات میرے دل مین ہے ہر شخص کے دل پر نقش کر دونگا اور ہر ایک تقریر کو بتدریج بیان کرونگا یہانتک کہ ہر شخص کی راے میری راے سے اتفاق کرے اور جیسا مین چاہتا ہون ویسا ہی فیصلہ ہو۔

مائی لارڈ۔ آپ نے بہت کم سنا ہوگا کہ کسی وکیل نے ایسے اطمینان کے ساتھ بیان کیا ہو عدالت اس بات کا خیال نہ کرے کہ یہ تقریر میری عدالت کی توہین مین ہے اگر عدالت کا فیصلہ میری راے کے برخلاف ہوا تو مین سمجھونگا کہ ابتدا سے مجھکو خیال خام تھا لیکن مجھکو یقین کامل ہے کہ آپ سب صاحب میری گفتگو کو بخوبی سماعت کرینگے۔

مائی لارڈ۔ جو اشتہار حضور ویسراے نے جاری کیا ہے اوسمین اس تحقیقات کی ایک حد کر دی ہے اوسمین یہ امر خاص لکھا ہے کہ کوئی تحقیقات زبردستی کی نہو صرف دو بات کی تحقیقات کیجاے کہ گیکواڑ نے رزیڈنسی کے ملازمون سے سازش کی یا نہین۔

دوسرے یہ کہ جو اتہام گیکواڑ کی نسبت ہے وہ صحیح ہے یا غلط۔ پس سوا ان دو امرون کی تحقیقات کے اور کسی امر کی تحقیقات نہوگی۔ مین نے ان دونون امرون پر اسواسطے ممبران کمیشن کا خیال رجوع کیا ہے کہ مین جانتا ہون کہ گیکواڑ جھوٹ اور بدذاتی کے ابر مین چھپا ہوا ہے مین بڑودے مین اسواسطے نہین آیا ہون کہ گیکواڑ کی پچھلی کارروائیون

پر عذر کرون نہ اسواسطے آیا ہون کہ جو حرکتین زمانہ گذشتہ مین گیکواڑے کی اونکو رد کرون
اون باتون کو یہان کے باشندے بخوبی جانتے ہون گے لیکن اسبات کا مین یقین کرتا ہون
کہ چند باتین گیکواڑ کی عمر مین ایسی ہوئین جنکی وجہ سے اونکو اور لوگون پر بھروسہ کرنا
پڑا اور خود کارروائی کرنے کا اونکو موقع کم ملا اور نہ ان باتون کا وہ انتظام کرسکے جنکا
انتظام اونکو کرنا چاہیے تھا - مین کہتا ہون کہ یہ بات صرف ہندوستان مین نہین ہے
بلکہ تمام ملکون مین ہے کہ اکثر رئیسون کے پاس خوشامدی اور بدذات نوکر ہوتے ہین وہ
نوکر رئیس کو لوٹنا اور دہوکا دینا چاہتے ہین اور جب اونکو موقع ملتا ہے اپنے ارادے
سے باز نہین آتے اور رئیس ایسے ہی لوگون پر زیادہ اعتبار کرتے ہین -
پس بغیر تامل اور غور کے ایسا خیال نہ کرنا چاہیے کہ اگر رئیس کے نوکرون نے کوئی حرکت
کی تو گویا خود رئیس نے اوسکو کیا - مین اسبارے مین کچھہ اور گفتگو نہ کرونگا کیونکہ مجھکو
اور امور مین تقریر کرنا باقی ہے - لیکن جو گفتگو کہ مین کرچکا اوس سے یہ بات ظاہر کرنا منظور
تھا کہ گیکواڑ کے مشیر کس طرح کے ہین - اون لوگون کو بخ کے معاملات مین بہت بڑا اختیار
تھا اب اسبات کا ملتجی ہون کہ بپاس انصاف جو صاحبان یوروپ کا مشہور ہے بلاتعصب
میری تقریر سنین - میری غرض پولیٹکل معاملات پر گفتگو کرنے کی نہین ہے کیونکہ حضور وسرا ے
نے جو کچھہ کارروائی کی ہے اوسمین پولیٹکل معاملات کا کچھہ ذکر نہین ہے اور حضور موصوف
عام پر ظاہر کرنا چاہتے ہین کہ ہندوستان کی عملداری کا انتظام عزت و آبرو سے ہو سکتا
ہے کہ سرکار برٹش کو اور کسی رئیس سے مخالفت ہو اور ایسے امر کا فیصلہ اس طرح سے ہو
کہ عام تہذیب یافتہ لوگ اوس سے خوش ہون پس حضور موصوف نے اس اجلاس مین
ایسے ایسے لوگون کو مقرر کیا ہے جو نہایت منصف مزاج ہین - یعنے ہندوستانی رئیسون کو
جو اپنے ہمعصر کی عادات سے بخوبی واقف ہین - دربارہ شہادت دروغ کے ممبران کا
خیال رجوع کرونگا اور اون لوگون کے روبرو ثابت کرونگا کہ جس قدر شہادتین
گذری ہین وہ محض غلط ہین اور لائق اعتبار کے نہین ہین ہندوستانی رئیسون کے
روبرو یہ بات پیش کرونگا کہ اونکو آج ایسے اختیارات دیے ہین اور اونپر راستی اور

انصاف کے کرنے کا بھروسہ کیا گیا ہے کہ جو کچھ وہ انصاف کرینگے اوس سے تمام ہندوستان مین دھوم ہو جاے گی۔ اور اپنے ہموطن لوگون سے مین یہ کہتا ہون کہ مجھکو آپ لوگون سے ہر طرح کی سوا در انصاف کی امید ہے چونکہ صاحب پریسیڈنٹ باشندہ انگلستان ہین اسوجہ سے مجھکو نہایت خوشی ہے اور جب وہ باشندہ انگلستان ہین تو ہر طرح سے اونکو آزادی حاصل ہے مجھکو توقع ہے کہ حضور پریسیڈنٹ راستی سے ہرگز منہ نہ موڑینگے اور بجز انصاف کے اور کچھ اپنے افسر کی طرف سے اونکو خیال نہوگا۔

مین اسبات پر نازان ہون کہ حکام یوروپین نہایت منصف مزاج ہوتے ہین اور سوا انصاف کے راستہ کے دوسری طرف نہین جھکتے ہین ایسے ممبرون کے سابقہ ہونے سے مین اپنے تئین نہایت خوش نصیب سمجھتا ہون گو میری زبان مین اس قدر طاقت نہین ہے کہ صاحبان کمیشن کے روبرو تقریر کرون مگر اون کے انصاف سے مجھکو بخوبی یقین ہے کہ میرے دل کا منشا بر آئے گا۔

مائی لارڈ حضور کو یاد ہوگا کہ ابتدا مین شہادت اس امر کی گذری تھی کہ گواہ سکھائے گئے لیکن بالفعل اسبارے مین گفتگو نہ کرونگا کیونکہ جو الزام گیکواڑ پر عاید کیا گیا ہے اوسمین گفتگو کرنا منظور نہین ہے۔

گیکواڑ پر جو زہر خورانی کا جرم عاید کیا گیا ہے البتہ اوسکی نسبت مجھکو گفتگو کرنا ضرور ہے۔ مین نے پولیس کی طرف خیال رجوع کیا تھا۔ مین دیکھتا ہون کہ پولیس والونکی نسبت کوئی قانون نہین ہے اور جو اظہار پولیس مین ہوتے ہین اوسکی نسبت بھی کوئی قاعدہ نہین ہے قاعدہ عام یہ ہے کہ جو اظہار پولیس کے روبرو ہون جبتک اونکی صداقت دوسرا شخص نہ کرے وہ شہادت مین تصور نہین کیے جاتے اس لیے اگر کوئی آدمی پولیس کے روبرو کسی بات کا اقرار کرے تو وہ اعتبار کے لائق نہین ہے جبتک کہ دوسرا شخص اوسکو تصدیق نہ کرے اسبات کا واضعان قانون کو بڑا خوف ہے کہ گواہون کو پولیس والون سے بہت بڑی عبرت ہو جاتی ہے۔ ہندوستان کے پولیس والون کو ہر طرح کا اختیار دیا گیا ہے جو وہ چاہتے ہین کرتے ہین پس ایک قانون ایسا جاری ہونا چاہیے۔

جسمین پولیس کے اختیارات محدود کردیے جاٸین مین نہین دیکھتا کہ کوئی جج یا مجسٹریٹ پولیس کے اختیارات کو روک سکے اونے اونے پولیس کا سپاہی جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس مقدمہ مین مین نہین کہہ سکتا ہون کہ کس قدر لوگ حراست مین رہے جنکی نسبت پولیس والے کہتے ہین کہ بنظر تحقیقات مقدمہ کے وہ لوگ حراست مین رکھے گئے پس جس صورت مین کہ اونکو ایسے لاانتہا اختیار حاصل ہین تو خواہ مخواہ لوگون کے دلون مین کس قدر عبرت ہوگی ظاہر ہے کہ کوئی شخص اپنے گھر اور اپنے جسم کو اپنا نہین کہہ سکتا جسوقت پولیس والا چاہے گرفتار کرے اور جتبک چاہے اوسکو حراست مین رکھے بظاہر اسکا کوئی علاج نہین ہے کوئی مجسٹریٹ ہمین مداخلت نہین کر سکتا ہے مجسٹریٹ کو اختیار نہین دیا گیا کہ ایسی باتون مین مداخلت کرے یا اوس شخص کو کچھ ہرجہ دے جو حراست مین رہا ہو۔

میرے نزدیک شاید یہی قانون ہندوستان کا ہے ہمین شک نہین کہ بڑودے مین بھی یہی کارروائی ہوتی ہے ہمنے اکثر دیکھا ہے کہ پولیس کو جن لوگون کی شہادت دلانا منظور تھی اون کے ساتھ ایسا ہی کیا خصوص اس مقدمہ مین اونکی کارروائی ظاہر ہے مجھکو پولیس کی کارروائی پر اکثر گفتگو کرنا پڑے گی لیکن ایک بات ممبران کمیشن کے ذہن نشین کرنا چاہتا ہون وہ یہ ہے جس سے بہت بڑی ناانصافی کا احتمال ہے۔ کہ ایک افسر پولیس مقدمے کے قائم کرنے کا مجاز ہے اور مجرم کو سزا ہونے کے واسطے وہ ہر طرح کی کوشش کرتا ہے اور نیز ایسے افسر پولیس کو اظہار لینے کا اختیار ہے اور وہ اظہار لائق شہادت کے سمجھے جاتے ہین آدمی کی خاصیت یہ بھی ہے کہ جب کسی امر مین کوشش کرتا ہے یا کسی چیز کے پیچھے دوڑکر اوسکو پکڑتا ہے اگر وہ چیز اوس کے ہاتھ نہین آتی ہے تو دھوکے سے پکڑنا چاہتا ہے پولیس کے کانسٹبل بھی آدمی ہین جب اون مین بشریت ہے وہ بھی ایسی ہی کوششین کرتے ہون گے یہ بات درست نہین ہے کہ ایک کاغذ جوڈیشل کے محکمے کا ایسے ایسے لوگون کے سپرد کیا جاے جن کے مزاج مین وہ باتین ہون جنکا مین ذکر اوپر کر چکا ہون جس شخص کے مزاج مین تعصب ہو اوسکو ایسے معاملات نہ سپرد کیے جاٸین اکثر اظہار جو ہمنے دیکھے اون سے یہ بات ظاہر ہے کہ زبردستی اظہار لیے گئے اور جو اصلی بیان تھا وہ اون

اظہارات مین نہین ہے ہر چند صدہا جھوٹ بولے گئے لیکن جھوٹ کا جھوٹ ہی رہا ان باتونکی صداقت مین اچھی طرح سے کر سکتا ہون اور میرے بیان سے آپ صاحبون کو بخوبی معلوم ہو جاے گا کہ میرا بیان صحیح ہے ہر ایک اظہار مین پولیس کی کارروائی معلوم ہوتی ہے۔ مائی لارڈ۔ اب ایک دوسرا معاملہ پیش کر کے صاحب پریسیڈنٹ کا خیال رجوع کرتا ہون وہ باتین قانون اور انصاف کے متعلق ہین اکثر لوگ اپنے گھرون مین باہم گفتگو کیا کرتے ہین کہ کچھ شک نہین کہ فلان شخص واقعی مجرم ہے پس ایسے ہی خیالات صاحبان انگریز کی جمعیتون مین ہین جو آج کل بڑودے مین مقیم ہین اب اون سے یہ بات دریافت کرنے کے قابل ہے کہ وہ کسوجہ سے جانتے ہین کہ وہ واقعی مجرم ہے جب اون سے دریافت کیا جاے گا تو اونکو معلوم ہو جاے گا کہ ہمارا خیال غلط تھا۔

مین نے اکثر دیکھا ہے کہ لوگ اس قسم کے خیالات بیان کرتے ہین گو اونکو اصل حال سے کچھ واقفیت نہین اکثر مین نے یہ بھی دیکھا ہے کہ خیالی باتون کو واقعی باتین تصور کرتے ہین اور اون خیالی باتون کو تحقیق نہین کرتے عدالت کے روبرو بارہا ایسی باتین پیش ہوتی ہین جو محض خیالی ہین اور اونکی نسبت دریافت نہین کیا جاتا کہ اونکی اصلیت کیا ہے اسبات کے کہنے سے میری غرض اوس بیان سے ہے جو لوگ بیان کرتے ہین کہ ہم فلان جرم مین فلان شخص کے ساتھ شریک تھے مین جانتا ہون کہ جب لوگ اس طرح کا بیان کرین تو بخوبی تحقیقات کیجاے خصوص اس مقدمہ مین لوگون کی خیالی شہادت نہ تسلیم ہو جبتک کہ بخوبی سمجھ نہ لیجاے مین جانتا ہون کہ تمام انگریزی عدالتون مین بلکہ اون عدالتون مین بھی جہان بموجب قانون سرکار انگریزی کے کارروائی ہوتی ہے قاعدہ ہے کہ جو شخص اپنے تئین مجرم کا شریک ظاہر کرتا ہے اوسکی شہادت کی سماعت نہین ہوتی جبتک کہ اوس کے بیان کی بخوبی تصدیق نہو جاے۔ یہ بات نہایت ضرور اور لائق غور کے ہے۔ اسبارے مین پھر بھی مین گفتگو کرونگا کوئی قانون ایسا نہین ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے تئین شریک مجرم قرار دے اور بیان کرے تو اوسکے بیان پر جسکی نسبت مجرم ہونے کا اتہام ہے وہ سزا سے بری نہین رہ سکتا بلکہ اوسکو بھی سزا ہوگی۔

صاحب چیف جسٹس اس بات پر بخوبی غور کرین گے کیونکہ یہ بہت بڑی بات ہے۔ امید ہے کہ میری اس رائے سے تمام قانون دان لوگون کی رائے متفق ہوگی۔

لازم نہین ہے کہ جو شخص دوسرے کی نسبت گواہی دیتا ہو اوسکی گواہی مجرم کے روبرو لیجاے مثلاً ایسے معزز گواہ کا دستیاب ہونا جسنے دیکھا ہو کہ راوجی نے کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین زہر ڈالا بہت مشکل ہے اگر ایسا کوئی گواہ ملتا تو اوس سے راوجی کی نسبت جرم ثابت ہوتا نہ گیکواڑ کی نسبت میرے نزدیک دمودر پنت کا اظہار کچھ صحیح نہین ہے اور شاید صحیح ہو کہ اوسنے نورالدین سے سنکھیا منگوائی اور نورالدین سے اوسکی صداقت کیجاتی یا اون لوگون سے تصدیق کیجاتی جس سے کہ ہیرے خریدے گئے تو ان باتون سے دمودر پنت کی نسبت جرم ثابت ہوتا نہ گیکواڑ پر آپ شہادت مین اول سے آخر تک دیکھینگے نہ کوئی گیکواڑ کی لکھی ہوئی چٹھی ہے۔ نہ کسی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ گیکواڑ خود زہر خورانی مین شریک تھے اور کسی معزز گواہ نے صاف صاف نہین کہا کہ اس زہر خورانی مین گیکواڑ کو کچھہ تعلق تھا اسبارے مین مجھکو بہت طول طویل گفتگو کرنا پڑے گی مین کمیشن کے روبرو ثابت کرونگا کہ گواہون کی شہادت اعتبار کے لائق نہین ہے مین کمیشن کے روبرو ایسی تحقیقات نہ پیش کرونگا جسکو ممبران کمیشن سماعت نہ کرین یا اوسکو تقریر منطقی کہین مین وہی تقریر پیش کرونگا جو قانونی اور لائق سماعت ہے لوگون کو مین نے اکثر کہتے ہوے سنا ہے کہ بیرسٹر اور قانون دان صرف زبانی تقریر کرتے ہین اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ ایسی گفتگو کرنا چاہیے جو عام کی سمجھہ مین آوے نہ ایسی گفتگو کرنا چاہیے جسکو کوئی نہ سمجھہ سکے میرا خاص منشا یہ ہے کہ میری بات کو ہر شخص سمجھے بلکہ اس مقدمہ کی نسبت تو خاص حکم یہ ہے کہ بالکل قانونی کارروائی نہو اور اس طرح سے کارروائی کیجاے کہ جس غرض سے کمیشن جمع ہوئی ہے وہ مطلب حاصل ہو اسبارے مین گفتگو کو زیادہ طول دینا نہین چاہتا جس حالت مین کہ اجکل گیکواڑ مین اوسکو مین بیشتر بیان کرچکا ہون جن لوگون کی وجہ سے اونکی یہ نوبت ہے وہ اس حالت کے ذمہ وار قصوروار ہونگے یقین ہے کہ ایسے لوگون کی کارروائی سے کمیشن مین

کچھ فرق نہوگا مگر اونکی کارروائی پر صرف اس قدر گفتگو کرونگا جس سے بجویز کمیشن کو مدد ملے - اب اس امر پر ممبران کمیشن کا خیال رجوع کرتا ہون کہ جیسے سرکار نے گیکواڑ کی جایداد قرق کرلی ہے اور جسکی نسبت سر لوئیس پیلی صاحب رزیڈنٹ نے کہا تھا کہ تھوڑے عرصے کے بعد واگذاشت کردیجاے گی - لیکن ابتک واگذاشت نہین ہوئی اور گیکواڑ بہت تنگدست ہین حتی کہ وہ مقدمہ کی تردید بھی جیسا کہ چاہیے نہین کرسکتے فی الحال وہ نہایت تکلیف کی حالت مین ہین اس قدر اشارہ کمیشن کے غور کرنے کے واسطے کافی ہوگا مگر مین نہایت عاجزی کے ساتھ کمیشن کے روبرو یہ امر پیش کرتا ہون کہ کمیشن اسبات پر بخوبی لحاظ کرے کیونکہ گیکواڑ حلف دروغ آدمیون کے حلقے مین ہین - اور ممبران کمیشن کو خیال کرنا چاہیے کہ جب سے کرنیل میڈ صاحب کی کمیشن نے نشست کی تھی اوسوقت سے میرے موکل نے کیسی کارروائی کی اوس کمیشن مین جو کچھ کارروائی ہوتی تھی میرے اور کمیشن کے نزدیک اوسکا دریافت کرنا مناسب نہین ہے کیونکہ وہ تحقیقات ایسے شخص کی ہے (یعنے کرنیل میڈ صاحب) جو نہایت لائق افسر ہین اور اونکا فیصلہ لائق انگشت نمائی کے نہین ہے - صاحب موصوف نے حضور رسیاے کو جو کچھ مدد دی وہ بہت عمدہ طور سے دی ہوگی لیکن بعد برخاست اوس کمیشن کے جو گیکواڑ نے کارروائی کی اوسپر خیال کرنا چاہیے اور جب سے کمیشن ختم ہوئی اوسوقت سے دیکھنا چاہیے کہ گیکواڑ کا چال چلن کیسا رہا اور اونھون نے اپنی رعایا کی بہبودی کے واسطے کیا کیا انتظام کیا -

جب پہلے کمیشن کی نشست ہوئی تھی شاید وہ بھی بوجہ ملازمان گیکواڑ کے کارروائی کی تھی کوئی خاص تعلق گیکواڑ کا اوس سے نتھا اوس کمیشن مین جو کچھ فیصلہ ہوا اچھا ہوا لیکن مین آپ سب صاحبون سے دریافت کرتا ہون کہ جو شخص ایسے بڑے جرم کا مرتکب ہو جسکا اتہام گیکواڑ پر ہے وہ ایسی ہی کارروائی کرے گا جیسی کہ فی الحال گیکواڑ نے کی ہے نہین ہرگز نہین کرے گا گیکواڑ نے کل کارروائی برخلاف اوسکے کی ہین اگر کوئی شخص کسیکی جان کا دشمن ہوتا ہے تو اپنی دشمنی کو ظاہر نہین کرتا ہے کیونکہ اگر ظاہر کرے گا تو سب لوگونکو معلوم ہوجاے گا - اگر گیکواڑ کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے کا ارادہ کرتے تو وہ اون سے

نہایت محبت کرتے اور جن کاغذات سے شک پایا جاتا فوراً چاک کر ڈالتے اور کوئی بات ایسی باقی نرکھتے جس سے کسی بات کا پتہ لگتا لیکن گیکواڑنے سب باتین صاف طور سے کین اون کے پاس ایک خریطہ حضور ویسراے کا بعد رپورٹ کرنیل میڈ صاحب کے پہونچا کرنیل میڈ صاحب نے اپنی رپورٹ مین بعد تحقیقات کیا حقہ کے لکھا تھا کہ گیکواڑ کو کچھہ عرصہ تک اور مہلت دیجاے اور اون سے شرط لیجاے کہ عمدہ انتظام کرین پس حضور ویسراے نے آخر ۱۸۷۵ع تک مہلت دی تا کہ گیکواڑ عمدہ انتظام کرین۔

گیکواڑ کو اوس خریطے کے آنے سے اطمینان ہو گیا تھا کہ حضور ممدوح بخوبی انصاف کرینگے اور عمدہ انتظام کا موقع دینگے پھر گیکواڑ کو کیا غرض تھی کہ فیل نابت کرنے اپنی لیاقت عمدہ انتظام کے ایسی حرکت کے مرتکب ہوتے۔ سر لویس پیلی صاحب نے اپنے اظہار مین بیان کیا ہے کہ گیکواڑ ہر ایک میری تقریر کو سنتے تھے اور اوسپر عمل کرتے تھے اور حضور ویسراے نے جو جو ہداتین کین اونپر عمل کرنا چاہتے تھے۔

جب سے سر لویس پیلی صاحب یہان مقرر ہوے وہ کسیطرح سے گیکواڑ سے ناخوش نہین ہوے لہذا خیال کیا جاتا ہے کہ اگر کرنیل فیر صاحب بلا سختی کے عمدہ انتظام کرانا چاہتے تو بھی ممکن تھا۔ کرنیل فیر صاحب سے بڑھ کر کوئی بدتر شخص رزیڈنسی کے عہدے کے واسطے دوسرا ہنوگا اونھون نے نہایت خراب کارروائی کی اور بغیر سوچ سمجھے ہر کام کو کر بیٹھتے تھے گیکواڑ کو اونکی حرکات کی شکایت کرنے کو بہت بڑا موقع تھا مجھکو ایک شمہ اوسکا جو دریافت ہوا وہ یہ ہے کہ فیر صاحب ہر وقت وہر لحہ بھاؤ پونا کرسے باتین کیا کرتے تھے اور اوس سے بہت بڑی دوستی کا برتاؤ رکھتے تھے اور یہ شخص گیکواڑ کا دشمن جانی تھا۔ اس صورت مین گیکواڑ کو کس طرح یقین ہوتا کہ میرے معاملے مین انصاف ہوگا اور مین بھی یہ بات جانتا ہون کہ ایسی حالت مین گیکواڑ کو یقین ہونے کی وجہ تھی گو کرنیل فیر صاحب لکھتے ہین کہ بھاؤ پونا کر نہایت معزز اور راست باز آدمی ہے لیکن میری راے اون کے بیان سے بالکل خلاف ہے مین اوسکو ایک جاسوس سمجھتا ہون وہ ہمیشہ گیکواڑ کے برخلاف باتون کی تلاش رکھتا تھا گو یہ بات صحیح ہو کہ کرنیل فیر صاحب اوسکو خبرون کے سنانے کے واسطے کچھہ روپیہ نہین

دیتے تھے لیکن کرنیل فیر صاحب کا اوسکو منہ لگانا اوسکی جیب روپیون سے بھرنے کیواسطے
کافی تھا کیونکہ لوگ جانتے ہونگے کہ یہ شخص صاحب کے کان مین باتین کرتا ہے اور جب
اوسکی باتون کو سنتے ہین یہ بہت بڑا شخص ہے گیکواڑ جانتے ہونگے کہ ایسے شخص کے ہاتھ
مین کرنیل فیر صاحب کی نکیل ہے جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے اور جو باتین کرنیل
فیر صاحب میرے برخلاف کرتے ہین اسی شخص کے کہنے سے کرتے ہونگے گیکواڑ نے جو ۲۔
نومبر کو خریطہ لکھا اوسکی تحریر سے کوئی تعجب کی بات نہین ہے ۔ میران کمیشن کو سب تاریخین
یاد ہونگی مگر مین صرف تذکرۃً اونکو بیان کرتا ہون کیونکہ ۲۔ نومبر لائق یاد رکھنے کے
ہے یہ خریطہ خوب غور و تامل کے بعد لکھا گیا کیونکہ اوسکی عبارت نہایت عمدہ ہے اور اوسمین
ایسی دلیلین پیش کی گئی ہین کہ بجز منظوری کے حضور ولیسرائے کو اور کوئی چارہ نتھا اوسمین
دو تین مقدمون کی نظیرین بھی دی گئی ہین اور کئی مقدمون کا تذکرہ ہے جسمین ناانصافی
ہوئی ۔ بیس گواہون کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ ادہر یہ خریطہ تیار ہوتا تھا اور دوسری
طرف سنکھیا اور ہیرا پیسا جاتا تھا اور ایک بوتل مین اور ایک شیشی مین دوا تیار ہوتی
تھی جسکا ذکر بجز الف لیلہ کے اور کہین سنا نہین گیا ۔ ایسی بات کا ذکر اونیسوین صدی
مین سنا جانا نہایت تعجب کی بات ہے کہ گیکواڑ پر یہ تہمت ہے کہ وہ بد معاشون سے ملتے
تھے اور راؤن کو کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے کی ترغیب دیتے تھے اور بیان ہے کہ یہ
ترغیب اوسوقت گیکواڑ نے دی تھی جبکہ خریطہ بھیج چکے تھے اور جواب کے منتظر تھے اسکا
ذکر مین پھر کرونگا اور اوسوقت مفصل حال بیان کرونگا مجھکو ابھی بہت بڑی بڑی
باتون کا ذکر کرنا ہے مین امید کرتا ہون کہ جو مجرم اصلی ہے اوسکا پتہ لگجاوے ۔
فی الحال گیکواڑ کے ذمہ جو الزام لگایا گیا ہے وہ کسیطرح سے ثابت نہین ہوتا کہ وہ مرتکب
اوسکے ہوئے ہون جب حضور ولیسرائے کے پاس خریطہ پہونچا تو فورًا گیکواڑ بڑودہ کو
حضور موصوف نے جواب دیا اگر گیکواڑ صاحب رزیڈنٹ کو زہر دیتے تو اونکو کچھ حال
دریافت کرنے کی کیا ضرورت تھی اور اگر درحقیقت گیکواڑ نے زہر دیا تو اس تحقیقات
کرنے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ اونھون نے ملکہ معظمہ کے قائم مقام کی نسبت ایسی حرکت

کی اور سرکار کو اس قدر اہتمام کی ضرورت تھی لیکن میرے نزدیک تحقیق نہین ہے کہ زہر
دیا گیا کیونکہ حسب علانیہ بیان دونون صاحب رزیڈنٹ سے اس قدر رنجش تھی کہ اونھون
نے صاحب رزیڈنٹ کی تبدیلی کے واسطے خریطہ بھیجا تھا تو پھر زہر دینے کی کیا حاجت تھی
یہ بات بھی غیر ممکن معلوم ہوتی ہے کہ جب گیکواڑ خریطہ روانہ کر چکے تھے تو بغیر انتظار جواب
کے زہر دینے اور انصاف ہونے کی کوشش نہ کرتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر مین زہر دونگا
تو جو درخواست خریطے مین مین نے کی ہے وہ منظور نہوگی اور وہ یہ بات بھی جانتے تھے
کہ اگر اس رزیڈنٹ کو مین نے مار ڈالا تو دوسرا رزیڈنٹ مقرر ہو جائے گا اور چونکہ اونکی
تبدیلی کے واسطے خریطہ روانہ کیا گیا تو زہر دینے کی کیا ضرورت ہے اور گیکواڑ یہ بھی خوب
جانتے تھے کہ اگر مین زہر خورانی مین شریک ہونگا تو بروقت تحقیقات کے مجھکو کیسی مشکلین
درپیش ہونگی اور تحقیقات کے بعد بحالت ثبوت اوسکا کیا نتیجہ ہوگا۔

اب گیکواڑ کی کارروائی پر غور کرنا چاہیے کہ جب سر لوئیس پیلی صاحب نے اون سے کہا کہ
تمپر کسیطرح کی نگرانی نہین ہے جو چاہو کرو اور تمھارے انتظام مین کچھ تعرض نہوگا تحقیقات
ہوتی ہے جو خاص مجرم دریافت ہوگا وہ گرفتار کیا جائے گا اوسوقت دمودر پنت اونکا
سکرتر بھی زیر حراست تھا گو دمودر پنت کیسا ہی آدمی ہو لیکن چالاکی اور زود فہمی مین
اوسکے شک نہین وہ ضرور گیکواڑ سے کہتا کہ راوجی اور نرسو گرفتار ہو گئے ہین اور تحقیقات
ہو رہی ہے اوسوقت گیکواڑ کے پاس روپیہ تھا اور ہر طرح سے اون کو اختیار تھا۔

اوس زمانے مین اونھون نے ایسی کارروائی نہین کی جیسا کہ کوئی قصوروار آدمی
کرتا ہے بلکہ ایسی کارروائی کرتے رہے جیسا کہ کوئی بے قصور شخص کرتا ہے اور یہ بات ظاہر
نہین کی گئی کہ نرسو اور راوجی سے اوس زمانے مین مہاراجہ صاحب نے کچھ باتین کین اور
نہ کسی نے یہ بیان کیا کہ مہاراجہ صاحب نے بذریعہ اپنے معتبر آدمیون کے اونکو علیحدہ کر دینا چاہا
نہ یہ ظاہر کیا کہ مہاراجہ صاحب نے رشوت دینے کا ارادہ کیا ہو اگرچہ جرم اونکی نسبت
صحیح ہے تو وہ اسطرح بیٹھے رہے جیسے کوئی شخص دیدہ و دانستہ سرنگ پر بیٹھا ہے اور اپنے
اوڑ جانے کا کچھ خوف نہین کرتا ہے ہمیشہ وہ سر لوئیس پیلی صاحب سے ملتے رہے اور اپنی

ریاست کے انتظام کے واسطے عمدہ کرنے کی کوشش کرتے رہے اور کل کام حسب صلاح فیر صاحب کے کرتے تھے بابت حضور ویسرائے کے کرتے تھے روزمرہ کے کام مین اون کے کچھ فرق نہین آیا جب وہ مسٹر لوئیس پیلی صاحب کی ملاقات کو جاتے تو ہمیشہ وہان نرسو اور راوجی کو دیکھا کرتے تھے جو خفیہ کارکن گیکواڑ کے مشہور ہین لیکن گیکواڑ نے اون سے کوئی بات نہین کی اور اس طرح پر ہر ایک کارروائی کرتے ہے جس طرح کہ کوئی بیقصور شخص بے اندیشانہ کیا کرتا ہے یہ بات مسٹر لوئیس پیلی صاحب کی شہادت سے صاف ظاہر ہے کیونکہ اونہون نے گیکواڑ کو تحریر کیا کہ سالم اور یشونت راو کو بھیجدو اونہون نے فوراً دونون کو بھیجدیا اوس خط کتابت پر میرا ان ہمیشہ غور کرتے ہین۔

مسٹر لوئیس پیلی صاحب نے ظاہر کردیا تھا کہ وہ دونون شخصون کو کسواسطے بلاتے ہین آپ یہ بات دیکھنا چاہیے کہ گیکواڑ نے اون دونون آدمیون کو بے تامل بھیجدیا اگر درحقیقت زہر دیا تھا تو اوسکو دونون شخصون کے بھیجنے مین ضرور خیال ہوتا بلکہ گیکواڑ نے اون سے کہدیا تھا کہ جو کچھ تم سے دریافت کیا جاے اور اوسکو تم جانتے ہو بیان کردو یہ بات بھی ظاہر ہے کہ سالم اور یشونت راو کو کسی شخص نے ترغیب بھی نہ دی تھی اور اسبات پر خیال کرنا چاہیے کہ سرکاری قانون کیا ہے اور افسران پولیس کس تشدد سے تحقیقات کرتے ہین۔ ہرچند لوگون نے بیان کیا کہ گیکواڑ کا ارادہ کرنیل فیر صاحب کے مارڈالنے کا تھا لیکن عجیب بات ہے کہ اس مقدمے کی تحقیقات مین اونہون نے کسیطرح کی مداخلت نہین کی۔ نہ لوگون کو رشوت دی اور نہ کسیکو کچھ سکھایا کہ فلان بات اس طرح سے کہنا بلکہ سالم اور یشونت راو کو بھیجدیا اور خود بھی لکھ بھیجا کہ جو بات میرے لائق ہو اوس کے انجام کے واسطے مین موجود ہون ابتداء سے انتہا تک گیکواڑ کی طرف سے کوئی کارروائی ایسی نہین ہوئی جس سے معلوم ہو کہ اون کے ذمہ کچھ قصور ہے اور کسی امر کو وہ پوشیدہ کرنا چاہتے ہین۔

مائی لارڈ۔ اب اسبات پر آپکا خیال رجوع ہونا چاہیے امید ہے کہ آپ گیکواڑ پر رحم کرینگے۔ جس زمانے مین کہ مقدمہ کی تحقیقات ہوئی تھی سالم اور یشونت راو گیکواڑ کے نوکر

اون کے محکوم تھے اگر اون دونون شخصون کو گیکواڑ کبھی علیحدہ کر دیتے تو کچھ مشکل بات
نتھی سو اسکے گواہون کے بیان سے ثابت ہوا کہ کچھ کچھ روپیہ آیا وغیرہ کو خبرون کے
ملنے کے واسطے اگست اور ستمبر مین دیا گیا جب گیکوار خبرون کے ملنے کے واسطے روپیہ
خرچ کرتے تھے تو کیا اون لوگون کو روپیہ نہین دے سکتے تھے جنکو کرنیل فیر صاحب کے
مار ڈالنے کے واسطے آمادہ کیا تھا اون لوگون کو روپیہ کا دیا جانا کسیکے بیان سے ظاہر
نہین ہوا اور شہادت مین ایک عجیب بات یہ ہے کہ نرسو اور راوجی نے کبھی گیکواڑ سے
روپیہ طلب نہین کیا شاید اسواسطے نہ مانگا کہ اگر ہم روپیہ صرف کرینگے تو ہمکو حساب
دینا پڑیگا اور سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ اس رئیس نے اپنے تئین صرف پانچ چھہ
آدمیون کے سپرد کر دیا اور ہر شخص سے کہتا تھا کہ ایسی تدبیر کرو تاکہ کرنیل فیر صاحب
کو زہر دیا جاے اس صورت مین گیکواڑ نے گویا اپنے ذمے مقدمہ لیا تھا انکو کیا ضرورت
تھی کہ ہر شخص سے اپنا دلی حال بیان کرتے اس ارادے کے پورا ہونے کے واسطے ایک
شخص کافی تھا پانچ چھہ آدمیون کے جمع کرنے سے کیا غرض تھی یہ بات بالکل خلاف عقل
معلوم ہوتی ہے کہ گیکواڑ نے ایسا کیا ہو نرسو کی شہادت سے ظاہر ہے کہ وہ راوجی کے
درمیانی شخص رہا راوجی نے جس قدر جھوٹ بولا اوسنے اونکی صداقت کی جب اوسکو
گیکواڑ کے پاس لاتے تھے تو گیکواڑ کو اوس سے کوئی فایدہ نہین ہوا جس قدر کارروائی
کی تو حسب بیان راوجی کے خود راوجی نے کی معلوم ہوتا ہے کہ نرسو خواہ مخواہ جرم مین
شریک ہوتا ہے اور نرسو نہایت کمبخت آدمی معلوم ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ مین اپنی بدنصیبی
سے ایسی ایسی باتون مین پھنس جاتا ہون ہر قدم پر اوسکو پھندے نظر آتے ہین وہ
اپنے قصور کو بڑی ندامت سے ظاہر کرتا ہے یہ شخص اپنے تئین بڑا خدا پرست ظاہر کرتا ہے
یہ مقدمہ اس قدر طول طویل ہے کہ مجھکو خوف ہے کہ کوئی بات چھوٹ نہ جاے لیکن مین
اس بات کا بخوبی خیال رکھونگا امید ہے کہ اگر مجھسے کوئی غلطی ہو تو آپ سب صاحب
اوسکو بتا دین۔ بر وقت شروع ہونے مقدمے کے جو ایڈوکیٹ جنرل نے اسپیچ کہی تھی
اب اوسپر سب صاحبون کا خیال رجوع کرتا ہون۔ صاحب موصوف کی اسپیچ درحقیقت

نہایت عمدہ اونکا عہدے کی لیاقت کے موافق تھی صاحب موصوف نے اونہین کسی بات پر زیادہ تعصب ظاہر نہین کیا بلکہ نہایت حلم اور استقلال کے ساتھ کیمی تھی۔

مجھکو گیکواڑ کی طرف سے اوس اسپیچ مین کوئی شکایت نہین ہے بلکہ جہانتک ممکن تھا صاحب موصوف نے مجھکو مدد دی۔ اب مین مطلب کی طرف متوجہ ہوتا ہون جسوقت کہ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اسپیچ کہی تھی اور درخواست کی تھی کہ ممبران کمیشن گیکواڑ پر جرم قایم کرکے سزا تجویز کرین۔

اونھون نے اپنے نزدیک گیکواڑ پر دو جرم قایم کیے تھے لیکن اونھون نے اپنی تمام اسپیچ کی کوئی وجہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دینے کی نہین بیان کی شاید دیدہ و دانستہ اس بات کو اونھون نے بیان نہین کیا پس اب مین بیان کرتا ہون کہ گیکواڑ کو کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے کی کوئی وجہ نتھی شاید ایڈوکیٹ جنرل میرے دوست نے اوسکی وجہ بخوبی دریافت کی ہوگی لیکن جب کچھ دریافت نہوا اس سبب اونھون نے اپنی اسپیچ مین تذکرہ کیا کہ گیکواڑ نے رزیڈنسی کے ملازمون کو ترغیب دی اونھون نے یہ بیان نہین کیا کہ آیا نرسو اور راوجی سے باہم کیا واسطہ تھا ایڈوکیٹ جنرل نے اپنی اسپیچ مین ایک شخص جسکا نام پیدرو ہے ذکر کیا کہ آیا وغیرہ ملازمون کی ایک صلاح تھی اور پیدرو کی اور صلاح تھی پیدرو کرنیل فیر صاحب کا خانسامان ہے اور ۲۰ برس سے اون کے پاس نوکر تھا پیدرو کے اظہار پر اگر غور کیا جاوے تو اوسکے بیان سے گیکواڑ اوس جرم سے بری ہوتے ہین جو اون کے ذمہ عاید کیا گیا ہے لہذا یہ بات قابل غور ہے کہ ایڈوکیٹ جنرل نے اپنی اس اسپیچ مین پیدرو کی نسبت کس طرح ذکر کیا ہے اونھون نے دیدہ و دانستہ پیدرو کا ذکر اس طرح کیا کہ یہ شخص نہایت عزت دار اور لائق اعتبار کے ہے مین بھی کہتا ہون کہ ان تمام جھوٹی گواہون مین جنھون نے عدالت کے روبرو شہادت دی ہے پیدرو کی شہادت پر کسیطرح کا اعتراض نہین ہوسکتا اگر پیدرو کی گواہی صحیح تصور کیجاوے تو یہ مقدمہ ختم ہوگیا اور جو کچھ گواہون نے جھوٹی گواہی کا محل کھڑا کیا ہے وہ بالکل گرجاوے گا۔

راوجی جو جھوٹے گواہون کا سرگروہ ہے اوسکی گواہی حرف بحرف غلط ثابت ہو گئی ہی راوجی اور پیدرو کے بیان مین کس قدر اختلاف ہے ۔ پیدرو شاہد ہے جس نے کرنیل فیر صاحب کا معتبر نوکر تھا اوسکے عزت دار ہونیکے صاحب ایڈوکیٹ جنرل بھی مقر ہین اوسنے کمیشن کے روبرو بیان کیا کہ راوجی نے میری نسبت جو کچھ بیان کیا وہ غلط ہے اور سراسر اوسکی بناوٹ ہے ۔

مائی لارڈ ۔ میری زبان نہین کہ راوجی کی شہادت کس طرح ہے گو کہ پیدرو کی گواہی نے راوجی کی شہادت کو بالکل توڑ دیا اور ایڈوکیٹ جنرل کی قابلیت بھی اسکو قائم نہین رکھ سکتی اب یہ بات معلوم ہونا باقی ہے کہ آپ کی راے بھی اس امر مین میری راے سے مطابق ہے یا نہین ۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل اپنے کلام کی طرف سے اس امر مین بخوبی اسپیچ کرین گے اور پیدرو کی شہادت کا اچھی طرح تذکرہ کرین گے ۔

میرے نزدیک ایڈوکیٹ جنرل ہزار تقریر کرین گے مگر ممبران کے ذہن نشین کرنا نہایت مشکل ہوگا کہ آیا ممکن ہے کہ پیدرو کی شہادت پر یقین کیا جاوے یا راوجی کی گواہی صحیح سمجھی جاوے اور طرفہ ماجرا یہ ہے کہ پیدرو کی شہادت ابتدا آوبمبی کے ایک جسٹس آف دی پیس اور ڈپٹی کمشنر پولیس مسٹر ایڈگنٹن صاحب نے لی تھی اس لیے پیدرو اور راوجی کی گواہی مین دیکھنا چاہیے کہ کس قدر اختلاف ہے ممکن نہین کہ دونون کی گواہی پر یقین کیا جاوے ضرور ہے کہ ایک شخص کی گواہی جھوٹ اور دوسرے کی شہادت صحیح ہو ۔ پیدرو کی گواہی مین مجھکو کوئی بات کہنا باقی نہین ہے لیکن راوجی کی گواہی پر مجھکو اعتراض ہے راوجی کی نسبت صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اوسکا معزز ہونا نہین کہا ۔ ایڈوکیٹ جنرل نے بروقت شروع ہونے مقدمے کے اپنی اسپیچ مین بیان نہین کیا کہ کرنیل فیر صاحب کو شروع مین زہر دیے جانے کا ارادہ کب ہوا راوجی نے اپنی گواہی مین اول اپنے ارادون کا بخوبی اظہار دیا کہ مجھکو تاریخین یاد نہین ہین مگر کمیشن کے روبرو تاریخین پھر بیان کرونگا لیکن عجیب بات ہے کہ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اسکا تذکرہ نہین کیا شاید اتفاقاً اون سے یہ بات

چھوٹ گئی یا دوست مذکور (صاحب اڈوکیٹ جنرل) نے یہ سمجھا ہوگا کہ راوجی کا بیان
اس قدر بے بنیاد ہے کہ کمیشن کے روبرو اوسکا تذکرہ نہ کرینگے اگر صاحب اڈوکیٹ جنرل
کا یہی خیال تھا تو نہایت درست ہے صاحب موصوف ستمبر کے حملہ کا ذکر نہین کرتے ہین
اونھون نے صرف ۶- اور ۷- نومبر کے حملون کا ذکر کیا اور ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ
راوجی نے اپنے اظہار مین ۶- اور ۷- نومبر کا ذکر نہین کیا بلکہ اوسنے کہا ہے کہ مین نے ۶-
اور ۷- نومبر کو زہر نہین ڈالا لیکن تاہم کرنیل فیر صاحب کی حالت ایسی ہی ہوگئی جیسا کہ
زہر کھانے سے ہوتی ہے اگر ۶- ۷- نومبر کو زہر دیا گیا تو چکوترے کے شربت مین دیا گیا ہوگا
راوجی کا بیان ہے کہ جو پوڑیان مجھکو ملی تھین اونکو مین نے ۹- نومبر کو شربت مین ڈالدیا
کچھ شک نہین کہ اکثر جھوٹ کے بولنے والے اپنی بات کو بھول جاتے ہین اور دروغ گو
آدمی بڑے بھولکڑ ہوتے ہین جب اڈوکیٹ جنرل نے شروع مین اسپیچ کی تھی اوسمین بیان
تھا کہ راوجی نے ۶- اور ۷- نومبر کو زہر ڈالا لیکن مین نہین کہہ سکتا کہ راوجی نے مسٹر سوٹر صاحب
کے روبرو یہ ذکر کیا تھا یا نہین مگر اوسنے کسی نہ کسی افسر کے روبرو ضرور کہا ہوگا لیکن
جب عدالت مین اوسکے اظہار لیے گئے تو اوسنے ۶- اور ۷- نومبر کا کچھ ذکر نہین کیا بلکہ اوسنے
غلطی سے کہا کہ ۹- نومبر کو سب پوڑیان شربت مین ڈالدین - بعدہ اڈوکیٹ جنرل نے
ہیم چند فتح چند کا ذکر کیا - اس گواہ کی نسبت بروقت ذکر کرنے شہادت دمودر پنت کے
بیان کرونگا - اڈوکیٹ جنرل لکھتے ہین کہ سنکھیا اور ہیرا کوٹ کر سالم کو راوجی کے
دینے کے واسطے دو مرتبہ دیا گیا لیکن راوجی صرف ایک پوڑیہ کے دینے کا ذکر کرتا ہے اول اوسکو ستمبر کے
مہینے مین ایک پوڑیہ دی گئی اور دوسری مرتبہ اوسکو دو پوڑیان دی گئین راوجی نے اوسکے نمبر جیجے
کے اون دونون پوڑیون مین سے ایک سفید اور دوسری مین گلابی رنگ کی کوئی شے تھی گلابی چیز
کی نسبت راوجی نے اس لیے کہا تھا کہ اوسنے سنا ہوگا کہ گلابی رنگ کے ہیرے ہوتے ہین مگر جب ہیرے اور
سنکھیا ایک جگہ کوٹے گئے تو پھر گلابی رنگ کس طرح آگیا اور جو پوڑیہ اوسکی پیٹی مین ملی تو اپنی بات
کے صحیح ہونے کیواسطے اوسنے بیان کیا کہ سنکھیا اور ہیرے ملائے نہین گئے راوجی کی طبیعت عجب
طرح کی ہے اوسنے کرنیل فیر صاحب کو مارنا بھی چاہا تھا اور اوسکو رحم بھی آتا تھا پیٹی کا

تذکرہ بھی مین کل کرون گا اوس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مقدمہ مصنوعی ہے۔
صاحب ایڈوکیٹ جنرل دربارہ تحقیقات پولیس کے لکھتے ہین کہ باہم گواہون مین کچھ گفتگو
نہین ہوئی تھی اسوجہ سے وہ لکھتے ہین کہ گواہون کی شہادت بناوٹ کی نہین ہے لیکن
میرے نزدیک یہ سب باتین فضول ہین البتہ اس قدر عیب شہادت مین ہے کہ وہ بے بنیاد
ہے فی الحقیقت اسمین گواہون کے گفتگو نہین ہوئی لیکن ان گواہون کو ایک معزز شخص
یعنے اکبر علی نے طلب کیا تھا اور بخوبی اون کو سکھا سکھا کر ہر ایک بات کو دریافت کیا
اون گواہون نے ۲۴ گھنٹے کے بعد سب حال بیان کر دیا یہ کارروائی اکبر علی کی میری
سمجھ مین نہین آئی کہ کس طرح سب لوگون نے بیچین ہو کر یکایک اپنے دلون کا راز اونسے
بیان کر دیا۔ میرے نزدیک یہ سب شہادت بنائی ہوئی ہے اور بناوٹ کو مین ثابت کرونگا
اور سب گواہ اسی واسطے یکجا کیے گئے تھے کہ اونکی گواہیان گڑھی جائین گجانند کی نسبت
بھی اس سے زیادہ اور کچھ نہین کہہ سکتا مجھکو ہر ایک بات مین گجانند یاد آتا ہے اور اگر
کوئی شخص کہے کہ گواہون کی گواہی کیسی ہے تو اوسکے جواب مین مین صرف یہی کہہ سکتا ہون
(گجانند) یہ گواہ خود نہین جانتے تھے کہ ہم کیا بیان کرتے ہین جیسے کہ اونکی گواہی بنائی گئی
اوسیطرح اونکی یاد بھی درست ہوتی تو مین کس طرح شہادت مین تقریر کر سکتا لیکن مین
اوپر لکھ چکا ہون کہ جھوٹون کی یاد بہت خراب ہوتی ہے یہ گواہ مختلف بیان کرتے تھے۔
اکبر علی عبد العلی گجانند نے بوجہ خیرخواہی اپنے مالک کے جو کارروائی کی ہے یقین ہے کہ
ممبران کمیشن ہرگز اوسپر اعتبار نہ کرینگے اوس کے بعد صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اس طور سے
ذکر کیا تھا کہ وٹھو درپنت۔ راوجی۔ نرسو بڑے بد ذات آدمی ہین اور اسوجہ سے اپنے
اظہار مین اقرار کیا ہے کہ خطا معاف ہو اوجہ جو اونھون نے بد ذاتی کی ہے اوس سے درگذر
کیجاے مگر نرسو مین مجرم اور بے قصور ہونا دونون باتین پائی جاتی ہین یہ شخص اپنی خطا
پر ایسا نادم ہوا کہ کنوئین مین ڈوب مرنا چاہتا تھا اور اونسے وہی مثل پوری کی کہ کنوئین
مین بچائی ملتی ہے مگر بجاے بچائی کے اوسکو کانسٹبل ملا کیونکہ اوس کے کودنے کے بعد
کانسٹبل بھی کنوئین مین کودا تھا۔ بعدہ ایڈوکیٹ جنرل گیکواڑ کا ذکر کرتے ہین جبکہ وہ

۹ - نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے پاس آئے تھے اونھون نے بیان کیا کہ کرنیل فیر صاحب
کی طبیعت مالش کرتی تھی اور جو حالت زہر کھانے والے کی ہوتی ہے وہی اونکی حالت
تھی لیکن ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے گو کرنیل فیر صاحب نے نہین سنا کہ تلچھٹ کے امتحان
کا کیا نتیجہ ہوا مگر جب کرنیل فیر صاحب کی ملاقات گیکواڑ سے ہوئی تو کرنیل فیر صاحب کو
سنکر تعجب ہوا کہ جو حالت اونکی تھی ویسی ہی اکثر لوگون کی شہر مین یہی حالت ہے بلکہ گیکواڑ
نے بیان کیا کہ میری طبیعت کی بھی یہی کیفیت ہے حالانکہ کرنیل فیر صاحب نے زہر کا اوسنے
مطلق ذکر نہین کیا اور اوسوقت تک کرنیل فیر صاحب کو ملہر راو کی نسبت کچھ شک نہ تھا معلوم
نہو ہوگا کہ مجھکو نہ صرف ... جاسے گا اگر دموورنیت کا بیان صحیح ہے تو اوسوقت ملہر راو بخوبی
جانتے ہونگے کہ کرنیل فیر صاحب کی کیا کیفیت ہے کیونکہ دموورنیت لکھتا ہے کہ ملہر راو
نے ... مجھسے گفتگو کی تھی جب گیکواڑ نے کرنیل فیر صاحب سے بیان کیا تھا کہ اس
قسم کی بیماری شہر مین ہے تو اونکو معلوم نہوگا کہ ڈاکٹری سے معلوم ہوجاتا ہے کہ جو شخص
زہر کھاتا ہے اوسکی کیا حالت ہوجاتی ہے کرنیل فیر صاحب نے جو ڈاکٹر سیورڈ صاحب
کو چٹھی لکھی تھی اوسمین اونھون نے لکھا تھا کہ پیٹ مین درد ہے اور سر گھومتا ہے اور
منہ مین تانبے کا مزہ ہے اوسکی نسبت ایڈوکیٹ جنرل بیان کرتے ہین کہ گیکواڑ کرنیل
فیر صاحب کو یقین کرانا چاہتے ہین کہ اصلی بیماری تھی عارضی نتھی جب مین کرنیل فیر صاحب
کی شہادت پر غور کرتا ہون تو مین کہہ سکتا ہون کہ گیکواڑ اوس روز جو کرنیل فیر صاحب
کی ملاقات کے واسطے گئے تھے وہ دن اونکی ملاقات کا تھا کوئی نئی بات گیکواڑ نے
نہین کی تھی اور نہ گیکواڑ کی باتون سے کچھ تردد معلوم ہوتا تھا اوس روز معمولی گفتگو
ہوئی تھی یہانتک مین نے اپنے دوست ایڈوکیٹ جنرل کی اسپیچ پر گفتگو کی وہ بالکل قابلیت
سے بھری ہوئی تھی اب وہ کہتے ہین کہ یہ مقدمہ نرسو اور راوجی دو شخصون کی گواہی پر ہے
وہ اسبابات کے مقر ہین کہ راوجی اور نرسو نے جرم مین اعانت کی وہ کہتے ہین کہ اس مقدمہ کا
فیصلہ روئداد پر ہوگا صاحب موصوف تین طرح سے شہادت کی صداقت کرتے ہین اول یہ
کہ گواہ علیحدہ علیحدہ رکھے گئے اس امر کی نسبت پہلے مین بحث کرچکا ہون جس شخص نے نرسو

کی گواہی سنی ہوگی کیا وہ کہہ سکے گا کہ اوسکی گواہی صحیح ہے اوسکی تمام گواہی سے یہ بات مترشح ہے کہ ایک زمانے مین وہ بد ذات تھا لیکن اب اپنے کیے پر پشیمان ہے۔ دمودر پنت راوجی۔ اور نرسو کی گواہی کے واسطے بہت کچھہ صداقت درکار ہے میرے دوست (صاحب ایڈوکیٹ جنرل) نے اوسکی صداقت نہین کی اگر پیدرو کی گواہی صحیح ہے تو راوجی کو دروغ حلفی مین سزا ہونا چاہیے صرف تین آدمیون کی گواہی پر اس مقدمہ کا دارمدار ہے اور اونہین تین شخصون کی گواہی سے گیکواڑ کی عزت اور مال ومتاع چھین گیا اون لوگون کی گواہی ایسی ہے کہ جسکی سماعت سے اور گیکواڑ کو اوسکی گدی اور اوسکی جایداد چھین کر مفلس کر دیا جاے آپ لوگ جو ممبران کمیشن ہین صرف بطور جوری کے ہین کیا آپ صاحبون کو یہ مناسب ہے کہ بلا غور وتامل کے گیکواڑ کو پھانسی دے دین محض جھوٹے گواہون کی گواہی پر ایڈوکیٹ جنرل چاہتے ہین کہ گیکواڑ کو سزا دیجاے ان لوگون کی گواہی بالکل بے بنیاد ہے سب سے پہلے کرنیل فیر صاحب کی گواہی کا ذکر کرون۔

مائی لارڈ۔ بوجہ تبدیلی موسم کے میری آواز قابو مین نہین ہے کرنیل فیر صاحب اس عجیب فسانے مین نامور شخص ہین اونکی نسبت ایک لفظ سوا اوس کے جو مجھکو کہنا ضرور ہے زبان سے نہ کہونگا اور ایسی بات نہ لکھونگا جس سے کرنیل فیر صاحب رنجیدہ خاطر ہون کرنیل فیر صاحب بے شک معزز اور راستگو نامور اور بہادر شخص ہین لیکن جس عہدے پر وہ مامور تھے وہ اوس کے لائق نتھے اس عہدے کا کام نہایت نازک تھا گیکواڑ جانتے تھے کہ اونپر ایک زمانے مین ایسی چشم نمائی ہوئی تھی کہ اونکی آبرو اور کارروائی مین فرق آگیا تھا اور معلوم ہوا تھا کہ وہ انتظام نہین کرسکتے ہین مجھکو امید ہے کہ یہ باتین کرنیل فیر صاحب کی نسبت زیادہ سخت نہین ہین۔ بعد اس کے ایک گورنر بمبئی نے اونکو بری کیا جو کاغذ کرنیل فیر صاحب کے پاس گیا اور جسکو مین نے عدالت مین پیش کیا اوس سے کرنیل فیر صاحب کو بدنام کرنا منظور نہین ہے صرف اسواسطے پیش کیا تھا تاکہ ثابت ہو کہ کرنیل فیر صاحب اوس عہدے کے لائق نتھے جسپر کہ وہ مامور تھے اور گیکواڑ ان باتون کو خوب جانتے اور سمجھتے تھے کہ جب اونکی شکایت ہوگی فوراً تبدیل کر دیے جاینگے کرنیل

فیر

فیر صاحب نے ایسے لوگون سے ملاقات رکھی جن سے کہ گیکواڑ نہایت ناراض تھے اور وہ لوگ گیکواڑ کے دشمن قاتل تھے مثلاً منجملہ اون کے ایک شخص بھاؤ پونا کر تھا اون لوگون کا بیان ہے کہ ہمکو کرنیل فیر صاحب نے کچھ روپیہ نہین دیا لیکن کرنیل فیر صاحب کی سرپرستی اون کے کما کھانے کے واسطے کافی تھی معلوم ہوتا ہے کہ کرنیل فیر صاحب اون سے ایسا میل جول رکھتے کہ جو کچھ وہ لوگ کہتے تھے وہی کرنیل فیر صاحب کرتے تھے واللہ اعلم کرنیل فیر صاحب کس طرح کہتے ہین کہ بھاؤ پونا کر معزز شخص ہے مین نہین کہسکتا کہ اونکو کیونکر معلوم ہوا کہ بھاؤ پونا کر راست باز آدمی ہے کیونکہ وہ گیکواڑ کے بالکل خلاف تھا بعدہ کرنیل فیر صاحب کو یہ خیال ہوا کہ جن لوگون پر گیکواڑ ظلم کرتے ہین اون کی نالش سننا چاہیے پس معلوم ہوا کہ صدہا آدمی گیکواڑ کی شکایت کیا کرتے تھے جب ہوا کھانے کو جاتے اوسوقت سے لوگ شکایت شروع کرتے تھے غرض جو شخص گیکواڑ کی شکایت کرتا تھا اوسکو بخوبی کرنیل فیر صاحب سنتے تھے بعض بعض شکایتین محض جھوٹ ہوتی تھین لیکن صاحب موصوف اونکی بھی سماعت کرتے تھے جب لوگون کو معلوم ہوا کہ صاحب موصوف ہر ایک شکایت کو سنتے ہین اور گیکواڑ کی طرف سے وہ رنجیدہ ہین تو لوگون نے جا و بیجا عرضیان دینا شروع کردین مین اوپر لکھ چکا ہون کہ جب گیکواڑ نے دیکھا کہ کرنیل فیر صاحب کس کس قسم کے لوگون سے ملتے ہین اور ہر وقت اور ہر لحظہ بھاؤ پونا کر سے گفتگو رہتی ہے اور جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ کرنیل فیر صاحب بالکل بھاؤ پونا کر کے قابو مین ہین سمجھے کہ عمدہ انتظام ہونا غیر ممکن ہے اگر ایسا نہوتا تو کوئی مشکل درپیش نہ آتی جس عمدہ انتظام کے واسطے حضور ویسراے نے دو سال کی اونکو مہلت دی تھی اگر کرنیل فیر صاحب ایسا نہ کرتے تو کوئی دقت نہتی لیکن اس حالت مین عمدہ انتظام ہونا غیر ممکن تھا کرنیل فیر صاحب کو بھی گمان تھا کہ مجھکو زہر دیا جاے گا لیکن نہین معلوم کہ کس شخص نے اوسکو یہ پٹی پڑھائی تھی اور کس طرح اونکو ایسا خیال ہوا کہ کرنیل فیر صاحب کو اس قسم کے خیالات تھے اور گیکواڑ کے مزاج مین دوسری طرح کی باتین تھین ظاہر ہے کہ بھاؤ پونا کر بازاری گپ کرنیل فیر صاحب کو آکر سنایا کرتا

اور کرنیل فیر صاحب ہر بات کو یقین کر لیتے تھے ستمبر یا اکتوبر مین فیر صاحب کی ماتھے پر پھوڑا نکلا تھا اس مقدمے مین پھوڑے کی نسبت بہت تذکرہ ہے اور بہت کچھ کارروائی پھوڑے کی نسبت بیان ہوئی اس پھوڑے کی دوا ڈاکٹر صاحب کیا کرتے تھے کرنیل صاحب اوس زمانے کی شکایت کرتے ہین کہ اکثر مزاجی مالش کیا کرتا تھا اور پھوڑے مین بہت درد ہوتا تھا اور درد کی وجہ یہ معلوم ہوئی کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب پھوڑے پر دواے گلوڈیم لگایا کرتے تھے اور گلوڈیم کی یہ خاصیت ہے کہ بروقت لگانے کے درد ہوتا ہے ایڈوکیٹ جنرل بیان کرتے ہین کہ راوجی نے چکوترے کے شربت مین کچھ پوڑیان ڈال دین اور بلا کسی شکایت کے کرنیل فیر صاحب اوسکو پی گئے حالانکہ اگر کوئی چکوترے کا خراب شربت پیے گا تو بیشک شکایت کرے گا لیکن کرنیل فیر صاحب نے چپ چاپ اوسکو پی لیا اور کسیطرح کی شکایت نہین کی معلوم ہوتا ہے کہ کرنیل فیر صاحب کے مزاج مین نہایت تحمل تھا تین روز تک اونھون نے شربت نہین پیا اور یہ بات نئی معلوم ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص کسی خاص شے کا عادی ہوتا ہے تو بغیر اوس کے استعمال کے اوسکو چین نہین آتا آپ صاحبون کی راے میرے بیان کے مطابق ہوگی کہ کرنیل فیر صاحب نے شربت نہ پینے کی کوئی معقول وجہ بیان نہین کی جو وجہ وہ بیان کرتے ہین میرے نزدیک وہ کافی نہین ہے اگر راوجی کا بیان دیکھا جاے تو معلوم ہوگا کہ اوسنے صرف ہیرے کی کنی ڈالی تھی چنانچہ اوسکی نسبت ڈاکٹرون نے بیان کیا کہ اوس سے کچھ ضرر نہین پہونچتا پس صرف ایسے خیالات کی وجہ سے اونکا سر گھومنے لگا اور طبیعت مالش کرنے لگی اور جو حال ستمبر اور اکتوبر مین ہوا تھا ویسا ہی حال ہوگیا راوجی کا بیان ہے کہ ۶۔ اور ۷۔ نومبر کو مین نے سنکھیا نہین ڈالی پھر کس طرح کرنیل فیر صاحب کی طبیعت بگڑ گئی تاہم کرنیل صاحب خاموش ہو رہے اور کسی سے اونھون نے شکایت نہین کی۔ ۹۔ نومبر کو اونھون نے شکایت کی اور سنکھیا کے دیے جانے کا شبہہ ہوا لیکن دو تین باتین میرے خیال مین نہین آتین منجملہ اون کے ایک یہ ہے کہ کوئی معقول وجہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کی نہ تھی اس بات کا خیال اور لوگون کے دلون مین بھی آیا ہوگا ایسے خیالات کی نسبت مین بہت کچھ گفتگو کرونگا مجھکو اس بات کی بھی حیرت ہے

کہ جن لوگون کو سنکھیا مل سکتی تھی وہ کرنیل فیر صاحب کے کمرے مین بھی جا سکتے تھے اور کرنیل فیر صاحب کی کل عادتون سے واقف تھے پھر کسواسطے عمدہ طور سے زہر دیئے جانے کا اہتمام نہین ہوا سب سے زیادہ حیرت کی یہ بات ہے کہ عرصہ تک ارادہ ہوتا رہا اور اچھی طرح سے زہر نہ دیا گیا جب شربت مین زہر ملایا گیا تو کرنیل فیر صاحب یہ کہتے ہین کہ تلچھٹ کا رنگ سیاہی مائل بھورا تھا اور گواہون کا بیان ہے سیاہی مائل نتھا بلکہ ہلکا بھورا تھا جب تلچھٹ کا امتحان کیا گیا تو جو صورت کرنیل فیر صاحب بیان کرتے ہین اوس سے بالکل برخلاف تھی کرنیل فیر صاحب نے گلاس کو میز پر رکھہ دیا تھوڑی دیر کے بعد اونکو شبہہ ہوا اور تلچھٹ کو دیکھا آپ کو یاد ہوگا کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے اوسکی نسبت کیا کہا مین نے اون سے یہان تک سوال کیے کہ وہ ناراض ہوگئے اور کہا کہ تم یہان کیا روز حشر تک رہوگے مین بھی چاہتا ہون کہ جو سوالات اون سے مین نے کیے اون سے اونکو حیرت ہوئی ہوگی کیونکہ تلچھٹ ڈاکٹر صاحب نے دیکھا اوسکا رنگ ہلکا بھورا تھا اور وہ جس تلچھٹ کی نسبت کرنیل فیر صاحب بیان کرتے ہین اوسکی رنگت سیاہی مائل بھوری تھی یہ بات صحیح ہے کہ رنگ کی نسبت اکثر لوگون کا بیان مختلف ہو جاتا ہے مگر اس قدر اختلاف نہین ہوتا جو کرنیل فیر صاحب اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے سنکھیا کی آزمایش کی وہ کچھہ خوب نتھی بلکہ جس طرح ڈاکٹر گری صاحب نے امتحان کیا وہ طریقہ بھی عمدہ نتھا یوروپ مین جب اس طرح کا امتحان ہوتا ہے تو ڈاکٹر لوگ سنکھیا کو دیگر اجزا سے علیحدہ کرکے اصلی صورت پر دکھا دیتے ہین اور ایسا نہین کرتے کہ دھات کا سا چھلا بن گیا اور اوسکو کھدیا کہ یہ سنکھیا ہے۔

پسے ہوے ہیرے کی نسبت جو لوگ بیان کرتے ہین وہ بھی محض خیالی باتین ہین جو لوگ کہتے ہین کہ تلچھٹ مین پسا ہوا ہیرا تھا یہ بھی محض بیمعنی ہے ہان کوئی چیز اوسمین چمکتی ہوئی تھی اور اوس سے شیشہ بھی چھل سکتا تھا لیکن اوسکی نسبت پسے ہوے ہیرے کا کہنا بالکل غلط ہے اور اس بات کا ثابت کرنا بھی غیر ممکن ہے اوسکی نسبت خیال ہے کہ وہ پسا ہوا ہیرا تھا اگر امید کیجاے کہ از روے ڈاکٹری ہیرے کا ہیرا ہونا ثابت ہو جاے گا تو یہ امید نہ

بیجا ہے ڈاکٹر لوگ اسکو کبھی ثابت نہین کرتے یقین ہے کہ اس امر کی نسبت جو تحقیقات ہوئی ہے ممبران کمیشن اوسپر کسیطرح کا خیال نہ کرین گے البتہ یہ امر کسیقدر ثابت ہوا کہ جو پوڑیہ امتحان کے واسطے بھیجی گئی تھی اوسمین سنکھیا تھا لیکن یہ بات اوسکی نسبت دریافت طلب ہے کہ یہ پوڑیہ وہی تلچھٹ تھا جو کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین سے نکلا اور اس بارے مین کرنیل فیر صاحب نے اظہار دیا ہے کہ جب سے مین نے تلچھٹ کو دیکھا اوسکے بعد کوئی شخص گلاس کے پاس نہین گیا لیکن کرنیل فیر صاحب کے اس اظہار کو مین تسلیم نہین کرسکتا کیونکہ اگر کوئی شخص گلاس کے پاس جانا چاہتا تو بہت کچھ موقع مل سکتا تھا میری اس تمام گفتگو سے یہ غرض ہے کہ اس مقدمے مین کیسی عجیب شہادت گذری ہے اور اس شہادت کی وجہ سے کیا کیا خیال دل مین گذرتے ہین۔

دوپہر کے بعد دو بجے تھے سارجنٹ بلین ٹائن صاحب نے کہا کہ آج ہفتہ کا دن ہے عدالت کو برخاست کرنا چاہیے اور کہا کہ اگر صاحب پریسیڈنٹ کو منظور ہو تو مین کچھ بیان کرون

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اگر آپ تھک گئے ہین اور دم لینا منظور ہے تو بہتر میری طرف سے زبردستی نہین ہے۔

سارجنٹ بلین ٹائن صاحب نے کہا کہ خیر یہ بات میرے ذمہ ہے اور اب مجھکو دم لینا منظور ہے

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ وجہ مذکورہ بالا سے عدالت برخاست کرے گی لیکن جب تھوڑا وقت بھی ضایع ہوتا ہے تو مجھکو افسوس ہوتا ہے۔

سارجنٹ بلین ٹائن صاحب نے پریسیڈنٹ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس مقدمے مین بہت سی باتون کی تردید کرچکا ہون اور دوشنبہ کے روز کوشش کرونگا میری طرف سے تردید کا کچھ خلاصہ ہوسکتا ہے یا نہین۔

بعد اس کے عدالت برخاست ہوئی فقط۔

اجلاس روز ہفتدہم

آج ۱۱ بجے ممبران کمیشن جمع ہوے لیکن مہاراجہ سیندھیا بوجہ علالت کے غیر حاضر تھے۔

سر لویس پلی صاحب کمیشن مین موجود تھے اور حضور ملہر راؤ بھی تمام دن بیٹھے رہے

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا افسوس ہے کہ مہاراجہ سیندھیا بوجہ علالت کے آج بنگلے سرار جنٹ بیلین تائن صاحب اسپیچ لکھنے کے واسطے اوٹھے اونھون نے بیان کیا کہ بنے شنبہ کی اسپیچ مین بیان کیا تھا کہ مین نے دو ایک جگہہ غلطی کی ہے آج مین اوس غلطی کو درست کرونگا اور وہ غلطیان تاریخون کی تھین جسوقت مین نے اول زہر دینے کی تاریخ بیان کی تھی ۵ اگست یا ستمبر کا سمجھنا کہا تھا لیکن ایک گواہ نے جسکی شہادت کسیقدر لائق اعتبار کے ہے وہ کہتا ہے کہ زہر دینے کا اول ارادہ بیندرہ یا بیس روز ۹ نومبر سے پیشتر کیا گیا تھا دوسری بات یہ ہے کہ اخیر دفعہ جو گیکواڑ کی طرف سے روپیہ دینے کا بیان ہوا ہے وہ جولائی کے چھٹے مین ہے شنبہ گذشتہ کی اسپیچ مین جولائی کے بعد کی تاریخ مین نے بیان کی تھی مگر یہ بوقت دیکھنے کاغذات اور اپنے دوستون کے بیان سے یہ غلطیان معلوم ہوئین ان باتون کا ذکر پیچھے کرونگا کیونکہ مین نے اون تاریخون کو درست کرلیا ہے۔

مائی لارڈ۔ ایک اور بات یہ ہے جسکا ذکر مینے بلا غور کے کیا تھا گو مجھکو اوسوقت اوسکا طول طویل بیان کرنا منظور نتھا وہ بات گلاس کی تلچھٹ کی بابت ہے اوسکی نسبت کرنیل فیر صاحب خود بیان کرتے ہین کہ مین نے تھوڑا سا شربت پی کر رکھ دیا تھا بوقت دیکھنے گواہی گواہان کے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ یا چھہ مرتبہ زہر دیے جانے کا ارادہ ہوا اور ایک مرتبہ کرنیل فیر صاحب کو کوئی نہ کوئی امر مانع ہوا اور کسیقدر شربت کو پی کر چھوڑ دیا۔ کرنیل فیر صاحب کا بیان ہے کہ جب کبھی شربت مین زہر ڈالا گیا ہمیشہ اوسکا مزہ بدل گیا۔ پس اسیوجہ سے اونھون نے شربت نہین پیا۔

اور اونکا بیان ہے کہ سنکھیا اور پسا ہوا ہیرا شربت مین پڑا تھا اور اون دونون چیزون مین کسیطرح کا مزہ نہین ہے۔ پس کچھ شبہہ نہین ہے کہ اگر یہ چیزین شربت مین ڈالی گئی ہوتین تو ضرور کرنیل صاحب پی جاتے۔ اور مزے مین کچھ فرق نہوتا اور گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے بعد اوسکی کیفیت معلوم ہوتی کیونکہ ڈاکٹرون کی بھی راے ہے کہ گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے بعد زہر اثر کرتا ہے اسبارے مین شنبہ کے روز مین نے اتفاقاً ذکر

نہین کیا تھا ممبران کمیشن کو یاد رہے کہ جب دموودرینت کے اظہار وغیرہ پر گفتگو کرنے سے فراغت ہوگی تو اس امر پر بھی مین تقریر کرونگا اب دموودرینت کے اظہار سے تردید کرنا شروع کرتا ہون۔

صاف ظاہر ہے کہ دموودرینت ہر ایک بات کی ابتدا ہے اگر زہر آیا تو اہی شخص کے ذریعے سے آیا یہ بات کہین ظاہر نہین ہوئی کہ کسی اور شخص نے زہر کے منگانے مین کوشش کی ہو اور دوسرے کسی شخص نے زہر دیا ہو صرف اس قدر سراغ ملتا ہے کہ دموودرینت نے زہر منگایا سوا اس کے اور کسی شخص پر شبہہ نہین ہوتا لہذا مناسب ہے کہ اسی شخص کی تردید سے ابتدا کیجاے۔

مائی لارڈ ہو۔ قبل شروع کرنے گفتگو دربارہ شہادت دموودرینت۔ نرسو۔ اور راوجی کے میرے نزدیک اسبات کا کہنا مناسب ہے کہ یہ امر دریافت کیا جاے کہ ابتدا اُن لوگون کی شہادت کس طرح لی گئی کیونکہ قاعدہ ہے کہ جس طرح شروع مین گواہ سے برتاو ہوتا ہے ویسی ہی شہادت ہوتی ہے اونکی شہادت ایسے لوگون کے ذریعے سے لی گئی جو خود مقدمہ کو طول دینا چاہتے ہین۔

مین ایسی بات کہنا نہین چاہتا کہ کسی شخص کو مجھسے ضرر پہونچے لیکن مجبور ہوکر چند لوگون کا نام لینا اس مقدمہ مین ضرور سمجھتا ہون مسٹر سوٹر صاحب بڑے لائق افسر ہین اور بمبئی مین اعلےٰ درجہ کے عہدہ دار ہین اون کو بخوبی معلوم ہوگا کہ منجملہ اور افسران پولیس کے گجانند وٹل۔ اکبر علی۔ عبد العلی کا ہمراہ لانا کسواسطے مناسب ہوا اور یہ بات بھی اونکو بخوبی معلوم ہوگی کہ ایک بہت بڑے افسر بمبئی نے ان لوگون کی کارروائی پر بہت بڑی چشم نمائی کی تھی گو وہ چشم نمائی صحیح تھی یا غلط لیکن سوٹر صاحب کو اس امر مین شک کرنا چاہیے تھا کہ اس مقدمے مین بھی ویسی ہی کارروائی یہ لوگ نہ کرین کیا بمبئی مین اور کوئی افسر پولیس نتھا جو اونھون نے دوسرے مقام سے ایک افسر پولیس کو طلب کیا اوس کے بلانے کی کوئی وجہ ظاہری نہین معلوم ہوتی سوٹر صاحب کا اس قدر اختیارات دینا اون کو مناسب نتھا جس طرح کہ ان گواہون نے شہادت دی ہے

مین ممبران کمیشن کا خیال اوسپر خاصکر رجوع کرتا ہون کیونکہ اسبات پر تمام لوگون کا خیال رجوع ہوگا۔ ان پولیس کے افسرون کو اختیار تھا کہ جس شخص کو جنتک چاہین حراست مین رکھین اور مسٹر سوٹر صاحب نے جو چاہا اون گواہون کے اظہار لیے۔ جس طرح گواہون کے اظہار لیے گئے ہین علیحدہ علیحدہ ہر ایک کا مین ذکر کرونگا اور یہ بھی ظاہر کرونگا کہ گواہون پر ظلم ہوا ہے اور گواہون نے یہ گواہی دی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ گواہ لوگ شکنجہ مین نہین کھینچے گئے بلکہ اونکو خوف دلایا گیا ہے اور بعض گواہون کے چہرے سے خوف زدہ ہونا پایا جاتا تھا وہ لوگ جانتے تھے کہ ہمارے جان و مال کی خیر نہین ہے اور جبتک کہ ہم حراست مین ہین کوئی صورت ہمارے مفر کی نہین ہے تاوقتیکہ حسب خواہش پولیس کے ہم نہ بیان کرینگے ہندوستان کے شہرون مین ایسی بات ہرگز جائز نرکھی جاتی مگر اس شہر مین جو ہندوستان سے بالکل علیحدہ اور قانون سے ناواقف ہے روا رکھی گئی یہان کے لوگ مطلق نہین جانتے کہ اپنی بریت کے واسطے کیا فکر کرین وہ اپنے تئین نہایت کمزور سمجھتے ہین اور جانتے ہین کہ پولیس کو سب طرح کی طاقت اور ہمیر قابو ہے۔ پولیس نے اپنی کامیابی کے واسطے کوئی بات فروگذاشت نہین کی مین نے خوب غور کرکے اس تقریر کو پیش کیا ہے مجھکو امید ہے کہ جو کچھ مین نے بیان کیا ہے بخوبی اوسکی صداقت ہوگی اب و مودرینٹ کے اظہارون کی تردید کرتا ہون۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک بات کی ابتدا اسی شخص سے ہے یہ شخص بیان کرتا ہے کہ مجھکو گیکواڑ نے اس مقدمہ مین خاص ایجنٹ بنایا تھا پس مناسب ہے کہ نہایت احتیاط کے ساتھ اس شخص کی شہادت منظور کیجاے اور یہ دریافت کیا جاے کہ آیا ایک شخص کی شہادت قابل اعتبار کے ہے یا نہین جس طرح کہ مین گفتگو کرتا ہون اوسیطرح اور لوگ بھی مجھے گفتگو کرین مین نہین چاہتا کہ اس مقدمہ مین کوئی سخت کلمہ میری زبان سے نکلے صرف وہی الفاظ استعمال مین لاتا ہون جو منصفانہ اور لائق تحریر کے ہین جو باتین میرے دل مین ہین اگر ممبران کمیشن کے بھی ذہن نشین ہوجائین تو یقین کامل ہے کہ گیکواڑ امن مین رہے گا اور غیر ممکن ہوگا کہ کسی ملک کے قانون دان لوگ گیکواڑ کے برخلاف مقدمہ کا فیصلہ کرینگے گیکواڑ

کیا کسی ادنی آدمی کا فیصلہ بھی ایسی حالت مین برخلاف نہین ہوسکتا جسطرح کی شہادت گذری ہے اگر وہ تسلیم کیجاے تو افسوس کا مقام ہے کہ وہ اپنا تاج وتخت اپنے ہاتھ سے کھوئے معلوم ہوتا ہے کہ جس روز گیکواڑ نظربند کیے گئے اوسی روز دمودر پنت بھی قید کیا گیا لیکن مجسٹریٹ کے روبرو اوسکو نہین لائے اور نہ اون لوگون سے اوسکا مقابلہ کیا گیا جو اوسپر تہمت رکھتے تھے اس امر کی بخوبی تحقیقات نہین ہوئی ابتدا ہی سے وہ سپاہیون کے پہرے مین قید کیا گیا سترہ روز تک وہ قید رہا اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ سپاہیون کا پہرہ ہونا کوئی خوف کا مقام نہین ہے لیکن یہ بات لائق لحاظ کے ہے کہ اوس کے دل مین کیا کیا خیالات گذرے ہون گے اور روز بروز اوسکی طبیعت کیسی دگرگون ہوتی گئی ہوگی۔

مین اس طرح قید کرنا بھی ایک طرح کا تشدد سمجھتا ہون اس شخص نے بیان کیا کہ مینے یہ بیان اسواسطے کیا کہ قید سے رہائی پاؤن اور جو کچھ کہ اوسنے بیان کیا اوسکی نسبت صحیح ہونیکا احتمال نہین ہے یہ بات اوسنے سچ اور صحیح بیان کی ہے۔ اوسنے یہ بھی بیان کیا کہ بعدہ مین پولیس گارد کے سپرد ہوا اوسوقت اوسکو راؤجی اور نرسو کی شہادت سے اطلاع ہوئی۔ وہ خود اقرار کرتا ہے کہ اگر وہ انکار بھی کرتا تو یہ انکار اوسکا لائق اعتبار کے نتھا اور اوسکو معلوم ہوا تھا کہ گیکواڑ پر کیا جرم ہے یعنے اوسکو معلوم ہوا تھا کہ زہر خورانی کا جرم ہے جسمین سنکھیا اور پسے ہوے ہیرے کا ذکر ہے سوا اس کے ایک شیشی کا بھی ذکر ہے یہی شخص کہتا ہے کہ مین نے شیشی دی تھی اور کہتا ہے کہ شیشی کے دینے کے بعد معلوم ہوا تھا کہ شیشی مین کیا ہے یہ اظہار اوسنے خوب حفظ کر رکھے تھے ان باتون پر ممبران کمیشن کو بخوبی غور کرنا ضرور ہے اس گواہ کی حالت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ اگر تم گیکواڑ کو قید کراؤ تو تم بری ہو جاؤ اور۔ اگر گیکواڑ بری ہو جاینگے تو تم قید ہو جاؤگے۔ پولیس نے شاید یہ بھی سکھا دیا ہوگا کہ قید ہونا اور رہا ہونا خود تمھارے اختیار مین ہے اگر گیکواڑ قید ہوے تو تم رہا کر دیے جاؤگے اور تھوڑی جاگیر بھی تمکو ملیگی واللہ اعلم ایسی دروغ حلفی سے آیندہ کو کیا نتیجہ ہوا اگر ایسے جھوٹون کو سزا نہین دیجاتی ہے

تو میرے نزدیک کسی مجرم کو سزا نہین ہوتی مین نہین جانتا کہ سزا کیا چیز ہے جو دروغ حلفی اور اقدام قتل مین دیجاتی ہے مین نے کبھی کسی مقدمے مین نہین دیکھا کہ ایسی اپنی صاف شہادت کسی شخص نے دی ہو اور اس شخص کو اپنے جھوٹ بولنے کا مطلق خیال نہین ہوا اس دنیا مین بہت عجایب غرایب باتین ہین منجملہ اون کے ایک اس شخص کی بھی شہادت ہے سب گواہون مین یہ شخص چالاک ہے مگر جب وہ گواہی دیتا تھا اور گیکواڑ کا مقابلہ کرایا گیا تھا تو اس کے چہرے سے شرمندگی اور پشیمانی کے آثار ظاہر تھے اور صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص دروغ حلفی کر رہا ہے اور اوسکی حلف دروغی مین ثابت بھی کر دون گا۔ اس شخص نے نہ صرف اپنی شہادت بنائی ہے بلکہ اورون کی گواہی بھی گڑھی ہے۔ خصوص ہیم چند کی۔ اس مقدمے مین ظاہر کرون گا کہ پولیس نے نہایت بیباکی کے ساتھ اس مقدمے مین مداخلت کی ہے۔

مجھکو ہیم چند کی شہادت مین خاص گفتگو کرنا ہے اور خصوص اوس موقع پر جبکہ اوسکے اظہار مین سوالات کیے گئے تو کس قدر اوسکا بیان مختلف ہوگیا مین ظاہر کرونگا کہ اس شخص کے اظہار مین پولیس نے زیادہ کارستانی کی ہے چونکہ وہ مونٹ حضور مہراجہ کا پرایوٹ سکرٹری تھا اس لیے وہ ہر طرح سے معتمد ہوگا جو کچھہ حال وہ بیان کرتا ہے وہ بالکل غلط ہے وہ کہتا ہے کہ حسابات غلط ہین اوسکو بڑا خوف تھا کہ کرنل فیر صاحب حساب کی کتابین منگوا کر نہ دیکھین اس لیے جابجا اوسنے سیاہی پھیلوادی اگر گیکواڑ پر جرم نہ قرار دیا جاتا تو اوس شخص کو ضرور سزا ہوگی کہ اوسنے حسابات کو مشکوک کیا اور اس بات کو اوس کے کوئی عدالت تسلیم نہ کرتی کہ گیکواڑ کے فایدے کے واسطے مین نے ایسا کیا ہے کیونکہ یہ بات عقل قبول نہین کرتی کہ اول حساب لکھا جاے اور پھر وہ مشکوک کردیا جاے اگر اس شخص پر تغلب کا جرم قایم کیا جاتا تو اوسکو کوئی عذر نہین ہوسکتا تھا اوس کے پاس بجز زبانی عذر کے کہ مین نے گیکواڑ کے حکم سے کتابون کو مشکوک کیا اور کوئی ثبوت نہین ہے لہذا اوسکا بیان لایق اعتبار کے نہین۔ اگر کوئی پرچہ تحریری گیکواڑ کے ہاتھ کا وہ پیش کرتا تو البتہ اوس کے بیان کا اعتبار ہوسکتا تھا ہرگز یقین نہین کہ بغیر حکم تحریری گیکواڑ کے

وہ کتابون کو غلط کر سکتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دمودر پنت نے خاص اپنے فایدے کے واسطے کتابون کو غلط کیا گیکواڑ کا کوئی حکم نتھا یہ شخص کہتا ہے کہ مین ۸ بجے صبح سے رات کے دس بجے تک گیکواڑ کے محلون مین رہتا تھا اور صرف کھانا کھانے کے واسطے اپنے گھر کو آتا تھا اگر گیکواڑ اس شخص کو اپنا شریک کرنا چاہتے تو ہر وقت اوس سے صلاح کرتے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس سے کبھی کسی بات مین مشورہ نہین کیا گیا اگر یہ بات صحیح ہے کہ گیکواڑ اپنے نوکرون سے صلاح کیا کرتے تھے اور جس جرم کا کہ اوپر اتہام ہے اگر عمل کرنا چاہتے تو اس معاملے کو اپنے نوکرون کے سپرد کر دیتے اور خود کسی سے گفتگو نہ کرتے یہ ضرور نتھا کہ وہ ہر شخص سے اپنے مواجہ مین گفتگو کرتے تاکہ اون مین سے کوئی نوکر اون کے برخلاف ہو جاتا تو برخلاف ان کے گواہی دیتا ہمارے نزدیک گیکواڑ نے ہرگز ایسا نہین کیا اور چونکہ دمودر پنت اونکا پرائیوٹ سکرٹری اور حسب بیان اوس کے گیکواڑ کا وہ مشورہ کار تھا لازم تھا کہ یہ کام اسی شخص کے سپرد کرین۔

اس مقدمہ مین عجیب بات یہ ہے کہ گیکواڑ چاہتے تھے کہ جس قدر زیادہ آدمیون سے اس بری صلاح مین گفتگو کرین اوسی قدر بہتر ہے بلکہ ظاہر کیا گیا ہے کہ گیکواڑ نے کیسے کیسے لوگون سے ملاقات کی اون ممبران کمیشن کا مین خیال رجوع کرون جو ہندوستانی ہین اور ایسے معاملات کو بخوبی سمجھتے ہین کہ اونکی راے دربارہ ملاقات گیکواڑ کے اور لوگون کے ساتھ کیا ہے ممبران موصوف سے اس امر کا مستدعی ہون گا کہ بوجہ واقفیت حالات ہندوستان کے ایک منصفانہ راے دین اگر انصاف کے ساتھ راے دین گے تو گیکواڑ کو بہت بڑی مدد پہونچے گی اگر ممبران کمیشن صفحہ ۱۱۲ - کتاب کو دیکھین گے تو عجیب کیفیت معلوم ہوگی یعنے اوسمین گیکواڑ کا حکم فوجدار کے نام سنکھیا کے واسطے درج ہے دمودر پنت کا بیان ہے کہ گیکواڑ نے حکم دیا تھا کہ خارش کے واسطے سنکھیا منگائی جاے چنانچہ اوسنے فوجدار کو چٹھی لکھی مگر سنکھیا میسر نہ آئی اگر ممبران کمیشن تھوڑا سا غور کرین گے تو یہ بات محض لغو معلوم ہوگی اگر وہ چاہتے تو فوراً سنکھیا آسکتی تھی جب فوجدار کی شہادت عدالت مین لی گئی تو اوسنے بیان کیا کہ دمودر پنت کی چٹھی سب طرح سے صحیح ہے معلوم نہین کہ کس وجہ سے

سنکھیا نہین ملی پس دموودرینت کا یہ بیان صاف غلط قرار پاتا ہے دوسری مرتبہ جب
چھٹی بھیجی گئی تو دموودرینت کا بیان ہے کہ گیکوائر نے دستخط کیے لیکن ہرگز خیال مین نہین
آتا کہ اونھون نے دستخط کیے ہون جب لوگون نے دریافت کیا کہ سنکھیا کسواسطے منگائی
جاتی ہے تو دموودرینت کا بیان ہے کہ مین نے کہدیا کہ صاحب رزیڈنٹ کو زہر دینے کے
واسطے منگائی جاتی ہے۔ مین دموودرینت کے اظہار کو خیال کرتا ہون کہ پولیس کا سکھایا
ہوا ہے اون لوگون نے اوس سے کہدیا ہوگا کہ اگر تم گیکوائر پر جرم ثابت کروگے تو
تمھارے حق مین بہتر ہوگا اس لیے اپنے فایدے کے واسطے اوسنے یہ تمام گواہی دی ہے
اگر درحقیقت منگائی گئی تو اوسنے اپنے کسی خاص کام کے واسطے منگائی ہوگی دموودرینت
کی حالت اسوقت دیکھنا چاہیے کیونکہ کرنیل فیر صاحب ہمیشہ تحقیقات کرتے تھے کہ گیکوائر کے
محلون مین کیا کارروائی ہوتی ہے وہ جانتا تھا کہ اگر کرنیل فیر صاحب میری کتابین
منگوا کر دیکھینگے تو مجھپر بڑی خرابی پڑے گی یہ شخص کسیقدر بدنام بھی تھا گیکوائر اوسکو
رزیڈنسی بھی نہ لیجاتے تھے اوسکو ہمیشہ تشویش رہا کرتی تھی پس آیندہ کو اسبات پر غور
کرنا مناسب ہوگا کہ آیا دموودرینت کا بیان بنایا ہوا ہے یا اوسنے بذات خود کرنیل فیر صاحب
کو مار ڈالنا چاہا تھا بعض امور کمیشن کے روبرو نہین آئے ہین اونکی نسبت کمیشن کا خیال
رجوع کرونگا بعض معاملات اس قسم کے ہین کہ اونپر نہایت درجہ کا غور کمیشن کو کرنا ہوگا
اور اگر بخوبی غور کیا جائے گا تو کمیشن کو بھی شک واقع ہوجائے گا اور جو حال اصلی ہے
وہ ظاہر ہوجائے گا۔ اگر دموودرینت نے سنکھیا منگائی تھی تو اپنی ضرورت سے منگائی
ہوگی اور اگر فوجدار سے سنکھیا نہین منگوائی تو کسیوجہ سے اوسنے حکم لکھا لیا ہوگا اگر گیکوائر
خود سنکھیا منگانا چاہتے تو ضرور اپنے حکم پر دستخط کرتے اور تعجب ہے کہ گیکوائر کو کہین سنکھیا
میسر نہین آئی تھی جب دموودرینت نے گیکوائر سے کہا کہ سنکھیا نہین ملتا ہے تو گیکوائر ضرور
تاکید کرکے منگاتے اگر گیکوائر خود سنکھیا منگاتے تو تحریری حکم کو کبھی دفتر مین نرہنے دیتے
کیونکہ اونکو خیال ہوتا کہ جب کبھی اس مقدمہ کی تحقیقات ہوگی تو یہ کاغذ بطور شہادت کے
ہوجائے گا اونکو اسبات کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی کہ اگر سنکھیا نہین ملتا ہے تو

نورالدین بوہرے کے پاس سے منگالو۔ نورالدین کے بیان سے ایک اور کارروائی پولیس کی ظاہر ہوتی ہے کیونکہ نورالدین نے ایک زمانے مین گیکواڑ پر نالش کی تھی یعنے بلاوجہ گیکواڑ نے اوسکو بیدون سے پٹوایا تھا اور پانچ ہزار روپیہ جرمانے کا لیا ظاہر ہے کہ یہ شخص گیکواڑ کا دشمن قاتل ہوگا دمودر پنت نے اپنے بیان کی صداقت کے واسطے اوس شخص کو خوب منتخب کرکے پیش کیا کیونکہ اوسکو یقین ہوگا کہ نورالدین خوشی سے بیان کرے کہ مین نے سنکھیا دی ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ نورالدین بوہرہ منصف مزاج آدمی ہے اوسنے ایسا بیان نہین کیا کہ اس ہیے کئی مہینے سے یہ شخص قید ہے۔

اکبر علی کا بیان ہے کہ کسی بات کے ظاہر نہ کرنے سے یہ شخص قید ہے پولیس کے لوگون سے جہانتک ہوسکا اس شخص پر تشدد کیا گیا نورالدین گیکواڑ کا دشمن کیون نہو مگر اس مقدمہ مین اوسنے سچ سچ بیان کردیا اور اوسنے ہر طرح سے سختی اوٹھائی لیکن ایک بے گناہ آدمی کو ماخوذ نہین کرایا عجیب بات یہ ہے کہ سوٹر صاحب کے روبرو اول اول کوئی اظہار نہین لیا گیا جب پولیس نے گواہون کو خوب تعلیم کردیا اوسوقت سوٹر صاحب کے روبرو گواہی لی گئی کوئی شہادت ایسی نہین گذری کہ دمودر پنت نے سنکھیا منگائی ہوگی خود دمودر پنت کا بیان ہے کہ مین نے سنکھیا کو منگوایا وہ نورالدین سے سنکھیا کا منگوانا لکھتا ہے لیکن میرے نزدیک اوسکا یہ بیان بالکل جھوٹ ہے اگر درحقیقت اوسنے سنکھیا منگائی تھی توکسی اور شخص سے منگائی ہوگی نہ نورالدین سے لیکن دمودر پنت اوسی کے پاس سے سنکھیا کا منگوانا ظاہر کرتا ہی سنکھیا جسکی نسبت اس قدر گفتگو ہوئی بیان ہے کہ کرنیل فیر صاحب کے شربت مین ڈالی گئی اور کئی بوہرون کی نسبت بھی سنکھیا کے خریدنے کا بیان ہے اور راونکی کتابین پولیس کے پاس موجود ہین جس طرح کی کارروائی کرنا چاہیے وہ کرسکتے تھے اس کے بعد حکیم کی دوا کا اظہار ہے دمودر پنت کا بیان ہے کہ جس زمانے مین صاحب رزیڈنٹ کے ماتھے مین پھوڑا اہتا تو بڑے حکیم کے چھوٹے بھائی ایک شیشی مین دوا بناکر لائے مگر زیادہ آدمیون کے ہونے سے اونہون نے یہ شیشی ندی پانچھ الغام کے خواستگار ہونگے دمودر پنت کہتا ہے کہ قبل اس کے مہاراجہ

نے مجھسے کہا تھا کہ کچھ مکھیان ایسی جمع کرکے جن سے آبلہ پڑ جاتا ہے بڑے حکیم کے بھائی کے پاس فوجدار کے ذریعے سے بھیجدو مین نے نراین راؤ گلکرسے کہا کہ فلان قسم کی مکھیان جمع کرکے حکیمصاحب کے پاس لے جاؤ۔

دوسرے روز مہاراجہ صاحب نے میرے روبرو ہریبا سے کہا کہ حکیمصاحب کو دوا بنانے کے لیے کالے سانپون کی ضرورت ہے چنانچہ ہریبا نے سپیرون کو بلایا اور کچھ سانپ اور مکھیان حکیمصاحب کے پسند کرنے کے واسطے بھیجی گئین جب حکیمصاحب نے سانپ اور مکھیون کو پسند کرکے رکھ لیا اوسوقت مہاراجہ صاحب نے کہا کہ حکیمصاحب کو کالے گھوڑے کا پیشاب چاہیے ہے چنانچہ باباجی کو جو خاص گھوڑون کے کامدار ہین حکم دیا کہ کالے گھوڑے کا پیشاب حکیمصاحب کے پاس بھجوادو یہ بیان سنکر بڑا تعجب ہوتا ہے۔

اس ملک کے آدمیون سے مین واقف نہین ہون یہ بیان بطور قصے کے معلوم ہوتا ہے مین اسبارے مین اپنی کوئی راے ظاہر کرونگا جو لوگ یہان کے باشندے ہین اون کی راے اس امر کی نسبت بہت مناسب ہوگی معلوم ہوتا ہے کہ صاحب ایڈوکیٹ جنرل جو میرے ایک لائق دوست ہین اون کو اس قسم کے اظہار سے کسیقدر شرمندگی ہوگی کیونکہ اونھون نے یہ سب باتین دمودرپنت کی زبان سے سنین اور اونھون نے کسی اور طرح سے صداقت نہین کی مین جانتا تھا کہ وہ سپیرون کو بلاکر دریافت کرینگے کہ کس طرح سانپون کا زہر نکالا جاتا ہے اور آبلہ والی مکھیون کا کیونکر استعمال کیا جاتا ہے اور اون لوگون کو بھی بلاوینگے جو ان چیزون کے جمع کرنے اور پہونچانے کے واسطے مقرر ہوے تھے لیکن صاحب موصوف نے ان عقلمندون کو عدالت مین طلب نہین کیا اور وی شہادت کے معلوم ہوا کہ کسی سفید شے سے ان سب چیزون کا عرق نکال کر ملایا گیا اور حسب بیان دمودرپنت کے اس طرح اوسکا استعمال کیا گیا۔

مہاراجہ صاحب نے ناناکنولکر سے کہا کہ تھوڑی دوا اس شیشی کی لاؤ چنانچہ دو تین روز کے بعد گیا باشیشی کو لے کر جسکو حکیمصاحب نے بھیجا تھا گیکواڑ کا بھیجا ہوا آیا مین نے اوسمین سے تھوڑی دوا نکال کر اور دوسرے ایک شیشی مین کرکے سالم کو دی اور

اور لکھ دیا کہ کرنیل فیر صاحب کے دینے کے واسطے یہ زہر ہے اس مقدمہ مین یہ حال عجیب ہے اب مین کل گفتگو اول سے اس معاملے مین کہتا ہون۔
دموودرپنت نے بیان کیا ہے کہ جو شیشی میرے پاس آئی تھی وہ ایک اونگلی کے برابر لمبی تھی اور دوسری شیشی مین جو اونہون نے دوا دی وہ آدہی اونگلی کے برابر تھی اور وہ چھوٹی شیشی عطر کی تھی۔ حالانکہ عطر کی شیشی ایسی ہوتی ہے کہ عطر کم آتا ہے اور دیکھنے مین بڑی ہوتی ہے خیال کرنا چاہیے کہ جب دموودرپنت نے اوسمین دوا ڈالی ہوگی تو بہت کم دوا آئی ہوگی اور وہ شیشی سالم کو راوجی کے پاس پہونچانے کو دیدی اور جو کیفیت اس شیشی کی دوا کی ہوگی وہ سب کو معلوم ہے۔
بیان ہے کہ پسا ہوا ہیرا بطور زہر کے استعمال کیا گیا مین نے بڑی بڑی کتابون مین دیکھا مگر مجھکو کہین سے ثابت نہوا کہ ہیرا بھی ایک زہر ہے۔ شاید یہان کے لوگون کو اوس کے زہر ہونے پر یقین ہوگا اور بیان ہے کہ ہیرے اسواسطے دیے گئے تھے کہ کرنیل فیر صاحب کے شربت مین کوٹ کر ڈالے جائین لیکن جوہری کہتے ہین کہ ہمنے تمام عمر مین کٹا ہوا ہیرا کبھی نہین دیکھا اور اسیطرح دو مین گواہ اور بھی بیان کرتے ہین ظاہر ہے کہ ایسی قیمتی چیز ایسے کام کے واسطے کیون کوٹی جاتی ہے بجز ڈاکٹر شیورس صاحب کی کتاب کے اور کہین ہیرے کا زہر ہونا نہین لکھا اونکا بیان ہے کہ ہندوستان والے کہتے ہین کہ ہیرا کھانے سے آدمی مرجاتا ہے میرے نزدیک یہی خیال ہندوستانیون کو آبلہ والی مکھیون اور سانپ کے عرق کا ہے معلوم ہوا کہ دموودرپنت نے کبھی پسا ہوا ہیرا کسی کو نہین دیا اوسکی نسبت دموودرپنت کا بیان ہے کہ یہ ہیرے ناناجی وتل کی معرفت منگائے گئے مین نے پوڑیہ کو نہین کھولا اور بغیر کھولنے کے وہ کہتا ہے کہ مجھسے ناناجی نے کہا تھا کہ اسمین مین ماشہ پسا ہوا ہیرا ہے اور تو ماشے ہیرے ہین بعد اس کے بیان ہے کہ مین نے یہ ہیرے یشونت راؤ کو دیدیے اور اوس ست کہدیا کہ کرنیل فیر صاحب کے شربت مین ڈالدینا لیکن اوسکا یہ بھی بیان ہے کہ مین نے اوسوقت کہدیا تھا کہ یہ بات کچھ خوب نہین ہے واہ کیا دردمندی ہے کہ زہر دینا اور یہ بھی کہنا کہ یہ بات اچھی نہین ہے مگر اس مقام پر یشونت راؤ اور دموودرپنت

کی شہادت مین اختلاف ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یشونت راؤ نے کوئی پوڑیہ نہین
پائی یشونت راؤ بیان کرتا ہے کہ مجھکو ایک پاکٹ ملی تھی اور کہا تھا کہ اس کے تین حصے
کیے جاوین - اب مین اس امر مین تقریر کرتا ہون کہ گیکواڑ پر جو سنکھیا کے دینے کا اتہام
ہوا ہے وہ محض غلط ہے - مین صاحبان کمیشن سے دریافت کرتا ہون کہ اگر گیکوار کو
ہیرون کا کٹوانا منظور ہوتا تو اس قدر آدمیون سے گفتگو کرنے کی کیا ضرورت تھی اور
اور گیکواڑ کو اوس شخص سے کیا حاجت کہنے کی تھی کہ یہ ہیرے تمہارے ہیرے تھے کہ تم اپنی
کتاب کو مشکوک کردو اور ایسے شک کے ڈالنے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ اوس نے یا نہین
گیکواڑ کے پاس چھوٹے چھوٹے ہیرے موجود تھے جو بطور نذر کے مجھے اور میان پر چڑہے جاتے
تھے اونکو کٹوا لیتے تمام عمدہ ہیرے خریدا کیے اور ہزار ہا روپیہ کا ہیرا اون کے
پاس موجود ہوگا اس قدر طول دینے سے کیا مطلب تھا اور سنکھیا کے منگانے مین جو اسقدر
طوالت ہوئی یہ بھی محض افترا ہے صدہا جھوٹ ملا کر ایک جھوٹ بات کو ثابت کرنا چاہا
ہرچند یہ سب کارروائی ہوئی مگر کوئی گواہ اوسکی صداقت نہین کرتا دامودر پنت نہایت
چالاک آدمی ہے اوسنے خوب سوچ کر بیان کیا کہ ایسی گفتگو دوسرے شخص کے آگے کیون
کرتے اس سب کارروائی کا بیان صرف دامودر پنت کے اظہار سے ہے جوہریون کی نسبت
بیان ہوا ہے کہ اون سے ہیرے لیے گئے اور اونکو رخصت کردیا یہ بات ظاہر نہین کی
کہ جوہریون سے اور گیکواڑ سے کچھ گفتگو ہوئی ہو نہ جوہریون کے اظہار سے معلوم ہوا کہ گیکواڑ سے
اور اون سے کچھ باتین ہوئین پس کسیطرح سے ثابت نہین ہوتا کہ گیکواڑ اس خرید فروخت
مین شریک تھے -

مائی لارڈ - دامودر پنت کے اظہار کی نسبت مین نے اپنا بیان ختم کیا اب اوس بیان کی
نسبت دامودر پنت کے گفتگو کرتا ہون جو وہ کہتا ہے کہ دربارہ دیے جانے زہر کرنیل فیر صاحب
کے مجھسے اور گیکوار سے باتین ہوئین اوسکا یہ بیان محض غلط ہے اور کسیطرح سے اوسکی تصدیق
نہین ہوتی اور جب دامودر پنت کے اس بیان کی تصدیق نہین ہوئی تو گیکواڑ صاف انکار کرسکتے ہین کہ کبھی
ایسی باتین مجھسے نہین ہوئین ممبران کمیشن کا خیال اسبات پر رجوع کرتا ہون کہ دامودر پنت کی شہادت اول سے آخر تک

کیسی ہے اوسکو گیکواڑ کی مطلق پیرہ نہین ہے مگر ہر طرح سے وہ اپنی براوت کرتا ہے اور گیکواڑ پر جرم ثابت کرتا ہے لیکن میرے نزدیک اوس کے اظہار خود اوسی کے بیان سے غلط ٹھہرتے ہین ہر ایک کاغذ گیکواڑ کا ضبط کر لیا گیا دموودر پنت کے اظہار سے خود ثابت ہے کہ کوئی کاغذ چاک نہین ہوا اور کوئی کاغذ اس طرح کا نہین ملا جس سے خود گیکواڑ ماخوذ ہوون مگر ایسے کاغذ البتہ ملے ہین جس سے دموودر پنت خود ماخوذ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ کاغذ اوسی کے لکھے ہوے ہین اور گیکواڑ کے ہاتھ کے نہین ہین اگر گیکواڑ ان باتون مین شریک ہوتے تو ضرور اون کے ہاتھ کا کوئی کاغذ نکلتا بلکہ ظاہر ہے کہ گیکواڑ ان باتون سے واقف بھی نتھے اور دموودر پنت کی واقف کاری بخوبی ثابت ہوئی ہے ابتدا سے انتہا تک صاف ثابت ہے کہ یہ مقدمہ گیکواڑ پر کھڑا کیا گیا ہے آپ صاحبون کو لازم ہے کہ اس امر پر بخوبی غور کرین۔

جب اس مقدمے کے اظہارات لیے جانے مجھے میرے نزدیک جھوٹ ہونا اوسیوقت ثابت تھا جہان جہان کہ سیاہی ڈالی گئی ہے وہان دموودر پنت کا ذکر تھا۔

دموودر پنت کا بیان ہے کہ یہ سیاہی مین نے اپنے ہاتھ سے نہین ڈالی بلکہ جو لوگ کارکن ہین اون سے کھدیا تھا جس کارکن کا دموودر پنت نام لیتے ہین وہ انکار کرتا ہے اس کارکن کا نام بلونت راؤ ہے اوسنے سوٹر صاحب کے روبرو اس بات کا اقرار کیا تھا (مسٹر برٹن صاحب نے بلونت راؤ کے اظہار سارجنٹ صاحب کو دکھائے)۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھے غلطی ہوئی اوسنے سوٹر صاحب کے روبرو بھی اقرار نہین کیا تھا بلکہ اوسنے قطعی انکار کیا کہ مین نے کبھی حساب پر سیاہی نہین ڈالی اور نہ مین جانتا ہون کہ کس شخص نے کتابون کو مشکوک کیا۔

مائی لارڈ۔ مجھکو یہ بھی یقین نہین ہے کہ دموودر پنت نے سیاہی کو ڈالا ہو بہر صورت دموودر پنت نے کسی سے سیاہی ڈالنے کو کہا ہوگا اور اس غرض سے کہا ہوگا کہ جب سیاہی ڈالیجائیگی تو ہر شخص کا خیال انہین دہتیون پر رجوع ہوگا اگر درحقیقت کسی رقم کا تبدیل کرنا منظور ہوتا تو مین نے سنا ہے ہندوستانی لوگ بڑے دستکار ہین اس طرح رقم کو تبدیل کر دیتے ہین کہ

کہ بناوٹ کا شبہہ بھی نہین ہوتا پس سیاہی کے ڈالنے کی کیا ضرورت تھی مگر اسبابت
مین پھر تقریر کرتا ہون کہ اگر دمودر پنت کو اسبات کا پوشیدہ کرنا منظور تھا تو کتابین
کیون نہ جلادین اور اگر اوسکو رقمون کے تبدیل کرنے کی فرصت تھی جلانے کے واسطے
تو وقت تھا یہ سب بناوٹ ہے ایک بے وقوف آدمی بھی دریافت کر سکتا ہے کہ عدالت
کے دہوکا دینے کے واسطے یہ سب باتین بنائی گئی ہین یا دمودر پنت کو خیال ہوگا کہ
اس مقدمے کی تحقیقات ایسی عدالت کے روبرو ہوگی جیسی کہ اب ہوئی یہ شخص نہایت
سادہ لوح ہے اور اپنے اظہار کو اپنے ہی بیان سے رد کرتا ہے۔ کسیطرح سے
اوسکے اظہار لائق اطمینان کے نہین ہین۔
مائی لارڈ۔ قبل گرفتاری کے دمودر پنت بخوبی واقف تھا کہ راؤجی اور نرسو نے کیا
اظہار دیے ہین اور اسبات کا مقر ہے کہ مین نے سنا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو جو زہر
دیا گیا اوسمین پسا ہوا سنکھیا اور ہیرا تھا پس اپنا اظہار بخوبی گھڑ سکتا تھا جسمین ہیرے
اور سنکھیا کا خاص ذکر ہوتا اور دمودر پنت نے شیشی کا بھی ذکر سنا ہوگا اوسکی نسبت
بھی ایک بات بنالی مین نے دمودر پنت کے اظہار کی کیفیت ممبران کمیشن کے روبرو سب
بیان کی مجھکو امید قوی ہے کہ ممبران کمیشن انصاف کی روسے مقدمے کو فیصل
کرینگے جس قدر مجھکو یاد تھا مین نے صحیح صحیح بیان کیا اور یقین ہے کہ صاحب ایڈوکیٹ
جنرل جو بڑے لائق فائق ہین بروقت اسپیچ کے انصاف کو ہاتھ سے نہ دینگے کیونکہ وہ
اس غرض سے یہان نہین آئے ہین کہ ایک بے گناہ شخص کو گدی سے اوتار دین۔
اون سے زیادہ اور کسی شخص سے مجھکو امید نہین ہے کہ وہ اپنی اسپیچ مین انصاف ظاہر
کرین اور یقین ہے کہ وہ اپنی اسپیچ مین کسی کی رعایت نہ کرینگے نہ صرف ہندوستانی
بلکہ یوروپ کے باشندے بھی اونکی اسپیچ کے منتظر ہونگے۔
مائی لارڈ۔ اب فتح چند ہیم چند کے اظہار کی نسبت گفتگو کرتا ہون ممبران کمیشن کو یاد
ہوگا کہ جسوقت یہ شخص عدالت مین آیا تھا اوسکے چہرے سے کسقدر خوف عیان تھا
مین نے اپنی تمام عمر مین ایسا خوف زدہ گواہ نہین دیکھا اوسنے اول پولیس کے روبرو

اپنے اظہار دیتے تھے اب اوسنے بیان کیا کہ سوٹر صاحب کے روبرو جو مین نے اظہار
دیئے وہ غلط تھے اور بیان کیا کہ غرض تھا کہ ایسے اظہار مین نے دیے تھے یہ شخص مدت تک
پولیس کی حراست مین رہا جب سپرنٹنڈنٹ کیا گیا اور وہ قابو مین آگیا اوسوقت
اوس کے اظہار لیے گئے اوسنے بیان کیا کہ مین نے ایک ورق چاک کیا تھا اور پولیس
کے کہنے سے نئی رقمین اوسپر لکھدی تھین اوسنے یہ بھی بیان کیا کہ جب سوٹر صاحب
کے پاس اپنے اظہار کو تصدیق کرنے کے واسطے جاتا تھا تو پولیس کے لوگون نے مجھے
کہدیا تھا کہ اگر تم دستخط نہ کروگے تو عمر بھر جیلخانے مین رہوگے پس ایسی دہمکیون سے
اوسنے سوٹر صاحب کے روبرو غلط بیان کیا۔

سرکار کی طرف سے یہ گواہ بدین غرض پیش کیا گیا تا کہ ثابت کرے کہ ناناجی وتل
نے ہیرے خریدے اور سمجھتے اونکی قیمت اسکے دیے یہ روپیہ توفیر کی مد سے دیا گیا تھا
اور اوس روپیہ کی نسبت دامودر پنت نے لکھا تھا کہ برہمنون کے کھلانے کے واسطے
یہ روپیہ دیا گیا ایک برہمن بھی اسواسطے طلب ہوا تھا کہ دامودر پنت نے یہ رقم غلط لکھی
ہے روپیہ برہمنون کے کھلانے کے واسطے نہین دیا گیا بلکہ اس روپیے سے ہیرے
خریدے گئے اور صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اس امر کی صداقت کے واسطے کہ ہیرے
خریدے گئے شیوچند اور خوشحال چند کو بلایا تھا۔

ہیم چند فتح چند نے سوٹر صاحب کے روبرو جو بیان کیا تھا اوسکو ممبران کمیشن سنین
مین پڑھتا ہون۔ دسہرے کے دو تین دن کے بعد ناناجی وتل جنکو جواہر خانے کا چارج
ہے مجھکو اور اور جوہریون کے ہیرے کی کنی لانے کے واسطے حکم دیا چنانچہ ہم لوگ اوسی روز
ہیرے کی کنی لے گئے اور ناناجی وتل نے دیکھ کر اونکو رکھ لیا دوسرے روز قیمت کے
زیادہ ہونے سے وہ سب کنی واپس ہو گئین دو روز کے بعد ناناجی وتل نے حکم
دیا کہ وہی کنی جو واپس دی گئی پھر سے آوے لہذا مین پھر اوسکو لے گیا بعد وزن اور
طے ہونے قیمت کے رکھ لی گئی [illegible] چند دن کے بعد ناناجی نے یہ حکم دیا کہ
تھوڑی سی کنی ہیرے کی [illegible] اون کے پاس لے گیا ناناجی جواہر خانے مین

ہوئے مگر ونایک راؤ جو ناناجی کے سالے ہین وہ گئی دیکھا انہون نے وزن کرکے
قیمت ٹھہرائی اور مجھکو اپنے ساتھ دامودر پنت کے پاس لے گئے دامودر پنت نے کہا
کہ قیمت زیادہ ہے اگر ضرورت ہوگی تو رکھہ لیجائے گی اس مرتبہ ہیرون کی دو پوڑیان
تھین دو تین روز کے بعد ایک پوڑیہ واپس ملی اور ایک رکھہ لی گئی اوسوقت اوسنے
بیان کیا تھا کہ ایک پوڑیہ رکھہ لی گئی اور ایک واپس ملی مگر اب کہتا ہے کہ دونون
پوڑیان واپس ملین معلوم نہین کہ پہلا بیان صحیح ہے یا دوسرا بیان سوا اسکے اس
گواہ نے بیان کیا ہے کہ زہر دینے سے دو تین روز بعد کرنیل فیر صاحب کے ناناجی
ورتل نے مجھسے دریافت کیا کہ تمنے ان ہیرون کی فروخت کتاب مین درج کی ہے مینے
کہا ہان انہون نے کہا کہ اگر درحقیقت کتاب مین لکھہ لیا ہے تو اوس ورق کو نکالڈالو
کیونکہ انہون نے کہا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کی زہر خورانی مین انہین ہیرون کا استعمال
ہوا تھا یہ بات سنکر مجھے بڑا خوف ہوا لہذا مین نے وہ اوراق جسمین ہیرون کی فروخت
لکھی تھی نکالڈالی اور بجاے اون کے نئے ورق لگا دیئے جو قیمت ان ہیرون کی مجھکو
ملنے والی تھی اونکی تعداد [illegible] ہے منجملہ اون کے [illegible] ناناجی ورتل نے مجھکو دیے
جو صفحہ ۱۰ اور ۴۲ روزنامچہ مین جمع ہین اور مین لکھا ہے کہ شیوچند اور خوشحال چند
سے روپیے پائے لیکن مین کمیشن کے روبرو یہ بات ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ یہ گواہ بیان
کرتا ہے کہ کچھہ لین دین نہین ہوا دو پوڑیان ہیرون کی گئی تھین دونون واپس کر دی
گئین لیکن مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو اس شخص نے بیان کیا ہے کہ جن ورقون مین
لین دین کا ذکر تھا وہ پھاڑ ڈالے گئے اور بجاے اون کے نئے ورق لگا دیے مگر اوسکے
تمام اظہار سے معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے اوسپر تشدد کرکے خوب تعلیم کیا ہے پولیس نے
اس گواہ کے ساتھہ ایسی کارروائی کی ہے کہ ہمنے کبھی نہین دیکھی مگر ہیم چند فتح چند نے
عدالت مین اظہار دیا کہ صفحہ ۱۰ اور ۴۲ کا ذکر جو میرے اظہار مین ہے جسکو سوٹر صاحب
کے روبرو مین نے بیان کیا تھا کہ وہ صفحے پورانے ہین نئے نہین ہین پولیس نے میرے
اظہار خود لکھہ لیے تھے مین ممبران کمیشن کا خیال اس طرف رجوع کرتا ہون اور ملتجی ہون

کہ مجھکو اس گواہ کے اظہار مین ہر طرح کی مدد دین کیونکہ مین ہندوستان کے معاملات سے واقف نہین ہون اس شخص کے اظہار مین جو ظاہری باتین ہین اونکو پیش کرونگا مگر اسبات کا تحقیق کرنا کہ کس قدر بیان اوسکا صحیح ہے ممبران کمیشن کے تعلق ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہیم چند نے پونا کے جوہری سے کچھ زیور خرید ا تھا اوسکا خرید ا جانا نانا جی وتل کو معلوم ہوا چنانچہ اونھون نے اپنے سالے کے لیے وہ زیور خرید لیا اوسکی قیمت وتل ہزار روپیہ تھی اوسی زیور کی قیمت مین اوسکو ہنڈویان دی گئین صاحب ایڈوکیٹ نے اوسکا بہت کچھ ذکر کیا ہے لیکن اصلی حال اوسپر بھی ظاہر نہین ہوا نانا جی وتل اور سنار کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بناوٹ پولیس کی ہے میرے نزدیک وہ اظہار جو مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو ہوے محض بنائے ہوے ہین مگر اب ہیم چند نے عدالت مین صحیح صحیح بیان کیا کہ سوٹر صاحب نے زبردستی مجھسے دستخط کرا لیے تھے عدالت مین جو بیان گواہ نے کیا وہ بالکل صحیح ہے جب پولیس والے کسی شخص کو پکڑ کر قید کرتے ہین اور ہر طرح سے اوسپر تشدد کرکے کہتے ہین کہ جس طرح ہم کہین اوسی طرح اگر گواہی دوگے تو رہا کیے جاوگے ورنہ رہائی نہوگی اس لیے آدمی مجبور ہو جاتا ہے۔ پس اسی وجہ سے جو شہادت پولیس کے روبرو لی گئی وہ گجانند وتل کے خوف اور ترغیب سے ہوئی۔

مائی لارڈ۔ میری زبان مین طاقت پولیس کے شکایت کرنے کی نہین ہے ایسی کاروائیان نہایت خراب ہین مناسب ہے کہ بخوبی اسکا تدارک کیا جاے ابتدا مین ایسی باتون کا ذکر کرنا مین نے مناسب نہین سمجھا لیکن اب اس مقدمہ کی کیفیت سے بخوبی مین آگاہ ہوا میرے نزدیک ابتدا سے انتہا تک یہ مقدمہ بچہ ہے اور جو جو حلف دروغی اس مقدمہ مین ہوئی ہے اوسپر لحاظ ہونا چاہیے شروع سے آخر تک جو تحریر ہیم چند کی کتاب مین ہے وہ ظاہری طور سے بالکل صحیح ہے اور تعجب ہے کہ پولیس والون کو اسبات کا خوف نہوا کہ اگر ہم ورق نکال ڈالینگے تو معلوم ہو جاے گا ممبران کمیشن کو دریافت ہوا ہوگا کہ اس گواہ پر کس قدر سختی کی گئی ہے کیونکہ جسوقت وہ عدالت مین آیا تھا نہایت خوف زدہ تھا کتاب مین تحریر ہے کہ ۱۱ ماہ۔ نومبر کو خریدے گئے پس کیونکر اوس تاریخ کو میرے خریدے

جاتے اور کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا جاتا اور عجیب بات یہ ہے کہ دمودر پنت اور نانا جی وتل کے کاغذات مین اوسکا ذکر ہو اور صرف جوہری کی کتاب کی تحریر پر اعتماد کیا جاے اور اوسکی نسبت پولیس کا بیان ہو کہ پرانے ورق نکال دیے گئے اور نئے لگا دیے ہیم چند کہتا ہے کہ پولیس والون نے زبردستی کر کے مجھسے لکھوا لیا ہیم چند ایک معزز جوہری ہے اور گجانند جو انسپر پولیس ہے اوسکی کارروائی سب جانتے ہین اس سے زیادہ مین اور کیا کہہ سکتا ہون مناسب ہے کہ اس کتاب پر بخوبی غور کیا جاے کوئی مہاجن یہ بات نہ کہے گا کہ اس کتاب کی تحریر جو پولیس مین ہوئی ہے صحیح ہے اول سے آخر تک اوس اظہار کی تردید ہوتی ہے جو سوٹر صاحب کے روبرو اوسنے بیان کیا تھا ہیم چند نے عدالت مین صاف صاف بے خوف ہو کر صحیح بیان کیا اس لیے عدالت کے روبرو جو اوس کے اظہار ہوے وہ صحیح ہین اور سوٹر صاحب کے سامنے جو بیان کیا تھا غلط ہے۔

اب مین نانا وتل کے اظہار پر ممبران کمیشن کا خیال رجوع کرتا ہون یہ شخص دربارۂ خرید ہیرون کے جو ہیم چند سے دمودر پنت نے لیے بطور درمیانی کے ہے یہ شخص تصدیق کرتا ہے کہ ایک پوڑیہ واپس دی گئی اور ایک رکھ لی گئی مگر اس شخص کے اظہار مین ایسے سوالات نہین کیے گئے جس سے ظاہر ہوتا کہ کچھ اوسنے اپنے بیاہ کے واسطے خرید ا تھا۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے چند سوالات اوس سے کیے تھے لیکن وہ اپنے غلط بیان پر قائم رہا۔ کہ ایک پوڑیہ واپس دی گئی اور ایک رکھی گئی نانا جی وتل کا محرر کہتا ہے کہ نانا جی وتل نے مجھسے کہا کہ مجھکو یادداشت دے دو کیونکہ ہیرے واپس دیے گئے اس گواہ نے سوٹر صاحب کے روبرو صاف صاف بیان کیا کہ مین نے یادداشت اس غرض سے واپس دی تھی کہ چاک کر دیجاے یہ بات سنکر صاحب ایڈوکیٹ جنرل کو تعجب ہوا جن ورقون کی نسبت غلط ہونے کا بیان ہے اور ورقون پر چھیلنے کا نشان نہین ہے ہیم چند کہتا ہے کہ پولیس والون کے کہنے سے مین نے ورق نکالڈالے تھے۔

گجانند وتل ہندوستانی زبان سے کسیقدر واقف ہے کیونکہ اوسنے کچھ اظہار ہندوستانی زبان مین دیے اور کچھ گجراتی مین پہ بیان اوسکا کہ ہندوستانی زبان سے مین واقف

نہیں ہوں محض غلط ہے میرے نزدیک اس گواہ کا بیان بالکل لائق اعتبار نہیں ہے۔ کرنیل فیر صاحب کے اظہار میں دو تین جگہہ نقص ہے عجیب بات ہے کہ ایک عہدہ دار غلط بیان کرے اور پھر اوسکو درست کرے میرے اس کہنے سے یہ غرض نہیں ہے کہ کرنیل فیر صاحب کی آبرو میں دھبہ لگے لیکن شاید وہ گھبرا گئے ہوں گے پس اسے بطرح میں خیال کرتا ہوں کہ اور گواہوں کے اظہار میں بھی رعایت کیجاے شاید اونہوں نے وہ اظہار دیا جو اونکو بیان کرنا منظور نتھا ناچی وتل خود کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ پسا ہوا ہیرا کسکو کہتے ہیں نہ میں نے سنا اور نہ میں نے دمودر پنت کو دیا اوسکا یہ بیان کہ دو پوڑیاں پسے ہوے ہیرے کی میں نے دمودر پنت کو دیں یہ غلط ہے اوسنے صرف دو پوڑیاں ہیروں کی دی تھیں ان پوڑیوں میں کچھ ہیرے اور کچھ ہیرے کی کنی تھیں اور رووہ بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کے پاس ہیرے اور اوسکی کنی بہت تھیں اس لیے ثابت ہوتا ہے کہ اگر مہاراجہ صاحب کے پاس ہیرے کثرت سے تھے تو اونکو خریدنے کی ضرورت کیا تھی نہ سنکھیا خریدنے کی تصدیق ہوی اور نہ پسے ہوے ہیرے کا کسی نے بیان کیا جب یہ دونوں باتیں ثابت نہیں ہوئیں پھر اور کیا بات باقی رہ گئی نور الدین کو زہر کے فروخت سے انکار ہے اور ہیم چند کو ہیرے کی کنی سے پس جھوٹ کا خیمہ جو کھڑا کیا گیا تھا وہ گر پڑا اب صرف دمودر پنت کی شہادت باقی رہی سوا اوسکی شہادت کو دوسرا کوئی گواہ تصدیق نہیں کرتا عجیب نہیں جو ابتدا سے آخر تک اوسکا بیان غلط ہو یا اوسنے خود زہر کا دینا چاہا ہو میرے نزدیک یہ شخص ہرگز بری نہیں ہو سکتا اوسکے چہرے سے خوف زدہ اور دروغ گو اور بدذات ہونا معلوم ہوتا ہے جس قدر وہ پاجی پن کرے کچھ تعجب نہیں ہے یہ شخص چالاک آدمی ہے اوسنے خود کرنیل فیر صاحب کو زہر دینا چاہا ہوگا اس شخص کا گذر کرنیل فیر صاحب کے پاس تھا وہ اپنے مالک کا روپیہ بالکل لوٹتا تھا اور کتابوں میں جعل بناتا تھا اس لیے اوسکو بہت بڑا خوف ہوا کہ اگر کرنیل فیر صاحب میری کتابوں کو دیکھیں گے تو بڑا جعل ثابت ہو جائیگا پس اوسنے کرنیل فیر صاحب کو زہر دینا چاہا اور رسالم اور یشونت راو کو مقرر کیا کہ اونکے

ہاتھ سے زہر دلوانے مین انصاف کی رو سے چاہتا ہون کہ اس پاجی کو سزا دیجاے
جسنے ایک رئیس کو خرابی مین ڈالا ہے یہ بیچارہ رئیس آپ ممبرون پر بھروسہ کرتا ہے
کہ شہادت پر خوب غور کرکے اوسکو بے گناہ تصور کرین بعد اس کے ممبران کمیشن نے عدالت
کو برخاست کیا اور ٹفن کھانے کیواسطے گئے جب ٹفن کھاکر واپس آئے تو سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب
نے پھر اسپیچ شروع کی۔ دموودرپنت کے اظہار کی نسبت مین کہہ چکا ہون کہ اسی شخص کے بیان نے
مقدمہ کی ابتدا ہے لیکن عجب بات ہے کہ اوس کے اظہار اخیر مین لیے گئے اب راوجی اور نرسو کی
گواہی کی نسبت بیان کرتا ہون مگر راوجی کے اظہار مین ابھی کچھ گفتگو نہین کرتا ہون پہلے مین نے
کہا ہے کہ دموودرپنت نے راوجی کے پاس شیشی کو بھجوایا تھا وہ عطر کی شیشی تھی اور کوئی
رقیق شے اوسمین بھری تھی یہ ظاہر نہین ہوا کہ جب شیشی راوجی کے پاس پہونچی تو راوجی
نے اوس شیشی کو بدل کر دوسری شیشی مین دوا کو ڈال دیا ہو مگر جو شیشی دموودرپنت
کے پاس سے گئی تھی وہ صرف آدہ اونگلی کے برابر تھی اور راوجی کے پاس پہونچ کر
وہ بہت بڑہ گئی میرے نزدیک شاید یہ بات صحیح ہو کیونکہ بہت وقت کے بعد یہ بات
مجھکو دریافت ہوئی کہ دوسری کسی شیشی کا تذکرہ بجز اسی چھوٹی شیشی کے نہین ہوا۔
ممبران کمیشن کو بھی یاد ہوگا کہ مین نے ابھی اس بات کا کچھ ذکر نہین کیا کہ کرنیل فیر صاحب
کے نوکرون نے درحقیقت کرنیل صاحب کو زہر دینا چاہا تھا یا نہین دموودرپنت کے
اظہار کی نسبت مین بخوبی تقریر کرچکا ہون اور اب عدالت پر منحصر کرتا ہون کہ جو کچھ
ممبران کمیشن کی راے ہو مگر راوجی کی شیشی کی نسبت گفتگو کرنا مناسب سمجھتا ہون۔
بیان ہے کہ راوجی کو ۹۔ نومبر سے پندرہ روز پہلے یہ شیشی ملی تھی مگر جب اوسکے پاس
پہونچی تو وہ بہت بڑہ گئی راوجی کا بیان ہے کہ شیشی اسی غرض سے دی گئی تھی
کہ کرنیل فیر صاحب کے غسل کے پانی مین ڈالدی جاے مگر وہ کہتا ہے کہ مجھکو یہ معلوم نتھا
کہ اوسمین زہر ہے یا کچھ اور شے ہے دموودرپنت کے اظہار سے معلوم ہوا کہ اوسمین کس
کس چیز کا مجموعہ تھا راوجی کے اظہار سے پایا جاتا ہے کہ اوسنے اپنے نیفہ مین شیشی کو رکھا
جسکے سبب سے اوسکے پیٹ پر پھوڑا ہوگیا اوسوقت اوسکو معلوم ہوا کہ اگر فیر صاحب کے

نہانے کے پانی مین یہ دوا ڈالی جائے گی تو اونکو بہت بڑا ضرر پھونچے گا گو یہ شیشی
کرنیل فیر صاحب کے ضرر پھونچانے کے واسطے تھی لیکن راوجی خوف زدہ ہوا اور اوسنے
دوا کو پھینک کر شیشی کو رکھہ چھوڑا تا کہ اوسمین سنکھیا گھول کر گلاس مین ڈالے چنانچہ
بیان ہے کہ اوسی شیشی مین راوجی نے سنکھیا گھول کر حسب ہدایت دمو در پنت کے ڈالا
گو میرے خیال مین یہ بات نہین آتی کہ جب وہ شیشی عطر کی تھی تو کس طرح اوسمین سنکھیا
کو ڈال کر گھولا ہوگا سوا اس شیشی کے اور کسی شیشی کا بیان نہین ہے شاید راوجی یہ بات
بھول گیا کہ اگر مین ایسا بیان کرون گا تو لوگ اعتراض کرینگے مین نے اس شہادت پر
بخوبی غور کیا مجھکو کسی مقام پر دوسری شیشی کا ذکر نہین پایا جاتا اور غیر ممکن معلوم
ہوتا ہے کہ ایسی چھوٹی عطر کی شیشی مین سنکھیا شربت مین ملانے کے واسطے گھولا گیا ہو ایسے
ایسے گواہون کے بیان پر ایک مقدمہ گیکواڑ پر جرم ثابت کرنے کے واسطے کھڑا کیا گیا ہے
اسمین میرے کہنے پر کچھہ موقوف نہین مقدمہ مین بناوٹ کا ہونا بالکل ثابت ہوتا ہے
اگرچہ یہ مقدمہ کھڑا کیا لیکن یہ خیال نہین ہوا کہ وہ لوگ جنکی شہادت لیجاے گی کس قسم
کے ہین پس جھوٹے گواہون کا سلسلہ ٹوٹ گیا ان جھوٹے گواہون کی شہادت ایک
دوسرے سے مختلف ہے۔ مین اپنے دوست ایڈوکیٹ جنرل سے دریافت کرتا ہون کہ
کیا وہ دو شیشی نہین اگر دو نہین تو عطر کی شیشی کیا ہوئی۔ راوجی کا بیان ہے کہ دمودر پنت
کے پاس سے اوسکو شیشی پھونچی تھی اب مین صاحبان کمیشن کا خیال اسبات پر رجوع کرتا
ہون کہ اون کے نزدیک راوجی کی شہادت کیسی ہے جب یہ شیشی مع عرق کے کرنیل فیر صاحب
کے مار ڈالنے کے واسطے راوجی کو دی گئی تو یقین ہو سکتا ہے کہ جب اوسی شیشی سے اوسکو ضرر
پھونچا تو اوسنے شیشی کی دوا کو پھینک دیا اگر یہ بات راوجی کی یقین کیجاے تو بیشک واضح
ہوتا ہے کہ اوسکا ارادہ کرنیل فیر صاحب کے مار ڈالنے کا نتھا میرے نزدیک ممکن ہے کہ دمودر پنت
نے کرنیل فیر صاحب کے مارنے کا ارادہ کیا ہو اور کرنیل صاحب کے نوکرون نے خود نہ کیا
ہو مین اسبات کی تصدیق نہین کر سکتا کیونکہ مجھکو اسبات سے کچھہ مطلب نہین ہے۔
راوجی ایسا بد ذات شخص نہین ہے جیسا کہ وہ اپنے تئین ظاہر کرنا چاہتا ہے یہی حال نرسو کا

ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ جب شیشی کے سبب راوجی کو ضرر پہونچا تو اوسنے شیشی کی دوا کو پھینکدیا مناسب تھا کہ سرکار کی طرف سے ان سب باتون کی تصدیق کی جاتی یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ راوجی کو شیشی اوس زمانے مین دی گئی تھی جب کرنیل فیر صاحب کے پھوڑا تھا یعنے سنکھیا کے دینے سے مہینے ڈیڑہ مہینے پہلے دی گئی تھی راوجی کا بیان ہے کہ جسوقت شیشی ملی نرسو موجود تھا اور نرسو نے اپنے اظہار مین بیان کیا ہے کہ شروع نومبر مین شیشی آئی تھی یعنے اوس زمانے مین جبکہ اخیر مرتبہ مہاراجہ صاحب سے گفتگو ہوئی تھی لیکن یہ بات لائق غور کے ہے کہ راوجی نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو اپنے بیان مین شیشی کا مطلق ذکر نہین کیا وموورنیت نے شیشی کا تبدا مین بیان کیا تھا میرے نزدیک جو کچھ اوسنے بیان کیا وہ صحیح ہے اور اگر صحیح ہے تو ممبران کمیشن بخوبی اسپر غور کرینگے راوجی اپنے اظہار مین بیان کیا ہو کہ مجھکو ہدایت ہوئی تھی کہ سنکھیا شیشی مین ڈال کر پانی ملایا جائے اور اوسکو بخوبی ہلا کر شربت مین ڈالا جائے لیکن وہ اسبات کا ذکر نہین کرتا کہ یہ شیشی دموورنیت کے پاس سے مجھکو پہونچی تھی اور دموورنیت اپنے اظہار مین کہتا ہے کہ یہ شیشی مین نے مہاراجہ صاحب سے پائی اور مین نے خطر کی شیشی مین اوس دوا کو کر کے راوجی کے پاس بھیجدیا اور عجیب بات یہ ہے کہ راوجی نے اول اوس شیشی کا ذکر اپنے اظہار مین نہین کیا تھا دموورنیت شیشی کی صورت کچھ اور بیان کرتا ہے اور راوجی اور کچھ کہتا ہے اس شیشی کے بارے مین برابر اختلاف ہے دموورنیت جو بیان کرتا ہے کہ اس شیشی مین فلان فلان چیز کا عرق تھا اسکا بھی مجھکو یقین نہین ہے اور یہ بھی یقین نہین آتا کہ ذراسی سنکھیا جو پانی مین گھلی ہوئی ہو اور وہ جسم کو چھو جاے تو کس طرح پھوڑا ہو سکتا ہے اسباب مین میرے دوست ایڈوکیٹ جنرل نے ڈاکٹر گری صاحب کی شہادت لی اور راوجی کا پھوڑا اونکو معائنہ کرایا مجھے ہنسی آتی ہے کہ ایڈوکیٹ جنرل کس طرح چاہتا ہے کہ یہ امر ثابت ہو جائے ڈاکٹر گری صاحب نے پھوڑے کے نشان کو دیکھکر بیان کیا کہ ہان تین نشان پیٹ پر ہین مگر جو شہادت دربارہ شیشی اور اوسکی دوا کے نکلنے کے ہوئی جس سے کہ پیٹ پر پھوڑا ہو گیا سب مین اختلاف ہے ڈاکٹر گری صاحب کا نام ہمیشہ اسبات مین مشہور ہوگا کہ اونھون نے ہندوں کے

ایک نشان پھوڑے کو جو اوس کے پیٹ پر تھا دیکھا مین پیشتر کہہ چکا ہون کہ صرف
ایک گواہ ایسا ہے جسکی شہادت اعتبار کے لائق ہے جہان تک اس تشفشی اور سانپ
اور بکھیون کا ذکر ہے بالکل بیمعنی ہے اگر یہ مقدمہ عام طور کا ہوتا تو لوگ مضحکے مین اوڑا
دیتے اور اس قدر طوالت نہ کرتے مگر جبکہ ایسی شہادت پر ایک رئیس کے گدی سے
اوتارے جانے کا احتمال ہے تو اسبات پر بخوبی غور ہونا چاہیے ایسے لوگون کی شہادت
کی تحقیقات ایسے افسرون کے روبرو ہونا چاہیے تھی جو منصف مزاج تھے نہ اونکے روبرو
جو چاہتے تھے کہ خواہ مخواہ ایک رئیس کو ضرر پھونچے مین تشفشی کے تذکرے کو سلام کر کے
ختم کرتا ہون جو محض بیجا ہے ایسا ذکر کبھی کسی تواریخ مین نہین دیکھا گیا اور کہا کہ راوجی
کی ایک اور کارروائی کا ذکر کرتا ہون یعنے زہر کی پوڑیون کا حال کہتا ہون اگر
مین کسی مقام پر غلطی کرون تو میرے دوست ایڈوکیٹ جنرل اور ممبران کمیشن مجھکو
آگاہ کر دین۔
بیان ہے کہ یہ پوڑیان زہر کی راوجی کے پاس آئین حالانکہ اسکی کچھ اصلیت نہین ہے
خیال ہے کہ دمودر پنت نے یہ پوڑیان سلیم اور یشونت راو کو دی تھین اور پھر بیان
ہوا ہے کہ چھہ سات آدمیون کے سامنے دی گئین اون لوگون کی گواہی بھی لی گئی
مگر وہ بیان بالکل فضول ہے اس مقدمے مین اچھی گفتگو کرنے کے واسطے مناسب ہے
کہ راوجی کا اظہار پڑھا جائے وہ یہ ہے کہ اول اونسے سوٹر صاحب کے روبرو بیان کیا
کہ سالم اور یشونت راو نے مجھسے کہا کہ اگر تم مہاراجہ صاحب کے پاس چلوگے اور جو کچھ وہ کہینگے
اوسکو تم کروگے تو تمکو اس قدر روپیہ دیا جائے گا کہ تمکو نوکری کی ضرورت نہ رہے گی
اور عمر بھر مع اپنے لڑکے بالون کے گھر بیٹھے کھاؤگے بلکہ تم چاہوگے تو تمکو نوکری بھی ملے گی
اور وہ کام اچھی طرح سے انجام دوگے تو ایک لاکھ روپیہ ملے گا۔
کرنیل فیر صاحب کا مار ڈالنا گویا اوس کام کا انجام کرنا تھا جب ہم اسبات کے کرنے
پر راضی ہوئے تو مہاراجہ صاحب نے ہمسے کہا کہ تمکو سالم اور یشونت کے ذریعے سے پوڑیان
ملین گی۔ دو تین روز کے بعد جمعدار نے دو پوڑیان مجھکو دین اور کہا کہ تین یوم

تک برابر ان پوڑیون کا استعمال کیا جائے اس امر کو سالم اور یشونت راؤ نے مہاراجہ صاحب کے روبرو بھی ہمکو سمجھا دیا تھا کہ کس طرح سے پوڑیون کا استعمال ہوگا دو تین روز تک مین نے پوڑیون کی دوا کا استعمال نہین کیا کیونکہ مجھکو موقع نہین ملا ہم لوگون نے جب مہاراجہ صاحب سے گفتگو کی تھی تو اوسمین یہ بات قرار پائی تھی کہ کرنیل فیر صاحب کو شربت مین زہر دیا جائے کیونکہ کرنیل فیر صاحب ہر روز جب ہوا خوری سے واپس آتے ہین تو شربت پیتے ہین (ممبران کمیشن کا خیال اسبات پر بخوبی رجوع ہونا چاہیے) لہذا دو تین مرتبہ پوڑیون کو جب موقع پایا شربت مین ڈالدیا یہ شخص اور مقام پر اپنے اظہار مین کہتا ہے کہ سالم اور یشونت راؤ کے کہنے سے ان پوڑیون کی کئی چھوٹی چھوٹی پوڑیان بنائین اور اپنی پیٹی کی جیب مین رکھ لین مذکورہ بالا اظہار اوسنے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو دیا اور عدالت کے سامنے بیان کیا کہ جو دو پوڑیان مجھکو ملین تھین اونکا رنگ مختلف تھا مین سمجھا کہ جو پوڑیہ سفید رنگ کی ہے وہ زیادہ مضر ہے اوس سفید پوڑیہ مین سے تھوڑی تھوڑی دوا لے کر اور تین پوڑیون مین ملائی اور باقی اوس سفید پوڑیہ کو اپنے پاس رہنے دیا وہی دوا میری پیٹی کی جیب مین ہے۔

اب خیال کرنا چاہیے کہ ان دونون بیان مین کون بیان صحیح ہے کیونکہ دونون بیان مین اختلاف ہے کسیصورت سے دونون بیان اوس کے سچ نہین ہین وہ کہتا ہے کہ مجھکو شک ہوا کہ سفید دوا بہ نسبت بھوری دوا کے زیادہ مضر ہے دریافت طلب یہ امر ہے کہ اوسکو کس وجہ سے یہ شک ہوا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ جب مجھکو یہ پوڑیان دی تھین اوسوقت مجھکو کچھ معلوم نتھا کہ اونمین کیا چیز ہے دامودر پنت کے اظہار سے معلوم ہوا کہ یہ دو پوڑیان مختلف رنگ کی دوا کی نتھین بلکہ پوڑیون کی دوا ملا کر اوسکو دی گئی تھی راؤجی کو صرف اس قدر کام باقی تھا کہ اوسکو تین جگہ کر کے تین روز تک شربت مین ملایا کرے معلوم نہین کہ یہ پوڑیہ کسوجہ سے پیٹی مین رہ گئی اور یہ دوا ایک قسم کی نہوگی چند قسم کی ہوگی راؤجی کا بیان ہے کہ مین نے سفید دوا کو الگ رکھا اور اوس سفید پوڑیہ مین سے تھوڑی تھوڑی دوا ملادی تھی لیکن مین کہتا ہون کہ جب یہ دوا اوسمین

لی ہوئی تھیں تو اونکو پھر ملانے کی کیا ضرورت تھی اور پھر ایک سفید پوڑیہ کیونکر بچ رہی
کیا یہ مختلف بیان اوسکا لائق تسلیم کے ہے سوا اس کے جس طرح اوس سے کہا گیا تھا
اوسنے کیون نہیں یہ سب پوڑیون کو شربت مین ڈالدیا اور ایک سفید پوڑیہ کے
رکھ چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی جس طرح کہ بیان ہوا ہے کہ پسا ہوا ہیرا اور زہر
دونون مہلک ہین تو پھر کیون ایک پوڑیہ مین سے تھوڑی چیز ڈالی اور تھوڑی رہنے
دی جب کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے کے واسطے راؤجی مقرر کیا گیا اور اوسکو پوڑیان
دی گئین تو مناسب یہ تھا کہ جو دوا زیادہ مہلک تھی اوسکو زیادہ ڈالتا اور جو کم
مہلک تھی اوسکو کم ڈالتا اگر مسٹر سوٹر صاحب اور اس شخص کا بیان صحیح ہے تو پٹی
مین دو پوڑیان نکلتین اور ان پوڑیون مین صرف سنکھیا ہوتی بلکہ پسا ہوا ہیرا
بھی ہوتا ایسے اظہار پر خیال کرنے سے سراسر اختلاف پایا جاتا ہے کوئی شخص نہین
کہہ سکتا کہ کون بیان صحیح اور کون غلط ہے آپ صاحبون کو یاد ہوگا جو بیان ہوا ہے
کہ جب گجانند نے دمودر پنت کے دفتر مین کچھ کاغذات مشکوک دیکھے تو فوراً سوٹر صاحب
کو بلایا اور جب اکبر علی نے راؤجی کی پٹی سے پوڑیہ نکالی اوسوقت بھی سوٹر صاحب
بلائے گئے عجیب بات یہ ہے کہ جب کوئی بات دریافت ہوتی تھی تو مسٹر سوٹر صاحب
بلائے جاتے تھے اون کے روبرو کبھی کوئی نئی بات نہین دریافت ہوئی راؤجی اس
پوڑیہ کو رکھ کر بالکل بھول گیا تھا مگر چونکہ اکبر علی نہایت چالاک آدمی ہے اوسنے
دریافت کیا کہ جس طرح شیشی سے دوا نکل کر پیٹ پر داغ پڑ گیا اوسیطرح پوڑیہ
کا نشان پٹی مین نہ پڑ گیا ہو اسوجہ سے اوسنے راؤجی سے دریافت کیا کہ تم پوڑیان
کہان رکھا کرتے تھے راؤجی بیچارہ بھول گیا اور اوسکو یاد نہین رہا اوسنے کہا کہ
مین پٹی مین رکھا کرتا تھا چنانچہ پٹی منگائی گئی جس طرح راؤجی پٹی مین پوڑیہ رکھکر
بھول گیا اسیطرح اگر ہر ایک قاتل آلہ قتل کو رکھ کر بھول جایا کرے تو کیا عمدہ بات
ہے مگر اس بیان سے پہلے ایک بیان اور ہو چکا ہے کہ جب کرنیل فیر صاحب نے یہ بات
دریافت کی کہ مجھکو زہر دیا گیا تو سالم فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا ہوا آیا اور

راؤجی

راوجی سے کہا کہ اگر کوئی پوڑیہ باقی ہو تو پھینکدینا۔
فرض کیجیے اگر راوجی پوڑیہ کو پیٹی مین رکھ کر بھول گیا تھا تو سالم کے کھنے سے اوسکو ضرور یاد آجاتا لیکن راوجی کا ایسا کیا حال ہو گیا تھا کہ اوسوقت بھی اوسکو یاد نہ آیا اکبر علی نے مسٹر سوٹر صاحب سے کہا کہ اگر پیٹی کی تلاشی لیجائے تو ضرور کوئی پوڑیہ نکلے مسٹر سوٹر صاحب کو اکبر علی پر اس قدر اعتماد تھا کہ اونھون نے حکم دیا کہ تم جا کر پیٹی کو لے آو اور خود نہین گئے حالانکہ اونکو خود جانا مناسب تھا فی الحقیقت اکبر علی نے سوٹر صاحب کو بہت عمدہ راے دی لازم ہے کہ یہ پیٹی عجائب خانے مین رکھی جاوے اور اکبر علی چڑیا خانے مین بند کیے جائین تا کہ اس پیٹی اور اکبر علی کو ہزارہا آدمی دیکھین جب اکبر علی نے پیٹی کو ٹٹولا تو فوراً معلوم ہوا کہ جیب مین ایک پوڑیہ ہے لہذا مسٹر سوٹر صاحب بلائے گئے مجھکو نہایت تعجب معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے کسیطرح کا خیال نہ کیا اور اس معاملے کو ایسے شخص کے سپرد کر دیا جسکو وہ جانتے تھے کہ نہایت چالاک آدمی ہے اور جہان تک ممکن ہو گا لوگون کے پھنسانے مین کوشش کرے گا اکبر علی کا بیان ہے کہ خدا کی قدرت سے یہ پوڑیہ اس پیٹی مین مل گئی مگر یہ خدا کی قدرت اکبر علی کے ہاتھون سے ظاہر ہوئی جس طرح مین نے ظاہر کیا ہے کہ وہ موورینت کا اظہار دربارہ سنکھیا اور پسے ہوے ہیرے کے غلط ہے اوسیطرح سے راوجی کا اظہار بھی پوڑیہ کے نکلنے مین محض بے معنی ہے مین پہلے لکھ چکا ہون کہ تفتیش کا ذکر جیتک کہ وہ موورینت سے راوجی نے نہین سنا ظاہر نہین کیا۔

دربارہ استعمال پوڑیون کے ایک پوڑیہ کا استعمال ایک طرح سے بیان کرتا ہے اور اور پوڑیون کا استعمال دوسری طرح سے کہتا ہے اور اخیر مرتبہ ایک پوڑیہ خالص سنکھیا کی پیٹی سے نکلنا مشہور ہے یہ بیان اس قسم کے ہین کہ جس شخص کو کچھ بھی عقل ہے اوسکو ہرگز یقین نہ ہو گا سوا اس کے جب اوس بیان مین اکبر علی ایسا شخص شریک ہو تو سوا جھوٹ اور غلط کارروائی کے اور کوئی بات متصور نہین مین کمیشن اور تمام دنیا کے روبرو اکبر علی پر یہ جرم قائم کرتا ہون کہ اوسنے یہ پوڑیہ پیٹی مین رکھی اور بعد رکھنے کی

مسٹر سوٹر صاحب کو جو معزز افسر ہین بلایا تاکہ وہ پوڑیہ کے نکلنے کی بیٹی سے صداقت کرین راؤجی کی شہادت اول سے آخر تک بالکل بناوٹ ہے۔

مجھہ شک نہین کہ مسمی پیدرو ایک معزز گواہ ہے اوسکی آبرو مین کوئی دہتہ نہین لگا لیکن یہ شخص قوم کا پرتگیز ہے اور کسی ہندو نے اوس سے سازش نہ کی ہوگی اور اس پرتگیزی گواہ نے قبل کارروائی پولیس کے شہادت دی اگر پولیس کو موقع ملتا تو اس شخص سے بھی حسب خواہش اپنی گواہی دلاتے مسٹر انڈگینٹن صاحب نے پیدرو کی شہادت لی تھی یہ صاحب نہایت معزز اور منصف مزاج مشہور ہین پیدرو کا بیان ہے کہ مین نے صرف ایک مرتبہ روپیہ پایا اور راؤجی کے اظہار کو حلفاً کہتا ہے کہ غلط ہے اب کمیشن کو اختیار ہے کہ پیدرو کو چاہے ماخوذ کرے یا چھوڑ دے لیکن کسیطرح یقین نہین کہ ۲۵ برس کا ایک ملازم اپنے افسر کو مارنے کے واسطے بلا وجہ آمادہ ہو سوا اس کے راؤجی کی شہادت مین اور بھی بہت نقص ثابت کرسکتا ہون راؤجی بیان کرتا ہے کہ گیکواڑ نے پیدرو سے وہی باتین کین جو مجھہ سے کی تھین اوسنے اپنے اظہار مین بیان کیا کہ مقام گوا سے آکر دو تین روز پیچھے پیدرو گیکواڑ کے پاس گیا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۶ یا ۷ نومبر کو گیا ہوگا یعنے جبکہ راؤجی اور نرسو کا بیان ہے کہ ہم گئے تھے بعد اسکے ممبران کمیشن نے عدالت کو برخاست کیا۔

اجلاس روز بیجدہم

دوسرے روز پھر ممبران کمیشن عدالت مین جمع ہوے اور سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے پھر اپیچ شروع کی۔ اونھون نے بیان کیا کہ ممبران کمیشن کا خیال مین اسبات پر رجوع کرتا ہون کہ راؤجی اور نرسو کی شہادت کرنیل فیر صاحب کے روبرو کس طرح لی گئی مین نہین چاہتا کہ ممبران کمیشن کا وقت فضول تقریر مین ضایع کرون صرف اسی قدر گفتگو کرنا چاہتا ہون جو مناسب ہے اور جس سے جرم کی تردید ہو۔

علاوہ اس کے جس کام کے واسطے مین یہان آیا ہون اور مجھہ کو محنتانہ ملا ہے اوسکو بدل انجام دینا چاہتا ہون رزیڈنسی مین اکثر ملازم ایسے ہین جنکا درجہ معزز ہے اول رزیڈنٹ

کے نوکروں نے ایک بے گناہ شخص کا نام لیا اور کسیطرح کہ دن کو بھی بیگناہی پہ خوف و حجاب نہیں آیا ایسے لوگوں کا حال لائق لحاظ کے ہے کہ اول جھوٹ آمادہ قتل ہوں اور پھر ایک بے گناہ شخص پر تہمت لگائیں اور اب مہاراجہ صاحب پر تہمت لگاتے ہیں۔ اس تمام شہادت میں ایسی بری بو آتی ہے کہ مجھکو نفرت ہوتی ہے اور سراسر بناوٹ معلوم ہوتی ہے۔ ان سب گواہوں نے متفق ہو کر کس طرح فیضو پر بہتان باندہا تھا بس مجھکو راوجی کی باقیماندہ شہادت پر گفتگو کرنا باقی ہے دربارہ ششتی اور پیٹی کے میں بیان کر چکا اب جزوی باتوں کی نسبت کچھ بحث کرنا باقی ہے۔

اب میں پولیس کی کارروائی پر گفتگو کرونگا معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے راوجی کی نسبت بھی مثل اور گواہوں کے کارروائی کی یہ شخص ۲۲ تاریخ کو گرفتار ہوا اور اوسی روز شام کو اوسنے قبول کیا کہ میں نے کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا۔

معلوم ہوتا ہے کہ اوس سے معافی کا وعدہ کیا گیا یعنے یہ کہ اگر وہ جرم سے اقبال کریگا تو اوسکی خطا معاف ہو جائے گی لیکن اوسنے یہ سب باتیں اکبر علی کی کچھ گفتگو کے بعد قبول کیں بعد قبول کرنے کے اوسکو سر لوئیس پیلی صاحب اور سوٹر صاحب کے پاس لے گئے راوجی نے اوسوقت قبول کیا جب اکبر علی اور پولیس کے لوگوں نے اوسکو خوف دلادیا تھا کیونکہ اکبر علی عبد العلی اور گجانند نے کل کارروائی بنگام تحقیقات کے کی تھی ان لوگوں کی نسبت مجھکو مجبوراً ایسا بیان کرنا پڑتا ہے مسٹر سوٹر صاحب کو میں بری کرتا ہوں لیکن صاحب موصوف گجانند کی عادتوں سے واقف تھے اور جانتے تھے کہ گجانند ایک دفعہ بدنام ہو چکا ہے اور خوب آگاہ تھے کہ اگر اس مقدمہ کی تحقیقات ایسے لوگوں کے سپرد کیجائے گی تو وہ بہت تشدد کرینگے کیونکہ اونکو کسی کی پروا نہیں ہے وہ جانتے تھے کہ گجانند کیسا آدمی ہے اور اوسپر کیا کیا اتہام ہے مناسب یہ تھا کہ ابتداً سوٹر صاحب گواہوں کی شہادت خود لیتے اوسکے بعد پولیس کے سپرد کرتے کیونکہ جب پولیس نے پہلے سے اونکو خوف دلادیا تو چاہا اون سے اقرار کرالیا ششتی اور پیٹی کا قصہ تو میں لکھ چکا ہوں اگر ممبران کمیشن ایسی بڑی تقریر سے سیری

قائل نہین ہین - تو معلوم نہین کہ اور کس گفتگو سے معقول ہون گے -
راؤجی ۲۲- نومبر کو گرفتار ہوا اور ۲۳- ۲۴- ۲۵- نومبر کو تین مرتبہ اوس کے
اظہار لیے گئے اس کے بعد سر لوئیس پیلی صاحب کے روبرو اس وعدے سے لیے گئے
کہ تمھاری خطا معاف ہوجاے گی - گستاخی معاف ہو - عجیب بات یہ ہے کہ
دمودر پنت اس مقدمہ کا بانی مبانی اور راؤجی اونکا رکن قرار دیا گیا ہے -
اون لوگون کی خطا تو معاف ہو لیکن نرسو جسکا قصور بہت تھوڑا ہے اوسکی خطا
سے درگذر نہین ہوئی - میرے نزدیک نرسو کی خطا معاف ہونا چاہیے تھی نہ ان دونون
کی کیونکہ نرسو کنوئین مین بھی گر پڑا اور کہتا ہے کہ قسمت سے مین خونیون کا ساتھی
ہوا ہون میرے نزدیک نرسو نے مارنے کا ارادہ نہین کیا اور اوسکے حق مین انصاف
نہین ہوا مجھکو امید ہے کہ یہ شخص اوس سزا سے بری کیا جاے گا جس سزا کا اوسکی
نسبت بوجہ نہ معاف ہونے کے احتمال ہے -

اگست ۱۸۷۴ء مین اول ملاقات راؤجی کی مہاراجہ صاحب سے ہوئی تھی بیان ہے
کہ یہ ملاقات سالم کے کہنے سے ہوئی اوسوقت کچھ زہر کا ذکر نتھا صرف اس قدر بیان
ہے کہ سالم چاہتا تھا کہ کچھ ملازم رزیڈنسی کے قابو مین آئین اور وہان کی خبرین
دیا کرین معلوم ہوتا ہے کہ جب سابق بڑودے مین کمیشن کی نشست ہوئی تو راؤجی
نے سالم سے کچھ خبرون کی اطلاع کی تھی اس کے بعد سالم نے شادی کی اور روپیہ
کا طالب ہوا چنانچہ کسیقدر روپیہ اوسکو دیا گیا لیکن یہ ظاہر نہین ہوا کہ سواے خبرون
کے اور کسی بات کی بھی اوس سے درخواست کی گئی روپیہ کی صداقت کے واسطے
سنار پیش ہوا تھوڑا تھوڑا روپیہ آیا وغیرہ کو بھی دیا گیا عجیب بات ہے کہ جب نرسو
اور راؤجی کو روپیہ لینے کا موقع ملا تھا اونھون نے روپیہ نہین لیا کیونکہ جب کام
کر چکے یعنے زہر دے دیا تو پھر کسواسطے اونھون نے روپیے کی درخواست نہین کی
یہ گرفت بہت بڑی ہے یہ بھی ایک وجہ ان لوگون کی بدذاتی اور جھوٹ کی ہے
شنیتی سنکھیا اور پسے ہوے ہیرے کی نسبت بیان ہے کہ دیا گیا لیکن عجیب بات یہ

ہے کہ ان لوگون نے اوسمین سے کچھہ باقی نرکھا مھاراجہ صاحب کا جس قدر اس مقدمے مین تعلق ہے مجھکو بالکل غلط معلوم ہوتا ہے بیان ہے کہ یشونت راؤنے پانسو روپیے راؤجی کو دیے تھے اور وہ روپیہ جگا لایا تھا اوسکی شہادت صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پیش کی لیکن جگا کی شہادت مین اختلاف ہے اسوجہ سے وہ لائق اعتبار کے نہین ہے ایک اور شخص مسمی کاربھائی کی نسبت بھی راؤجی اور نرسو نے بیان کیا ہے کہ وہ بھی ایک مرتبہ اون کے ساتھ گیکواڑ کے محل کو گیا تھا۔

زود نویس کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ کاربھائی ماہ مئی۔جون۔یا جولائی مین اونکے ساتھ گیا تھا لیکن اکتوبر نومبر مین جانا ثابت نہین ہوتا گواہ مذکور اسواسطے پیش کیا گیا کہ زہر دیے جانے کی شہادت کی تصدیق ہو دو شخص نرسو اور راؤجی کی تصدیق شہادت کے واسطے پیش کیے گئے لیکن ان دونون کے بیان مین بھی اختلاف ہے کوئی شہادت صاف صاف پیش نہین ہوئی جس سے راؤجی نرسو کے بیان کی صداقت ہو صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ وہ گیکوار کے محلون مین گئے اور پانسو روپیہ راؤجی کو ملا تھا بعدہ کچھہ ثابت نہین ہوتا کہ راؤجی کو ایک حبہ بھی دیا گیا ہو پس معلوم ہوتا ہے کہ یہ پانسو روپیہ خبرون کی اطلاع کے واسطے دیے گئے تھے۔

اون لوگون نے زہر دینے کے واسطے کچھہ روپیہ نہین پایا ان دونون گواہ کا بیان ہے کہ جب ہم زہر دے چکے تو ہمکو مھاراجہ صاحب سے روپیہ مانگنے کا منھہ نہ پڑا اور نرسو کہتا ہے کہ آٹھہ سو روپیے مین نے پایا لیکن یہ روپیہ مھاراجہ صاحب نے اپنی شادی کی خوشی مین دیا تھا لہذا اس روپیہ کا ذکر کرنا فضول ہے کیونکہ اس روپیہ کو زہر دینے سے کچھہ تعلق نتھا۔یقین ہے کہ ان باتون کا خیال ممبران کمیشن کو پیشتر سے ہوا ہوگا اس سے اب گفتگو کرنا ضرور نہین ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کو کرتا ہے تو اوسکی اجرت کی امید رکھتا ہے لیکن ان لوگون نے زہر دیا اور اجرت سے ناامید ہوے ایسی شہادت کوئی نہین گذری جس سے ثابت ہو کہ ان لوگون کو اجرت پانے کی امید ہے اونکا خود بیان ہے کہ جب ہم زہر دے چکے اور صاحب رزیڈنٹ

کے زہر خورانی کی علت مین ہم ماخوذ ہوگئے تو ہمکو کچھ بھی نہین ملا دونون شخص
بیان کرتے ہین کہ ہمسے وعدہ ہوا تھا کہ اگر زہر خورانی مین ہم کامیاب ہونگے
تو ہر ایک کو لاکھہ لاکھہ روپیہ ملے گا لیکن اس ملک کے باشندے ایسے وعدے کو جبتک
کہ اونکو نقد روپیہ نملے نہین مانتے ہین یہ لوگ بڑے بیوقوف تھے جو ایسے وعدہ
کو مان لیا نرسو کے بیان سے متشرح ہے کہ اوسنے اس معاملے مین بہت کم کارروائی
کی اور آخر کو پشیمان ہونا ظاہر کیا راوجی جو دمودر پنت کا حال بیان کرتا ہے وہ صرف
اسی قدر ہے کہ مین دمودر پنت سے واقف تھا لیکن بذات خود میری اوس سے ملاقات
نتھی کیسی عجیب بات ہے کہ ایک شخص خون مین شریک ہو اور بذات خاص ملاقات
نرکھتا ہو دمودر پنت اپنے اظہار مین بیان کرتا ہے کہ راوجی میرے گھر آیا اور مجھہ
کتابین رزیڈنسی سے چورا کر لایا تھا جبتک مین نے اونکی نقل نہ لے لی وہ میرے مکان
پر ٹھہرا رہا ایسے اختلاف سے یہ بات ظاہر ہے کہ تین آدمیون نے ان لوگون کو سکھایا
ایک کو گجاننرائو نے دوسرے کو اکبر علی نے تیسرے کو عبد العلی نے اونھون نے مقدمہ کو
ضرور گھڑا کر دیا لیکن یہ نہ سمجھے کہ جب بخوبی تحقیقات ہوگی تو بیشک اختلاف پڑجائیگا
ان لوگون کو اسبات کا بڑا افسوس ہوگا کہ ہمنے پہلے سے کیون نہین سمجھ لیا اس اختلاف
سے صاف ثابت ہے کہ مقدمہ جھوٹا ہے صاحب ایڈوکیٹ جنرل کہین گے کہ گواہون
کے مختلف بیان سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اونکا بیان صحیح ہے لیکن نہین اگر صحیح
ہوتا تو کسیقدر اختلاف ہوتا نہ اس قدر اختلاف جو اون کے بیان سے ثابت ہوا اونکے
بیان کو مین کس طرح یقین کرون کہ شروع سے آخر تک بالکل اختلاف ہے مین اسقدر
کمیشن کے روبرو گفتگو کر چکا ہون کہ اب کمیشن کا زیادہ وقت ضایع کرنا نہین چاہتا
کرنیل فیر صاحب نے اپنی شہادت مین بیان کیا ہے کہ اونکا سر گھوما کرتا تھا اور ذہن
کند ہوگیا تھا کوئی بات اون کے سمجھ مین نہین آتی تھی اور اسبات کا اونکو نہایت
تعجب تھا لیکن مجھکو یہ تعجب ہوتا ہے کہ ان زہر کی پوڑیون کا بیان اوسوقت ہے
جبکہ وہ اچھے ہوگئے تھے کرنیل فیر صاحب کی شاید یہ راے ہو کہ وہ اسی زہر سے بیمار

پڑ گئے تھے لیکن میری راے نہین ہے شہادت سے ثابت ہوا کہ ۹۔ نومبر سے ۱۵۔ روز پیشتر اونکی یہ حالت ہوئی تھی ۔ ستمبر مین اون کے ایک پھوڑا بھی نکلا تھا کرنیل فیر صاحب اسباب کا یقین کرانا چاہتے ہین کہ لوگ مجھکو تھوڑا تھوڑا زہر دیتے تھے تاکہ رفتہ رفتہ وہ مجھکو مارین شیشی کا بیان مین کر چکا ہون راؤجی کہتا ہے کہ مین نے اوس شیشی کی دوا کا استعمال نہین کیا اور اوسکو پھینک دیا اس لیے کرنیل صاحب کو جو تکلیف ہوئی وہ نہ شیشی کی دوا سے ہوئی اور نہ زہر سے ہوئی اب مین مھاراجگان کا خیال اسباب پر رجوع کرتا ہون کہ ۵۔ نومبر کو جب نرسو گیکواڑ کے محل مین گیا تھا تو مھاراجہ صاحب نے اوسکو بڑی بڑی گالیان دین تھین ۔ مین چاہتا ہون کہ اون گالیون کا ترجمہ دونون مھاراجہ صاحب کے روبرو کیا جائے تاکہ اونکو معلوم ہو کہ ایسی گالیان مھارراؤ کی زبان سے نکلی ہون گی یا نہین ۔

دونون مھاراجہ صاحب جانتے ہون گے کہ ایسی ایسی گالیان ہندوستان کے رئیس زبان پر لاتے ہین یا نہین مین نے سنا ہے کہ یہ گالیان نہایت فحش تھین ۔ مین نے اونکا ترجمہ بوجہ اون کے گندہ ہونے کے انگریزی مین نہین کرایا کیونکہ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ان گالیون کا ترجمہ ہونا فضول ہے اس لیے مین چاہتا ہون کہ وہ گالیان دونون مھاراجہ صاحب کے روبرو بیان کیجائین ۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ وہ گالیان ہندوستانی زبان مین لکھی ہوئی ہین

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اگر ہندوستانی زبان مین لکھی ہین تو کافی ہین امید ہے کہ جو درخواست مھاراجگان سے مین نے کی ہے وہ منظور ہو ۔

اب ایک اور بات پر ممبران کمیشن کا خیال رجوع کرتا ہون راؤجی کہتا ہے کہ نرسو نے جو مجھکو پوڑیہ دی تھی اوسمین کوئی چیز سیاہی مائل تھی اور بیان ہے کہ سیاہ چیز کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین ڈالی گئی اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ دمودر پنت نے بذریعہ یشونت راؤ اور سالم کے بھی پوڑیان بھیجی تھین نرسو کی نسبت بیان ہے کہ ہمیشہ اس شخص کو پوڑیان دی گئین اور اوسنے راؤجی کو دین اس لیے صاف ظاہر ہے

کہ دمودر پنت نے کرنیل صاحب کو مارڈالنا چاہا تھا اور پھر سالم اور یشونت
کو شہادت مین شریک کیا تھا تاکہ جو کچھ اونسے تغلب کیا ہے اوس سے بری
رہے اور مھاراجہ صاحب ماخوذ کیے جاوین یہ لوگ اس معاملے مین مھاراجہ صاحب
کا ذکر نہین کرتے ہین اگر دمودر پنت پر جرم قایم کیا جائے تو اس شخص پر سلسلہ وار
ایسی شہادت ہے کہ اوسپر ہر طرح سے جرم ثابت ہو سکتا ہے ہر شخص کی گواہی سے
ثابت ہے کہ دمودر پنت نے زہر دیا اس بیان سے میری یہ غرض نہین ہے کہ زہر کا
دیا جانا تسلیم کرتا ہون بلکہ جو خیالات میرے ذہن مین گذرتے ہین اونکو کمیشن کے
روبرو پیش کرتا ہون جو حالت دمودر پنت کی اوس زمانے مین ہوگی اوسکو
جانتا ہون کیونکہ رزیڈنسی مین دمودر پنت کے جانے کی ممانعت تھی اور اوسکو
دھمکی دی گئی تھی کہ تمھارے حساب کتاب کے کاغذ دیکھے جائین گے اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ اسی شخص نے صاحب رزیڈنٹ کو مارڈالنا چاہا تھا اور میرے نزدیک
یہ بات غیر ممکن نہین ہے مھاراجہ صاحب کو صاحب رزیڈنٹ کے مارڈالنے سے کوئی
فایدہ نتھا مین وجوہات بیان کرچکا ہون کہ صاحب رزیڈنٹ کے مارڈالنے مین
دمودر پنت کا فایدہ تھا نہ مھاراجہ صاحب کو لیکن جب رزیڈنسی کے نوکرون کا
خیال آتا ہے تو میری سمجھ مین نہین آتا کہ اونکو اپنے حاکم کے مارڈالنے سے کیا فایدہ
تھا کیونکہ اونکو اپنے حاکم سے کبھی کوئی شکایت نہین ہوئی تھی اگر صاحب رزیڈنٹ مرجاتے
تو وہ سب آفت مین پڑجاتے نرسو موقوف ہوجاتا اور اگر کرنیل فیر صاحب موقوف
ہوجاتے تو بھی اونکو کیا فایدہ تھا ان لوگون سے بڑھکر اور چالاک آدمیون کا بھی
ذکر ہوا ہے مثلاً بھاؤ پونا کر جو کرنیل فیر صاحب کے کان مین ہر وقت پھونکا کرتا تھا
اور ہر ایک معاملے مین اپنی واقفیت ظاہر کیا کرتا تھا اوسنے کرنیل فیر صاحب سے
خریطہ کا حال بیان کیا اوسکو کرنیل صاحب کے موقوف ہونے کا احتمال ہوگا۔
رزیڈنسی کے نوکر چاہتے ہونگے کہ کرنیل صاحب عہدۂ رزیڈنسی پر بدستور قایم
رہین اور اونکی جان لینا نہ چاہتے ہونگے۔

بھاؤ پونا کر کو بخوبی معلوم ہوگا کہ اگر کرنیل فیر صاحب سے زہر دینے کی خبر کیجاے گی تو وہ تبدیل ہون گے ۔ کیونکہ جب ایک مرتبہ تحقیقات شروع ہوجاے گی تو سرکار کو گیکواڑ کی عداوت فیر صاحب سے ثابت ہوجاے گی ۔ راؤجی اپنی شہادت مین بیان کرتا ہے کہ جو چیز زیادہ مہلک تھی اوسکو مین نے پھینک دیا یعنے شیشی کی دوا اور سنکھیا بھی تھوڑی ڈالدی اور بیان کرتا ہے کہ جو پوڑیان مجھکو ملی تھین وہ سیاہی مائل تھین اور کرنیل فیر صاحب بھی کہتے ہین کہ تلچھٹ سیاہی مائل تھا ۔ مگر ڈاکٹر سیورڈ صاحب لکھتے ہین کہ اوسکی رنگت ہلکی بھوری تھی ۔ ایک بات اور ہے کہ اگر سنکھیا کا استعمال ہوا تو سنکھیا سفید رنگ کا ہوتا ہے ۔ کرنیل فیر صاحب سنکھیا کا ہونا اسوجہ سے بھی بیان کرتے ہین کہ اون کے منھ مین تانبے کا مزہ آگیا تھا لیکن ڈاکٹرون نے جو تلچھٹ کو دیکھا تو کوئی چیز اوسمین ایسی نہین ملی جسکا مزہ تانبے کا سا ہو ۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل اسبارے مین کہین گے کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور ڈاکٹر گری صاحب نے کس طرح تلچھٹ مین سنکھیا پائی لیکن مین اسبارہ مین زیادہ تقریر نہین کرسکتا جب کوشش کی گئی تو کسیقدر سنکھیا ملی اگر اس قدر کوشش نہ کیجاتی تو ہرگز سنکھیا نہ ملتی کرنیل فیر صاحب نے خفیہ طور سے یہ خبر پائی تھی کہ مجھکو لوگ سنکھیا دینے والے ہین بلکہ یہان تک اونکو معلوم ہوگیا تھا کہ سنکھیا اور توتیا اور پسا ہوا ہیرا اوسمین ملا ہوا ہے یہ خبر اونکو بھاؤ پونا کر نے بلونت راؤ سے سنکر اون سے کہی تھی لیکن عجیب بات یہ ہے کہ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اس بات کی شکایت کرنے کے واسطے بلونت راؤ کو طلب نہین کیا سنکھیا اور پسے ہوے ہیرے کا مزہ مثل تانبے کے نہین ہے اگر صاحب ایڈوکیٹ جنرل اس بات کو ثابت کرین کہ تلچھٹ مین توتیا تھا تو صرف ہیرے اور سنکھیا کا ہونا جو مشہور رہے غلط قرار پائیگا راؤجی بیان کرتا ہے کہ اس پوڑیہ کی رنگت سیاہی مائل تھی اور ایسا ہی کرنیل فیر صاحب بھی بیان کرتے ہین مگر ڈاکٹر گری صاحب اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب کہتے ہین کہ بھورا رنگ تھا اس اختلاف کے بارے مین کوئی کیا کہہ سکے کیا سب لوگ اندھے ہوگئے تھے جو ہلکے بھورے رنگ کو سیاہی مائل بیان کیا اور کیا رزیڈینسی کے ملازم چاہتے تھے کہ اپنے حاکم سے دل لگی

کرین یہ بہت بڑا معاملہ ہے کہ پوڑیہ کے رنگ مین اس قدر اختلاف ہے۔
میرے نزدیک شاید لوگون نے بازار مین مشہور کر دیا کہ فیر صاحب کو زہر دیا گیا مگر حقیقت مین زہر نہین دیا گیا۔ نرسو ۳ ۲۔ دسمبر کو گرفتار ہوا۔ ۴ ۲۔ دسمبر کو راؤجی سے اوسکا مقابلہ کرایا گیا۔ گجانند۔ اکبر علی۔ عبد العلی۔ اوسوقت موجود تھے لیکن سوٹر صاحب اوسوقت نتھے گجانند اسبارے مین کہتا ہے کہ مین نرسو کو میدان مین لیے ہوے بیٹھا تھا اور وہان اکبر علی اور عبد العلی بھی موجود تھے اوسوقت راؤجی بلایا گیا اور وہ اوس سے کہا کہ مین نے سب باتون کا اقرار کر لیا۔
گجانند وغیرہ نے بہت بڑی کوشش کی مگر اونکی سب کارروائی ظاہر ہو گئی اونہون نے ایک مرتبہ چاہا تھا کہ سرکار نرسو کا بھی قصور معاف کر دے لیکن مسٹر سوٹر صاحب اور سر لوئیس پیلی صاحب نے کہا کہ تمھاری خطا ہرگز نہ معاف ہو گی مگر اوسکا جرم سب سے کم تھا اوسنے کچھ بیان زبانی کیا تھا مسٹر سوٹر صاحب لکھتے ہین کہ اوسوقت مین نے کثرت کام کیوجہ سے اوسکا بیان تحریر نہین کیا حالانکہ یہ کام سب سے زیادہ ضروری تھا سب کامون کو چھوڑ کر یہ کام کرنا چاہیے تھا کیا اس کام کو وہ اپنا کام نہین سمجھتے تھے گویہ بیان صحیح تھا یا غلط تھا مگر وہ بیان ایک خونی کا تھا بہر صورت لازم تھا کہ فی الفور لکھہ لیا جاتا جب مسٹر سوٹر صاحب کو خاص اسی مقدمے سے تعلق تھا اور جو کام اوسوقت کرتے تھے اسی مقدمے کے متعلق ہو گا اس سے بڑھ کر اور کون کام ہو گا کہ ایک شخص جو فی الحال اقرار کرتا تھا اس اظہار کے نہ لینے کا مسٹر سوٹر صاحب کوئی معقول جواب نہین دے سکتے۔
سر لوئیس پیلی صاحب کا بیان اون کے بیان سے مختلف ہے وہ لکھتے ہین کہ مین نے اسوجہ سے نرسو کی گواہی فوراً نہین لکھوائی کہ مین چاہتا تھا کہ وہ بخوبی غور کرے کہ مین کیا لکھانا چاہتا ہون وہ بیان نہین کرتے کہ بوجہ عدیم الفرصتی سوٹر صاحب کے اوس کے اظہار نہین لیے گئے۔ بعد اس کے پولیس والون کے پہرے مین سپرد کیا گیا۔ اس وقفہ مین پولیس کو کارروائی کرنے کا اور بھی موقع ملا ہو گا پولیس نے

جو باغ مین کارروائی کی وہ ظاہر ہوچکی ہے اور جب نرسو کنوئین مین گرا تھا اوسکا حال بخوبی معلوم ہوچکا ہے لیکن جب نرسو پولیس کے گارڈ مین تھا تو وہ کس طرح کنوئین مین گرا گیا وہ عین کنوئین کے برابر کھڑا ہوا تھا جو گر پڑا حالانکہ مشہور یہ ہے کہ پولیس کے آدمی اوس کے ساتھ تھے اور اون مین سے بھاگ کر وہ کنوئین مین گرا یہ عجیب بات معلوم ہوتی ہے مسٹر سوتڑ صاحب بیان کرتے ہین کہ یہ شخص پلٹن کی گارڈ مین تھا پولیس کے لوگ اوس کے پاس جا سکتے تھے کیا یہ بات غیر ممکن ہے کہ پولیس والون نے اوسکو تعلیم نہ کیا ہو مین نہین چاہتا کہ اوس کے اظہار ممبران کمیشن کو پھر یاد دلادون۔ کیونکہ اوسنے ہر ایک سوال کے جواب مین یہی بیان کیا کہ میری قسمت مین یہی لکھا تھا نرسو کے باب مین مجھکو اور کچھ کہنا باقی نہین ہے۔

اس تمام مقدمہ کی تحقیقات مین کوئی وجہ ظاہر نہین کی گئی کہ زہر دیے جانے کی وجہ کیا تھی نوکر اپنے حاکم سے بہت خوش تھے کیا اونکو صرف وعدے پر یقین آگیا تھا کہ جکو روپیہ ملے گا اور اون کے حاکم نے جو جو مہربانی کی تھی اوسکو بھول گئے اور شربت مین زہر ڈالدیا اگر اونکا حاکم مرجاتا تو قاتل تھے اور کوئی صورت اون کے بچنے کی نہوتی۔ دموودرپنت کی نسبت بخوبی بیان کرچکا ہون یہ سب شہادت لوگون کی بے بنیاد اور غلط ہے اور کسیطرح لائق اطمینان کے نہین ہے۔

مہاراجہ صاحب کے واسطے بہت لوگ اسبات پر آمادہ ہوئے کہ اون کے حق مین جھوٹ بول بول کر اون کو پھانسین ان لوگون کو معافی کا وعدہ دیا گیا پولیس والون کو اپنی ترقی کی امید ہوگی بہرصورت لوگ چاہتے ہین کہ اس بیچارے رئیس کو سزا دلائین مجھکو مناسب معلوم ہوا کہ قبل بیان کرنے اظہار کرنیل فیر صاحب کے ان سب گواہون کی شہادت کی نسبت ذکر کیا جاے۔ اب ممبران کمیشن کا خیال ان جوابات پر رجوع کرتا ہون جو کرنیل فیر صاحب نے مجھکو دیے ظاہر ہے کہ جبتک بخوبی سوالات نہ کیے جائین اور زور نہ ڈالا جاوے صحیح حال معلوم نہین ہوسکتا۔

صاحب موصوف کا بیان ہے کہ سالم اور یشونت راو دونون رزیڈنسی کو آیا کرتے

تھے اور کہتے ہین کہ مجھکو شک ہوا تھا کہ مرہم مین کوئی چیز ڈال دی گئی تھی جسکی وجہ سے میرا پھوڑا بڑہ گیا تھا اور بروقت غور کرنے کے کرنیل صاحب کو شک ہوا کہ اوسمین سنکھیا ڈالی گئی ہے لیکن مرہم مین سنکھیا کا ڈالا جانا مین نے بالکل غلط اور رد کردیا ہے اس کے بعد وہ ان ایام کا ذکر کرتے ہین جن دنون مین شربت مین زہر دیا گیا تھا وہ اپنی طبیعت کاحال ستمبر اور اکتوبر کا بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ۶۔یا ۷۔ نومبر کو زہر دیے جانے کا حملہ ہوا لیکن شہادت سے ثابت نہین ہوتا کہ اُن تاریخون مین حملہ ہوا ہو۔ ظاہر ہے کہ آدمی کا خیال کس قدر دوڑتا ہے جو کچھہ اون کی طبیعت کی حالت ان تاریخون مین ہوئی تھی وہ محض خیال تھا۔ شربت پینے کے بعد وہ عجیب طرح شربت کے پھینکنے کی بیان کرتے ہین حالانکہ مناسب یہ تھا کہ جو شخص شربت بناتا تھا اوسکو بلا کر کہتے کہ یہ شربت کیسا بنایا ہے اگر تمام شربت کو کرنیل صاحب رہنے دیتے اور ڈاکٹر صاحب کو دکھا کر امتحان کراتے تو نہایت مناسب تھا معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے بھی نہایت عجلت کی کیونکہ اونہون نے تلچھٹ کو چھان لیا اور پانی کو پھینک دیا۔ کرنیل صاحب یہ بھی کہتے ہین کہ جہان مین نے شربت پھینکا تھا وہان ایک کھڑکی تھی اور کھڑکی کے آگے برآمدہ تھا وہان برآمدے مین معلوم ہوا کہ پیا ہوا سنکھیا اور ہیرا شربت مین ملی ہوئی تھی سب سے بڑہ کر یہ بات ہے کہ جب دو تین روز کے بعد برآمدے کی زمین کھورچی گئی تو اوس مٹی مین پیا ہوا ہیرا اور سنکھیا ملی امید ہے کہ ممبران کمیشن اس کھورچی ہوی مٹی پر اپنے خیال زیادہ رجوع نہ کرین گے مگر ہان جو تلچھٹ گلاس مین رہ گیا تھا وہ قابل غور ہے۔

کرنیل صاحب کہتے ہین کہ جب مین نے شربت کو پھینک دیا تو کسیقدر تلچھٹ سیاہی مائل گلاس مین رہ گیا اوس کے بعد اپنی طبیعت کی کیفیت بیان کرتے ہین کہ وہی کیفیت ہوگئی جو پیشتر ہوئی تھی یہ سارا قصہ عجیب معلوم ہوتا ہے شربت کا پھینک دینا اور کسی آدمی کو نہ بلانا اور منہ مین تانبے کا سا مزہ ہونا اور تلچھٹ کا سیاہی مائل ہونا یہہ سب باتین عجیب غریب معلوم ہوتی ہین یقین ہے کہ یہ اظہار سنکر ممبران کمیشن کو تعجب

ہوا ہوگا۔ پہلے مین بیان کر چکا ہون کہ کرنیل فیر صاحب نے اپنی ایک چٹھی مین لکھا تھا کہ مین نے صحیح خبر پائی ہے کہ مجھکو زہر دیا جائیگا ایسی خبرون کے پانے سے آدمی کا دل بہت کچھ پھر سکتا ہے اوسی روز اونھون نے جلدی کرکے گورمنٹ مین لکھہ بھیجا کہ مجھکو زہر دیا گیا بعد اس کے کرنیل صاحب بیان کرتے ہین کہ مھاراجہ صاحب سے اور مجھسے کیا کیا باتین ہوئین مھاراجہ صاحب نے اون سے بیان کیا کہ بوجہ مٹھائی کھانے کے میری حالت بھی ایسی ہی ہوگئی ہے بلکہ اونھون نے یہ بھی بیان کیا کہ شہر مین ایسی بیماری بہت ہے مھاراجہ صاحب نے یہ گفتگو شروع نہین کی تھی بلکہ کرنیل صاحب نے خود اس تقریر کو چھیڑا تھا جو گفتگو مھاراجہ صاحب نے کی اوس سے یہ بات مترشح نتھی کہ مھاراجہ کرنیل فیر صاحب کو ٹال دین تاکہ اونکو ظاہر ہو کہ مجھکو زہر دیا گیا اگر زہر کا دیا جانا صحیح ہے تو کوئی وجہ ظاہر نہین کی گئی کہ مھاراجہ صاحب کو معلوم ہو کہ کرنیل فیر صاحب کو ۹۔ نومبر کو زہر دیا گیا ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور کرنیل فیر صاحب کی جو شہادت لی گئی اوس سے صاف ظاہر ہے کہ گویا لوگون نے دن اور وقت زہر دینے کا مقرر کرلیا تھا لیکن درحقیقت کوئی وقت مقرر نہین ہوا تھا بلکہ یہ کہا گیا تھا کہ جب موقع ملے زہر ڈال دینا ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے اپنے صغیر سن کے خیالات کو اس غرض سے کام فرمایا کہ جو کچھہ اون کے خیالات ہین اور ون کے بھی منقوش خاطر ہو جائینگے جب مھاراجہ صاحب کرنیل فیر صاحب کے سامنے آئے تو اون کے بشرے سے کوئی بات ایسی نہین پائی جاتی تھی جس سے یہ بات معلوم ہو کہ وہ اس ارادے مین شامل ہین اور نہ مھاراجہ صاحب کی کوئی ایسی حرکت ثابت ہوئی جس سے معلوم ہو کہ اونھون نے کبھی ایسا ارادہ بھی کیا ہو اونھون نے کرنیل فیر صاحب سے اوس روز اسیطرح ملاقات کی جس طرح کہ ہمیشہ کرتے تھے اور ایسی ملاقات نہین کی جس سے دریافت ہو کہ وہ خون کے کرنے مین شریک ہین ہندوستانی رئیسون کی طبیعت سے بخوبی واقف نہین ہون لیکن اس قدر جانتا ہون کہ جیسے طبیعت ہم لوگون کی ہے اوسیطرح کی طبیعت اونکی بھی ہوتی ہوگی جب خیال کرنے ہونگے تو خوف وتردد ضرور ہوتا ہوگا اور یہ خوف اون کے چہرے سے

معلوم ہوجاتا ہوگا افسوس ہے کہ ان لوگون نے خواہ مخواہ حضور گیکواڑ کو متہم کرکے بری بری باتین کین - اخبارات انگریزی وغیرہ نے ایسی غلط باتین تحریر کین کہ ہر ایک شخص کا خون جوش کھا گیا مین اوس ملک کا باشندہ ہون جہان بالکل آزادی ہے، اگر کسی اخبار مین وہان ایسا لکھا جاتا تو اوس اڈیٹر کو سزا ہوتی اور یہ خیال نہ کیا جاتا کہ کیسے بڑے اخبار کا اڈیٹر تھا کیونکہ اوسنے اپنی تحریرات سے سرکار کا خیال انصاف سے پھیر دیا مین پھر کہتا ہون کہ گیکواڑ کی طرف سے کوئی کارروائی ایسی نہین ہوئی جس سے معلوم ہو کہ گیکواڑ نے زہر دیا ہے یا کسیطرح وہ مجرم ہین -

کرنیل فیر صاحب کے کان لوگون نے مدت سے بھر رکھے تھے خصوص بھاؤ پونا کرنے ٹفن سے پہلے کرنیل فیر صاحب انکار کرتے تھے کہ بھاؤ پونا کرنے مجھکو زہر کی اطلاع نہین کی لیکن ٹفن کھانے کے بعد اقرار کیا کہ اسی شخص نے مجھکو اطلاع دی تھی جب بھاؤ پونا کر بلایا گیا تو اوسنے کہا کہ مین نے فلان شخص سے سنکر اطلاع دی مگر وہ شخص نہین بلایا گیا جس سے کہ اوسنے سنا تھا - گیکواڑ پر جو دوسرا جرم ہے کہ رزیڈنسی کے نوکرون سے خبرون کے پانے کے لیے میل جول کیا گیا اسمین یہ امر دریافت طلب ہے کہ اس طرح میل جول کا کرنا کسی شخص کے ضرر پہونچانے کے واسطے ہوا تھا یا نہین لیکن کرنیل فیر صاحب نے بھی خبرون کے معلوم کرنے کے واسطے لوگون سے میل کر رکھا تھا اسبات سے کسی شخص کو انکار نہین ہوسکتا کہ بھاؤ پونا کر کرنیل فیر صاحب کا مخبر تھا گو اس شخص کو روپیہ نہین دیا مگر کرنیل فیر صاحب اوسکی ہر ایک بات کو سنتے تھے گیکواڑ کو کس قدر ناگوار ہوتا ہوگا کہ جو شخص میرا دشمن ہے اوسی سے صاحب رزیڈنٹ ربط رکھتے ہین یہ بات صاف ظاہر ہے کہ جب خطبہ تیار ہوتا تھا اوسوقت کرنیل فیر صاحب کو اطلاع ہوگئی تھی پس اسیطرح اونکو گیکواڑ کی ہر ایک کارروائی سے خبر ہوجاتی تھی گو اونھون نے بھاؤ پونا کر کو کچھ نہین دیا لیکن بھاؤ پونا کرنے گیکواڑ کے نوکرون کو روپیہ دیکر حالات دریافت کیے ہون گے -

مہاراجہ صاحب کو رزیڈنسی کی خبرون سے زیادہ فائدہ نہ تھا مثلاً آیا نے ایک چٹھی لکھی تھی جسمین رزیڈنسی مین کھانا ہونے کا ذکر تھا بھلا اوس سے مہاراجہ صاحب کو کیا فائدہ

تھا لیکن کرنیل فیر صاحب کو بہت بڑے حالات معلوم ہوتے تھے بہر حال مھاراجہ صاحب مظلوم ہین کرنیل فیر صاحب کی زیادتی معلوم ہوتی ہے اور آیا کا جو بیان ہے اوسپر ہرگز یقین نہین ہے مھاراجہ صاحب اوس سے قطعی انکار کرتے ہین مین آپ سے پوچھتا ہون کہ مھاراجہ صاحب آیا سے کیا باتین کرتے تھے آیا کو سرکاری پولٹیکل معاملات کیا معلوم ہوسکتے تھے جو وہ مھاراجہ صاحب کو اطلاع دیتی مھاراجہ صاحب خوب جانتے ہونگے کہ آیا کو اوس معاملے مین کچھہ تعلق نہین ہے۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے ظاہر کیا ہے کہ آیا سے بھی زہر کے دینے کا کچھہ ذکر ہوا تھا بعدہ راوجی اور نرسو زہر کے دینے مین شریک کیے گئے لیکن شہادت سے یہ بات ظاہر نہین کہ راوجی اور نرسو اور آیا سے کچھہ گفتگو ہوئی ہو اور گاڑی بانون کی شہادت سے مجھکو انکار نہین ہے جنھون نے بیان کیا ہے کہ ہم گیکواڑ کے محل مین لے گئے میری کہنے سے یہ غرض ہے اور صاحب ایڈوکیٹ جنرل بھی یہی سمجھین گے کہ عجب نہین جو ان لوگونکی شہادت صحیح ہو اور آیا کو سوار کرکے لے گئے ہون اور آیا گیکواڑ کے ملازمون کی ملاقات کے واسطے گئی ہو اور اوسنے طرح طرح کے زٹل قافیے اوڑاے ہون لیکن آیا کا یہ بیان کہ مین مھاراجہ صاحب کے پاس گئی تھی محض غلط ہے آیا نے جو تاریخ اپنے جانے کی پولیس کے اظہارون مین بیان کی ہے اوس تاریخ مین اختلاف ہے کیونکہ عدالت مین اوسنے اور کچھہ بیان کیا معلوم ہوتا ہے کہ جب پولیس نے اوسپر سختی کی اوسوقت آیا نے موجب اونکی خواہش سے بیان کر دیا یہ عجیب بات ہے کہ آیا اوس زمانے مین نہین گئی جبکہ نرسو اور راوجی نے اخیر مرتبہ زہر کا بیان کیا ہے کہ نرسو اور راوجی نے ۵- اور ۶- نومبر کو زہر دیا اونھین تاریخون کا آیا سے بھی ذکر کیا گیا تھا اور اوس سے جو زہر کے دیے جانے کا ذکر کیا تھا اوسکو نرسو اور راوجی کے زہر دینے سے کچھہ تعلق تھا آیا سے کہا گیا تھا کہ تم بطور خود علیحدہ زہر دو کہین بیان ہے کہ آیا نے انکار قطعی کیا اس انکار پر کمیشن کو لحاظ ہے شیخ داؤد کہتا ہے کہ دیوالی سے تین چار روز پہلے یعنے ۵-۶-۷- نومبر کو آیا سے گفتگو ہوئی تھی اور آیا بھی کہتی ہے کہ انھین دنون مین مجھہ سے اور مھاراجہ صاحب سے گفتگو

ہوئی تھی اور زہر دینے کا تذکرہ آیا تھا وہ اس طرح اپنے بیان کو لکھاتی ہے کہ گویا کرنیل فیر صاحب
کی وزیر اعظم تھی اور خود بڑے رعب داب اور بڑے مرتبہ کی عورت ہے کمیشن خود خیال کر سکتی ہے کہ
اوسکا اظہار کس قدر صحیح اور کس قدر غلط ہے نوکرون کا بلانا دونون طرف سے ہوا کرنیل فیر صاحب
نے گیکواڑ کے نوکرون پر عمل کیا اور گیکواڑ نے کرنیل فیر صاحب کے نوکرون کو بلایا معلوم ہوتا ہے کہ
ایک زمانہ بڑودہ مین ایسا گذرا ہے کہ دونون طرف سے مخبر نوکر رکھے گئے سنہ ۱۸۳۰ع سے سرکار نے تو مخبرون
کا نوکر رکھنا موقوف کر دیا لیکن شاید کرنیل فیر صاحب کے نزدیک یہ بات اب بھی مناسب تھی قبل
ختم کرنے اظہار آیا کے نہین بیان کرنا چاہتا ہون کہ کس کس طرح سے بازاری افواہ اڑ سکتا ہے ان
افواہ کو سنکر گیکواڑ اور کرنیل فیر صاحب دونون کو تردد ہوا ہوگا صحیح ہے کہ گیکواڑ جہان دیدہ آدمی
ہے مگر ایسی خبرون کے سننے سے متوحش ہو گئے ہونگے اور کرنیل فیر صاحب کی نسبت مجھکو سخت تعجب ہے
کہ وہ باوجودیکہ ایسے معزز عہدہ پر ایسی ریاست مین تھے جو بجاے ایک سلطنت کے تصور ہو سکتی ہے مگر
اونھون نے تمام لوگون کی باتون کو سنا اور چھوٹے آدمیون کو منہ لگایا خصوص اونکا ایک مخبر خاص ایسا
شخص تھا جو گیکواڑ کا جانی دشمن تھا آیا نے جو اول مرتبہ سوٹر صاحب کے روبرو اظہار دیے اوسمین بیماری
کا اوسنے کچھ ذکر نہین کیا لیکن اوس کے بعد وہ بیمار پڑ گئی اور اسپتال کو بھیجی گئی آیا بیان کرتی ہے
کہ مینے کس طرح رمضان کے مہینے مین مہاراجہ صاحب سے باتین کین آیا کا یہ بیان کس قدر لچر ہے ۱۸ دسمبر کو
جو آیا نے اظہار دیے گئے اوسمین آیا نے ذکر نہین کیا کہ مہاراجہ صاحب نے مجھ سے کچھ ذکر زہر کے دینے کا کیا تھا
اور اور ملاقاتین جو آیا کی مہاراجہ صاحب سے ہوئین اوسمین صرف جادو کا ذکر ہے جب آیا اسپتال مین تھی باوجود
بیماری کے اوسنے طول طویل اظہار دیے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے بھی کچھ ذکر آیا کا کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اونکو آیا کا
بہت بڑا خیال تھا اسباب کہ وہ خود معترف ہین لیکن میری عقل کام نہین کرتی کہ اونکو اس قدر خیال آیا کا
کیون تھا شاید آیا مین کوئی بات ایسی تھی جس سے صاحب کے دل کو کشش تھی اور کسی بات پر اونکا دل
فریفتہ ہوا ہوگا لیکن جب وہ کمیشن کے روبرو آئی اوسکی جادو نگاہی نے کسی پر اثر نہ کیا مجھکو اوس کے
دیکھنے کا خوبی موقع ملا لیکن مجھپر کچھ بھی اثر نہوا ڈاکٹر صاحب جانتے تھے کہ وہ گیکواڑ کے محلون مین جایا کرتی
تھی لیکن اونھون نے اسباب کا مطلق خیال نہ کیا اوسکا علاج ایک ڈاکٹر صاحب کرتے تھے لیکن پھر بھی بغیر
اون ڈاکٹر کی اطلاع کے اوسکے پاس ڈاکٹر صاحب گئے جب وجہ دریافت کی گئی تو اونھون نے بیان کیا

کہ وہ ڈاکٹر صاحب میرے دوست تھے مجھکو اجازت لینے کی کچھہ ضرورت تھی بہرحال وہ آیا کے دیکھنے
کو گئے جب اوسکو دیکھا تو دریافت کیا کہ اوسکو کوئی آزار نہین ہے صرف اوسکے دلپر صدمہ ہے ہمارے دین
ڈاکٹر سیورڈ صاحب خوب بیان کرتے ہین اونھون نے آیا کو سمجھایا کہ تم اپنے دل کا حال مجھہ سے کہو تمھارے
دل کو تمھارے پیٹ کو آرام ہوجایگا ایک منٹ مین اوسکے پلنستر لگایا گیا تھا اور جب وہ اپنے دل کا حال
بیان کردیا اوسکے لیے ایسا مفید ہوگا جس طرح کہ تمھی کی دوا دی گئی ہو بعد اسکے اوسکو آرام ہوگیا ڈاکٹر سیورڈ صاحب
(اس موقع پر مسٹر سوٹر صاحب کو ڈاکٹر سوٹر صاحب کہنا چاہیے) بلائے گئے اور اونھون نے اوسکا اظہار
لیکر اوسکا علاج کیا ڈاکٹر سیورڈ صاحب جسمانی علاج کرتے تھے اور ڈاکٹر سوٹر صاحب روحانی معالجہ کرتے تھے
مین خیال کرتا ہون کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب مسٹر سوٹر صاحب سے کس طرح کہتے ہونگے کہ
میرے ہاتھہ سے جبتک اوسکو صحت نہوگی علاج کیے جاؤنگا تم اوسکا روحانی علاج
کرو کیونکہ اوسکا دل بے قرار ہے - غرض اوس کے اظہار لیے گئے اوسکا مطلب یہ تھا
کہ جب مین تیسری مرتبہ مہاراجہ صاحب کے ایوان مین گئی تو مہاراجہ صاحب نے مجھسے
دریافت کیا تھا کہ صاحب کو ایسی کوئی دوا دیجاسکتی ہے جسکی وجہ سے میری اون سے
موافقت ہوجائے اوسکا بیان ہے کہ گیکوار مجھکو ٹوٹتے تھے کہ مین اسباب کا اون کے کیا
جواب دیتی ہون اب مین لارڈ چیف جسٹس سے دریافت کرتا ہون کہ آپ نے کبھی ایسا
فقرہ کسیکے اظہار مین سنا ہے ٹوٹنے کا لفظ کبھی کسی آیا کے منھہ سے آپ نے سنا ہے لیکن
آیا نے نہایت شرم کے ساتھہ انکار کیا بس خیال کرنا چاہیے کہ آیا نے اپنا انکار کس صراحت
سے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے روبرو بیان کیا مین اب بھی ممبران کمیشن کا خیال رجوع
کرتا ہون کہ آپ نے کبھی ایسا جھوٹ سنا ہے کہ آیا نے کہا ہو کہ لاکھون روپیے کرنیل
فیر صاحب کے اوپر تصدق ہین آیا اپنے تئین بڑی عالم اور فاضل تصور کرتی ہے یہ بیہودہ
ضعیفہ عورت بازار کی گپ سن سن کر باتین بنایا کرتی تھی کیا مہاراجہ صاحب کو اس قدر
بھی تمیز نہین ہے جو ایسی عورت سے وہ باتین کرتے اوس کے اظہار مین جو چند سوالات
کیے گئے اون سے دریافت ہوا کہ اوسکا بیان محض غلط ہے اگر کچھہ باتین ہوئی نہین تو
شاید صرف اسی قدر کہ کرنیل فیر صاحب پر کچھہ جادو کیا جاوے تاکہ اونکا دل ملتفت

رجوع ہو جاسے ۔ اول مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو یہ سوال کیا گیا کہ تو زہر کے دینے
کا حال بھی جانتی ہے ۔ پس خیال کرنا چاہیے کہ شروع مین ایک ایسی عورت سے اسطرح
کا سوال کرنا کیا ضرور تھا اوسنے خواہ مخواہ جواب دیا کہ مجھ سے ذکر آیا تھا ۔
صاف ظاہر ہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے اوسکو ترغیب کی اور اکبر علی نے دھمکایا کہ زہر کا
ذکر کرنا اوس کے اظہار کے شروع سے آخر تک محض واہیات ہے مین اوس کے اظہار پر
بخوبی غور کر کے یہ بیان کرتا ہون کہ اوس کے اظہار مین کوئی بات غور کے قابل نہین ہے
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے دریافت کیا تھا کہ گیکواڑ کی رسائی سالم اور یشونت راؤ تک
ہو سکتی ہے اس کہنے سے اونکی یہ غرض تھی کہ مہاراجہ صاحب چاہتے ہین کہ سالم اور یشونت راؤ
کو اپنا گواہ قرار دین لیکن اصل حال یہ ہے کہ مہاراجہ صاحب ایسی کارروائی کی کچھ پروا
نہین کرتے اور اون کے صلاح کار بھی یشونت راؤ اور سالم تھے اونکی گواہی دینے کی
صلاح نہین دیتے احتمال ہے کہ یہ لوگ دمودر پنت کو سانی ہون کیونکہ وہ بھی دمودر پنت
کی طرح سوال کرتے ہے اور اپنے مالک کو لوٹتے رہے ۔
شاید یہ لوگ بھی مثل دمودر پنت کے بیان کرتے ہون ۔ میرے دوست ایڈوکیٹ جنرل
نے بلا تامل اون گواہون کو بلایا جن کی آبرو پر بدنامی کا دھبہ تھا اس لیے سالم کے
بلانے مین کیا عذر تھا اور کسواسطے یشونت راؤ کی گواہی نہ لی یہ شخص راؤجی سے بڑھ کر
بدذات نہین ہے کہ اگر صاحب ایڈوکیٹ جنرل جانتے کہ یہ لوگ کسی بات کی تصدیق
کرینگے تو ضرور اونکو بلاتے اگر مہاراجہ صاحب ان گواہون کو طلب کرتے تو مین ہرگز
نہ بلانے دیتا اور اگر معزز گواہون کی ضرورت ہوتی تو اور بہت گواہ ہم پہونچ سکتے تھے
مجھکو گیکواڑ کی طرف سے مقدمے کے کھڑا کرنے کی ضرورت نہین ہے ۔ کسی معزز گواہ نے
گیکواڑ کو ماخوذ نہین کیا مین اون لوگون کی گواہی ہرگز نہ لیتا جو چند روز تک پولیس کے پاس رہے
ما ئی لارڈ ۔ مین نے اس معاملے مین صحیح کارروائی کی ہے یا غلط مین نے
قطعی انکار کیا کہ یہ لوگ گیکواڑ کی طرف سے ہرگز گواہ نہ قرار دیے جائینگے گیکواڑ کی نسبت
جس قدر جرم قائم ہوے تھے اون سب کی مین نے تردید کر دی اب کوئی جرم گیکواڑ پر

باقی نہین رہا کوئی شہادت ایسی نہین گذری جسکا اعتبار کیا جاتا مین مشکور ہوا کہ آپ صاحبون نے میری تقریر کو غور سے سُنا جو کچھ مجھسے تقریر ہوسکی مین نے کی مین بخوبی جانتا تھا کہ اس مقدمہ مین کس قدر مجھپر تردید کی ذمہ داری ہے کسی مقدمہ نے ایسا عام کا خیال رجوع نہین کرایا جیسا کہ اس مقدمے نے۔ ہر شخص اس مقدمہ کی طرف خوب غور سے دیکھتا ہے اور اس مقدمہ کی کارروائی پر انگشت نمائی کرے گا۔

میرے نزدیک ایسے درجہ کا شخص جیسا گیکواڑ اول ہی مرتبہ جرم مین ماخوذ ہوا ہے اور اوسکی ایسی کارروائی ہوئی ہے۔ ہندوستان کی تواریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کیسے کیسے گورنر جنرل صاحبون نے براہ راست رئیسون کو سزا دی اور خلاف انصاف کے کارروائی کی لیکن فی الحال حضور وایسراے نے مناسب سمجھا کہ ایک بڑے رئیس پر جو تہمت لگائی گئی ہے اوسکی بخوبی تحقیقات ہو اور فی الواقع ایسے ایسے جرمون کا اتہام جو اوسپر لگایا گیا اوسکا تحقیقات ہونا ضرور تھا بہذا الطریق مناسب صاحبان انگریز اور رئیسان ہندوستان کو یہ مقدمہ سپرد کیا گیا۔

مائی لارڈ - یہ بات دیکھ کر مجھکو نہایت خوشی اور تسلی حاصل ہوئی یہ مقدمہ بہت بڑا ہے۔ میرے نزدیک ہر ایک کونسلی اس مقدمہ کو بڑا مقدمہ کہے گا۔

مائی لارڈ - مین پھر ممبران کمیشن کا شکریہ ادا کرتا ہون اور کہتا ہون کہ آپ یہ خیال نہ کرین کہ مجھسے بڑھ کر اور کوئی شخص اسپیچ نہین کہہ سکتا آپ براہ مہربانی اظہارات پر خوب لحاظ کرین اون سے صاف ظاہر ہو جائے گا کہ گیکواڑ محض بے قصور ہے۔ یہ شخص گدی سے فی الحال علیحدہ کر دیا گیا۔ اوسکی حقیر حالت کو اوسکی رعایا نے دیکھا کسی شخص کو اس قدر مجال نہین کہ اوس کے پاس آکر اوسکی ہمدردی اور تسلی کرے یا اوس کے حق مین کوئی مفید بات کہے۔ اونہون نے اپنی بے قصوری حلفاً ظاہر کر دی مین جو اوسکا ایک کونسلی ہون تمام مقدمے کی شہادت کو رد کیا اب اسبات کا ملتجی ہون کہ موافق انصاف اور قانون انگریزی کے اوس کے حق مین انصاف کیا جائے اونے جیب تراش کو بھی ایسے گواہون سے سزا نہین ہوسکتی جیسے گواہ کہ اس مقدمے مین گذرے پس کس طرح ایک رئیس گدی سے

اوتارا جاسکتا ہے۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل بہتر ہے کہ اب ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے اوٹھین۔ اوس کے بعد مین اپنا ایڈریس پیش کرون گا اور اگر کمیشن کی اجازت ہو تو ابھی شروع کردون۔ لہذا ممبران کمیشن نے ٹفن کھانے کے واسطے برخاست کی۔

جواب صاحب ایڈوکیٹ جنرل

بروقت جمع ہونے کمیشن کے صاحب ایڈوکیٹ جنرل اوٹھے اور اونھون نے کہا۔

مائی لارڈ چیف جسٹس وکمشنران و دیگر صاحبان۔ اب مجھپر فرض ہے کہ مین آپ سب صاحبون کا خیال اون امورات پر رجوع کرون جنکی نسبت سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے اپنی فصیح و بلیغ اسپیچ مین گیکواڑ کی طرف سے بیان کیا ہے جو شہادتین پیش ہوئین اونکو صحیح اور درست نہ سمجھتا تو مجھکو اوس وقت جواب کے دینے مین نہایت دقت ہوتی مجھکو یہ دیکھکر نہایت تسلی ہوئی کہ میرے ایک لائق دوست نے گورنمنٹ کی اس کارروائی یعنے کمیشن کے مقرر کرنے کو نہایت پسند کیا ہے اور اوسیطرح اون کے موکل کو بھی پسند ہے میرے دوست جانتے ہین کہ اس مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے اس کمیشن سے بڑھکر دوسرا کوئی طریقہ نتھا اور اگر اس کمیشن کا فیصلہ گیکواڑ کے برخلاف ہوا تو بھی گیکواڑ یا اور کسی شخص کو شکایت کا موقع نہوگا۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب کا قول ہے کہ اس کمیشن سے بڑھکر اور کوئی کمیشن مین نے نہین دیکھی۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے درحقیقت اپنی وہ لیاقت جسکے واسطے وہ مشہور ہین تمامتر اس مقدمہ مین صرف کی۔ اگر کمیشن کا فیصلہ گیکواڑ کے برخلاف ہوگا تو کوئی شخص نہین کہہ سکتا کہ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے مقدمہ کی تردید بخوبی نہین کی یا بوجہ کم گوئی اونکی کے اس مقدمہ کا فیصلہ اون کے خلاف ہوا۔ میرے دوست نے اپنی اسپیچ مین کئی مقام پر گیکواڑ کی ہمدردی ظاہر کی ہے مگر تعریف یہ ہے کہ باوجود ہمدردی کرنے کے اونکی تقریر مین کسیطرح کا فرق نہین آیا۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نہ صرف انگلستان مین مشہور ہین بلکہ تمام یوروپ اونکی عمدہ تقریر سے واقف ہے جو کچھ اونھون نے ہمدردی ظاہر کی یقین ہے کہ سب لوگون کے دلون پر اوسکا اثر پھونچا ہوگا اس لیے جو فیصلہ

اس کمیشن کا ہوگا وہ نہ صرف تمام دنیا بلکہ خود مہاراجہ صاحب بھی خوشی سے
قبول کرین گے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے جو کچھ مظلوم رئیس کی نسبت بیان
کیا مجھکو بھی سنکر تعجب ہوا کیونکہ سر لوئیس پلی صاحب نے بیان کیا ہے کہ مہاراجہ صاحب
عزت کے ساتھ حراست مین ہین اور یہ بات صحیح اور درست ہے پھر اونکا کیا ظلم ہوا
اور اونکی جایداد چند روز کے واسطے قرق ہوئی ہے اس سے بہتر اور عمدہ کارروائی
کوئی نہین ہوسکتی تھی۔ میرے دوست جانتے ہون گے کہ حضور گیکوار کا حکومت سے
معطل کرنا اور اونکی جایداد کا قرق ہونا نہایت مناسب تھا گورنمنٹ انڈیا نے یہ سب
باتین اپنا کام سمجھکر کی ہین اور ان باتون کے کرنے سے کسیطرح کی زیادتی متصور
نہین ہے اگر ایسا نہ کیا جاتا تو گورنمنٹ انڈیا کی نسبت یہ سمجھا جاتا کہ اوسنے اپنا کام
پورا انجام نہین دیا گیکوار کی طرف سے جو تحریری عذر پیش ہوا ہے اوسکا مضمون نہایت
عمدہ ہے لیکن اوس تمام تحریر کا مطلب یہ ہے کہ مین نے جرم نہین کیا اور اس بیان
کی تصدیق قسم کی رو سے بھی نہین ہوی لہذا ممبران کمیشن اس بیان تحریری کو جیسا
چاہین تصور کرلین۔ صرف اس قدر خیال ہوسکتا ہے کہ گیکوار نے شاید ایسا کہا ہو
مین اپنے دوست کی اس کارروائی پر کچھ انگشت نمائی نہین کرنا چاہتا حقیقت مین
میرے دوست نے اظہارات کے خوب رگ و پوست علیحدہ کیے اونکی تقریر سے یہ ثابت
ہوا کہ گیکوار نے کرنیل فیر صاحب کو زہر دینا نہین چاہا بلکہ پولیس نے یہ چاہا کہ گیکوار پر
تہمت لگے مجھکو پہلے سے خیال تھا کہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب اسی پیرایہ سے مقدمہ
کی تردید کرینگے لیکن یقین نتھا کہ اس طرح صاف صاف پولیس کو الزام دین گے۔
وہ لکھتے ہین کہ جس قدر شہادت پیش ہوئی وہ سب پولیس کی ساختہ ہے۔ یعنے گجانند
وتل۔ اکبر علی۔ اور عبد العلی کی بنائی ہوئی تھی
مجھکو تعجب ہے کہ میرے دوست کو مسٹر سوٹر صاحب کے اس الزام مین شریک کرنے
سے مطلق تامل نہوا۔ ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ سر لوئیس پلی صاحب نے بیان کیا
تھا کہ بر وقت یہان آنے کے منجملہ اور ہدایتون کے ایک ہدایت مجھکو یہ بھی ملی تھی

کہ اِس زہرخورانی کے مقدمے کی تحقیقات کرائی جائے۔ لہذا صاحب موصوف نے گورنمنٹ کو لکھ کر مسٹر سوٹر صاحب کو بُلایا چنانچہ مسٹر سوٹر صاحب ۹۔ دسمبر کو بڑودے مین کچھ افسر پولیس جنکا مین اوپر نام لے چکا ہون اون کے ہمراہ آئے اور بعض لوگ پیچھے آئے اس لیے مناسب ہے کہ اون لوگون کا کچھ ذکر کیا جاے۔

اکبر علی ۴۴ برس کا ملازم ہے اوسنے سرکاری نوکری ۱۸۳۰ع مین کی تھی اور بجلدوے عمدہ عمدہ کارگزاری کے خان بہادر کا سرکار سے اوسکو خطاب ملا اور اِس ۴۴ برس کے عرصے مین اوس سے کوئی ایسی بات سرزد نہین ہوئی کہ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب اوسکی نسبت الزام لگاتے۔ جب اکبر علی عدالت کے روبرو آیا تو ہر طرح سے پاک و صاف تھا عبد العلی جو اکبر علی کا بیٹا ہے ۲۰ سال سے سرکار کا ملازم ہے اوسنے بھی ایسے ایسے کام کیے کہ خان بہادری کا اوسکو سرکار سے خطاب دیا گیا اس بیس برس کے عرصے مین اوس سے بھی کوئی ایسی خطا سرزد نہین ہوئی کہ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب کچھ گفتگو کر سکین۔ گجانند وِٹل بھی مدت سے سرکاری نوکر ہے اوسنے بھی بعوض اپنی حسن کارگزاری کے راو بہادر کا خطاب پایا ہے۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب کو لوگون نے بہکایا کہ گجانند وِٹل سے دربارہ گدّی نشینی ریاست کو تہ کے سوالات کرنا چاہیے یہ مقدمہ مسٹر کوگلن صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا اور گجانند وِٹل اوسمین بطور گواہ کے تھے۔

مسٹر جسٹس ویسٹ صاحب نے جو اپنی تجویز مین فقرہ لکھا ہے اوس سے کچھ تعلق پولیس کو نہین ہے پس ان تین سرکاری ملازمون کی نسبت جو لیئق اور کارگزار ہین لوگون نے اونکو سکھایا ہے کہ یہ لوگ گیکواڑ کے دشمن ہین اور گیکواڑ پر مقدمہ ثابت کرنا چاہتے ہین جو تہمت کہ افسران پولیس کی نسبت لگائی ہے امید ہے کہ ممبران کمیشن مطلق اوسکا خیال نہ کرینگے کوئی وجہ تہمت لگانے کی اونپر نہین ہے اونہون نے کوئی کام ایسا نہین کیا ہے جس سے اونکو شرمندگی ہو۔

میرے دوست سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے اکثر یہ بھی کہا ہے کہ لوگ افسران پولیس

کی نسبت الزام لگاتے ہین لیکن اونھون نے کسیکا نام نہین لیا اگر سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب اس ملک سے واقف ہوتے تو چند باتین جو اونہون نے مُنہ سے نکالین ہرگز زبان پر نہ لاتے خصوص ایسی باتین جو پولیس کی نسبت بطور الزام کہی ہین اکثر آدمیون کی رائے پولیس کی نسبت اچھی نہین ہے خصوص وہ لوگ زیادہ ناپسند کرتے ہین جنکا چال چلن خراب ہے یہ لوگ کبھی پولیس کو اچھا نہ کہین گے کیونکہ پولیس کے آدمی ایسے شخصون کی ہمیشہ نگرانی رکھتے ہین میرے دوست کو لوگون نے سکھلایا کہ مسٹر سوٹر صاحب دیدہ و دانستہ اوس کمرے سے چلے گئے جبکہ راوجی کی پیٹی دیکھی جاتی تھی اور اون کے چلے جانے سے یہ غرض تھی کہ اگر پیٹی کی تلاشی اکبر علی کے سپرد کرونگا تو خواہ مخواہ اونمین کوئی شے نکلے گی۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نہایت معزز شخص کی نسبت یہ تہمت لگاتے ہین۔

میرے نزدیک سارجنٹ صاحب کے صلاح کار خراب تھے یہان کے لوگ مسٹر سوٹر صاحب سے بخوبی واقف ہین کیونکہ عرصے سے وہ یہان ہین اور اونکو بجلدوی کارگزاری کے تمغہ کمپینین آف دی اسٹار آف انڈیا کا ملا ہے گو یہ تمغہ ادنی درجہ کا ہے مگر ایسے ہی تمغے ممبران کمیشن پہنے ہوے ہین گو وہ تمغے کسیقدر اعلے درجے کے ہین اسبات کو بھی جانے دو چونکہ وہ انگلش جنٹلمین ہین سارجنٹ صاحب کو چاہیے تھا کہ اونکو ایسی تہمت سے بری رکھتے لیکن اونکو اسبات کا بھی خیال نہ آیا۔

مسٹر سوٹر صاحب کو اپنی آبرو کا بہت بڑا خیال ہے جس طرح مجھکو اور میرے دوست کو اپنی اپنی آبرو کا ہے کوئی شخص نہین چاہتا کہ وہ بدنام ہون۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے جو اس قسم کی تقریر پیش کی ہے اوس سے مقدمے کی تردید مین کچھ تائید نہین ہوی۔ مسٹر سوٹر صاحب کی نسبت ہرگز ایسا تصور نہین ہوسکتا کہ وہ اپنے ماتحتون کے ہاتھ مین ایک کھلونہ تھے اور نہ یہ خیال ہوسکتا ہے کہ وہ دل سے گیکوارڈ کی خرابی و بدنامی کے خواہان ہین۔ اگر مسٹر سوٹر صاحب کی کارروائی انگشت نمائی کے قابل ہوتی تو جب اون کے اظہار مین سوالات کیے گئے تھے تو کس واسطے اون کو

الزام نہین دیا گیا اوسوقت سارجنٹ صاحب کچھ نہ بولے مین نے نہایت افسوس کے ساتھ اون باتون کو سُنا جو میرے دوست نے اپنی اسپیچ مین مسٹر سوٹر صاحب کی نسبت تذکرہ کیا اون افسران پولیس کی کارروائی جنکو گورنمنٹ نے اس مقدمہ مین مقرر کیا تھا کسیطرح لائق اعتراض کے اور گفتگو کے نہین ہے گورنمنٹ اونکی دیانت اور لیاقت سے بخوبی آگاہ ہے اور مجھکو یقین ہے کہ جب بخوبی غور کیا جاے گا تو اونپر کسیطرح کا الزام عاید نہوگا مجھکو اپنے دوست سے یہ بات بھی دریافت کرنا مناسب ہے کہ پولیس کو گیکواڑ پر مقدمہ کھڑا کرنے سے کیا فائدہ تھا کیا میرے دوست مذکور یہان اسبات کے کہنے کو آئے ہین کہ گورنمنٹ کی حکمت عملی یہ تھی کہ خواہ مخواہ ملہرراؤ کو گدی سے اوتار دے حالانکہ نہ ایسا خیال تھا اور نہوگا پولیس کے لوگ یہان صرف اسواسطے آئے تھے کہ آیا درحقیقت زہر دیا گیا یا نہین اگر بمبئی کے پولیس والون کو ملہرراؤ کا گدی سے اوتارنا منظور رہتا تو بذریعہ دمودر پنت کے آسانی کے ساتھ وہ گدی سے اوتار دیے جاتے حالانکہ پولیس کو گیکواڑ کے خراب ہونے سے کوئی فائدہ نہین ہے اور کوئی وجہ گیکوار پر تہمت رکھنے کی نتھی۔

گواہون کی شہادت سے صاف ظاہر ہے کہ جس قدر تحقیقات ہوی وہ سب صحیح اور درست ہے۔ لہذا مین چاہتا ہون کہ ممبران کمیشن اپنے دل سے وہ باتین دور کردین جو پولیس کی نسبت بیان کی گئی ہین۔ اس مقدمے کو پولیس نے نہین نبایا ہے، اگر پولیس نے گواہون کو سکھایا ہوتا تو گواہ ایک ہی بات بیان کرتے کسیقدر جو اختلاف ہے وہ ہرگز نہوتا اس سے ظاہر ہے کہ پولیس نے بجز اپنے کام کے اور کوئی کارروائی نہین کی۔ ابتدا مین تھوڑا سراغ لگا تھا اوس کے بعد زیادہ حالات معلوم ہوے شروع مین گاڑی والون سے کچھ پتہ لگا تھا وہ اپسمین باتین کرتے تھے کہ ہم آپا کو گیکواڑ کے پاس لے گئے بعدہ دمودر پنت نے اقرار کیا کہ جس قدر حال دریافت ہوتا گیا پولیس سے بھی تحقیقات بڑہتی گئی۔

میرے دوست اپنی اسپیچ مین شکنجہ وغیرہ کا ذکر کرتے ہین کہ پولیس نے کیا کیا گواہون پر

سختی کی لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اس قدر پولیس نے تشدد کیا اور اس تشدد کے واسطے رزیڈنسی کا ایک کمرہ جو کھانے کے کمرے کے برابر ہے مقرر تھا اکثر سر لوئیس پلی صاحب کی آمد رفت رہتی ہوگی تو کیا سر لوئیس پلی صاحب کو بھی میرے دوست اس سختی کرنے مین شریک کرتے ہین یہ کمرہ علیحدہ نتھا اوسمین سے سب لوگون کی آمد رفت تھی پولیس کو ایسا موقع کب ملا جو گواہون پر تشدد کیا مجھکو یقین ہے کہ اس بارے مین جو میرے دوست نے تقریر پیش کی ہے اوسکو ممبران کمیشن تسلیم نہ کرین گے اگر تسلیم نہ کرین گے تو جو علت گیکوار پر قائم کی گئی وہ صحیح و درست ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ سر لوئیس پلی صاحب بڑے دن کی تعطیلون مین بمبئی جانے والے تھے مگر جب اونہون نے سنا کہ راؤجی نے کسی بات کو قبول کیا ہے تو اونہون نے اپنا جانا ملتوی کیا اگر وہ چلے جاتے تو کچھہ تحقیقات ہنوتی اسبات سے مترشح ہے کہ پولیس کا ارادہ مقدمے کے کھڑا کرنے کا نتھا۔

مائی لارڈ۔ دوسری بات جسکا تذکرہ میرے دوست کرتے مین یہ ہے کہ اکثر گواہ جو پیش ہوئے ہین وہ گیکوار کے شریک تھے اس لیے اونکی شہادت اعتبار کے لائق نہین ہے۔ ہر شخص جو عدالت کی کارروائی سے کچھہ بھی واقف ہے وہ جانتا ہوگا کہ ایسی شہادت مین اکثر شک واقع ہوتا ہے مگر ان لوگون کی شہادت اس طرح لی گئی کہ کسی طرح کا شک نہین ہوسکتا اور ہندوستان مین کوئی قانون ایسا نہین ہے کہ اوس شخص کی شہادت جو شریک جرم ہو صحیح نہ سمجھی جاے۔

انگلستان مین یہ قاعدہ ہے کہ جب شخص شریک جرم کا شہادت دیتا ہے تو صاحب جج جوری کو ہدایت کرتے ہین کہ جبتک ایسے شخص کے بیان کی تصدیق ہنوجاوے اہل جوری یقین نہ کرے مگر حضور لارڈ چیف جسٹس اسبات سے بھی آگاہ ہون گے کہ اگر جج اشخاص جوری کو ایسی ہدایت نہ کرے تو کوئی نقصان نہین ہے۔

ہندوستان مین اگر شریک جرم کے بیان پر اصل مجرم کو سزا دیجاے تو سزا بے قاعدہ نہین ہے۔ مین نے اسبات کا ذکر اسواسطے کیا کہ میرے دوست سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

نے جواسپیچ کہی اوس سے عام لوگون کو معلوم ہوگیا تھا کہ شریک جرم کی گواہی
لائق تسلیم کے نہین ہے سوا اس کے اس مقدمے کی شہادت بہت کچھ ہو چکی ہے۔
میرے دوست نے دربارہ کارروائی گیکواڑکے بہت کچھ تذکرہ کیا ہے یعنے جب اونکو
معلوم ہوا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا ہے اوسوقت اونھون نے راوجی کا
بیان نہین سنا تھا جب اون سے کہا گیا کہ آپ کا نام زہر خورانی مین شامل ہے تو
میرے دوست کہتے ہین کہ مہاراجہ صاحب کی باتین مثل بے قصور شخص کے تہین اور
اونھون نے فوراً سالم اور یشونت راؤ کو بموجب طلب صاحب رزیڈنٹ کے بھیجدیا۔
لیکن مین کہتا ہون کہ اون کے بھیجنے سے وہ کس طرح انکار کرسکتے تھے دادابھائی نوروجی
کو جو اون کے دیوان تھے سالم اور یشونت کے واسطے لکھا گیا تھا۔
کچھہ شک نہین کہ اونہون نے مہاراجہ صاحب کو صلاح دی ہو کہ آپ دونون شخصونکو
بھیجدیجیے سوائے اس کے مہاراجہ صاحب خود جانتے تھے کہ ان لوگون کا بھیجا جانا مناسب
ہے اور بجز اس کے اور کوئی بات قرین مصلحت نہین ہے۔
مہاراجہ صاحب کی اس کارروائی سے اونکی بے جرمی نہین پائی جاتی اسمین بھی شک
نہین کہ مہاراجہ صاحب لڑائی کا نشان کھڑا کرسکتے تھے یا بھاگ سکتے تھے لیکن ان دونون
صورتون مین جرم کا اقرار متصور تھا اس لیے موافق طبیعت باشندگان ایشیا کے
اونہون نے کارروائی کی اور ایشیا کے باشندون پر منحصر نہین بلکہ ہر شخص جو ایسی
حالت مین ہوتا وہ اسی طرح کرتا جو مہاراجہ نے کیا سوا اس کے اور کوئی اون کو
چارہ نتھا کہ چپ چاپ ہو کر مقدمہ کا نتیجہ دیکھین اگر دمودر پنت کے اظہار دیکھے جائین
تو اون سے بخوبی معلوم ہوگا کہ گیکواڑ نے کیا کیا باتین کین اور وہ کس وجہ سے خاموش
رہے گیکوار پشیر پنت صرف یہی بات نہین جانتے تھے کہ ۹۔ نومبر کو زہر دینے کا حملہ ہوگا بلکہ اونکو
یہ بھی معلوم ہوا کہ حملہ ہوا اور کارگر نہوا۔ گیکواڑ اس معاملے کی کارروائی کو غور سے
دیکھتے تھے اور لمحہ لمحہ کی خبر وہ منگاتے تھے دمودر پنت نے بیان کیا ہے کہ کبھی گیکواڑ
خوش ہوتے تھے اور کبھی خوف کھاتے تھے اور مہاراجہ نے راوجی کی عقلمندی کی

خوب تعریف کی اور خوش ہو ہو کر کہتے تھے کہ مین خوب جانتا ہون کہ تم الزام سے
بری رہوگے جب سالم اور یشونت راو رزیڈنسی سے اون کے پاس واپس گئے تو
گیکواڑ کو کیسی خوشی ہوئی لیکن جب وہ پھر طلب کیے گئے تو گیکواڑ کو خوف ہو گیا
اور بروقت اون کے بھیجنے کے اون کو بخوبی سمجھا دیا کہ تمھارے ساتھ جو چاہین کرین
مگر تم کوئی بات نہ کہنا در حقیقت ان لوگون پر گیکواڑ کا اعتبار غلط نتھا کیونکہ اونہون
نے ابتک کوئی بات مُنہ سے نہین نکالی اونہون نے گیکواڑ کی طرف سے کچھ شہادت
بھی نہین دی ابتک شہادت سے کوئی ایسی بات نہین پائی گئی جس سے گیکواڑ کا بری
ہونا ثابت ہو اور نہ اونکی کسی ذاتی کارروائی سے پایا جاتا ہے کہ مہاراجہ پر جو جرم
قائم ہوا ہے وہ غلط ہے اور نیز جو چارج (علت) قرار دیے گئے وہ یہ ہین۔

اول ملہر راو نے بذریعہ کارندون کے یا بذات خود رزیڈنسی کے ملازمون سے جو کرنیل
فیر صاحب کے پاس تھے خفیہ گفتگو کی تاکہ وہ کسی بُرے کام کا ارتکاب کرین۔

دوم۔ کیا ملہر راو نے رزیڈنسی کے نوکرون کو کچھ رشوت
دی یا دلائی۔

سوم۔ یہ رشوت اس غرض سے دی یا دلائی کہ کرنیل فیر صاحب کے نوکر بطور مخبرون
کے کام دین تاکہ کرنیل فیر صاحب کو ضرر پھونچے یا بذریعہ زہر کے اونکو مار ڈالین۔

چہارم۔ کیا حقیقت مین کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کا ارادہ کیا گیا تھا اور
کیا اس ارادے کی ترغیب ملہر راو نے دی تھی۔

مائی لارڈ۔ جرم سیوم اور چہارم مین زہر کا ذکر ہے اور اول اور دوم جرم مین صرف
رزیڈنسی کے نوکرون کو رشوت دینے کا بیان ہے تاکہ اونکو رزیڈنسی کی خبرین ملا کرین
میرے دوست نے اپنی اسپیچ مین اونے جرم کے بارے مین ذکر کیا ہے لیکن جو جرم بڑا ہے
اوسکا کچھ ذکر نہین کیا باآنکہ گیکواڑ نے جو بیان تحریری پیش کیا ہے اوسمین کچھ باتون کا
اقرار بھی ہے اور وہ بیان یہ ہے۔

مین قسمیہ بیان کرتا ہون کہ مین نے بذات خود یا کسی نوکر کے ذریعے سے کرنیل فیر صاحب

جان لینے کے واسطے یا اونکی جان لینے کے ارادے سے زہر نہین منگایا اور نہ مین نے بذات خود یا اپنے کسی معتمد کے ذریعے سے ایسے ارادے کی ترغیب دی اور مین بیان کرتا ہون کہ تمام شہادت امینا آیا اور راوجی اور نرسو اور دمودر پنت کی جو اسبارے مین گذری محض غلط ہے۔ اور مین یہ بھی بیان کرتا ہون کہ مین نے بذات خود کسی رزیڈنسی کے نوکر سے یہ بات نہین چاہی کہ وہ بطور مخبر کے کام کرے اور رزیڈنسی مین جس قدر کارروائی ہوتی ہے اوسکی مجھکو اطلاع دے نہ مین نے ان لوگون کو اس کام کیواسطے رشوت دی اور نہ دلائی۔ مین اون انعام کا ذکر نہین کرتا جو وقتاً فوقتاً رزیڈنسی کے نوکرون کو دیے گئے مگر جب کبھی شادی یا تیوہار ہوا انعام دیا گیا رزیڈنسی کے نوکر میرے محل مین اور محل سے رزیڈنسی کو آتے جاتے ہونگے مگر مین نے بذات خاص اس معاملے مین گفتگو نہین کی اور نہ مین خود واقف ہون کہ رزیڈنسی کے نوکرون کو کتنا روپیہ دیا گیا مین نے کبھی اسبات کی اجازت نہین دی کہ ایسی ترکیب کیجائے جس سے کہ رزیڈنسی کی خبرین میرے پاس آیا کرین۔

مائی لارڈ۔ آپ کو بیان مذکورۂ بالا سے معلوم ہوا ہوگا کہ وہ یہ تحریر نہین کرتے کہ مینے اپنے ہاتھ سے رشوت دی یا اپنے معتمدون سے رزیڈنسی کے نوکرون کو دلائی وہ بڑے بڑے جرمون کی نسبت تحریر کرتے ہین اور اسبات سے انکار کرتے ہین کہ بذات خاص مینے ایسا نہین کیا مگر انعام دینے کے مقر ہین اونکا یہ اقرار بہت بڑا ہے اون کے تمام بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ مین نے بذات خاص کسی نوکر سے کوئی بری بات نہین کی اور نہ مین نے اپنے ہاتھ سے کسیکو روپیہ دیا لیکن ایک پیچیدہ طور سے وہ روپیہ کا دیا جانا کہتے ہین کہ اپنے نوکرون سے روپیہ دلایا۔ مجھکو لازم نہین ہے کہ اسبات کی تشریح کرون کہ درمیان اون خبرون کے جو گیکواڑ کے پاس آئین اور اون مین جو کرنیل فیر صاحب کے پاس پہونچین کیا فرق ہے حالانکہ دونون قسم کی خبرون مین بہت بڑا فرق ہے سرکار کی طرف سے جو رزیڈنٹ مقرر تھے اون کے پاس جو لوگ آتے تھے وہ خود بخود اون کو ہر ایک خبر دیتے تھے مگر ایک ہندوستانی رئیس کا خبرون کے لینے کے واسطے رزیڈنسی کے ملازمون کو

رشوت دینا اور بات ہے اور گیکواڑنے یہ کارروائی بڑی بانون کے واسطے کی تھی
رشوت دینے کا مھاراجہ صاحب خود بھی اقرار کرتے ہین اور گواہون کی شہادت سے
بھی اوسکی تصدیق ہوتی ہے مجھکو یقین ہے کہ ممبران کمیشن کو اسبات کا تعجب نہ ہوگا کہ
رزیڈنسی کے نوکر مھاراجہ صاحب کے پاس گئے اور نہ یہ بات لائق تعجب کے ہے جو
مسماۃ امینائے بیان کی ہر ایک گواہ کا بیان صحیح ہے کہ نظر باغ کی طرف سے رزیڈنسی
کے نوکر گئے اور جس کمرے مین آئینے رکھے ہین وہان مھاراجہ صاحب سے ملاقات کی۔
گواہون کا یہ بیان نہین ہے کہ ہمنے تمام محل گیکواڑ کا دیکھا اور اوسکی سیر کی ایک دفعہ
سوال کیا گیا تھا کہ تمنے اور کمرون کو بھی دیکھا گواہون نے فوراً انکار کیا جس کمرے
کا ذکر یہ گواہ کرتے ہین اوسی کمرے کا ذکر دمودر پنت بھی کرتا ہے اوس سے بہتر اور
کون شخص واقف کار ہوگا اور اسبات کی صداقت اس طرح سے ہوتی ہے کہ اوس
زمانے مین مھاراجہ صاحب اوسی کمرے مین رہا کرتے تھے۔ آج میرے دوست نے اپنی
تقریر مین یشونت اور سالم کی نسبت کچھ برائی کی ہے یہ دونون شخص گیکواڑ کے نوکر ہین
جب گیکوار رزیڈنسی کو جاتے تھے یہ بھی اون کے ہمراہ ہوتے تھے اس یے کچھ تعجب نہین
کہ وہ گیکواڑ کے معتمد ہین اور اونھون نے رزیڈنسی کے ملازمون سے موافقت کر لی تھی
میرے دوست اسبات کے مقر ہین کہ گاڑی والون نے جو اظہار دیے ہین اون مین
کچھ اعتراض کرین۔ لیکن آپ صاحبون کو یاد ہوگا کہ ابتداءً اوس مقدمے کا پتہ
ایک گاڑی والے کی زبانی لگا تھا۔ اسکی نسبت سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب کہتے ہین
کہ آیا محل کے نوکرون سے ملاقات کرنے کے واسطے گئی ہوگی اگر ایسا ہوتا تو اوسکو رات
کے وقت وہان جانا کیا ضرور تھا راؤجی کو ہمیشہ خوف رہتا تھا اور اپنے ہمراہ کسی کسی
شخص کو لے جاتا تھا کبھی جگا کو لے گیا اور کبھی کرجاجی کو۔
میرے دوست کہتے ہین کہ غیر ممکن ہے کہ ایک ایسا بڑا رئیس ایک آیا سے باتین کرے مگر
جو ملازم کہ ہندوستانی دربار کے ہوتے ہین اون سے رزیڈنسی کے نوکرون سے بہت
بڑا فرق ہے ایک خاص ملازم دربار کا یعنے دمودر پنت محل مین نہین رہتا تھا اسلیے

ملھر راؤ کو مناسب معلوم ہوا کہ رزیڈینسی کے نوکرون سے سازش کرین تاکہ وہانکی خبرین معلوم ہوا کرین اس لیے رات کا وقت مناسب سمجھا گیا کیونکہ کسیکو کچھ خیال نہوا ہوگا اور جانتے ہون گے کہ رزیڈینسی کے نوکر اپنے کسی کام کو جاتے ہین کسی شخص کو مہاراجہ صاحب کے پاس رات کے وقت جانے سے کچھ گمان نتھا۔

میرے دوست اپنی تقریر مین یہ بات پیش نہین کرتے کہ ایسے ایسے موقع پر بجاے مہاراجہ صاحب کے اور کسی شخص نے ایسی باتین کی ہون گی اور ایسی گفتگو کس طرح وہ پیش کرتے کیونکہ مہاراجہ صاحب کا پہچانتا چندان مشکل نتھا جس شخص نے مہاراجہ کو ایک مرتبہ بھی دیکھا ہے اوسکو یاد ہوگا اس لیے اگر کمیشن کے نزدیک عام گواہون کی شہادت غلط ہے تو آیا کی گواہی بھی غلط ہے ورنہ اوسکی گواہی کی تصدیق ہوگئی ہے اور تین مرتبہ آیا کا گیکواڑ کے پاس جانا صحیح ہے مگر ہان اون لوگون نے جو مہاراجہ صاحب سے باتون کے ہونے کے ظہار دیے تھے اونکی صداقت ایک دوسرے کے بیان سے ہوسکتی ہے جو خط آیا نے لکھوائے تھے اون سے اوس کے اظہار کی صداقت بخوبی ہوسکتی ہے آیا نے یہ خط اپنے خاوند کو مقام مہابلیشر مین بھیجے تھے جبکہ وہ باہر تھی اور جبکہ آیا کے گھر کی تلاشی ہوی اوسوقت یہ خط ملے اور پر ہر ایک ڈاکخانے کی مہر ہے۔ کیا ان مہرون پر بھی میرے دوست گجانند کا نام دیکھتے ہین جبکہ اونہون نے اور مقامات پر گجانند کی کارروائی دیکھی۔ ان خطون سے ثابت ہے کہ مہاراجہ صاحب سے براہ راست آیا کی خط کتابت ہوتی تھی پس ثابت ہوا کہ درمیان مہاراجہ صاحب اور ملازمان رزیڈینسی کے خط کتابت اور خفیہ باتین کسی بُرے کام کے واسطے ہوتی تھین۔

اسبات کا ہرگز خیال نہین ہوسکتا ہے کہ ایک رئیس خانسامان وغیرہ کو اس قدر رشوت دے کہ جو باتین میز پر ہون اونکی خبرین وہ پہونچایا کرے اس کارروائی سے کوئی عمدہ غرض خصوص اوسوقت کی کارروائی جبکہ میڈ صاحب کی کمیشن بڑودے مین بیٹھی تھی پس ایسی خبرون کے ملنے کا انتظام کمیشن کے دنون مین رہا کیونکہ مہاراجہ صاحب جانتے تھے کہ جیسی جیسی خبرین مجھکو ملین اوسیطرح کا مین انتظام کرون یشونت راو نے بھی

منجملہ اور چٹھیون کے ایک چٹھی کو تسلیم کیا بلکہ وہ راضی تھا کہ اگر شہادت لیجائے تو وہ برخلاف اپنے مالک کے شہادت ادا کرے یشونت راؤ نے جو دکان شراب کی تباہی جسکو مہاراجہ گیکواڑ نے جاری کیا تھا جب صراف سے دریافت کیا گیا تو اوسنے بھی بیان کیا کہ ایک مرتبہ جب دمودر پنت موجود تھے تو مہاراجہ صاحب نے مجھسے ایک چٹھی کو پڑھوایا جو رزیڈنسی سے آئی تھی بعد پڑھنے کے جب دمودر پنت آگئے تو مین نے وہ چٹھی اونکو دیدی وہ کہتا ہے کہ اس قسم کی خط کتابت رزیڈنسی سے روزمرہ ہوتی تھی۔ دمودر پنت بھی اسبات کی تصدیق کرتا ہے یہ کارروائی رزیڈنسی کی صرف روزمرہ باتون مین نتھی بلکہ اوسکی بڑی بڑی کارروائیان ہوئین کیونکہ دمودر پنت نے بیان کیا ہے کہ راؤجی جمنا بائی کی عرضی چرا لایا تھا اور دمودر پنت نے اوسکی نقل لکھ لی تھی یہ کاغذ بہت بڑا تھا اور راؤجی نے پھر اوسکو کرنیل فیر صاحب کی میز پر جاکر رکھ دیا۔ مہاراجہ صاحب نے پنکھے والے اور حوالدار اور آیا اور اور نوکرون کو اس غرض سے بلایا تھا کہ کرنیل فیر صاحب ایسے چھوٹے چھوٹے نوکرون کے ملانے سے کسیطرح کی بدگمانی نہ کرینگے اونکو اسبات کا بیشک خیال تھا کہ جہانتک ممکن ہو فیر صاحب اور بیوی صاحب کی میم کے روبرو مہاراجہ صاحب کی تعریف کیجائے۔ اونہون نے پیدرو خانسامان کو بھی بلایا تھا کیونکہ یہ شخص بہت پرانا نوکر تھا اور صاحب کی عادات سے واقف تھا اور چونکہ وہ خانسامان تھا میز پر جس قدر باتین ہوتی ہونگی اونکو سنا کرتا ہوگا۔

مائی لارڈ۔ کیا آپ تصور کرتے ہین کہ جو روپیہ اون لوگون کو دیا گیا تھا وہ رشوت مین نتھا میرے لیئق دوست کہتے ہین کہ پانسو روپیہ ایک ادنے رقم تھی ہان بعض لوگ اوسکو تھوڑا روپیہ سمجھتے ہین مگر جس شخص کی تنخواہ دس علاوہ پیپہ واری ہے اوسکے نزدیک یہ روپیہ تھوڑا نہین ہے اسبات پر عذر نہین کیا گیا کہ یہ روپیہ راؤجی کو نہین ملا۔

ولپت رائے محرر اس روپیہ کا دیا جانا ثابت کرتا ہے۔ یشونت راؤ کو اپنے پاس سے روپیہ دینا کیا ضرور تھا۔ سارجنٹ بلین ٹائن صاحب نے ظاہر کیا ہے کہ یشونت راؤ

ایک ادنی آدمی تھا اور عجب نہین کہ دمودر کا نوکر ہو۔ لیکن مین کہتا ہون کہ اوسکو کیا غرض تھی کہ وہ راوجی کو خبرون کے منگانے کے واسطے روپیہ دیتا اور اس قدر کثیر روپیہ یعنے پان سو روپیے کا دیا جانا بہت بڑی بات ہے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب لکھتے ہین کہ یہ پان سو روپیے اوسوقت دیے گئے جب زہر کا کچھ ذکر نتھا۔ ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ یشونت راو گیکواڑ کا معتمد ملازم تھا اور اس شخص نے رزیڈنسی کے نوکرون کو مہاراجہ صاحب کے روبرو پیش کیا تھا اس لیے ظاہر ہے کہ جو روپیہ ان لوگون کو دیا گیا مہاراجہ نے دیا اور دمودر پنت نے نہین دیا اور یہ پان سو روپیے راوجی کو خبرون کے پہونچانے کے لیے دیا گیا تھا جب وہ نوسری سے واپس آیا تو آٹھ سو روپیے اوسنے پائے تھے جو باہم اپنے اور نرسو کے تقسیم کر لیے اس صورت مین دو ہفتے کے اندر دو رقمین بڑی بڑی اوسنے پائین۔

یہ روپیہ مہاراجہ صاحب کے نزدیک زیادہ نتھا لیکن جن لوگون کی تنخواہ دس بارہ یا چودہ روپیے ماہواری ہو اونکے واسطے بہت ہے اور چار چار پان پان سو روپیہ یکمشت پانا نہایت غنیمت سمجھتے ہون گے پیدرو کہتا ہے کہ جب مین گوا کو جاتا تھا تو پچاس روپیے مجھکو ملے تھے لیکن یہ ظاہر نہین کیا گیا کہ یہ روپیے اسکو کسواسطے ملے تھے کسی نہ کسی کام کے واسطے یہ روپیے ملے ہون گے۔ بعد اس کے شیخ کریم جو آیا کے ساتھ گیا تھا وہ بھی مینز کے کام پر نوکر تھا جب وہ آیا کے ساتھ گیا تو سو روپیے اوسکو بھی ملے تھے۔ بروقت دیکھنے حساب دمودر پنت کے آپ کو معلوم ہوگا کہ پنچ کے خزانے سے اس قدر کثرت سے روپیہ دیا گیا کہ سوا رشوت کے انعام کا گمان نہین ہوسکتا۔

۱۹ جنوری ۱۸۷۴ع کو چھ سو روپیے یشونت راو کو دیدیے گئے اور اوسی زمانے مین یشونت راو نے پان سو روپیے اپنے ملازم ولبت کو دیے تھے اور ولبت نے وہی پانچ سو راوجی کو دیے منجملہ چھ سو روپیے کے سو روپیے یشونت راو نے حسب دستور ان معاملات کے رکھ لیے تھے۔ آپ کو بروقت دیکھنے کاغذ کے جسپر نشان حرف اے نمبر ۱۔ کا ہے معلوم ہوگا کہ ہزار روپیہ خزانے سے دلایا گیا یہ روپیہ اوس زمانے مین دلایا گیا تھا

جبکہ مھاراجہ صاحب نوساری سے واپس آئے تھے دوسرا کافذ واسطے دو ہانیسد دوسو روپیہ کے ہے جسپر نشان حرف این نمبر ا۔ کا ہے اوسکی تاریخ ۵ ا مئی ۱۸۷۴ء ہے یہ روپیہ وہ ہے جو کریم اور آپا کو دلایا گیا سوا اس کے کچھ روپیہ نخ کے خزانے سے سالم اور یشونت راؤ کو اوس زمانے مین دیا گیا جبکہ ملازمان رزیڈنسی روپیہ کا پانا بیان کرتے ہین۔ اسبات کا ہرگز خیال نہین ہوسکتا کہ یہ روپیہ دموورینٹ کے اپنے کسی کام کے واسطے سالم اور یشونت راؤ کو دیا ہو یا یہ کہ سالم اور یشونت راؤ دموورینٹ کے معتمد تھے اگرچہ یہ روپیہ دموورینٹ کے خزانے سے دیا گیا لیکن مھاراجہ صاحب کے حکم سے دیا گیا۔

یہ بات ظاہر ہے کہ راؤجی کو روپیہ ضرور ملا اور منجملہ اور وجوہات کے پولیس کے خیال رجوع ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی اونسے بہت کچھ اکتوبر اور فروری اور مارچ مین زیور بنوایا ہمین شک نہین کہ یہ روپیہ گیکواڑ کے خزانے سے بموجب اون کے حکم کے رزیڈنسی کے نوکرون کو اس غرض سے دیا گیا تھا کہ وہ لوگ خبرین پھونچایا کرین۔ حضور گیکواڑ کے اس عذر پر کچھ خیال کیا جاتا ہے جب وہ کھتے ہین کہ ملازمان رزیڈنسی سے براہ راست میری کچھ بات چیت نتھی لیکن اسبات سے انکار نہین کرتے کہ کسی نہ کسی طرح سے اونکی خط کتابت تھی اونکو انعام دینے سے بھی عذر نہین ہے پس انعام کے دینے کا جرم خود اپنی زبان سے اقرار کرتے ہین۔

مائی لارڈ۔ میرے لیق دوست نے بیان کیا ہے کہ گیکواڑ کے صلاح کار بڑے خراب تھے اسبات کو بھی مین تسلیم کرتا ہون فی الحقیقت مھاراجہ کے مشورہ کار بڑے نالائق تھے مین دموورینٹ کی طرف سے کوئی عذر پیش نہین کرتا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے جو کچھ کہا اوسکو سنکر نہ مجھکو دموورینٹ کی طرف سے غصہ آیا اور نہ کچھ افسوس ہوا دموورینٹ نے جو کچھ اظہار دیے اوس سے معلوم ہوا کہ وہ خراب آدمی ہے اور اونسے بہت برے برے کام کیے لیکن گائکواڑ کو کیا کہا جائے کہ اونھون نے ایسے شخص کو اپنا پرایوٹ سکرٹری مقرر کیا اور بعد شروع ہونے تحقیقات مقدمہ زہر خورانی کے اونھون نے سر لوئیس پیلی صاحب کے روبرو پیش کرکے کہا تھا

کہ یہ شخص میرا پرائیویٹ سکرٹری اور نہایت معتمد ہے کیا اسبات کے کہنے کے بعد گیکوار انکار کر سکتے ہین کہ یہ شخص ہمارا پرائیوٹ سکرٹر تھا اور جو کام اوسنے کیے اوسمین ہماری اجازت نتھی سالم اور یشونت راو کی نسبت سارجینٹ بیلن ٹائن صاحب لکھتے ہین کہ یہ دونون شخص بڑے بدذات تھے اونھون نے دمودر پنت کا حکم مانا لیکن ایسا خیال کب ہوسکتا ہے کہ پرائیوٹ سکرٹری کا حکم مانتے اور مھاراجہ صاحب کا حکم نہ بجالاتے کچھ شک نہین کہ یہ سب کارروائی مھاراجہ صاحب کے حکم سے ہوئی ہے ایک گواہ نے اگر ایسا بیان کیا کہ سب کام مین نے اپنے مالک کے کہنے سے کیے تو ہرگز اوسکی گواہی جھوٹ نہین ہوسکتی میرے دوست نے بیان کیا کہ دمودر پنت یشونت راؤ اور سالم نے زہر دینے کا ارادہ کیا ہوگا اور مھاراجہ صاحب پر جرم قائم کیا مگر یہ بات نہین ہے مھاراجہ صاحب کو ان لوگون سے بڑھکر اور آدمی اس کام کے لیے نہ ملتے یعنے ایک پرائیوٹ سکرٹری اور دو معتمد نوکر۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اس امر مین بطور شک کے بیان کیا کہ شاید ۹ نومبر کو کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا اور دربارہ رنگ تلچھٹ بہت کچھ گفتگو کی ہے لیکن ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے اظہار سے زہر ہونے کی صداقت ہوگئی اگرچہ سارجنٹ صاحب نے اس امر کی نسبت بہت کچھ بیان کیا لیکن سب باتین اونکی فضول ہین اگر ممبران کمیشن اوس شہادت پر غور کرینگے جسمین تلچھٹ کا ذکر ہے تو معلوم ہوگا کہ جب گلاس مین تلچھٹ دیکھا گیا تو وہ سیاہی مائل تھا اور اوسمین کسیقدر شربت بھی موجود تھا چونکہ یہ شربت چکوترے کا تھا اسکی اوسکی رنگت گلابی تھی اور جب کرنیل فیر صاحب نے اوسکو دیکھا تو کسیقدر زہر پی چکے تھے اور اون کا سر گھوم رہا تھا اور آنکھون مین پانی بھر آیا تھا پس کرنیل فیر صاحب کی وہ حالت ایسی نتھی کہ وہ رنگت کو بخوبی تمیز کر سکتے البتہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے تلچھٹ کو بخوبی ملاحظہ کیا اور ایک بات اور ہے کہ جس گلاس مین یہ شربت تھا خود اوسکا رنگ سیاہی مائل تھا اگر سفید رنگ کی چیز بھی اوسمین ڈالی جاتی تو سیاہ نظر آتی اور مسٹر انورارٹی صاحب نے بیان

کیا ہے کہ بعضے لوگون کو رنگت کی تمیز نہین ہوتی ہے چونکہ کرنیل فیر صاحب نے یہ
گلاس ترچھا کرکے تلچھٹ کو دیکھا تھا یقین ہے کہ گلاس کا سایہ اس تلچھٹ پر بھی
پڑا ہوگا کرنیل فیر صاحب کا بیان ہے کہ جبکہ وہ زہر پیے ہوے تھے جو کچھ ہو لیکن ڈاکٹر
سیوارڈ صاحب ہر طرح ہوش وحواس مین تھے اور اونھون نے تلچھٹ کو غور سے
دیکھا ڈاکٹر صاحب بموجب طلب کرنیل فیر صاحب کے آئے تھے جب اون سے تلچھٹ کے
آزمانے کے واسطے کہا گیا تو انکو جس طرح مناسب معلوم ہوا اوسکا امتحان کیا اول
اونھون نے جب روشنی کے سامنے اوسکو دیکھا تو اوسکی رنگت بھوری معلوم ہوی۔
میرے دوست سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب راوجی کا بیان کرتے ہین کہ جب پوڑیہ
مجھکو ملی تھی تو اوسکی رنگت سیاہی مائل تھی۔ مگر یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ہندوستانی
آدمی رنگ کو بخوبی بیان نہین کرسکتے جب اوس سے سوال کیا گیا کہ جو ٹوپیان
عدالت مین رکھی ہین اون مین سے کس رنگ کے موافق پوڑیہ کا رنگ تھا تو اوسنے
اوس ٹوپی کی طرف اشارہ کیا جسکی رنگت بھوری تھی جس طرح سے کہ ڈاکٹر سیوارڈ
صاحب نے تلچھٹ کا امتحان کیا کچھ شک نہین کہ اس سے بہتر آزمایش ممکن نہتھی اور
مثل ڈاکٹرون کے آزمایش کی اس آزمایش کے بعد معلوم ہوا
کہ اوسمین سنکھیا اور پیا ہوا ہیرا ہے ڈاکٹر سیوارڈ صاحب نے نلکی مین
ڈال کر سنکھیا دریافت کی اور خوردبین سے پسے ہوے ہیرے کا ہونا معلوم کیا اس سے
بڑھ کر سنکھیا کی آزمایش ممکن نہتھی صحیح ہے کہ ڈاکٹر سیوارڈ صاحب نے سنکھیا کے چھلے
کو جلا کر پھر اصلی سنکھیا کی حالت پر نہین کیا لیکن اس چھلے سے سنکھیا کا ہونا ثابت
ہوتا ہے اگر سنکھیا نہوتی تو چھلہ نہ پڑتا ڈاکٹر گری صاحب نے صرف ایک ہی طرح سے
سنکھیا کی آزمایش نہین کی بلکہ کئی طور پر اوسکو آزمایا اور اصل سنکھیا کو علیحدہ کر دیا
اس سے بڑھ کر اور آزمایش ممکن نہتھی ان سب باتون سے ممبران کمیشن کو بخوبی دریافت
ہوگا کہ ۹۔ نومبر کو شربت مین زہر ملایا گیا اور جب ڈاکٹر سیوارڈ صاحب نے قبل
ملانے پانی کے تلچھٹ کو ہلایا تھا تو اوسمین غبار سا معلوم ہوا تھا۔

سارجنٹ ہیلین ٹائن صاحب اسبات کو ثابت کرنا چاہتے ہین کہ ملچھٹ مین سنکھیا نتھی بلکہ ڈاکٹر صاحب نے جو پانی ڈالا تھا اوسمین سنکھیا تھی لیکن اونکی یہ دلیل اسبات سے رد ہوئی کہ گوبند نے اپنے اظہار مین بیان کیا ہے کہ مین نے پانی کے کوزے کو اوسی روز بھرکر رکھا تھا اور منہ دہونے کی جو صراحیان تھین اون مین بھی تازہ پانی بھر دیا تھا پھر کس طرح سنکھیا یا مثل سنکھیا کے کوئی شئے اوسمین آسکتی ہے دربارۂ الماس سائیدہ کے میرے دوست نے بیان کیا ہے کہ وہ پسا ہوا ہیرا نتھا اگرچہ اوسکی آزمایش اوس طرح نہین ہوئی جسطرح کہ سنکھیا کی ہوئی تھی لیکن یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ اوسکے ذرے نہایت چمکتے ہوے اور ایسے سخت تھے کہ جب دو شیشے کے درمیان رکھکر رگڑے گئے تو آئینہ چھل گیا اوسکی نسبت سارجنٹ صاحب نے بیان کیا کہ سوا ہیرے کے اور بھی ایسی سخت چیزین مثل سنگ خارا وغیرہ کے ہوتی ہین جس سے شیشہ چھل جاتا ہے لیکن سارجنٹ ہیلین ٹائن صاحب نے اسبارے مین زیادہ تقریر نہین کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قائل ہوگئے مگر یہ بات تو ایک بے وقوف آدمی بھی کہہ سکتا ہے سنگ خارا مین اس قدر چمک نہین ہوسکتی جیسے کہ ہیرے مین ہوتی ہے - سارجنٹ صاحب نے ڈاکٹر گری صاحب کے اظہار مین اسکی نسبت زیادہ سوالات نہین کیے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر زیادہ سوال کرونگا تو ڈاکٹر گری صاحب مجھکو معقول کر دینگے تو اوسکی ایک بات یہ ہے کہ ڈاکٹر گری صاحب کو ہیرے کا حال اصلا معلوم نتھا بلکہ اونھون نے خود کہا تھا کہ یہ چمکتے ہوے ذرے ہیرے کے ہین جو شہادت ان دونون ڈاکٹرون کی لی گئی وہ جداگانہ لی گئی اور دونون نے اپنے اپنے طور سے ملچھٹ کی آزمایش کی اور دونون کی راے اسبات پر متفق ہوئی کہ سنکھیا اور ہیرا ملا ہوا تھا - دونون ڈاکٹرون نے صاف صاف بیان کیا کہ ہرچند آزمایش کی گئی اور سوا ہیرے اور سنکھیا کے تیسری چیز دریافت نہوئی جب ڈاکٹر گری صاحب نے کہا کہ جو شربت گلاس کا پھینک دیا گیا ہے وہان کی مٹی کھورچ کر بھیجدو تو وہ مٹی ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے روبرو کھورچی گئی اور ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجی گئی ڈاکٹر گری صاحب نے جب اوسکو بھی آزمایا تو اوسمین بھی وہی چیزین ملین جو پہلے ملچھٹ مین

ملین تھین پس کچھ شک نہین کہ کرنیل فیر صاحب کو بتاریخ ۹۔ نومبر زہر دیا گیا۔
اب ساڑہے چار بج گئے اگر صاحب پریسیڈنٹ کے نزدیک مناسب ہو تو کمیشن برخاست
کیجیے چنانچہ عدالت برخاست ہوئی۔

انیسوان دن

جب کمیشن جمع ہوئی تو صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پھر اسپیچ کہنا شروع کی۔
بیان کیا کہ مین نے کل کے روز اسبات کو ثابت کیا تھا کہ مہاراجہ صاحب نے رزیڈنسی
کے نوکرون کے ساتھ خبرون کے منگانے کے واسطے میل کیا تھا اور بمعرفت سالم اور
یسونت راو کے رشوتین دے کر اس برے کام پر آمادہ کیا تھا جسکا ذکر تیسرے اور چوتھے
جرم مین ہے مین نے اسبات کو بھی ثابت کیا ہے کہ ۹۔ نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے زہر
دینے کا ارادہ کیا گیا تھا اور جو چیزین شربت مین ڈالی گئین وہ سنکھیا اور ہیرا تھا
ایک اور بات پر اگرچہ وہ بڑی بات نہین ہے ممبران کمیشن کا خیال رجوع کرتا ہون
وہ یہ ہے کہ کرنیل فیر صاحب نے خبر پائی تھی کہ اونکو نوتیا ہیرا اور پسا ہوا ہیرا دیا جاے گا
اور بھاؤ پونا کرنے بلونت راو سے اسبات کو سنا تھا لیکن جب ڈاکٹرون نے آزمایش
کی تو ہیرا اور سنکھیا ملا توتیا نتھا سارجنٹ میلن ٹا ن صاحب نے بہت کچھ اس امر پر
گفتگو کی ہے اور کہتے ہین کہ اگر توتیا ہوتا تو فوراً تانبے کا مزہ منہ مین آجاتا لیکن خیال
کرنا چاہیے کہ کرنیل فیر صاحب کے منہ مین تانبے کا مزہ فوراً نہین آگیا تھا اور ڈاکٹرون
نے ثابت کیا ہے کہ جس شخص کو سنکھیا دیجاتی ہے کچھ دیر کے بعد اوس کے منہ مین تانبے کا
مزہ آجاتا ہے بیشک تانبے کا جوہر اوسمین شامل کیا جانا ثابت نہین ہے۔
ڈاکٹر گری صاحب بھی اپنی شہادت مین ظاہر کرتے ہین کہ اگر تانبے کا جوہر ہوتا تو فوراً
منہ مین اوسکا مزہ آجاتا اسبارے مین کرنیل فیر صاحب نے صفحہ ۴۸۔ اور ۹۴ مین صاف
صاف بیان کیا ہے۔ کرنیل فیر صاحب خود بھی لکھتے ہین کہ میرے منہ مین تانبے کا مزہ فوراً
نہین آیا تھا اور کسی شہادت سے بھی ثابت نہین ہوتا ہے کہ تانبے کا جوہر شربت مین
ڈالا گیا ہو جو تلچھٹ ڈاکٹر گری صاحب کو بھیجا گیا اور اوس کے بعد برآمد سے کھوار کیا

مٹی بھیجی گئی اوسمین ڈاکٹر صاحب نے ڈھائی چانول سنکھیا نکالی تھی کرنیل فیر صاحب
کی شہادت سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ اوسوقت سے جب سے کہ اونہون نے شربت پیا تھا
اور اسوقت تک کہ اونہون نے ڈاکٹر سیوارڈ صاحب کو تلچھٹ دی کسی شخص کو گلاس
کے پاس جانے اور ہاتھہ لگانے کا موقع نہین ملا تھا پھر کس طرح کوئی چیز اوسمین پڑ سکتی
تھی اس سے ظاہر ہے کہ قبل واپسی کرنیل فیر صاحب کے (ہوا خوری سے) گلاس مین سنکھیا
ڈالی گئی۔ دوسرے ایک بات جسپر کہ ممبران کمیشن کا خیال رجوع کرانا چاہتا ہون۔
یہ ہے کہ اگر تسلیم کیا جاوے کہ ۹۔ نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین زہر ڈالا گیا تو
اسبات کو عقل قبول نہین کرتی کہ ادنی آدمی اون کے گلاس مین پسا ہوا ہیرا اور سنکھیا
ڈالے جس شخص نے پسا ہوا ہیرا ڈالا وہ ہزار روپیہ والا ہوگا بلکہ یہ بات بھی ثابت ہوئی
کہ وہ شخص جانتا تھا کہ جس قدر ضرورت ہو روپیہ صرف کیا جاوے لیکن میرا جو ارادہ ہے
وہ کسیطرح پورا ہو۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اسبات مین تقریر کی ہے کہ
بھاؤ پونا کر یا دمودر پنت نے ہیرا اور سنکھیا کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین ڈالا۔
لیکن کسیطرح ممکن نہین کہ ایسی بیش قیمت شے یہ لوگ ڈالتے مگر ہان ممکن ہے کہ گیکواڑ
نے پسا ہوا ہیرا ڈالا ہو اونکو یقین تھا کہ اگر کرنیل صاحب کو ہیرا دیا جاوے گا تو فوراً
مر جاوینگے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہیرا نہایت مہلک شے ہے گیکواڑ کو ہیرا اور سنکھیا
دونون بہم پہونچ سکتی ہین سنکھیا ہر شخص کو مل سکتی ہے لیکن ہیرا ایک نہایت قیمتی
چیز ہے اسقدر روپیہ اور کون شخص صرف کر سکتا تھا فی الحال دریافت ہوا کہ
ایک شخص نے بلا کسی وجہ کے آٹھہ پونڈ سنکھیا خریدی لیکن بڑودے مین سنکھیا کے
ملنے مین دقت ہوتی ہے ۔ اور سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے ظاہر کیا ہے کہ بجز
محکمہ فوجداری کے اور کہین سنکھیا نہین ملتی ہے اور دمودر پنت نے ایک حکم پیش کیا
ہے جو خود اوسکے ہاتھہ کا لکھا ہے اور وہ بیان کرتا ہے کہ مین نے مہاراجہ صاحب
کے حکم سے اس کاغذ کو لکھا تھا اس کاغذ مین ۳۔ اکتوبر ۱۸۷۴ع لکھی ہے اوسپر [illegible]
اور نشونت کے دستخط ہین اوسمین یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ فوجداری سے بغیر حکم کے سنکھیا نہین

مل سکتی ہے۔ دمودر پنت نے اسبات کو ثابت کیا ہے کہ اروا سیر ودیا فوجدار نے
کہا کہ مین مہاراجہ سے پوچھکر سنکھیا دونگا مسٹر ہرفرجی نہایت عزت دار آدمی ہین
وہ پچھلے ہفتے مین بڑودہ کو آئے تھے وہ تردید مقدمے کے واسطے نہین بلائے گئے تھے مگر
تاہم وہ کہہ سکتے ہین کہ دمودر ترمبک کو فوجداری سے سنکھیا نہین ملی تھی اور جو اونسے
عدالت مین پیش کیا ہے وہ صحیح ہے۔ بروقت منگانے سنکھیا کے گھوڑے کی خارش
کا بہانہ کیا گیا تھا لیکن حقیقت مین ثابت ہوگیا کہ کرنیل فیر صاحب کے دینے کے واسطے
سنکھیا طلب ہوئی تھی مہاراجہ صاحب نے اوس کاغذ پر اسوجہ سے دستخط نہین کیے
کہ اگر مین دستخط کرونگا تو بروقت تحقیقات کے مجھہ پر مقدمہ قایم ہوگا اسلیے
اونھون نے دمودر پنت سے کہا کہ جہان سے ممکن ہو سنکھیا لے آو میرے دوست کہتے
ہین کہ ہیرے گیکواڑ کے پاس نتھے جو باہر سے منگوائے گئے اوس زمانے مین ایک تلوار
کے میان اور قبضے پر ہیرے جڑے جاتے تھے لیکن صاحبان کمیشن کو بخوبی دریافت کرنا چاہیے
کہ کس قدر ہیرے اہس تلوار کے قبضہ اور میان مین صرف ہوئے ہونگے کیونکہ جوکاریگر
اس قبضہ کو بناتے ہین وہ خود ہیرون کے صرف حساب رکھتے ہونگے اور اونکو خوف
ہوگا کہ اگر کوئی ہیرا گم ہو گیا تو ہم لوگون سے اوسکی بازپرس ہوگی اور جو کنی ہیرے کی
فتح چند سے خریدی گئی وہ اسواسطے خریدی گئی کہ تلوار کے قبضہ پر لگائی جائے گی یہ ایک
دہوکا تھا حالانکہ وہ پیسکر کرنیل صاحب کے شربت مین ڈالی گئی میرے دوست نے
فتح چند کی غلطیان مثل کرنیل فیر صاحب کی غلطیون کے بیان کی ہین اور کہتے ہین کہ
جس طرح کرنیل صاحب کے اظہار کے وقت گھبرا گئے تھے اوسیطرح ہیم چند فتح چند گھبرا گیا ہوگا
کیا خوب کہان کرنیل فیر صاحب کا درجہ اور کہان ہیم چند فتح چند کی حیثیت۔
میرے دوست کہتے ہین کہ ایام دسہرے مین حکم ہوا تھا کہ ہیم چند فتح چند چھوٹے چھوٹے ہیرے
لاکر پیش کرے چنانچہ وہ اور جوہری ہیرے لائے اب فتح چند بیان کرتا ہے کہ وہ ہیرے
مجھکو واپس دیدیے لیکن دمودر پنت کہتا ہے کہ ہیرے رکھ لیے گئے تھے ہیم چند اور دمودر پنت
دونون کا بیان ہے کہ جسوقت ہیرے منگائے تھے ہمکو معلوم نتھا کہ کسواسطے منگائے گئے تھے۔

دمودرپنت اور ناناوتل جو جواہرخانے کے داروغہ ہین اور آتمارام رگھنا تھ۔ جو خاص محرر جواہرخانے کا ہے وہ ثابت کرتا ہے کہ ہیرے خریدے گئے دمودرپنت کا بیان اسبارے مین ایسا ہے کہ ہرگز غلط نہین ہوسکتا لہذا ثابت ہوا کہ ۱۲- اکتوبر ۱۸۷۴ع کو ہیرے کی کنٹھی خریدی گئی۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے اوسکی تردید اس طرح کی کہ ہیم چند کہتا ہے کہ مجھکو ہیرے کی کنٹھی دمودرپنت نے ملہار راؤ کو دی وہ پھر نہین گئی اس صورت مین ثابت ہوا کہ ہیرے کی کنٹھی اور سنکھیا جو کرنل فیر صاحب کے شربت مین ملایا گیا مہاراجہ صاحب کے یہان اوسی زمانے مین خرید اگیا جبکہ راؤجی اور نرسو کہتے ہین کہ ہمکو پوڑیان ملی تھین کوئی تقریر ایسی پیش نہین ہوسکتی جس سے اون لوگون کا بیان غلط ہوسکے۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نورالدین بوہرے کی نسبت بہت کچھ ذکر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر نورالدین بوہرے سے دمودرپنت نے سنکھیا خریدی تھی تو وہ شخص دمودرپنت کے اظہار کی صداقت کے واسطے کس لیے طلب نہین ہوا لیکن مین کہتا ہون کہ اگر میرے دوست چاہتے تو نورالدین بوہرہ کو دمودرپنت کی شہادت کے رد کرنے کے واسطے بلاسکتے تھے مین نے نورالدین کی شہادت کا لینا کچھ ضرور نہ سمجھا اگر سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب چاہین تو اوسکی شہادت اب مین لے سکتا ہون وہ کہتے ہین کہ نورالدین گیکواڑ کا دشمن تھا لیکن معلوم نہین کہ نورالدین کی دشمنی گیکواڑ سے کس طرح ثابت ہوسکتی ہے۔ سنا ہے کہ نورالدین بوہرہ جب سابق مین کمیشن جمع ہوئی تھی نالشی تھا لیکن یہ ثابت نہین ہوا کہ اوسکی نالش کی سماعت ہوئی تھی یا نہین۔ بہرحال اس سے کچھ غرض نہین کہ نورالدین گیکواڑ کا دشمن تھا یا نہین۔ مگر سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کسواسطے اوسکی گواہی نہ لی۔ اور دمودرپنت کے اظہار کو رد نہین کیا کیونکہ گیکواڑ کے جس قدر وکیل جس شخص کے پاس چاہین جاسکتے ہین علے ہذا القیاس نورالدین کے پاس بھی جاسکتے تھے اور اوس سے حال دریافت کرسکتے تھے لیکن جب دمودرپنت کے اظہار کی تردید نہین ہوئی تو اوسکے اظہار قائم رہے

نورالدین

نورالدین کا بلانا یا نہ بلانا سارجنٹ ہیلن ٹامن صاحب کے متعلق تھا اگر اوسکا طلب کرنا میرے ذمہ ہوتا تو مین بلاتا ممبران کمیشن نے اسبارے مین دونون طرف کی تقریر کو سنا جو کچھ انکی راے ہوگی وہ زیادہ مناسب ہوگی۔

مائی لارڈ۔ اب ممبران کمیشن کا خیال دوسری طرف رجوع کرتا ہون وہ یہ ہے کہ ۹۔ نومبر کو کرنیل فیر صاحب کا زہر دیا جانا مین نے ثابت کردیا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جن تاریخون مین ہیرے اور سنکھیا کے خرید کا ذکر ہے لوگون نے بیان کیا کہ اونہین دونون مین مہاراجہ صاحب کے نوکرون کے پاس بموجب اون کے حکم کے یہ چیزین موجود تھین اس سے یہ ثابت ہوا کہ خود مہاراجہ صاحب نے ان چیزون کو منگایا تھا اگر وہ نہ منگاتے تو کس طرح نوکرون کے پاس ان چیزون کا ثابت ہونا یہ بات بھی شہادت سے ثابت ہوئی کہ گوسام نے راوجی کو یہ پوڑیان دی تھین اور راوجی نے ۹۔ نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے شربت مین اونکو ڈالا تمام شہادت مین راوجی کا نام لیا گیا دوسرے کسی شخص کا ذکر نہین ہوا۔

چار قسم کے گواہ اس مقدمے کے قائم کرنے کے واسطے قرار دیے ہین جو کرنیل فیر صاحب کو زہر دے سکتے ہین۔ اول۔ ملازمان رزیڈنسی۔ اونکی نسبت میرے دوست نے بیان کیا ہے کہ وہ اپنے حاکم سے بہت رضامند تھے وہ کس طرح اونکو زہر دیتے مگر اونکی تقریر سے یہ بات بھی مترشح ہوتی ہے کہ وہ زہر دینے کے کچھ بانی مبانی تھے اور کسی خاص عداوت سے اونہون نے زہر نہین دیا اگر دیا تو کسی طمع سے دیا۔

دوم۔ بھاؤ پوناکر۔ مین نہین کہہ سکتا کہ زہر خورانی کا اتہام اوسپر کیونکر ہوسکتا ہے ہرچند مین نے شہادت پر غور کیا لیکن اوسکی نسبت کوئی اشارہ بھی نہین پایا گیا اور مجھکو اسکی بھی کوئی وجہ معلوم نہین ہوئی کہ میرے دوست بھاؤ پوناکر کو کیونکر اونکا دشمن قرار دیتے ہین اور کہتے ہین کہ کرنیل فیر صاحب ہمیشہ اوسکی باتین سنا کرتے تھے اور وہ اونکا جاسوس تھا بھاؤ پوناکر اور کرنیل فیر صاحب دونون کی شہادت لی گئی تھی کوئی بات ایسی دریافت نہین ہوئی کہ جس سے بھاؤ پوناکر پر تہمت لگائی جاے بلکہ ثابت ہوا کہ یہ شخص معزز اور معتبر شخص ہے اور مدت سے بڑودے مین رہتا ہے اور اپنے

طرح طرح کی نوکری بھی کی اور اوس کے کام مین بھی کوئی قصور نہین ہوا۔ بالفعل وہ مسٹر ہوپ صاحب ملک سورت کا ایجنٹ ہے اور ذوالفقار علی نابالغ کی ریاست کے انتظام کے واسطے جو ریاست بڑودے مین نوکر ہے اگر یہ شخص معتبر نہوتا تو مسٹر ہوپ صاحب اوسکو کیون نوکر رکھتے۔

بھاؤ پونا کر ایک چٹھی سفارش کی کرنیل فیر صاحب کے نام لایا تھا مسٹر ہوپ صاحب ایسے حاکم نہین ہین کہ اگر یہ شخص لائق نہوتا تو اوسکی سفارش کرتے وہ ہرگز ایسے شخص کو نوکر نرکھتے بھاؤ پونا کر پر صرف مسٹر ہوپ صاحب ہی کو اعتماد نہین ہے بلکہ اکثر ساہوکار اور سرداران کا وہ نوکر رہا یہ شخص مدت کا نوکر ہے اور میر جعفر علی کی بیٹی کی ریاست کا انتظام کرتا ہے اوسنے جو کچھ کارروائی کی وہ سب کو معلوم ہے کسی شخص کو اوس کے کام پر اعتراض نہین ہے بلکہ ہر شخص مداح ہے جب کرنیل میڈ صاحب کی کمیشن جمع ہوئی تو اس شخص نے اپنے موکلون کی طرف سے چار دعوے لیکر پیش کیے تھے اور یہ بات کہ کرنیل فیر صاحب اوسکی ہر ایک بات کو سماعت کرتے ہین اوسکی نسبت جب اوس سے سوال کیا گیا کہ کرنیل فیر صاحب کے پاس تم جاتے تھے تو اوسنے کہا ہان اکثر مین جاتا تھا اور جب سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کرنیل فیر صاحب سے دریافت کیا تو اونھون نے بھی جوابدیا کہ ہان مین اس شخص کو ہر روز دیکھا کرتا تھا اور وہ اپنے کام کے واسطے آیا کرتا تھا دونون شخصون نے صاف صاف جواب دیا۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب جو بیان کرتے ہین کہ اس شخص سے خریطے کے طیار ہونے کی اطلاع دی یہ بات بھی کچھ تعجب کی نہین ہے کیونکہ وہ ہر ایک سردار وغیرہ کے پاس جاتا تھا اور سردار لوگ دربار مین جاتے تھے اس شخص نے سردارون سے سنکر کرنیل فیر صاحب سے تذکرہ کیا ہوگا اوسنے یہ نہین کہا کہ خریطہ کا مضمون کیا ہے کیونکہ اوس سے کچھ واقف نتھا اس اطلاع کے دینے مین کونسی عیب کی بات ہوئی کیونکہ خریطہ خود صاحب رزیڈنٹ کی معرفت بھیجا جاتا تھا۔ اور قاعدہ ہے کہ تمام مراسلت سرکاری طور کی گورنر بمبئی یا گورنر جنرل کی صاحب رزیڈنٹ

کی معرفت ہوتی ہے اور ہمیشہ ایک ترجمہ انگریزی کا اوس کے ساتھ ہوتا ہے۔
سوا اس کے اور کوئی بات بھاؤ پونا کر کی نسبت نہین ہے۔ نہین معلوم میرے دوست بھاؤ پونا کر پر کیونکر الزام لگاتے ہین یہ بات اون کے کہنے کے لائق نہتی کہ بھاؤ پونا کر کرنیل فیر صاحب کا جاسوس ہے اور جو کچھہ وہ کہتا تھا کرنیل صاحب کرتے تھے یہ حکم اونکا نہایت سخت ہے کیا اونہون نے کرنیل فیر صاحب کو کٹ پتلی قرار دیا تھا کہ جسطرح بھاؤ پونا کر چاہتا اونکو نچاتا سہارے مین کمیشن کو بخوبی غور کرنا چاہیے اور بھاؤ پونا کر کی نسبت جو میرے خیالات ہین تمہارن کمیشن اونکو دور کرین کیونکہ بھاؤ پونا کر کی دلی خواہش ہوگی کہ کرنیل فیر صاحب بروده سے چلے جاوین اور صحیح و سلامت رہین نہ یہ کہ اونکو زہر دیکر مار ڈالے اور قبر مین دفن کرے۔ پس وہ خام خیال میرے دوست کا رد ہوا جو اونہون نے بیان کیا کہ وہ چاہتا تھا کہ سنکھیا دیا جاوے اور ہنوز اوسکو پینے نہ پاوین کہ مین اونکو خبر دون اگر ایسا ہوتا تو وہ چند ماشہ سنکھیا جو دیگئی نہ بچاتی اور بھاؤ پونا کر زہر کے پینے کے وقت دوڑتا آتا اور گلاس کو کرنیل صاحب کے ہاتھہ سے چھین کر نہ پینے دیتا یہ کہ کرنیل فیر صاحب شربت مین کچھہ پی کر کچھہ پھینک چکے اور تلچھٹ ڈاکٹر صاحب کو دے چکے اور حاضری کھانے کا وقت گذر گیا اوسوقت بھاؤ پونا کر نے بھی از خود سنکھیا کا ذکر نہ کیا بلکہ کرنیل فیر صاحب نے خود اوس سے کہا تھا اس لیے یہ بات محض خبط ہو خیال کیا جاوے کہ بھاؤ پونا کر کو اس معاملے سے کچھہ تعلق تھا۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کئی دفعہ اپنی اسپیچ مین یہ ذکر کیا کہ دمودر پنت چاہتا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دے تاکہ جو حسابات ذاتی گیکواڑ کے ہین اونکو وہ نہ دیکھہ سکین کیونکہ تہمت لگائی گئی تھی کہ دمودر پنت نے بہت کچھہ تغلب کیا تھا اور یہ بھی افواہ اوڑی تھی کہ کرنیل فیر صاحب حساب کی کتابین منگوانے والے ہین لہذا میرے دوست کہتے ہین کہ یہ وجہ بہت بڑی تھی کہ دمودر پنت کرنیل فیر صاحب کو زہر دینا چاہتا لیکن جس قدر اظہارات لیے گئے ہین اون مین اسبات کا کہین تذکرہ نہین ہے۔

ممبران کمیشن کو بخوبی معلوم ہوگا کہ گیکوار کے ذاتی حساب کا طلب کرنا غیر ممکن تھا کرنیل فیر صاحب کو گیکواڑ کے ذاتی معاملات مین مداخلت کرنے کا اختیار نتھا۔ صاحب رزیڈنٹ کو جس قدر اختیارات سرکار نے دیے ہین اون مین اسبات کا ذکر نہین ہے کہ منجملہ اور کامون کے صاحب رزیڈنٹ کا یہ بھی ایک کام ہے کہ مہاراجہ صاحب کے ذاتی حسابات دیکھا کرین دمودر پنت کے حساب کتاب کو گیکواڑ کے بجٹ کے حساب سے تعلق تھا۔ پس دمودر پنت کو کوئی خوف نتھا کہ کرنیل فیر صاحب اوسکی کتابین منگوا کر جانچ کرینگے اگر کرنیل فیر صاحب کسی حساب کی جانچ کرتے تو اوس حساب کی جانچ کرتے جو سرکار انگریزی اور مہاراجہ صاحب سے تعلق ہوتا نہ کہ اون کتابونکو جو ذاتی حساب سے متعلق نہین یہ امر بھی ظاہر نہین کیا گیا کہ کرنیل فیر صاحب کو اختیار تھا کہ جو کتابین ریاست کی ہین اونکی بھی جانچ کرین لہذا یہ خیال محض غلط ہے کہ دمودر پنت نے بوجہ خوف جانچ کتابون کے کرنیل صاحب کو زہر دیا اور یہ بات بھی بالکل غلط ہے کہ دمودر پنت نے کچھ تغلب نہین کیا یا دہوکا دے کر تصرف بیجا کیا اوسکی ایسی باتونکا کچھ ثبوت نہین ہے عجب نہین جو اوسنے ایسا کیا ہو کیونکہ جب کوئی شخص اپنے تئین خوبی کا شریک کرتا ہے جو کچھ اوس سے دہوکا یا دغابازی ہو کچھ تعجب نہین لیکن کوئی دغا یا تغلب اوسکی نسبت ثابت نہین ہے اور از روے حساب کے بھی نہین پایا جاتا کہ اوسنے کچھ تغلب کیا ہو۔

میرے دوست نے اسبات پر بحث کی کہ جو احکام خزانے پر جاری ہوے اونپر گیکواڑ کے دستخط نہین ہین لیکن ایسے دستخطون کی کوئی ضرورت نتھی کیونکہ مہاراجہ صاحب ایسے حکمون پر دستخط نہین کرتے تھے۔

دمودر پنت کو حساب کی تحقیقات کا کچھ خوف نتھا کیونکہ پانچ مقام پر حساب رہا کرتے تھے جن رقمون کی نسبت تغلب کرنے کا احتمال ہے اونکی نسبت وہ کاغذ اور وجہ پیش کرتا ہے۔ ممبران کمیشن خیال کرینگے کہ خزانے پر حکم صادر ہونے کا کیا قاعدہ تھا اول یادداشت لکھی جاتی تھی کہ کس امر کے واسطے روپیے کی ضرورت ہے اوس کے بعد

دمودر پنت

دمودر پنت کے دستخط ہوے تھے دمودر پنت لکھ دیتا تھا کہ مھاراجہ صاحب کی اجازت ہو گئی ہے۔

تیسرے یہ کہ اوس یادداشت پر اوس شخص کی رسید ہوتی تھی جسکو روپیہ دیا جاتا تھا اس لیے دمودر پنت ہر طرح سے بری تھا جب کبھی اوس سے دریافت کیا گیا کہ فلان یادداشت کی رقم کہان درج ہے تو اوسنے فوراً بتایا کہ فلان صفحے مین لکھی ہے سوا اس کے روزنامچہ ہفتہ وار ماہواری اور سالانہ کاغذ رہا کرتا تھا جس رقم کے دیکھنے کی ضرورت ہوئی ان کاغذات سے اوسکا پتہ لگ جاتا ہندوستانی قاعدہ حساب کا ایسا ہے کہ اگر ایک رقم کا بھی تغلب کیا جاوے اور کوئی شخص اوسکو اخفا کرنا چاہے تو تمام کتابون مین اوس رقم کو درست کرنا پڑے گا۔ اور تمام محکمے کے لوگون کو رشوت دینا پڑے گی۔

اگر یہ بات بھی تسلیم کیجاے تو مھاراجہ گیکواڑ کے نوکر ایسے ایماندار نتھے جیسا کہ خزانہ والون کو ہونا چاہیے اس صورت مین کسی بات کا پوشیدہ کرنا اور زیادہ مشکل تھا۔

دمودر پنت کی نسبت غفلت کا الزام لگانا میرے دوست کا محض خیال ہے اور کوئی اصل اوسکی نہین ہے۔ میرے نزدیک دمودر پنت نے جو اظہار دیے ہین اونکی صداقت بخوبی ہو گئی۔ کرنیل فیر صاحب کو ایسی کتابون کے طلب کرنے کی کیا وجہ تھی کل تقریر میرے دوست کی اسبارے مین رد ہو گئی۔ دمودر پنت کئی دفعہ مھاراجہ صاحب کے ہمراہ صاحب رزیڈنٹ کے پاس گیا لیکن بذات خود واقف نتھا۔ رزیڈنسی کے راستہ مین جو دھرم سالہ ہے اکثر وہان اوترپڑتا تھا۔ مھاراجہ صاحب نے اس شخص کو صاحب رزیڈنٹ کے روبرو پیش کیا لیکن اوسنے صاحب موصوف سے بھی کچھ باتین نکین لھذا اوسکو کوئی غرض کرنیل فیر صاحب کے مارڈالنے کی نتھی اور اگر کچھ تعلق تھا تو گیکواڑ کی وجہ سے تھا۔

مائی لارڈ۔ اب چوتھے شخص کی نسبت مین بیان کرتا ہون جسنے زہر دیا ہو۔

مھاراجہ صاحب سے میرے دوست نے بیان کیا ہے کہ جب مین نے شروع مقدمے مین

اپیچ کی تھی تو مین نے اوسمین ظاہر نہین کیا کہ کرنیل صاحب کو زہر دیے جانے کی کیا وجہ تھی - اونکا یہ بیان صحیح ہے شاید مجھسے اوسوقت سہواً رہ گیا مین نے اسباب کا اوسوقت خیال نہین کیا مجھکو سرکار نے اس غرض سے یہان نہین بھیجا تھا کہ مدعیانہ گفتگو کرون بلکہ صرف تحقیقات کرنے کے واسطے بھیجا تھا کہ جس قدر شہادت بہم پہونچے اوسکو کمیشن کے روبرو پیش کرون - صاحبان کمیشن کے نزدیک جو مناسب ہو رپورٹ کرین اور اس امر کو دریافت کرین کہ مہاراجہ صاحب پر جو جرم قرار دیا گیا ہے وہ صحیح ہے یا نہین - میرے نزدیک مہاراجہ صاحب کے زہر دینے کی بہت بڑی غرض تھی اور وہ دل سے کرنیل صاحب کو دور کرنا چاہتے تھے سوا اون شہادتون کے جو کمیشن کے روبرو گذرین - سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے ایسی ایسی تحریرات دیکھین جن سے صاف ظاہر ہے کہ گیکوار چاہتے تھے کہ جس طرح ممکن ہو کرنیل صاحب کو دور کرین اسبارے مین ممبران کمیشن کا خیال دوسری دسمبر کے خریطہ پر رجوع کرتا ہون اس خریطے مین حضور گیکوار نے لکھا ہے کہ کرنیل فیر صاحب میرے خراب کرنے پر آمادہ ہین اور ہر طرح سے دق کرتے ہین اور جو اونکا دل چاہتا ہے وہی کرتے ہین اگر سرکار میرا فیصلہ انہین پر منحصر رکھے گی تو بالکل انصاف نہوگا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگرچہ گیکوار نے تحریر نہین کیا کہ مجھکو بذات خاص کرنیل فیر صاحب سے عداوت ہے لیکن گیکوار کرنیل فیر صاحب کے رہنے سے عمدۂ رزیڈنسی پر بہت کچھ عذر کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اگر کرنیل صاحب اس عہدے پر رہے تو میرے حق مین ناانصافی ہوگی ایسے مقدمے مین یہ امر دریافت کرنا نہایت مشکل ہے کہ بوجہ ذاتی عداوت کے اسبات کی درخواست ہوئی یا پولٹیکل خیال سے - گیکوار اپنے خریطے مین بھی لکھتے ہین کہ مجھکو کرنیل فیر صاحب سے ذاتی عداوت نہین ہے - مین نے اپنے وزیرون سے اسبات کا بخوبی مشورہ کیا کہ جبتک کرنیل فیر صاحب یہان رہین گے اوسوقت تک عمدہ انتظام ہونا غیر ممکن ہے -

ہرچند مین عمدہ انتظام چاہتا ہون لیکن وہ مخل ہوتے ہین مین چاہتا ہون کہ جو تدابیر ۲۵ - جولائی سنہ ۱۸۷۳ع کے خریطے مین بموجب رپورٹ کمیشن سنہ ۱۸۷۳ع کے مجھکو ہوی ہین اونپر

کا بیان ہے لیکن مین مجبور ہون کہ جب کہ کرنیل فیر صاحب بطور گواہ کے کمیشن کے روبرو بلائے گئے تو اون سے ایسا کوئی سوال نہین کیا گیا کہ آپ نے کس وجہ سے عمدہ انتظام ہونے دیا اور مخل ہوے مسٹر داد ابھائی نوروجی مسٹر پالانگ صاحب وکیل مہر مرجی اردہ اسیر و ان تینون شخصون کا خریطے مین ذکر تھا اگرچہ جب کمیشن کے روبرو آئے تو اون مین سے کسی شخص نے بھی بیان نہ کیا کہ فلان کام مین کرنیل فیر صاحب رخنہ انداز ہوے مجھے اندیشہ ہے کہ گیکواڑ نے ہونکی ہے کہ رخنہ ذات مین محض غلط ہے یہ خیال شاید گیکواڑ کا ہے لیکن اون کے کسی وزیر کا نہین ہے۔ گیکواڑ لکھتے ہین چونکہ مین اور میرے وزیر جانتے تھے کہ ایک زمانے مین کرنیل فیر صاحب پر گورنر بمبئی نے چشم نمائی کی تھی (شاید گیکواڑ کا یہ بیان اوسی ہے سے رزولیوشن پر ہے جو گورنمنٹ بمبئی نے ایک زمانے مین تحریر کیا تھا اور دو مہینے سے اونھون نے اوسکو حاصل کیا کیونکہ گیکواڑ نہین بیان کرتے کہ کیونکر کہان سے لا) کرنیل فیر صاحب اس رزولیوشن کی نسبت کہتے ہین کہ میرے ذریعے سے یہ رزولیوشن نہین آیا سوا اس کے گیکوار کو سندہ کی کارروائی سے کیا واسطہ تھا بس اونکو کیونکر معلوم ہوا کہ بلحاظ اوس سابق کی چشم نمائی کے کرنیل صاحب بدل جائینگے اس رزولیوشن کو داد ابھائی نوروجی نے سر لوئیس پیلی صاحب کو دکھایا تھا یہ رزولیوشن گیکواڑ کے دکھانے کے واسطے دیا ہوگا اس سے ایک اور جرم بھی گیکواڑ پر عاید ہوتا ہے کہ گیکواڑ صرف رزیڈنسی کے ملازمون سے خبری خبرون کو دریافت نہین کرتے تھے بلکہ اور سرکاری افسرون کے پاس سے بھی خبرین منگواتے تھے مسماۃ امینا نرسو راوجی کے اظہار کی تصدیق ہوگئی کیونکہ گیکواڑ ہر ایک چھوٹی بڑی بات کو دریافت کرنا چاہتے تھے یہ بات دریافت نہین ہوئی کہ گیکواڑ کے پاس کس تاریخ کو یہ رزولیوشن پہونچا لیکن گیکواڑ کو اس بات کا خیال ہونا چاہیے تھا کہ گو کرنیل فیر صاحب پر سندہ مین چشم نمائی ہوئی تھی لیکن سرکار کا اعتماد اون پر بدستور سابق تھا کیونکہ سرکار نے اونکو بڑودے کا رزیڈنٹ مقرر کیا اور یہ عہدہ بہ نسبت سندہ کے عہدے کے اعلےٰ درجہ اور زیادہ تنخواہ کا تھا۔ اور سب نوکرون کو

اپنی تمام نوکرون کے دلون مین کبھی نہ کبھی چشم نمائی ہوجاتی ہے لیکن نسبت چشم نمائی کرنیل فیر صاحب کے اس قدر خصوصیت ہے کہ یہ رزولیوشن چشم نمائی کا اوسوقت جاری ہوا تھا جبکہ کرنیل صاحب لندن مین تھے اوسوقت کرنیل فیر صاحب کو اوسکی تردید کا موقع نہ ملا لیکن جب وہ ہندوستان کو واپس آئے اور ایسے رزولیوشن کے جاری ہونیکی اطلاع اونکو ہوئی تو فوراً اونھون نے سرکار سے نقل لیکر اوسکی تردید کی اور سرکار نے اوسکو تسلیم کیا اگر کرنیل صاحب اوسوقت ہندوستان مین ہوتے تو ہرگز یہ رزولیوشن جاری ہوتا گورنمنٹ نے بوجہ حکمت عملی کے سندہ مین اونکو مقرر نہین کیا اور پالن پور کو بھیجدیا جو تنخواہ اونکی سندہ مین تھی وہی پالن پور مین بھی پاتے تھے اگر گیکواڑ مین کچھ بھی عقل ہوتی تو جب کرنیل صاحب بڑودہ کے رزیڈنٹ مقرر ہوئے تھے معلوم کرلیتے کہ سرکار سے کچھ عتاب ہے ورنہ کرنیل صاحب بڑودے مین رزیڈنٹ نہ مقرر ہوتے اور جو کارروائی کرنیل فیر صاحب نے مقام نوساری مین کی تھی اوس سے بھی گیکواڑ کو معلوم کرنا چاہیے تھا کہ گورنمنٹ کا بہت کچھ اونپر اعتبار ہے جب نوساری مین گیکواڑ کی شادی ہوئی تھی تو گورنمنٹ کے حکم سے کرنیل صاحب اوس شادی مین شریک نہین ہوے مہاراجہ صاحب نے ۹ مئی کو ایک خریطہ لکھہ کر گورنمنٹ مین بھیجا تھا جسمین کرنیل صاحب کی بہت کچھہ شکایت تھی اوسمین لکھا تھا کہ کرنیل صاحب میری شادی مین شریک نہین ہوے اسوجہ سے بہت بڑی میری توہین ہوئی لیکن مین کہتا ہون کہ اس شکایت کا نتیجہ کیا ہوا۔

گورنمنٹ نے اوس کے جواب مین لکھا کہ کرنیل فیر صاحب نے گورنمنٹ کے حکم سے یہہ کارروائی کی اور سرکار کو اونکی کارروائی پر بہت بڑا بھروسہ ہے اس جواب سے گیکواڑ کو اگر اور کچھہ نہین تو اس قدر تو دریافت کرنا چاہیے تھا کہ گورنمنٹ کرنیل فیر صاحب کی کارروائی سے خوش ہے اوسمین ایک فقرہ یہ بھی تھا کہ جو کارروائی کرنیل فیر صاحب کرینگے اوسکو ہمیشہ سرکار پسند کرے گی اور بغیر حکم اور اطلاع سرکار کے وہ کوئی کارروائی نہین کرتے۔ مین تمام ممبران کمیشن کا خیال ایک تاریخ پر رجوع کرتا ہون یعنے مہاراجہ صاحب کی شادی ماہ مئی مین ہوئی تھی اور ۱۶۔ اکتوبر کو بیٹا پیدا ہوا۔

چونکہ کرنیل صاحب نے اس لڑکے کی مان کو رانی تسلیم نہین کیا تھا اوسکے لڑکے کو کس طرح سے ولیعہد اور گیکواڑ کا بیٹا تسلیم کرتے پس اسی تاریخ کے بعد گیکواڑ نے اسباب کی شکایت کرنا شروع کی کہ صاحب مجھپر بڑا ظلم کرتے ہین اس سے ظاہر ہے کہ اوس زمانے مین گیکواڑ کا دل کا کیا حال تھا وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ انھین کی کارروائی سے سرکار نے لکشمی بائی کو میری رانی تسلیم نہین کیا اسیوجہ سے میرے بیٹے کو سرکار ولیعہد تسلیم نہ کرے گی پس ان وجوہات سے گیکواڑ کو کرنیل فیر صاحب کے تبدیل کرانے کی نہایت درجہ خواہش ہوگی۔

۱۶۔ اکتوبر کو جب اون کے بیٹا پیدا ہوا اون کے دل مین کرنیل صاحب کی طرف سے فرق آگیا۔

مائی لارڈ۔ آپ خیال کرین کہ وجوہات مذکورہ سے گیکواڑ کی کارروائی صاف ظاہر ہے اور یہ بھی عیان ہے کہ اگر گیکواڑ کو عمدہ انتظام کرنا ہوتا تو اپنے پرایوٹ سکرٹری سے مشورہ نہ کرتے بلکہ دادابھائی نوروجی کی صلاح لیتے۔

بجز کے معاملات سے سکرٹری مذکور سے مشورہ کرنے کا مضائقہ نتھا اسبات کا تعجب نہین ہے کہ ایک طرف دادابھائی نوروجی سے عمدہ عمدہ مضمون کے خریطے لکھاتے تھے اور دوسری طرف دمودر پنت سے دوسرا مشورہ کرتے تھے گیکواڑ نے عام لوگون مین مشہور کر رکھا تھا کہ کرنیل صاحب مجھپر بڑا ظلم کرتے ہین اور دوسری نومبر کو جو گیکواڑ نے خریطہ گورنمنٹ مین بھیجا تھا گیکواڑ کو بخوبی امید نتھی کہ ہماری درخواست منظور ہوگی منجملہ اور شکایتون کے گیکواڑ نے ایک شکایت یہ بھی کی تھی کہ کرنیل فیر صاحب سے سردار اور رعایا ناراض ہے چنانچہ کرنیل فیر صاحب سے اسبارے مین استفسار ہوا اونھون نے جواب لکھا کہ یہ تحریر گیکواڑ کی محض غلط ہے دادابھائی نوروجی موجود ہین اون سے خریطے کے مضمون کو تصدیق کرانا ضرور تھا لیکن سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اونکو طلب کرکے خریطے کی تصدیق نہین کی اور نہ کرنیل فیر صاحب سے اسبارے مین سوال کیے۔

مائی لارڈ۔ کرنیل فیر صاحب اور گیکواڑ سے جو کچھہ باتین ہوئین اون سے صاف ظاہر ہے کہ گیکواڑ کو کرنیل فیر صاحب کی بدلی ہونے کا یقین نتھا بلکہ خریطہ بھیجنے سے تین روز

بعد گیکواڑ نے کرنیل فیر صاحب سے لکھ دیا تھا کہ یہ خریطہ میں نے نہیں لکھا ہے اور اوس
تحریر سے میری برتی ہوتی اور راسخ ہونے سے اونکی یہ غرض تھی کہ جو بتین [illegible] بھی جاتی تھین
کی تھی وہ منظور نہوگی یہ نتیجہ نکالنا فضول ہے اگرچہ گورنمنٹ نے گیکواڑ کی درخواست
منظور کی لیکن یہ نہ لکھا کہ کرنیل فیر صاحب کو کس وجہ سے بدل دیا گیا اور انکا بدلی کرنا
سے جاہیے کہ سرکار نے میری درخواست پر کرنیل صاحب کو بلا لیا معلوم ہوتا ہے کہ اوس
زمانے مین گیکواڑ کو جو سہارے [illegible] منظور تھین [illegible]
براہ راست خریطہ بھیجا اور [illegible] سے خفیہ کارروائی کرنا [illegible]
ثابت نہین ہوئی کہ گیکواڑ کو اپنے خریطہ پر بہت بھروسہ تھا [illegible] کمیشن کو [illegible]
تقریر بھی واضح ہوا ہوگا کہ گیکواڑ کو نہایت خواہش تھی کہ کرنیل فیر صاحب [illegible]
بدل جائین اس سے بڑھ کر اونکی خواہش اور کس طرح ثابت ہوگی گیکواڑ کو یہ بھی معلوم
تھا کہ کرنیل فیر صاحب ایک رپورٹ بھیجنے والے ہین۔
خریطہ کا ایک منشا یہ بھی تھا کہ کرنیل فیر صاحب یہان سے بدل جائین گے تو دوسرا
رزیڈنٹ اوسکو لکھے گا۔
یقین ہے کہ ممبران کمیشن کو اس میری تقریر سے معلوم ہوا ہوگا کہ گیکواڑ کو کرنیل
فیر صاحب کی تبدیلی کے واسطے کون کون وجہ تھی اور گیکواڑ نے جس قدر کارروائی
کرنیل صاحب کے بدلنے کے واسطے کی اوسکی بہت بڑی وجہ یہی تھی۔ یہ خاص منشا
خریطہ بھیجنے کا یہ تھا کہ جس طرح ممکن ہو کرنیل فیر صاحب رپورٹ نہ روانہ کرین جو تردید
مقدمے کی تیاری [illegible] سے یہ بات بھی مشتہر ہے کہ گیکواڑ چاہتے تھے کہ کرنیل صاحب
بدلجائین اب مین ۹ نومبر کا ذکر کرتا ہون کہ اوس روز گیکواڑ کی کیا حالت تھی
گیکواڑ کا قاعدہ تھا کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کو فیر صاحب کے پاس جایا کرتے تھے شہادت
سے یہ بات ثابت نہین ہوتی کہ جب وہ رزیڈنسی کو گئے تو اونکو معلوم تھا کہ کرنیل فیر صاحب
کو زہر دیا گیا [illegible] واضح ہے کہ جب گیکواڑ رزیڈنسی سے واپس آئے تھے
اوس وقت اونکو [illegible] حال معلوم ہو گیا تھا کیونکہ جب کرنیل صاحب نے ڈاکٹر صاحب

کو چٹھی روانہ کرچکے تو اوسوقت سالم گھوڑے کو خبر کیے ہوے یشونت کے گھر کو جاتا تھا
ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے اوسکو راستہ مین دیکھا جب کرنیل فیر صاحب نے گلاس مین
تلچھٹ دیکھا تھا تو راؤجی کو چٹھی دی تھی کہ تم ڈاکٹر صاحب کے پاس لے جاؤ لیکن
اونسے چٹھی گم کر دی اور خود نہ گیا کیونکہ اوسکو معلوم ہو گیا تھا کہ کرنیل صاحب
اندر کیا کر رہے ہین اور اونکی کیا کیفیت ہوئی ہے محمود سالم کو راستہ مین ملا اور راؤ نے
سالم کو ایک روپیہ بسکٹ لانے کے واسطے دیا تھا ثابت ہوا کہ سالم گھوڑے کو دوڑا کر
شہر کو گیا ہے - کرنیل فیر صاحب ۷ بجے ہوا خوری سے واپس آئے تھے اور درمیان
سات اور ساڑھے سات بجے کے اونہون نے کچھ شربت پیا اور کچھ پھینک دیا اوسوقت
سالم شہر کی طرف گیا تھا اسباب کا دریافت ہونا مشکل ہے کہ وہ کیون شہر کی طرف
گیا لیکن اس قدر کہہ سکتے ہین کہ وہ رزیڈنسی کو آیا اور وہان سے مہاراجہ صاحب
کی اطلاع کے لیے وہ واپس گیا کہ رزیڈنسی مین کیا ہو رہا ہے اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب
بلائے گئے ہین اگر وہ رزیڈنسی کو نہ آتا تو یہ حال اوسکو نہ معلوم ہوتا مجھکو یقین ہے کہ قبل
آنے رزیڈنسی کے مہاراجہ صاحب کو خبر ہو گئی تھی کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا اور
یہی وجہ تھی کہ گیکواڑ خاموش رہے -

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے بیان کیا ہے کہ جب مہاراجہ صاحب کرنیل فیر صاحب
کے پاس گئے تھے تو اونکی کسی بات سے کچھ تردد نہین پایا جاتا تھا چونکہ وہ پہلے سے اس
خبر کو معلوم کر چکے تھے تو اون کو مستقل رہنے کے واسطے بہت اچھا موقع ملا تھا - کرنیل
فیر صاحب نے اپنے اظہار مین صحیح صحیح بیان کیا ہے کہ ۹ - نومبر کو مہاراجہ صاحب سے
اول مین نے اونکی مزاج پرسی کی تھی اوسیوقت دربارہ بیماری کے ذکر آیا اور کرنیل
فیر صاحب کی علالت کا بھی دیر تک ذکر رہا بہرحال اسمین شک نہین کہ جب گیکواڑ
رزیڈنسی سے واپس جاتے تھے تو اونکو بخوبی دریافت ہو گیا تھا کہ کرنیل فیر صاحب
کو زہر دیا گیا کیونکہ اثنائے راہ مین مہاراجہ صاحب نے دمودر پنت سے کہا تھا چنانچہ
اس کے اظہار مین ایک فقرہ یہ ہے کہ جب مین اور مہاراجہ صاحب رزیڈنسی سے ڈیرے

اُسنے مجھے تو مھاراجہ صاحب نے کہا تھا کہ رزیڈنسی مین بڑا شور غل ہو رہا ہے جب مینے اوسکا سبب دریافت کیا تو مھاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ نرسو ہمیشہ باہر بیٹھتا تھا اور جب کوئی شخص آتا تھا تو سیٹی بجادیا کرتا تھا مگر آج کے دن وہ باہر نتھا پس اسیوجہ سے شور غل ہو رہا ہے - راوجی روز آیا کرتا تھا مگر آج نہین آیا اوسنے جلدی کرکے ڈال دیا مین نے دریافت کیا کہ اوسنے کیا ڈالا یہ سنکر مھاراجہ صاحب نے میری بات کو ٹال دیا اور کچھ اور باتین کرنے لگے - بعد اس کے مھاراجہ صاحب نے کہا کہ سالم راوجی کے گھر کو گیا ہے تاکہ پوڑیون کو لے کر بوڑسیا کی روٹی مین ڈال دے - معلوم نہین کہ سالم نے پوڑیون کو پھینک دیا یا نہین یہ معاملہ بہت خراب ہے دیکھیے کیا ہوتا ہے اگر دمودر پنت صحیح صحیح کہتا ہے تو مھاراجہ صاحب کو قبل جانے رزیڈینسی کے معلوم ہوا ہوگا کہ زہر دینے کا حملہ کیا گیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گیکواڑ نے اوسی روز سہ پہر کو ناناکھولکر وغیرہ سے تذکرہ کیا تھا مین نے جو دمودر پنت کے اظہار کا فقرہ پڑھا وہ اوسکا بنایا ہوا معلوم نہین ہوتا ہے اور نہ وہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ میرے دوست کہتے ہین کہ پولیس کا تعلیم کیا ہوا ہے جس قدر شہادتین گذرین اوس سے ظاہر ہے کہ دمودر پنت نے یہ بات صحیح بیان کی ہے کیونکہ اوسنے اپنے مالک کے فایدے کی نظر سے ضرور ایسی باتون پر غور کیا ہوگا لہذا اوسکا یہ بیان غلط نہین ہوسکتا سوا اس کے دمودر پنت کے اظہار سے یہ بھی دریافت ہوا کہ ۹ - نومبر کو جب کرنیل صاحب کو زہر دیا گیا تو فوراً گیکواڑ کو اسبات کی اطلاع ہو گئی تھی شہر اور کیمپ مین ہر ایک شخص کو خبر ہو گئی تھی کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا لیکن معلوم نتھا کہ کسنے زہر دیا اگر گیکواڑ نے زہر نہ دیا ہوتا اور اونکا دل صاف ہوتا تو فوراً گاڑی پر سوار ہو کر کرنیل صاحب کے پاس جاتے اور اس امر کی مبارکباد دیتے کہ وہ زہر سے بچ گئے - لیکن اس موقع پر جو مھاراجہ صاحب نے کارروائی کی وہ مثل بے قصور آدمی کے نہین ہے یعنے پنجشنبہ کے روز تک وہ ٹھہرے رہے اور اوس روز جب ملاقات کو گئے تو منجملہ اور باتون کے زہر کا بھی سرسری طور سے ذکر کیا اوس کے دو روز بعد سرکاری طور سے اونہون نے خریطہ بھیجا کہ مجھے

آپ کے زہر دینے کا حال اب معلوم ہوا اگر میرے لائق کوئی بات ہو تو اوسکے انجام کے واسطے مین موجود ہون اس خریطے مین یہ نہین لکھا کہ مین نے کب سنا۔

دمودر پنت سچ کہتا ہے کہ مہاراجہ صاحب نے ۹۔ نومبر کو یہ خبر پائی تھی اور یہ بات غلط ہے کہ سالم اور یشونت راؤ نے بازاری خبر سنکر گیکواڑ کے روبرو بیان کیا تھا دمودر پنت نے نہایت تشریح کے ساتھ بیان کیا ہے کہ گیکواڑ کس طرح گھڑی گھڑی کی خبر رزیڈنسی سے منگایا کرتے تھے اور راؤجی کے چھوٹ آنے پر کس قدر خوش ہوے اور جب دوبارہ گرفتار ہوا تو کس قدر اونکو فکر ہوا تھا جب سوٹر صاحب بڑودے مین آئے تو درحقیقت گیکواڑ کو جس طرح راؤجی کے واسطے تردد ہو گیا تھا اوسیطرح سالم اور یشونت کے لیے بھی تشویش ہو گئی مہاراجہ صاحب نے سالم اور یشونت راؤ کو چند مرتبہ بلا کر سمجھایا کہ ہرگز تم کوئی بات ظاہر نہ کرنا اس عرصے مین مہاراجہ صاحب کو اس امر کے دریافت کرنے کا بخوبی موقع ملا تھا کہ بانی مبانی اس زہر کے دینے کا کون ہے ۲۰۔ دسمبر کو مہاراجہ صاحب سے اطلاع کی گئی کہ آپ کا نام زہر خورانی مین شامل ہے اوسوقت سے جبتک کہ وہ گدی پر رہے اونہون نے اکثر دمودر پنت کو حکم دیا کہ اون رقمون کو مٹا دو جس سے کہ زہر خورانی کا پتہ لگتا ہو اوسیوقت حساب کے کاغذات مین جہان جہان سالم کا نام تھا سیاہی ڈالی گئی اور ورق پھاڑے گئے جب دمودر پنت سے دریافت کیا گیا کہ تمنے سب ورق کسواسطے نہ نکالڈالے تو دمودر پنت نے جواب دیا کہ پانچ جگہہ حساب رہتا تھا کیونکر سب جگہہ سے کاغذ نکالے جاتے اگر یادداشت دفتر سے نکالدیجاتی تو کیا فایدہ تھا پانچ جگہہ کا لکھا ہوا حساب کسطرح نکل سکتا تھا نہایت بے ڈھنگی بات تھی کہ اونھون نے سیاہی ڈال کر اون رقمون کو مٹایا جس سے پتہ لگ سکتا تھا ہرگز اسبات کا یقین نہین ہو سکتا کہ یہ کام پولیس والون نے کیا ہو کیونکہ پولیس کو معلوم نہ تھا کہ کاغذات حساب مین کس کس مقام پر زہر خورانی کا ذکر ہے۔ لہذا بخوبی ثابت ہوا کہ گیکواڑ کی اجازت سے یہ رقمین مشکوک کی گئین۔ اور خود گیکواڑ اس جرم مین شریک تھے۔ اس گفتگو کے بعد مجھکو شہادت

کا تذکرہ کرنا ضرور ہے کیونکہ سارجنٹ بیلین ٹاین صاحب نے شہادت کی نسبت بہت کچھ تقریر کی ہے لیکن میرا ارادہ ہے کہ ایک ایک شخص کی گواہی پایۂ تصدیق کو پہونچاؤن اور سارجنٹ بیلین ٹاین صاحب کی تقریر کو رد کرون۔

مائی لارڈ۔ آپ کی راے میری راے سے مطابق ہوگی کہ عام ہندوستانیون کا قاعدہ ہے کہ وہ کسی تاریخ وغیرہ پر لحاظ نہین رکھتے جو کچھ اون کے منہ مین آتا ہے کہدیتے ہین۔ ہندوستان کی عدالتون مین صحیح بات کے دریافت کرنے مین نہایت دقت پڑتی ہے خصوص اوسوقت زیادہ مشکل ہوتی ہے کہ کون گواہ صحیح کہتا ہے اور کون غلط بیان کرتا ہے۔ میرے نزدیک بجز مودرینٹ کے اور کوئی گواہ سکھایا ہوا نہین ہے۔ آیا اور دونون پٹہ والے کم درجے کے آدمی ہین اس حالت مین عجب نہین کہ گو وہ لوگ صحیح کہتے ہین مگر کسیقدر ایک دوسرے کی شہادت مین اختلاف ہے جسطرح کی شہادت یوروپین دیتے ہین اور اون کے خیالات صحیح ہوتے ہین ہندوستانیون کے نہین ہوسکتے کیونکہ ابتداء عمر مین جس طرح یوروپین کو تنبیہ و تاکید کے ساتھ تعلیم دیجاتی ہے ہندوستانی لوگ تعلیم نہین پاتے۔

مثلاً سارجنٹ بیلین ٹاین صاحب نے تاریخ کا تذکرہ کیا کہ تین گواہ ایک تاریخ بیان کرتے ہین اور دو گواہ دوسری تاریخ بتاتے ہین آپ صاحبون کو یہ بات بھی معلوم کرنا چاہیے کہ جب ایک امر ہوجاتا ہے تو اوس کے بعد دن یا تاریخ کا یاد رہنا مشکل ہے اکثر ہندوستانی لوگ جب آپسمین ذکر کرتے ہین تو اس طرح کیا کرتے ہین کہ فلان تیوہار سے مثلاً پندرہ روز بعد یا مثلاً پندرہ روز پہلے فلان بات ہوئی تھی۔ یہ لوگ اکثر تیوہارون پر ہر کسی بات کا شمار رکھتے ہین افسوس ہے کہ ان لوگون کی یاد ایسی خراب ہے اور بخوبی بات کو یاد نہین رکھتے۔ جن صاحبان جج کو ایسی شہادتون سے کام پڑتا ہے تو وہ ایسی شہادتون کو فضول نہین سمجھتے بلکہ لائق سماعت کے تصور کرتے ہین قبل ۹۔ نومبر کے جب آیا گنگوا کے پاس گئی تھی تو اوسکا بیان ہے کہ ایک مہینہ یا پچیس روز پہلے مین نے سنا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کا ارادہ ہے۔

عبداللہ اوسکا خاوند اپنے اظہار مین کہتا ہے کہ وہ ۱۰ یا ۱۱ رمضان کی تھی۔
شیخ داؤد کہتا ہے کہ وہ پیالی اسکے تین یا چار روز پہلے آئی گئی تھی اسمین خفیف اختلاف ہے
اونکا بیان غلط نہین ہوسکتا اس بات کا ہرگز یقین نہین ہے کہ یہ گواہ پولیس کے سکھائے
ہوئے ہین اگر اونکو پولیس نے سکھایا ہوتا تو سب گواہ متفق ہوکر ایک تاریخ بیان کرتے
حالانکہ تین تاریخین گواہون نے بیان کین اور یہی صحیح معلوم ہوتی ہین پس ممکن نہین
کہ اسمین کسیطرح کی غلطی کا گمان ہو بلکہ اگر گواہ پولیس کے سکھائے ہوئے ہوتے اور تین
تاریخین بھی اونھون نے سکھائی ہوتین تو پولیس کے لوگ نہایت ہوشیار تھے اونکی
عقل تمام لوگون کی عقل سے زیادہ تیز تھی وہ ضرور پوری تعلیم کرتے۔
ایک دوسری بات یہ ہے کہ جو گواہ ریذیڈنسی کے ملازم ہین اونکی نسبت میرے دوست کا
بیان ہے کہ اونکا ارادہ ابتدا کرنیل صاحب کو زہر دینے کا خود تھا چنانچہ جب سے مینے
اونکی شہادت سنی میرا بھی یہی خیال ہے یہ بات صریح ہے کہ کوئی شخص اپنے مالک کو باوجود
رضامند ہونے کے مارنے کا ارادہ نہ کریگا ان لوگون کا خوف ظاہر ہے کہ جب راؤجی کو
زہر سپرد کیا گیا تو اوسنے مہاراجہ صاحب سے دریافت کیا تھا کہ یہ زہر فوراً تاثیر کریگا
مگر اوس سے کہا گیا کہ نہین تین چار مہینے کے بعد اثر کریگا سوا اس کے جب راؤجی کو پوڑیان
دی گئی تھین تو اوس سے کہا گیا تھا کہ تم پوڑیون کو ملا لینا وہ سمجھا کہ پوڑیہ مین جو سفید چیز
ہے وہ سنکھیا ہے اس لیے اوسنے اوس پوڑیہ مین سے صرف ایک چٹکی لے کر پیتے ہوے ایرے
مین ڈالدی کیونکہ اوسکو خوف ہوا ہوگا کہ اگر کرنیل فیر صاحب مرجاینگے تو بڑا شور وغل
مچیگا اور مین خرابی مین پڑجاؤنگا اگر تھوڑی سنکھیا دیجاے گی تو بیمار ہوکر انگلستان کو
چلے جاینگے۔ اس صورت مین مہاراجہ صاحب کی مراد پوری ہوجاویگی اور مجھکو
میرا انعام بھی ملجائیگا یہ گفتگو صرف زہر کی نسبت نہین ہے بلکہ شیشی کے بارے مین بھی کہتا ہون
کہ وہ شیشی جسکی نسبت میرے دوست کہتے ہین کہ اوسمین حکیم جی کی دوا تھی یعنے جب راؤجی
نے دیکھا کہ شیشی کے دو تین قطرون نے میرے پیٹ پر آبلہ ڈال دیا اور اوس سے بڑی جلن
ہو رہی ہے تو اپنے بچاؤ کے واسطے شیشی کی دوا کو پھینک دیا۔

ممبران کمیشن کو اس بات پر بھی غور کرنا چاہیے کہ جب اول مہاراجہ صاحب نے اون لوگون سے زہر دینے کے واسطے کہا تھا اوسوقت یہ لوگ راضی نہین ہوے تھے مگر جب مہاراجہ صاحب نے اونکو بخوبی اپنے قابو مین کر لیا اوسوقت زہر کا ذکر کیا چند روز تک یہ لوگ مہاراجہ صاحب کو خبرین دیتے رہے اور مہاراجہ صاحب بعوض اوس کے رشوت دیا کیے جب خوب رشوت دی گئی اوسوقت مہاراجہ صاحب نے اون سے زہر دینے کا ذکر کیا یہ لوگ کسیطرح انکار نہ کر سکے کیونکہ راوجی اور نرسو اون کے قابو مین تھے اگر یہ لوگ مہاراجہ صاحب کا کہنا نہ مانتے تو ممکن تھا کہ مہاراجہ صاحب راوجی اور نرسو کو مع اوس خبر کے پرچے کے جو وہ لوگ رزیڈینسی سے بھیجا کرتے تھے کرنیل فیر صاحب کے پاس بھیجدیتے۔ اور کہتے کہ آپ کے نوکر بہ امید انعام میرے پاس یہ خبرین بھیجتے ہین یا جسوقت راوجی کچہری سے کاغذ چورا کر لایا تھا اوسوقت راوجی کو مع اوس کاغذ کے بھیجدیتے اور کہتے کہ دیکھیے یہ شخص کاغذ چورا کر لایا ہے اور بہت روپیے کا طالب ہے اس صورت مین اون لوگون کو بجز اسکے کہ مار ڈالنے کا اقرار کرین اور کچھ چارہ نہ تھا آیا اون لوگون کو معلوم نہ تھا کہ راوجی اور نرسو گیکواڑ کی طرف سے کارروائی کر رہے ہین اسیطرح سے ایک طرف مہاراجہ صاحب دادا بھائی نوروجی سے کارروائی کرتے تھے اور دوسری طرف دمودر پنت سے۔

اونہون نے راوجی اور نرسو کو ایک درجے مین قرار دیا تھا اور آیا وغیرہ کو دوسرے درجے مین۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ گیکواڑ نے دمودر پنت کو اس کارروائی مین سرگروہ قرار دیا تھا لیکن راوجی وغیرہ کو دمودر پنت سے علیحدہ رکھا ہر ایک شخص کو ایک دوسرے سے نہ ملنے دیا درحقیقت گیکواڑ کی ہوشیاری مین شک نہین کہ اونہون نے خوب سوچ سمجھ کر یہ کام کیا تھا۔

کرنیل فیر صاحب بیان کرتے ہین کہ ۱۰ اور ۱۱ نومبر کو میری حالت مثل ۹ نومبر کے ہو گئی تھی راوجی نے اوسروز شاید شربت مین زہر نہ ڈالا ہو اور کسی شخص نے ڈالدیا ہو۔

سارجینٹ جیلن ٹائن صاحب نے اسبارے مین ذکر کیا ہے کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر کا حال سنتے سنتے اس قدر وہم ہو گیا تھا کہ جب وہ کچھ بھی علیل ہوتے تھے تو زہر کے دینے کا شبہہ

ہوتا تھا مسٹر سوٹر صاحب نے جب راوجی کو بلایا تو اوسنے بیان کیا کہ مین نے ۵ نومبر کے
قبل دو پوڑیان ڈالی تہین پس کیا عجب ہے جو وہ ۶۔ اور ۷۔ نومبر کو ڈالی ہون۔
کرنیل فیر صاحب کو مطلق معلوم نتہا کہ میرے شربت مین سنکہیا ڈالی جاتی ہی رزیڈنسی کے تمام
سرکاری نوکرون کے ساتھ اون کے ذاتی نوکر بھی رشوت دے کر شریک کر لیئے گئے تھے
مائی لارڈو۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے تمام گواہون کی شہادت کو یک لخت غلط
کردیا اور عدالت سے درخواست کی ہے کہ کسی گواہ کی گواہی تسلیم نہ کیجاے۔
اول میرے نزدیک مناسب ہے کہ مساۃ ایناکی گواہی پر غور ہوے۔
مساۃ ایناکی گواہی اولاً مسٹر سوٹر صاحب نے لی تھی کسی پولیس کے اور آدمی نے اوس سے
کچھ بات بھی نہین کی جب مسٹر سوٹر صاحب نے اول اوس کے اظہار لیئے آیا بیمار تھی اوسوقت
جو کچھ آیا نے بیان کیا خود اوسکو یاد نہوگا جیسا کہ مسٹر سوٹر صاحب کو یاد ہے۔
جب مسٹر سوٹر صاحب نے سُنا کہ چند گاڑی والے آیا کو سوار کر کے ماہ رمضان مین گیکواڑ کے
پاس لے گئے تو اوسیوقت وہ آیا کے پاس گئے مگر اوسکو نہایت بیمار پایا جب اوس سے کچھ
حال دریافت کیا تو یقین ہوا کہ آیا مہاراجہ صاحب کے پاس گئی تھی اور کچھ روپیہ
بھی اوسنے پایا تھا صرف اسی قدر حال پوچھ کر مسٹر سوٹر صاحب خاموش ہو رہے کیونکہ سوٹر
صاحب بوجہ بیماری کے اوس سے زیادہ حال دریافت نہ کرسکے اوس کے دورہ تو عید آیا
اور زیادہ بیمار ہوگئی اور اوسکو ہسپتال مین لے گئے چنانچہ مسٹر سوٹر صاحب بھی اوس کے
پاس ہسپتال مین گئے اور اوس کے اظہار تحریر کیے جسپر نشان حرف ڈی نمبر ۲۔ کا ہے اگر
یہ خیال کیا جاے کہ پولیس نے وہ اظہار آیا کے جو اوسنے ۸ا دسمبر کو دیے تھے بنائے ہین تو محض
غلط ہے کیونکہ جب اوسکو شدت سے بخار تھا اوسوقت مین کیونکر پولیس کے لوگ اوسکو
سکھاتے علاوہ اس کے پولیس والون کو اس مقدمے کا حال معلوم نتھا تو وہ کیا سکھاتے
پولیس کو اول شیخ داود گاڑی والے سے پتہ لگا تھا کہ وہ آیا کو گیکواڑ کے پاس لے گیا تھا
بعد اس کے آیا کے اظہار لیئے گئے اوس کے بعد اور لوگون سے دریافت کیا گیا جب معلوم
ہوا کہ ان لوگون کے اظہارون مین کچھ اختلاف نہین چنانچہ تحقیقات کا سلسلہ آگے کو چلا

پولیس کا سپاہی جس کے پہرے مین آیا تھی ایک اونی سپاہی تھا اوسکو آیا کے سکھانے کی کیا تمیز تھی - ڈاکٹر سیورڈ صاحب جو آیا کے دیکھنے کو گئے تھے اسبارے مین میرے دوست نے بہت کچھ بیان کیا ہے یہ سنکر مجھ کو بڑا تعجب ہوا لیکن یہ بات کچھ عجیب تھی ڈاکٹر سیورڈ آیا کو یون ہی سہل طور سے دیکھنے گئے تھے کیونکہ آیا ڈاکٹر صاحب کے دوست کی ملازمہ تھی اون کے جانے اور آیا کے دیکھنے مین کوئی بے موقع بات میرے نزدیک نہین ہے جب انہون نے آیا کو دیکھا تو حسب قاعدہ ڈاکٹری کے اوسکی حالت سے دریافت کیا کہ آیا کو جسمی عارضہ زیادہ نہین ہے اوس کے دل مین کوئی بات ہے اوسکو ظاہر کرنا چاہتی ہے اور اسیوجہ سے اوسکو شدت کا بخار ہے - ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور مسٹر سوٹر صاحب مین کوئی رازکی بات نتھی جب ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو معلوم ہوا کہ آیا کچھ کہنا چاہتی ہے اونہون نے فوراً مسٹر سوٹر صاحب کو بلایا جب مسٹر سوٹر صاحب اسپتال گئے تو قلم کاغذ اپنے ساتھ نہین لیگئے تھے جو کچھ آیا نے اون سے بیان کیا اوسکو سوٹر صاحب نے سن لیا اور دوسرے روز اونہون نے اوس بیان کو لکھ لیا اب سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کہتے ہین کہ وہ اظہار جو آیا نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو دیے تھے اون اظہارون سے مطابق کیے جائین جو اوسنے کمیشن کے روبرو دیے تھے - شاید سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے نزدیک کچھ فرق ہوگا مگر میرے نزدیک کوئی فرق نہین ہے -

جو اظہار مسٹر سوٹر صاحب نے لکھے ہین اوسکی بنسبت سوٹر صاحب کہتے ہین کہ مین نے آیا کا بیان سن لیا اور انگریزی مین لکھ لیا لفظ بلفظ ترجمہ نہین کیا -

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کہتے ہین کہ آیا نے کوئی لفظ ایسا نہ کہا ہوگا جسکا مطلب ٹوٹنے کا ہو لیکن معلوم نہین کہ سارجنٹ صاحب ایسی اولجھی ہوی تقریر کیون کرتے ہین آیا کے اس کہنے سے یہ غرض تھی کہ مہاراجہ صاحب چاہتے تھے کہ میرے دل کا حال دریافت ہوجاے اوسوقت زہر دینے کا وہ ذکر کرین اور جب کمیشن کے روبرو آیا کے اظہار لیے گئے تو اوسوقت بھی اوسنے یہی مطلب اپنا بیان کیا ہندوستانی لوگ منتر اور جادو پر بڑا یقین کرتے ہین اگر کسی ہندوستانی سے پوچھا جاوے کہ منتر اور جادو کیا شے ہے تو بہت کچھ

وہ سمجھاے گا اور اوسپر اپنا عقیدہ بیان کرے گا۔ اسیطرح مہاراجہ صاحب نے آیا
سے دریافت کیا تھا کہ اگر کرنیل صاحب پر کوئی منتر یا جادو کیا جاے تو اثر کرے گا یا نہین
اس سے اونکی یہ غرض تھی کہ اگر کوئی چیز ہم تمکو دین تو تم صاحب کے کھانے مین ڈالدوگی
سارجینٹ جیلن ٹائن صاحب اسبات کا بھی ذکر کرتے ہین کہ پولیس والون نے آیا پر تشدد
کیا تھا یہ محض غلط ہے آیا نے اس تشدد کا کہین ذکر نہین کیا پولیس والون نے صرف اسقدر
آیا سے کہا تھا کہ تمنے دہوم کر رکھی ہے اسبات کو آیا سمجھی تھی کہ کچھ پولیس والے مجھکو دہمکاتے
ہین جب اوس سے کمیشن کے روبرو پولیس کی دہمکی کا حال دریافت کیا گیا تو آیا نے کہا
کہ مجھکو کسی شخص نے نہین دہمکایا آیا سے یہ بھی پوچھا گیا کہ تمکو کسی شخص نے پہلے دہمکایا تھا تو آیا نے کہا مجھکو کسینے نہین دہمکایا
میرے نزدیک تمام شہادت آیا کی لائق اعتبار کے ہے اور کوئی شک کی بات اوسمین
نہین ہے۔ پولیس نے اوسکو ہرگز نہین دہمکایا بلکہ راستی کے ساتھ اوس سے سب
باتین دریافت کین۔ دوسرا گواہ رزیڈنسی کا ایک چپراسی ہے یہ چپراسی بہت بڑا گواہ
ہے یعنے راوجی اوسنے بہت بڑی گواہی دی ہرچند یہ شخص رزیڈنسی کا ایک چپراسی تھا
مگر اوسنے بازار مین بہت روپیہ صرف کیا جب پولیس نے تحقیقات کی اور معلوم ہوا کہ اس
شخص نے کثرت سے روپیہ اوٹھایا ہے لہذا ۲۲۔ دسمبر کو یہ شخص گرفتار کیا گیا جو کچھ اوسنے
اظہار دیا وہ صفحہ ۸۰۔ تحریر زود نویس مین موجود ہے اوسمین راوجی نے خوب صاف طور
سے بیان کیا ہے کہ سوٹر صاحب کے روبرو کس طرح اوسنے اظہار دیے اور مسٹر سوٹر صاحب
نے بھی اپنے بیان مین اوس کے اظہار کی صداقت کی۔

مائی لارڈو۔ آپ کو یاد ہوگا کہ سر لویس پلی صاحب راوجی کے اظہارون کی نسبت کیا
لکھتے ہین قبل اوس کے اظہار کے اصلی حال کے دریافت ہونے کی کچھ امید نتھی کہ کس شخص
نے زہر دیا ہے لہذا مسٹر سوٹر صاحب اور سر لویس پلی صاحب ۲۳۔ دسمبر کو بڑے دن
کی تعطیلون مین بمبئی جانے والے تھے جب راوجی کے اظہار کا حال معلوم ہوا تو سر لویس
پلی صاحب نے لکھا کہ اوس شخص کے بیان کو مین کل سنون گا آیا وہ غلط ہے یا صحیح۔
چنانچہ دوسرے روز اونھون نے راوجی کو بلایا اور خود اوسکی باتون کو سنا۔

سر لویس پیلی صاحب کہتے ہین کہ راؤجی نے اوسوقت اوسی طرح بیان کیا جیسا کہ ممبران کمیشن کے روبرو اظہار دیا جب راؤجی سے اوسکا بیان سنا گیا تو سوٹر صاحب نے اوسکو گرفتار کیا اور معلوم ہوا کہ اس شخص نے بازار مین بکثرت روپیہ صرف کیا ہے اسی شخص کے بیان پر نرسو جمعدار گرفتار ہوا جہان اور رزیڈنسی کے ملازم قید تھے اوس جگہہ راؤجی اور نرسو بھی قید کیے گئے نرسو ایک افسر پولیس کے ہمراہ راؤجی کے پاس بھیجا گیا اور دونون کا مقابلہ کرایا گیا راؤجی نے کہا کہ مین نے گلے پانی مین قبول کر لیا تو بھی اقرار کر قبل اس کے راؤجی اور نرسو سے کچھ باتین نہین ہوئین۔

راؤجی کے اظہار بھی قلمبند نہین ہوے تھے اور کوئی شخص ایسا نتھا جو نرسو کو اطلاع دیتا کہ راؤجی نے کیا اظہار دیے۔ مسٹر سوٹر صاحب اور سر لویس پیلی صاحب نے اوسکا بیان زبانی سن لیا تھا پس کس طرح پولیس کے لوگ نرسو کو سکھاتے تاکہ ایک دوسرے کا اظہار مطابق ہوجاے۔ نرسو چالاک آدمی نہین ہے اور فرض کیا جاے کہ پولیس نے نرسو کو تعلیم بھی کیا ہو لیکن اوسکا حافظہ ایسا نہین ہے جو اوسکو کچھ یاد رہا ہو اس قدر باتین اگر پولیس والے کسی لکھے پڑہے کو سکھاتے اوسکو بھی یاد رہنا مشکل تھا اس سبب میرے نزدیک اوس کے اظہار بالکل صحیح ہین اور کسیطرح کا تصنع پایا نہین جاتا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے راؤجی کے اظہار پر بہت کچھ گفتگو کی ہے جسمین اونسے پیدرو کا ذکر کیا ہے لیکن راؤجی نے اپنا اظہار صاف طور سے لکھایا ہے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب پیدرو کی نسبت کہتے ہین کہ سچا گواہ ایک ہی ہے دوسرا کوئی گواہ سچا نہین ہے۔ راؤجی پیدرو پر تہمت رکھتا ہے کہ وہ میرے ساتھ گیکواڑ کے محل کو گیا تھا مگر پیدرو جانے سے انکار قطعی کرتا ہے لیکن مجھکو اسکی وجہ معلوم نہین کہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کس طرح کہتے ہین کہ پیدرو کی گواہی لائق اعتبار کے ہے۔

مین نے سب گواہون کو پیش کیا مگر کسی گواہ کی خصوصیت نہین کی کہ فلان گواہ اعتبار کے لائق ہے اور فلان گواہ بے اعتبار ہے اور انھین لوگون کے بیان پر گورمنٹ انڈیا نے اس مقدمے کی تحقیقات کا حکم دیا تھا۔ مین اس بات کو تصدیق نہین کرسکتا کہ فلان

گواہ معتبر ہے اور فلان گواہ معتبر نہین ہے بہرحال پیدرو ۲۵ برس کا پورانا نوکر ہے اور کمیشن کو اختیار ہے کہ اس گواہ کو معتبر گواہ تصور کرے یہ شخص کہتا ہے کہ راؤجی نے جو کچھ میری نسبت بیان کیا وہ محض غلط ہے یہ شخص کہتا ہے کہ مین کبھی مہاراجہ صاحب کے پاس نہین گیا وہ خوب جانتا تھا کہ اگر مین اقرار کرونگا تو مجھکو ضرر پہونچے گا اگر اس شخص کے اظہار مسٹر اڈگنسٹن صاحب کے روبرو دیے گئے تو ضرور نہین ہے کہ اوسکا بیان خواہ مخواہ صحیح ہو۔ صاحب موصوف کی نسبت جس قدر تعریف کی گئی درحقیقت وہ اس تعریف کے لائق ہین اگر پیدرو مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو اظہار دیتا تو یقین ہے کہ صحیح صحیح بیان کرتا مسٹر سوٹر صاحب کے حکم سے یہ شخص مسٹر اڈگنسٹن صاحب کے پاس گیا اوسکو خانصاحب لے گئے تھے۔ جب اوسکو معلوم ہوا کہ اگر مین اقرار کرتا ہون تو میرے واسطے ضرر ہوگا تب اوسنے انکار کیا تھا تاکہ میری نوکری اور آبرو قائم رہے لیکن قبل دیے جانے زہر کے اکثر لوگ بیان کرتے تھے کہ پیدرو مہاراجہ صاحب کا نوکر ہے اور مہاراجہ صاحب اسکی بڑی خاطر کرتے تھے بلکہ اوسنے بیان کیا تھا کہ مینے مہاراجہ صاحب سے کسیقدر انعام پایا اگر اس شخص نے کوئی کام نہین کیا اور کسی کام کی مہاراجہ صاحب کو اوس سے توقع نتھی تو اوسکو کیون انعام دیا بے شک مہاراجہ صاحب کو اس سے کچھ امید ہوگی اور اونہون نے کسی کام کے واسطے کہا ہوگا ممبران کمیشن کو پیدرو کے اظہار سے ثابت ہوا ہوگا کہ یہ شخص بہت حالات سے واقف تھا لیکن کسی بات کا اوسنے اقرار نہین کیا راؤجی نے جو اظہار دیے وہ بالکل صحیح ہین پیدرو کہتا ہے کہ مجھسے سالم نے کئی دفعہ مہاراجہ صاحب کے پاس چلنے کو کہا لیکن بے اقرار نہین کیا۔

صاحب پریسیڈنٹ نے سوال کیا کہ جو اظہار آپکے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو دیے گئے اوسمین کچھ ذکر پیدرو کا تھا صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ جب آپکے اظہار مین سوالات کیے گئے تو اوسنے پیدرو کا کچھ ذکر کیا تھا اور صفحہ ۱۰ مین یہ بیان تحریر ہے۔

مسٹر سرجنٹ صاحب۔ اول آپانے بیان کیا تھا کہ پیدرو اور راؤجی نے مجھسے کچھ

کہا تھا جب اوس سے پھر استفسار ہوا تو کہا مجھ سے کریم اور دوسرے ایک شخص نے کہا تھا مگر بروقت اظہار کے کریم سے کچھ سوالات نہین کیے گئے۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا غلطی مترجم کی تھی اور معلوم نہین کہ میرے دوست نے کسوجہ سے اسپات پر خیال رجوع کیا۔ لیکن شہادت سے صاف ثابت ہے کہ پیدرو زہرخورانی مین شریک تھا جہان تک ممکن ہے پیدرو کی نسبت زیادہ کہنا مجکو منظور نہین ہے مگر صرف اوسیقدر جو مناسب اور ضروری ہے۔ اگر پیدرو زہرخورانی مین شریک نتھا تو اوسکو انعام کیون دیا گیا اور یہ امر بھی دریافت طلب ہے کہ راوجی کو کیا غرض تھی کہ پیدرو پر تہمت رکھتا راوجی نے پیدرو کا ذکر مثل نرسو وغیرہ کے کیا۔ چونکہ اب دو بج گئے ہین اگر منظور ہو تو تھوڑی دیر کے واسطے عدالت برخاست ہو چنانچہ صاحب پریسیڈنٹ نے منظور کیا اور عدالت نے ٹفن کھانے کے واسطے برخاست کی۔

بعد ٹفن کھانے کے جب عدالت جمع ہوئی تو صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پھر تقریر شروع کی۔ صاحب پریسیڈنٹ نے دریافت کیا کہ ظاہر کیا گیا ہے کہ نرسو کی شہادت ۲۳۔ دسمبر کو لی گئی۔ لیکن مسٹر سرلویس پیلی صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۴۔ دسمبر کو اوسکے اظہار لیے گئے۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل۔ نرسو کے اظہار مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو ۲۳۔ دسمبر کو ہوے تھے۔

صاحب پریسیڈنٹ۔ مسٹر سوٹر صاحب کا بیان ہے کہ جب نرسو کے اظہار لیے گئے تو سر لویس پیلی صاحب موجود تھے صاحب ایڈوکیٹ جنرل ۲۴۔ دسمبر کو جمعرات تھی اور مہاراجہ صاحب کی ملاقات کا دن تھا لہذا مسٹر سوٹر صاحب غلطی پر ہین اور سر لویس پیلی صاحب صحیح لکھتے ہین فرض کیا جاوے کہ ۲۴۔ دسمبر کو نرسو کے اظہار لیے گئے تو بھی عدالت کو کسیطرح کا اعتراض نہین ہے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب بہت کچھ شیشی کا تذکرہ کرتے ہین لیکن میرے نزدیک میرے دوست بڑی غلطی پر ہین دمودر پنت کی شہادت سے ظاہر ہے کہ جب اونکے



پاس مسی گجابا شیشی لایا تو یہ شیشی کسیقدر بڑی تھی اس لیے دمودر پنت نے اوس

شیشی کی دوا دوسری چھوٹی شیشی مین کردی اس شیشی مین گلاب کا عطر رہتا تھا یہ شیشی خاص گلاب کے عطر کی نھی تھی یعنے جیسا کہ میرے دوست کو خیال ہے کہ دو تین قطرہ عطر اوسمین آتا ہوگا اور جو ٹرکی و ایران مین زیادہ فروخت ہوتی ہے اگر ایسی چھوٹی شیشی ہوتی تو وہ اس کام مین نہ لائی جاتی - دمودر پنت اپنے اظہار مین کہتا ہے کہ وہ شیشی ایک اونگل کے برابر تھی اس لیے میرے دوست کا خیال محض غلط ہے یہ شیشی بہت چھوٹی نھی اوسط درجہ کی تھی اوسمین زیادہ چیز آسکتی تھی چونکہ یہ شیشی اس قدر بڑی تھی اور اوس کے منھہ پر روئی اور موم لگا ہوا تھا اسواسطے جب راوجی نے اوسکو تیغے مین رکھا ہو تو شاید چند قطرے باہر نکلے ہون اور راوجی کے پیٹ پر وہ دوا لگ گئی ہو۔ ڈاکٹر گری صاحب نے راوجی کا پیٹ دیکھا اور کہا کہ درحقیقت یہ نشان پیٹ کا زہر سے معلوم ہوتا ہے اور کہا کہ جس طرح کی شیشی سے اس نشان کا ہونا بیان ہوا ہے اوس شیشی سے یہ نشان پڑ گیا ہو۔

اس نشان کی نسبت بہت کچھہ بیان ہوا ہے - مترجم نے غلطی سے ترجمہ کیا کہ پیٹ پر آبلہ تھا لیکن اگر حقیقت مین ترجمہ صحیح ہوتا تو آبلہ نہ قرار دیا جاتا بلکہ پھوڑا سمجھا جاتا کیونکہ جب پیٹ یا کوئی جگہہ بدن کی جل جاتی ہے تو آبلہ پڑتا ہے پھوڑا نہین ہوتا اس لیے بخوبی تصدیق ہوا کہ بوجہ زہر کے راوجی کے پیٹ پر پھوڑا ہو اتھا سوا اس کے جسوقت ڈاکٹر گری صاحب نے راوجی کے پیٹ کو دیکھہ کر اپنی راے بیان کی تو اوسوقت تک دمودر پنت کے اظہار بھی نہین ہوے تھے پھر کس طرح راوجی جانتا کہ دمودر پنت کیا کہے گا۔

حکیم نے جو دوا بنائی تھی منجملہ اور دوا اور زہرون کے سنکھیا بھی تھی - راوجی کو منظور تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو ایسی کوئی چیز دیجا جو فی الفور کارگر ہو اسیوجہ سے اوس شیشی کی دوا پھینک دی اگر اوسکو اپنی ذلت کا خیال نہوتا تو تہامنے کے ٹپ مین دوا ڈالدیتا لیکن اوسنے دوا کو پھینک دیا اور نرسو سے کہا ہوگا کہ مین نے دوا ٹپ مین ڈالدی تاکہ وہ مہاراجہ صاحب سے شکایت نہ کرے۔

کچھہ شک نہین کہ جب کرنیل فیر صاحب کی پیشانی پر پھوڑا تھا تو مہاراجہ صاحب کے

راضی کرنے کے واسطے بے شک پھوڑے کی دوا مین سنکھیا ڈالا ہوگا کیونکہ کرنیل فیر صاحب
پھوڑے پر مرہم لگاتے تھے اور سنکھیا کا اوسمین ڈال دینا کوئی مشکل بات نتھی اسکے
بعد اونھون نے مھاراجہ صاحب سے بیان کیا ہوگا کہ ہمنے اس طرح کی کارروائی کی
اور اوسوقت دموودرپنت نے سنا ہوگا ورنہ دموودرپنت کو کرنیل فیر صاحب کے پھوڑے
کی کیفیت کیا معلوم ہوتی کیونکہ غیر ممکن تھا کہ دموودرپنت ایک غلط حال بیان کرتا
جسکی تاریخ وغیرہ سب درست ہوتی کہ کرنیل فیر صاحب نے کس طرح پھاہا لگایا اور کسطرح
اونکو اوسمین جلن معلوم ہوئی ۔ ہرچند میرے دوست نے راوجی کے اظہار کو بہت کچھہ
رد کرنا چاہا لیکن جس قدر اونھون نے اوسکو رد کیا اوسیقدر اوس کے بیان کو مضبوطی
اور صداقت ہوئی اور راوجی کے اظہار اور اوسکی بات رد نھین ہوتی جب شیشی دی گئی
تھی تو راوجی نے اپنے اظہار مین شیشی کے دیے جانے کی تاریخ بیان کی یہ تاریخ کرنیل
فیر صاحب کے پھوڑے کے ایام سے مطابق ہے اگر یہ خیال کیا جاے کہ یہ سب باتین پولیس
نے گڑھی ہین تو ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور پولیس سے شاید سازش ہوگی اور اونھون
نے کھدیا ہوگا کہ مین نے پھوڑے کا کس طرح علاج کیا اور اسبات کا بھی یقین نھین آتا
کہ پولیس نے کس طرح دموودرپنت کو سکھایا ہوگا اور کس طرح دموودرپنت نے مسٹر [illegible]
صاحب اور کمیشن کے روبرو یکسان بیان کیا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے پیٹی کی نسبت بھی بہت کچھہ تذکرہ کیا ہے ۔ میرے دوست یہ
بات ظاہر کرنا چاہتے ہین کہ مسٹر سوٹر صاحب کو بھی اس معاملے مین سازش تھی اور وہ
چاہتے تھے کہ جرم ثابت ہوجاے لیکن مین نہین کھہ سکتا کہ مسٹر سوٹر صاحب نے ایسی
سازش کسواسطے کی ہوگی ۔ میرے نزدیک یہ بات غیر ممکن ہے اکبر علی ایک تجربہ کار افسر
ہے جب اوسنے سنا کہ راوجی پوڑیون کو اپنی پیٹی مین رکھا کرتا تھا تو اپنی عقل کی تیزی
سے اوسنے اوس پیٹی کو دیکھنا چاہا تاکہ دریافت کرے کہ آیا پوڑیا کا زہر باہر نکل کر پیٹی مین
رہ گیا ہے یا نہین کیونکہ اوسکو منظور تھا کہ بخوبی اسبات کو ثابت کرے کہ آیا اوسنے زہر
دیا یا نھین ۔ راوجی کے محض اقرار پر منظور نہ تھا کہ اوسپر ایک بہت بڑا جرم قائم کیا جاے

اور اکبر علی کی نسبت ہرگز خیال نہین ہوسکتا کہ اوسنے کچھہ چالاکی کی ہے کیونکہ اوسکو اوسوقت معلوم نتھا کہ مسٹر سوٹر صاحب آوین گے اور پھر واپس چلے جاوین گے ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ یہ سب باتین کس طرح ہوئین یہ بات خیال مین نہین آتی کہ وہ شخص پیٹی لینے کے واسطے گیا تھا اوسنے زہر کی پوڑیہ پیٹی مین رکھدی ہو جسوقت پیٹی منگوائی تھی مسٹر سوٹر صاحب اوس کمرے مین تھے جہان کہ تحقیقات ہوتی تھی اونہون نے خیال کیا ہوگا کہ پیٹی مین کیا نکلے گا لہذا منہ دہونے اور کپڑون کے بدلنے کے واسطے دوسرے کمرے مین چلے گئے کیونکہ حاضری کا وقت آگیا تھا اور منہ کے دہونے اور کپڑون کے بدلنے مین پندرہ سولہ منٹ کا عرصہ لگا ہوگا اس عرصے مین پیٹی آئی اور اوسکا ملاحظہ کیا گیا اکبر علی نے اس پیٹی کو سب جگہہ دیکھا جب اونکو کہین جیب وغیرہ نہ معلوم ہوئی تو راوجی سے پوچھا کہ خفیہ جیب اسمین کہان ہے اور پوڑیون کو تو کہان رکہتا تھا جب راوجی نے جیب کو بتایا اور اونہون نے اونگلیان ڈال کر اوسکو پھاڑا تو اوسمین سے ایک پوڑیہ نکلی فوراً مسٹر سوٹر صاحب کو اونہون نے بلایا اور مسٹر سوٹر صاحب نے اوس پوڑیہ کو جیب سے نکال کر دیکھا تو اوسمین اوسی طرح کا زہر تھا جیسا کہ کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین ڈالا گیا تھا اگر پولیس نے کچھہ کارروائی کی تو وہ کس طرح دریافت کرسکتے کہ فلان قسم کی سنکھیا کرنیل فیر صاحب کو دی گئی ہے ہرگز یقین نہین آتا کہ پولیس کے لوگ اس قدر چالاک ہین اسوجہ سے مجھکو یقین ہے کہ صاحبان کمیشن سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کی اس تقریر پر کچھہ لحاظ نہ کرین گے یہ پیٹی راوجی سے ۹- نومبر کو لے لی گئی اور اسی بھودر کو دی گئی اوسوقت سے بھودر کے پاس یہ پیٹی رہی خان بہادر اکبر علی نے بجز سیدہی سیدہی کارروائی کے اور کوئی چالاکی نہین کی جسوقت پوڑیہ پیٹی مین ملی تو خان بہادر عبدالعلی اور گجانند وٹھل موجود تھے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے ان دونون شخصون سے سوالات کیے۔

میری دانست مین جو پوڑیہ زہر کی راوجی کی پیٹی مین ملی اوسمین کوئی چالاکی نہین ہوئی در حقیقت اوس پوڑیہ مین وہی زہر تھا۔ جو اوسنے کرنیل فیر صاحب کو دیا تھا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کو چاہیے تھا کہ راوجی کے اظہار پر خوب غور کرکے اعتراض

کرتے اگر اس مقدمے مین پولیس کی کارروائی ہوتی تو اس پوڑیہ مین سنکھیا اور پسا ہوا ہیرا بھی ضرور ہوتا نہ صرف سنکھیا اس سنکھیا کا ملنا حسب بیان راؤجی کے ہے کیونکہ اوسنے بیان کیا ہے کہ تھوڑی تھوڑی سنکھیا پسے ہوے ہیرے مین ملائی تھی اور باقی کو رکھ چھوڑا تھا چنانچہ پولیس کو وہی پوڑیہ ملی پھر کس طرح یہ بات ہوسکتی ہے کہ پولیس نے چالاکی کرکے پوڑیہ کو رکھدیا یہ بھی خیال خام ہے۔

ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ راؤجی نے بیان کیا ہے کہ مین اپنے حاکم کو یکایک مارڈالنا نہین چاہتا تھا راؤجی نے تھوڑی تھوڑی سنکھیا پوڑیون مین ڈالی تھی جب کرنیل فیر صاحب نے ۹- اور ۱۰- نومبر کو اظہار لیے تو اوسنے فیضو پر تہمت رکھی تھی کہ اوسنے زہر دیا ہے یہ تہمت اوسکی نہایت بیجا تھی لیکن جب خیال کیا جاتا ہے کہ پہلے فیضو چند مرتبہ ماخوذ ہوچکا ہے اور یہ شخص بدمعاش مشہور تھا اسوجہ سے تمام نوکرون کو اوسکی نسبت زہر دینے کا یقین تھا ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ فیضو مھاراجہ صاحب کے دربار کا نوکر تھا اور اوسکا ایک بیٹا بھی مھاراجہ صاحب کے پاس ملازم تھا لڑکا بالکل کم عمر تھا تنخواہ ملنے کے واسطے اوسکا نام نوکرون مین تھا اسیوجہ سے رزیڈنسی کے نوکرون کا گمان فیضو کی نسبت غلط تھا خدانخواستہ راؤجی کی طرف سے مین کچھ عذر نہین کرتا ہون بلکہ صرف اس قدر ظاہر کرتا ہون کہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا ہے کہ اوسکا اظہار لائق اعتبار کے نہین ہے اور مین کہتا ہون کہ اوسکا اظہار بالکل اعتبار کے قابل ہے اگر ممبران کمیشن سب اظہار کو غلط کردین تو اوسکا اظہار بھی غلط ہے۔ ورنہ میرے نزدیک اوسکے اظہار مین کوئی جھوٹ اور غلطی نہین ہے۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ چار بج گئے ہین اور جبتک کہ ایڈریس مختصر نہ کرون گا ختم نہوگا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آپ خلاصہ نہ کیجیے آج عدالت برخاست کیجاے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا یہ صحیح کہتا ہون کہ میرے دوست نے ایک لمحہ بھی اپنے وقت مین ضایع نہین کیا چنانچہ عدالت برخاست ہوئی۔

بیسوان دن

کمیشن جمع ہوئی۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مھاراجہ سیندھیا اور سرڈنکر راؤ علیل ہین

اس لیے وہ عدالت مین نہین آسکتے جو کچھ آپ کی اسپیچ ہوگی وہ اون کے پاس بھیجی جاوے گی۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اپنا افسوس ظاہر کیا کہ وہ ممبران کمیشن آج عدالت مین نہ آسکے لیکن امید ہے کہ میری اسپیچ پر وہ بخوبی غور کرینگے۔

میری سمجھ مین نہین آیا کہ نرسو کے اظہار کسواسطے لائق اعتبار کے نہین ہین۔

میرے دوست سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب کا قول ہے کہ نرسو ایک فضول گواہ تھا اوسکی شہادت کی ضرورت نتھی یہ گواہ اسواسطے پیش کیا گیا تھا کہ راوجی کی شہادت کو تصدیق کرے۔ میرا یہ خیال مطابق راے سارجنٹ صاحب کے نہین ہے۔ میرے نزدیک نرسو کی شہادت نہایت ضرور تھی کیونکہ اوسکی گواہی زہر خورانی کی بابت لی گئی نرسو اس کے وہ شہر مین رہتا تھا اور اوسی کی معرفت خبرین آیا جایا کرتی تھین یعنے جو خبرین راوجی مھاراجہ صاحب کو بہیجا کرتا تھا لہذا ممبران کمیشن اسبات پر خیال کرینگے کہ اس شخص کی گواہی نہایت ضرور تھی سوا اس کے نرسو راوجی حوالدار کا افسر تھا اگر وہ اس معاملے مین شریک نہ کیا جاتا تو اور چپراسیون کو خوف رہتا مھاراجہ صاحب نے نرسو کو گالیان دی تھین اور کہا تھا کہ تونے زہر دینے مین بڑی تاخیر کی مھاراجہ صاحب نے نرسو سے کہا تھا کہ ہمیشہ صاحب رزیڈنٹ کی ڈیوڑہی پر تم بیٹھے رہا کرو جب راوجی کسی کاغذ کے لینے کو اندر جاے یا زہر ڈالتے وقت کوئی غیر شخص آجاوے تو سیٹی بجا دینا مگر دوشنبہ کے روز نرسو اپنے اس پہرے پر نتھا مھاراجہ صاحب کو شک ہوا کہ کس شخص نے راوجی کو زہر کی پوڑیہ شربت مین ڈالتے ہوے دیکھ لیا اور اصل بات یہ ہے کہ اوس روز ۵ بجے تک نرسو رزیڈنسی مین نہین آیا تھا اور اوس روز راوجی نے علی الصباح شربت مین زہر ڈالدیا تھا اسیواسطے مھاراجہ صاحب کو تردد ہوا اور اثناے راہ مین دموودر پنت سے اونھون نے کھ دیا تھا۔ ان سب باتون سے پایا جاتا ہے کہ یہ مقدمہ پولیس کا بنایا ہوا نہین ہے جو کچھ تحقیقات سے ظاہر ہوا اوہی اصلیت مقدمہ کی ہے اب ممبران کمیشن پر ظاہر ہو گیا کہ نرسو کسواسطے مقرر کیا گیا تھا اگرچہ وہ ملازم قدیم ہے لیکن اوسمین زور عقل نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص نے بوجہ قدامت کے جمعداری کا عہدہ پایا نہ کسی کارگزاری کے

سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب اوس کے کنوئین مین گرنے کا بڑا مضحکہ کرتے ہین کنوئین کے گرنے مین جو گواہی پیش ہوئی اوسمین بہت بڑا اختلاف ہے۔

نرسو بیان کرتا ہے کہ جس روز میرے اظہار لیے گئے مین کنوئین کی طرف جاتا تھا میرے دل مین یہ آیا کہ اس قدر عرصہ دراز کے بعد میری قسمت مین یہ بدنامی لکھی تھی جب مین نے وہان اپنے ہمچشمون کو دیکھا تو آنکھین سامنے نہو سکین اوسوقت مجھکو مناسب معلوم ہوا کہ ایسی زندگی سے ڈوب مرنا بہتر ہے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اپنی اسپیچ مین سبات کو بھی ثابت کرنا چاہا ہے کہ نرسو کا یہ بھی ایک مکر و فریب ہے اگر درحقیقت وہ کنوئین مین گرا تو اتفاقیہ گرا دیدہ و دانستہ نہین گرا تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کو منظور تھا کہ سر لویس پیلی صاحب وہ بیان نہ کرین جو اونہون نے بیان کیا کہ مین نے نرسو کو آتے ہوے دیکھا اور وہ بالکل پانی مین بھیگا ہوا تھا جو شخص اوس کنوئین کو دیکھے گا وہی یہ بات کہے گا کہ اس کنوئین مین اتفاقاً گرنا غیر ممکن ہے نہ کہ کوئی شخص یہ کہے کہ پولیس کی بنائی یہ بات ہے یہ بات محض غلط ہے نرسو کو درحقیقت کمال ندامت ہوگی اور اوسکو منظور نہو گا کہ اپنا منہ کسیکو دکھا اس ندامت سے بھی اوس کے اظہارون کی تصدیق ہوگی کیونکہ اگر وہ صحیح بیان نکرتا تو اوسکو ندامت کس بات کی ہوتی۔ ہر شخص کو یاد ہوگا کہ سر فرنکر ادنے اس گواہ سے کیسے کیسے سوالات کیے جن لوگون نے اوسوقت سُنا اونکو بھی یقین ہو گیا تھا کہ جو شخص بیان کرے گا غلط نہو گا اوسنے ہر دفعہ یہی کہا کہ خدا کو حاضر ناظر جان کر صحیح کہتا ہون اور اسیواسطے اوس سے کہا گیا کہ اگر تو صحیح بیان کرے گا تو تیری خطا بالکل معاف کردیجاے گی اس کے جواب مین ابھی اوسنے یہی کہا کہ سرکار میری مان باپ ہے جو چاہے کرے مین اب بھی سچ کہتا ہون۔ دمودر پنت کی گواہی پر میرے دوست نے بہت کچھ اعتراض کیا ہے یہ شخص گیکواڑ کا بڑا معتبر نوکر تھا گیکواڑ اور دمودر پنت کے درمیان کوئی رنجش بھی نتھی جب اس شخص کو گیکواڑ سے کوئی عداوت نتھی تو کیا وجہ ہے کہ وہ خواہ مخواہ گیکواڑ پر ایسا جرم قایم کرنا چاہے۔ اخیر مرتبہ گیکواڑ دمودر پنت کو سر لویس پیلی صاحب کے پاس

سے گئے اور اوسکو پیش کرکے کہا کہ یہ شخص میرا رپورٹ سکرٹر ہے اس سے صاف ظاہر ہے
کہ گیکواڑ اور دمودر پنت مین کوئی رنجیدگی نتھی جس روز گیکواڑ گرفتار ہوے اوس روز
دمودر پنت بھی پکڑا گیا اوسکو اپنے مالک پر جھوٹی تہمت بنانے کا موقع نہ ملا۔
یہ امر غیر ممکن تھا کہ پولیس کے نوکر اس قدر آدمیون کو سکھاتے اور سب سے یکسان شہادت دلاتے
بابالی لارڈ — بروقت دیکھنے روئداد مقدمہ اور تمام گواہون کی شہادت کے
میرے نزدیک بجز اس کے کہ گیکواڑ پر جرم ثابت ہے کمیشن سے اور کچھ فیصلہ نہوگا اور جس قدر
گواہ گذرے سب نے صحیح بیان کیا۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے جو جو اعتراض کیے وہ محض فضول تھے اونکی تقریر ہرگز لائق
سماعت کے نہین ہے۔ ہیم چند فتح چند نے عدالت کے روبرو برابر دروغ حلفی کی اول۔
کچھ بیان کیا اور بعد اوس کے اور کچھ بیان کیا سوا ہیم چند۔ فتح چند۔ اور سب گواہون
نے یکسان گواہی دی اب ممبران کمیشن کو اختیار ہے جسطرح چاہین جیسا لکھین۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے سالم اور یشونت راو کی نسبت بھی کچھ اچھا بیان نہین کیا
یہ دو گواہ بہت بڑے گیکواڑ کے معتمد تھے جب وہ خود پھر گئے اور اونکی شہادت سارجنٹ
بیلن ٹائن صاحب نے نہین لی اور باقی کیا رہ گیا اُس سے زیادہ مجھکو ہدایت نہین ہے
اس بیسے مین اور کچھ نہین کہسکتا۔ سب صاحبون سے میری اخیر عرض یہ ہے کہ یہ رئیس جو
ماخوذ ہوا لائق ہمدردی کے نہین۔ چھوٹی چھوٹی باتون کا ذکر کرنا مین نے مناسب نہ سمجھا
جو باتین خاص تھین اونھین کا تذکرہ کیا امید ہے کہ ممبران کمیشن بخوبی انصاف کرینگے
مین ممبران کمیشن کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ اونھون نے میری ایڈریس کو دل سے سُنا۔
اب میری استدعا ہے کہ آپ بخوبی انصاف کرین۔ ۱۲ بجے ۴۵ منٹ پر صاحب ایڈوکیٹ
کی اسپیچ ختم ہوئی۔ اوس کے بعد چند لمحہ تک سب لوگ خاموش رہے بعدہ کمیشن
برخاست ہوئی۔

رزولیوشن مئی ۱۸۷۵ء

بنام صاحب اڈویٹر ٹائمس آف انڈیا

چونکہ مین اجلاس کمیشن مین واسطے اداے شہادت کے نہین طلب ہوا مین رزولیوشن مئی ۱۸۷۵ء کے بارے مین تحریر کرتا ہون یہ صحیح ہے کہ مین نے رزولیوشن مئی ۱۸۷۵ء کا پایا اوسکی کیفیت اس طرح پر ہے ۔ مسٹر ہری چند چنتامن جو کہ حضور گیکواڑ کے ایجنٹ ولایت انگلستان مین ہین اونھون نے اوسکی ایک نقل انگلستان سے کر میرے پاس بھیجی تھی اور وہ ہمارے پاس ماہ جون مین آئی اور ہری چند چنتامن نے ۴ ۲ - جون کو لارڈ سیلسبری صاحب کی حضور مین پیش کیا اسکا ذکر مین نے ایک مرتبہ سر لویس پیلی صاحب سے بھی کیا اور اونھون نے مجھسے وہ طلب کی کرنیل فیر صاحب جو کہتے ہین کہ ہمنے اس بارے مین شکایت نہین کی وہ بالکل غلط ہے ہمنے کئی مرتبہ کرنیل فیر صاحب سے کہا کہ آپ انتظام سلطنت مین ہمکو مدد دیجیے مگر اونھون نے ذرا خیال نہ کیا پس دوسری نومبر کو خریطہ لکھا گیا سر لویس پیلی صاحب نے ایک ہفتہ مین بہت سے انتظامات جدید کیے اور ہمکو بہ نسبت کرنیل فیر صاحب کے تین مہینے کے سر لویس پیلی صاحب سے ایک ہفتہ مین بہت سی مدد ملی کرنیل فیر صاحب کہتے ہین کہ ۲ - نومبر کے خریطے مین بالکل حالات غلط لکھے تھے حالانکہ جو کچھ اوسمین حالات لکھے تھے وہ سب درست تھے ۔

(دستخط ۔) دادا بھائی نوروزجی

ترجمہ دامودر پنتھ کے اون اظہارون کا جو اوسنے پولیس کے روبرو دیے

دامودر ترمبک برہمن سابق سکرٹری مہاراجہ گیکواڑ کا اس طرح پر اظہار دیتا ہے کہ یشونت راؤ یوئیلی سالم اور راؤجی کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے مین شریک ہین ۔ ماہ اکتوبر جو کہ قریب دسہرے کے ہے مہاراج نے مجھسے کہا کہ تھوڑی سنکھیا فوجداری سے منگاؤ اور کہا کہ یہ سنکھیا گھوڑے کی خارش کے واسطے منگائی جاتی ہے مگر فوجداری سے سنکھیا نہ ملی مہاراجہ نے کہا کہ کہیں سے منگالو ۔ مین نے کہا کہ اسکے منگانے مین پاس کی

ضرورت ہوگی مہاراجہ نے کہا کہ مجھہ پر دوا ہ نہین ہے مین نے دو تولہ سنکھیا نورالدین بوہرا کی معرفت پائی مہاراج نے مجھہ سے کہا تھا کہ تم نورالدین سے اقرار کر دینا کہ مہاراج اوسکو سلح خانے کی داروغگی دینگے پہلے اوسنے نہین بتایا کہ اوسنے سنکھیا کہان سے پائی مین نے مہاراج کو سنکھیا دکھائی اور پوچھا کہ مین اسکو کسکو دیدون مہاراج نے کہا کہ تم سالم کو دے دو وہ اوسکی دوا بنائے گا مین نے سالم کو دیدی بعد اس کے مہاراج نے کہا کہ ایک تولہ بھر ہیرا منگاؤ اور کہا کہ اس دوا کے واسطے اسکی خاک کیجاے گی مین نے ناناجی وتل کو حکم دیا کہ ایک تولہ بھر ہیرا لا کے مہاراج کو دکھایئے اوسنے تولہ بھر ہیرا مہاراج کو لاکر دکھایا اور مہاراج نے کہا کہ یہ ہیرا یشونت کو دے دو مجھکو اب معلوم ہوا کہ مہاراج نے یہ ہیرا اس مطلب کے واسطے منگایا تھا پہلے تو مہاراج نے مجھہ سے کہا تھا کہ یہ ہیرا سوامی اکلکوٹ کے تاج کے واسطے درکار ہین اور دوبارہ مجھہ سے کہا کہ تولہ بھر ہیرے کا چورا ہمکو لا دو مین نے ناناجی وتل سے کہا کہ تولہ بھر ہیرا کا چورہ لا دو مجھکو بخوبی یاد نہین ہے لیکن اتنا یاد ہے کہ ناناجی وتل یا ونانگ راؤ نے دوسرے دن شام کو ہیرے کا چورا لا دیا مہاراج سے مین نے پوچھا کہ یہ چورہ کیا کیا جاے اونھون نے حکم دیا کہ یشونت کو دے دو جب ہیرے کا چورا مین یشونت کو دینے لگا مین نے اوس سے پوچھا کہ یہ چورہ کیا ہوگا اوسنے کہا کہ یہ چورہ کرنیل فیر صاحب کے شربت مین ملایا جاے گا تا کہ وہ مرجائین یہ بات پانچ چھہ روز پیشتر کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانے کے ہوی تھی جس دن کہ زہر دیا گیا مین مہاراج کے ساتھہ صاحب رزیڈنٹ کے یہان گیا تھا اور مین سیوک دہرم سالہ مین ٹھہرا رہا اور مہاراج صاحب رزیڈنٹ کی ملاقات کو گئے جب وہان سے واپس آئے تو مجھہ سے کہا کہ زہر کا دینا آج معلوم ہوگیا سالم اور یشونت راؤ کا آنا جانا راؤجی کے پاس ظاہر ہوگیا اور جب یہ بات معلوم ہوئی تو سالم راؤجی کے گھر گیا اور کل پوڑیان جو کہ راؤجی کے گھر پر موجود تھین پھینکدین مین نے مہاراج سے پوچھا کہ کیونکر یہ بات ظاہر ہوگئی اونھون نے جواب دیا کہ نرسو جمعدار آج کے روز پہرے پر تھا جب کوئی آتا تھا تو نرسو سیٹی بجا دیتا تھا اور چونکہ وہ آج وہان موجود تھا

اسواسطے یہ بھید معلوم ہوگیا ہر روز کی نسبت آج مہاراج جلدی آئے تھے مین پھر گھر
چلا گیا اور دوپہر کو مین نے مہاراج کو لکشمی بائی کے محل مین دیکھا کہ مہاراج اور
نانا صاحب اسی زہر کا تذکرہ کر رہے ہین اور بعد دوپہر کے مین اور مہاراج اور نانا صاحب
سوار ہوکر کہین گئے تو مہاراج راستہ مین کہنے لگے کہ خبردار یہ ذکر جو ہم کر رہے تھے کسی سے
نہ کہنا اور اسکی جستجو رکھنا دوسرے روز مہاراج نے سالم اور یشونت راؤ سے بہت
کچھ سمجھا کر کہا کہ تم کبھی اسکا اقرار نہ کرنا بعد اس کے وہ پھر سوار ہوکر گئے اور ہمسے اور
نانا صاحب سے راستہ مین کہنے لگے کہ راوجی تو رہا ہوگیا اب کچھ خوف نہین ہے جب کرنیل
فیر صاحب کی جگہہ پر کرنیل پیلی صاحب آئے تو مہاراج کہنے لگے کہ آج راوجی نے مجھکو دور سے
سلام کیا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ جو کچھ وعدہ اوس سے کیا گیا تھا وہ انعام اوسکو
دیا جاوے مگر مہاراج غصے ہو کہنے لگے کہ مین نے اوس سے کہا کہ جب کل یہ معاملہ رفع ہو جاوے گا
اوسوقت تمکو انعام ملے گا بعد اس کے سوٹر صاحب جب یہان آئے اور راوجی نہین گرفتار
ہوا تو مہاراج نے سنا کہ سوٹر صاحب بمبئی کو واپس چلے گئے اس بات کو سنکر مہاراج
نہایت خوش ہوے اور کہنے لگے کہ اب کوئی دہشت کا مقام نہین ہے ہم سب بری ہوجاینگے
مگر جب راوجی گرفتار ہوا تو مہاراج نے مجھ سے کہا کہ راوجی کا قصور معاف ہوگیا اور اوسنے
سب باتین اپنے اظہار مین بیان کر دی ہین تم ہرگز کسی بات کا اقرار نہ کرنا اور نانا بہروا
اور سالم اور یشونت راؤ سے بھی مین نے سمجھا دیا جبکہ سالم اور یشونت راؤ کی گرفتاری کا
حکم رزیڈنسی سے آیا تو مجھکو بڑا خوف ہوا اور مین نے نانا صاحب سے کہا کہ ہم اور تم بھی
اسیطرح سے گرفتار ہوجاینگے شام کے وقت مجھ سے مہاراج نے کہا کہ ان دونون
شخصون کو رزیڈنسی مین مین نے بھیجدیا ہے اور اون سے کہدیا ہے کہ تم ہرگز اقرار
نہ کرنا اور پھر مجھ سے کہنے لگے کہ اگر تم اقرار کروگے تو منشی گوبندراو کالی کے تمھارے
ٹکڑے ٹکڑے ہوجاینگے اور یہی بات نانا بہروا سے بھی اوسنے کہی تھی مین نے سنا تھا
[illegible] نے ہیرا ہیم چند سے خرید سے تھے جب مین نے اوس حساب کو مہاراج کے
[illegible] واسطے پیش کیا تو اوسنے کہا کہ سوامی نراین کے نام کے جو برہمن کھلائے گئے ہین

اور ہیرے جو سات ہزار روپیہ کے خرید ہوئے ہین تو اسمین سے نصف رقم کو یعنے تین ہزار
پان سو روپیہ تو برہمنون کے نام بڑہا دو اور تین ہزار پان سو روپیہ ہیرون کی خرید
کے نام ثبت دو اور لکھ دو کہ ہیرے واسطے دوا کے پیسے گئے ہین مگر جب کہ زہر دینا
ثابت ہوگیا تو مین نے مہاراج سے کہا کہ ہیرا دوا مین نہین پڑتا ہے اب ہم کیا کرین۔
اونہون نے کہا کہ اوس کاغذ کو پھاڑ ڈالو مین نے ناناجی وتل سے کہا اور اونہون نے
جواب دیا کہ ہمنے اون ورقون کو نکال ڈالا ہے جنمین اسبابات کی مہاراج سے اطلاع کردی
ہے یہ حساب کسی بہی کہاتے مین نہین رہتا تھا بلکہ کاغذ کے بندون پر رہتا تھا جبکہ مینے
فوجداری سے سنکھیا منگایا تھا تو ہرمزجی وکڈیا وہان کارکن تھا اونے کہا کہ بغیر پوچھے
مہاراج کے مین تمکو نہ دونگا لیکن پھر اوس سے مین نے نہین منگائے وہ کاغذ جنپر
میرے دستخط تھے وہ فوجداری کے دفتر مین رہا اور جب ہمنے مانگا تو وہان سے واپس
نہ آیا کرنیل فیر صاحب سے اور مہاراج سے بہت دنون سے دشمنی ہوگئی تھی اور لکشمی بائی
کی مہاراج سے شادی ہونے سے تو اور بھی دشمنی زیادہ ہوگئی جبکہ مین نوساری مین
تھا تو مین نے دیکھا کہ راوجی سرکاری کاغذات مہاراج کے پاس لے گیا وہ کاغذات
جمنا بائی کے تھے جنمین کہ شکایت مہاراج کی اونسے کرنیل فیر صاحب کو لکھی تھی مجھے
مہاراج نے کہا کہ اسکی نقل کرلو چنانچہ راتون رات مین نے اون سب کاغذات کی
نقل کرلی وہ جو نقل مین نے کرلی تھی اب اوسکو مین نے پھاڑ ڈالا اس خیال سے
کہ ایسا نہوے کوئی دیکھے کرنیل صاحب بعد اس کے مقام بڑودے مین آئے اور
کرنیل صاحب کو اون روزون بخار بھی آتا تھا اور سر مین پھوڑا بھی نکلا تھا مین نے
ایک روز مہاراج کو سالم سے باتین کرتے ہوے سنا سالم مہاراج سے ذکر کررہا تھا کہ
صاحب کے پھوڑے کے پلاسٹر مین وہ دوا ملائی گئی اور صاحب کے پھوڑے مین بڑی
جلن ہے مہاراج نے کہا کہ مین راوجی سے سن چکا ہون اور راوجی نے خود پلاسٹر مین
وہ دوا ملائی تھی تھوڑے دن کے بعد بڑے حکیم کے چھوٹے بھائی ایک بوتل مین زہر
کی دوا بنا کر لائے مگر چونکہ وہان بہت سے آدمی موجود تھے اسواسطے اونہون نے وہ

وہ اسپ کے روبرو نہین دی ایک روز شام کے وقت مہاراج نے مجھکو حکم دیا کہ
کہ بڑے حکیم کے چھوٹے بھائی نے زیورین منگائی ہین تم فوجداری کو حکم بھیجو کہ جو لوگ زیورین
پہرتی ہین وہ لوگ زیورین پکڑکر حکیم صاحب کے پاس لیجاوین اور مینے نرائن راؤ واسکر کو جو کہ فوجداری مین
نوکر ہے حکم دے دیا ہے دوسرے روز مہاراج نے ہریوا سے کہا کہ بڑے حکیم صاحب
کے چھوٹے بھائی کو وہ اسکے واسطے سانپ مانگتے ہین وہ تین روز کے بعد سانپ والا آیا
اور ہریوا سانپون کو لے کر حکیم صاحب کے پاس دی آیا اور مجلس راؤ زیورین لایا اور وہ بھی
حکیم صاحب کے پاس بھیجدین بعد اس کے حکیم صاحب نے کہا کہ مشکی گھوڑے کا پیشاب لادو اور
مین نے باباجی کو حکم دیا کہ اور اونے حکیم صاحب کے پاس پہونچا دیا اوسیوقت فوجداری
کے دفتر سے سنکھیا بھی ملا مگر مجھکو یاد نہین کہ کس قدر تھا جب یہ چیزین حکیم صاحب کے
پاس پہونچ گئین تو وہ ایک شیشی تیار کرکے لائے اور مہاراج نے وہ شیشی سالم کو دیدی
وہ شیشی عطر کی تھی مجھے معلوم ہوا کہ وہ کرنیل فیر صاحب کے پھوڑے مین لگانے کیواسطے
دیا تھا تین بار کرنیل فیر صاحب کے مارنے کے واسطے قصد کیا گیا اول حکیم صاحب کی دوا سے
دوم بلاستر مین زہر ملانے سے اور سوم شربت مین زہر ملانے سے دو دفعہ مین نے نورالدین
نورا سے سنکھیا پائی تھی جب مجھے معلوم ہوا کہ مقدمہ کی تحقیقات ہو رہی ہے تو مین نے
نورالدین سے پوچھا کہ وہ سنکھیا تمنے میرے نام تو نہین لکھی ہے اوس نے کہا کہ مین نے
تو نہین لکھی ہے مگر کمپو مین جس شخص سے تم لائے تھے اوسنے تمھارے نام لکھی ہے اگر دو سو روپیہ
تم ہمکو دو تو ہم اوس کاغذ سے تمھارا نام نکال دین مین نے کہا کہ اچھا تم اپنے پاس سے
دو سو روپیہ دے کے ہمارا نام نکلوا دو مین دو سو روپیے تمکو اپنے حساب مین مجرا دونگا
کیونکہ مین کمپو والے کو نہین جانتا ہون مگر مجھکو یقین نہین ہے کہ اسنے روپیہ دے کے میرا
نام نکلوایا ہو۔

(دامودر پنتھہ اپنے اظہار دے رہا ہے) - مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۷۵ع۔

وہ بیان کرتا ہے کہ یشونت راؤ اور سالم روپیہ لیجایا کرتے تھے اور زید مینی کے نوکر انکو
دیا کرتے تھے اور اون رقمون کو اور حساب مین لکھوا دیا کرتے تھے جب یہ دونون شخص

گرفتار ہوے تو مہاراج نے کہا کہ جو رقمین مشکوک ہین اونکو بدل دو یا نکال ڈالو یا چھپا ڈالو مگر چونکہ حساب کئی جگہہ لکھا جاتا تھا اسواسطے مین نے ان رقومات پر سیاہی ڈال دی یشونت راؤ اور سالم رزیڈنسی کے نوکرون کو ڈیڑھ برس سے رشوت دیتے تھے چار مہینے ہوے کہ ایک لاکھ بیس ہزار روپیے پریم چند راے چند کو دیا گیا تھا یہ روپیہ لکشمی بائی کے لڑکا ہونے کے وقت دیا گیا تھا اور یہ روپیہ گپ صاحب کے رشوت دینے کو دیا گیا تھا تاکہ لکشمی بائی کا لڑکا ملہر راؤ کا وارث گورنمنٹ تسلیم کرے مگر یہ روپیہ نہین دیا گیا اور پریم چند راے چند نے یہ روپیہ اپنے پاس رکھ چھوڑا اور یہ روپیہ خانگی حساب مین لکھا گیا اسی زمانے مین ایک بابو کلکتہ سے بلایا گیا تھا اور اوسکو ایک بار بیس ہزار روپیے دوسری مرتبہ پچیس ہزار روپیے بذریعہ نوٹ کے دیا گیا تاکہ وہ بھی اسی لڑکے کے وارث ہونے مین کوشش کرے اور یہ روپیہ لکشمی بائی کے حساب مین لکھا گیا بابو اور موتی لال سے بڑی دیر تک انگریزی مین باتین ہوا کین اور پچیس ہزار روپیے منجملہ اوسی روپیے کے مقام نکن پورہ مین دیا گیا جو جو سنگین جرم مہاراج نے کیے اوسمین کسی کی صلاح شامل نہین تھی بھاؤ سیندیا گوبند راؤ نائک اور اور شخص جو قتل کیے گئے اوسمین شریک تھا وہ فوجداری کے ذریعے سے ہوی تھی مین جبسے مہاراج کی شادی لکشمی بائی کے ساتھہ ہوئی تھی جبسے اس جگہہ پر مقرر ہوا ہون اول مین خانگی حساب و کتاب مہاراج کی مین رکھتا تھا وہ کاغذ میرے ہاتھہ کا لکھا ہوا فوجداری کے محکمے کے واسطے ہے اور مہاراج کا اسمین حکم بھی موجود ہے۔

۲۰ فروری ۱۸۷۵ع۔

وہ بیان کرتا ہے کہ مین ایک ہفتہ مہاراج کے قید ہونے سے پیشتر مہاراج کے ساتھہ سر لوئیس پیلی صاحب کی ملاقات کو آیا تھا مہاراج کی عادت تھی کہ تین مرتبہ روز ہواخوری کو جاتے تھے اور مین ہمیشہ اون کے ساتھہ جاتا تھا اور جب کبھی مہاراج رزیڈنسی کو جاتے تھے تو مین سیوک دہرم سالے کے وہان ٹھہر رہتا تھا اور جب مہاراج وہان سے مراجعت کرتے تھے تو پھر سوار کرکے مجھکو میرے گھر پہونچا دیا کرتے تھے جو مہاراج کی گاڑی ہانکتا تھا اوسکا نام رتن سنگہ ہے مجھے فیر صاحب کی آیا کے آنے کا حال

مھاراج کے پاس بھی معلوم نہین تھا مگر جبکہ وہ قید ہوگئے اوسوقت مھاراج نے مجھسے کہا - ۵ - فروری ۱۸۷۵ع -

مین نے اونیسوین جنوری کے اظھار مین بیان کیا ہے کہ دو مرتبہ ہیرے کی کنٹھی خریدی گئی مگر مجھکو ٹھیک تاریخ اوس کے خریدکی معلوم نہین - اتنا تو یاد ہے کہ ایک ایک ہفتے کے بعد خریدی گئی سالم اور یشونت راؤنے جو جو روپیہ رزیڈنسی کے ملازمون کو دیا ہے وہ روپیہ میرے یہان میوہ اور آتشبازی کے نام سے لکھا ہے حالانکہ میوہ اور آتشبازی نہین آئی اور نہ سالم اور یشونت راؤ کا کام لانے کا تھا یہ کام مھاراج نے سالم اور راوجی اور یشونت راؤ کے ہاتھ مین دیا تھا کہ کسیطرح فیر صاحب مارڈالے جائین جو کہ خبرین رزیڈنسی کی مھاراج کے پاس آتی تھین وہ سالم لاتا تھا اور مین اون خبرون کو پڑھ کے سناتا تھا بعد اوس کے وہ پھاڑکے پھینکدیجاتی تھین وہ دو رقمین بیس ہزار اور پچیس ہزار روپیہ کی جو کلکتہ کے بابو کو دی گئی تھین وہ مساۃ بہیکو کے نام میرے حساب مین لکھی ہوی ہین اور یہ عورت لکشمی بائی کے رشتہ دارون مین ہے اور مھاراج کی یہ بھی ایک مدخولہ ہے بلونت راؤ ہر کر جبکہ نائب دیوان مھاراج کے تھے تو مھاراج ایسے مشورے کی اونسے صلاح کیا کرتے تھے اور اونھین کی صلاح سے گوبند نائک اور بھاؤ سیندھیا وغیرہ قتل ہوئے تھے حرف ای سے لیکر ایف تک جو کاغذات سرکار مین موجود مین اون سب مین میرا دستخط ہے اور مھاراج کے حکم سے لکھے گئے ہین اور حرف جی سے کیو تک بھی میرے ہی حکم سے لکھے گئے ہین یہ سب روپیہ مھاراج کے حکم سے سالم اور یشونت راؤ کو رزیڈنسی کے ملازمون کی رشوت کے واسطے دیا گیا ہے -

اول یاد داشت سورت کا ایک ہزار روپیہ اور ۱۲ فیصدی بٹہ سکہ چہرہ شاہی سے اضافہ کرکے دیا گیا ہے تو کل روپیہ ۱۱۲۰ ہوا اور ایک مرتبہ دو ہزار روپیہ بابا شاہی دیا گیا ہے تو کل روپیہ ۲۲۴۰ ہوا یہ روپیہ ۵ - ماگھ سدی سمبت ۱۹۳۱ مطابق ۲۵ نومبر ۱۸۷۴ع کو دیا گیا اور یہ روپیہ یشونت راؤ کو دیا گیا -

دوسرا حساب ۱۰ - ساون سدی سمبت ۱۹۳۰ - یہ روپیہ احمد آباد کو بھیجا گیا تھا اور

یشونت راؤ کو دیا گیا۔ تیسری یادداشت دنش روپیہ دیا گیا اور [illegible] بٹہ کے دیے گئے
تو کل روپیہ [illegible] دیے گئے اور [illegible] بابا شاہی دیے گئے تو کل روپیہ [illegible] دیے گئے
اس طرح پر روپیہ سالم اور یشونت راؤ کو دیے جاتے تھے ۶۔ دسمبر ۱۸۴۳ء کو یشونت
کو روپیہ دیا گیا [illegible] سورت کا دیا گیا اور [illegible] فی صد بٹہ کا دیا گیا تو [illegible] سو
مورخہ ۲۔ ماگھ سمبت ۱۹۰۰ مطابق ۶۔ دسمبر ۱۸۴۳ء حساب مورخہ ۲۲۔ ماگھ
سمبت ۱۹۰۰ مطابق ۲۳۔ دسمبر ۱۸۴۳ء یشونت کی معرفت اسباب احمد آباد سے خریدا گیا
اور سرکار نے اوسکو روپیہ دینے کے واسطے اجازت دی آج اوسکو [illegible] دیا جاتا
ہے اور [illegible] ایک دیا جاتا ہے اسکی رسید سالم سے لی گئی۔

حساب مورخہ ۲۰۔ ماہ ذیقعدہ مطابق ماہ پوس سمبت ۱۹۰۰ مطابق ۱۹۔ جنوری ۱۸۴۴ء
خاص اسباب بمبئی سے معرفت یشونت راؤ کے خریدا گیا اور مطابق سرکار کے حکم کے
[illegible] روپیہ دیا گیا رسید ۱۲۔ تاریخ ذی حجہ کو مطابق ۹۔ فروری ۱۸۴۴ء کے سالم
کے ہاتھ سے لی گئی ۲۴۔ ماگھ سمبت ۱۹۰۰۔ مطابق نومبر دسمبر ۱۸۴۳ء سالم کو
احمد آباد سے اسباب لانے کے واسطے سو روپیہ دیا گیا ہے۔

حساب ماہ ذیقعدہ یعنے ماہ پوس سمبت ۱۹۰۰ مطابق ۲۴۔ دسمبر ۱۸۴۳ء آتشبازی اور
اور چیزیں سالم نے بمبئی سے بھیجیں اور سرکار نے اوسکی قیمت دینے کے واسطے حکم دیا
اوس کے مطابق سورت کے روپیے دیے گئے اور جو کچھ کہ بٹہ لگا وہ بھی دیا گیا
کل سورت کے روپیے [illegible] دیے گئے اور بٹہ کے واسطے فیصد [illegible] کے حساب سے [illegible]
دیا گیا کل روپیہ [illegible] دیا گیا ۶۔ ماہ ذیحجہ یعنے ماہ ماگھ سمبت ۱۹۰۰ مطابق ۲۵۔ جنوری
۱۸۴۴ء۔ سالم کو واسطے اسباب لانے کے بمبئی سے مہاراج کی اجازت سے [illegible] نقد
سورت کا دیا گیا اور بٹہ بحساب [illegible] فیصد کے [illegible] روپیہ [illegible] دیا گیا ۲ محرم
یعنے ماہ پھاگن سمبت ۱۹۰۰ مطابق ۱۵۔ مارچ ۱۸۴۴ء سالم احمد آباد سے اسباب لایا اور
سرکار نے اوسکے خرچ کے واسطے اجازت دی نقد روپیہ [illegible] دیے گئے اور
[illegible] اوس کے خرچ کے واسطے دیا گیا۔

۵-۲- اپریل ۱۸۷۴ء مطابق ۹- بیساکھ سمبت ۱۹۳۱ چہرہ شاہی روپیہ الـ دیا گیا یہ روپیہ بعوض کسی اسباب کے جو کہ بمبئی سے سالم لایا تھا دیا گیا اور اوسکی رسید اوس سے لی گئی ۱۵ مئی ۱۸۷۴ء مطابق ۳۰- بیساکھ سمبت ۱۹۳۱ بحکم سرکار سالم کو الـ بمبئی سے کسی اسباب کے لانے کے واسطے دیا گیا جسمین سے الـ کلدار دیا گیا اور باقی کا روپیہ بابا شاہی دیا گیا ۲۲- جیٹھ سمبت ۱۹۳۱ مطابق ۸- جون ۱۸۷۴ء سالم بمبئی سے میوہ لایا اور مفصلہ ذیل رقمین نقد اوسکو دی گئین الـ نقد دیا گیا اور بعد اوس کے ۔ ایک دیا گیا اور ۔ ایک دیا گیا یہ سب روپیہ چہرہ شاہی دیا گیا اور سورت کا دیا گیا اور اوس کے بٹہ کے فیصدی کے حساب سے دیے گئے تو کل روپیہ دیا گیا۔

۲- رجب مطابق ماہ ساون سمبت ۱۹۳۱ مطابق ۸- ستمبر ۱۸۷۴ء سالم کے ذریعے سے میوہ احمد آباد سے منگایا گیا اور اوس کے عوض چہرہ شاہی روپیہ دیا گیا نقد اور اور دیے گئے تو کل روپیہ دیا گیا۔

حساب اول ماہ اشین سمبت ۱۹۳۱ مطابق ۱۳- اکتوبر ۱۸۷۴ء سالم کے ذریعے سے مقام احمد آباد سے میوہ منگایا گیا نقد دیے گئے اور رسید لی گئی دامودر پنتھ مظہر ہے کہ وہ دو یادداشت جو ابھی تمنے دکھائی ہین وہ نانا جی فڈل سنے مجھکو لکھی تھین اور مجھ سے درخواست کی تھی کہ ہیم چند فتح چند سے جو دو بار ہیرے کا جوڑہ لیا گیا ہے اوس کے بارے مین کیا کیا جاے مین نے اون کے جواب مین لکھا ہے کہ یہ حساب خانگی خرچ مین ڈالدیا جاے درحقیقت سمت کا ہیرا ہیم چند فتح چند کو ۲۹- جنوری کو لیا گیا ہے اور بڑودے کے روپیے سمت دیے گئے فقط

رزولیوشن

حضور ملہرراؤ حکومت سے معزول کیے گئے اور انتظام ریاست بڑودہ کا عارضی گورنمنٹ برٹش نے اپنے دست تصرف مین لیا تاکہ تحقیقات کیجائے اور ریاست اوس انتظام کی ویزہ کیجائے جو تزغیب واسطے زہرخورانی کے ملہرراؤ کی نسبت عاید ہوا تھا کہ کرنل فیر صاحب کسی بی قایم مقام سابق گورنمنٹ برٹش ریاست بڑودہ کو زہر دلوایا گیا منظور تھا کہ مہاراجہ کو موقع اپنی بریت کا حاصل ہو اور وہ تردید اپنے جرم متہمہ کی کریں۔

سر آر کوچ صاحب چیف جسٹس بنگال و مہاراجہ گوالیار اور مہاراجہ سیندھیا بہادر اور کرنل میر آرمیڈ صاحب چیف کمشنر میسور و کرک و راجہ سر ڈنکر راؤ و مسٹر پی ایس ملول صاحب بنگال سول سروس بغرض تحقیقات جرم مذکور ممبران کمیشن مقرر ہوے تھے تاکہ بعد تحقیقات بہ اجلاس حضور وسیرائے و گورنر جنرل بہادر کونسل کے رپورٹ کرین کہ اونکی راے مین روداد مقدمہ کی کس طرح پائی گئی اور اصلی حالت اسکی کیا ہے۔

گورنمنٹ انڈیا چیف جسٹس و ممبران کمیشن کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ اونھون نے ایسے امر عظیم اور مقدمہ سنگین کی کارروائی کو اپنے ذمہ لیا۔

رپورٹ ممبران کمیشن مختلف الراے کی مع فیصلہ گورنمنٹ انڈیا جو بعد غور کامل اور تقاریر کونسلان کے طے ہوا ہے اطلاع عام کے لیے مشتہر کیجاتی ہے۔

حکم ہوا کہ رزولیوشن مندرجہ ذیل مع دیگر کاغذات مذکرہ واسطے ملاحظہ سکرٹری آف اسٹیٹ ہندوستان کے ارسال کیے جاوین اور گزٹ آف انڈیا مین طبع ہون۔

حسب الحکم حضور وسیرائے و گورنر جنرل۔

دستخط سی یو ایچیسن صاحب سکرٹری گورنمنٹ انڈیا۔

رزولیوشن

کاغذات مندرجہ ذیل پڑہو۔

اول اشتہار مورخہ ۱۳ جنوری ۱۸۷۵ء جسمین مہاراجہ ملہرراؤ گیکواڑ معطل ہوے تاکہ تحقیقات جرم زہرخورانی جو ترغیب سے مہاراجہ کے برٹش رزیڈنٹ کو دیا گیا کیجاے۔

دوم۔ اشتہار مورخہ ۵ا۔ فروری ۱۸۷۵ء حسب منشا جس کے کمیشن واسطے تحقیقات جرم کے مقرر ہوا تھا۔

سیوم۔ کاغذات مقدمہ مع اون کاغذ کے جو اردو سے ترجمہ ہوے ہین۔

چہارم۔ نوٹ۔ یادداشت مطبوعہ۔ بابت تقاریر کونسل۔

پنجم۔ رپورٹ سر رچرڈ کوچ صاحب۔ سر آر میڈ صاحب۔ اور پی ایس ملول صاحب دستخطی ۳۱۔ مارچ ۱۸۷۵ء۔

ششم۔ راے جداگانہ مہاراجہ سیندہیا مورخہ ۲۷۔ مارچ ۱۸۷۵ء۔

ہفتم۔ راے جداگانہ مہاراجہ جے پور مورخہ ۲۷۔ مارچ ۱۸۷۵ء۔

ہشتم راے جداگانہ راجہ سر دنکر راو۔ مورخہ ۲۷۔ مارچ ۱۸۷۵ء۔

دفعہ ا۔ کاغذات متذکرہ بالا پڑہے گئے۔ یہ سب رزولیوشن مین منسلک ہین جن سے معلوم ہوگا کہ دربارہ حرکات مہاراجہ ملہر راو کے کس طرح پر تحقیقات اور کارروائی کی گئی اور یہان جملہ کاغذات کی نقل کرنا اس مقام پر سواے طول کے مفید متصور نہین ہے لہذا درگذر کیا صرف اونہین کاغذات ضروری کا بیان کرنا ضرور ہے کہ تا صورت فیصلہ کے ہویدا ہو۔

رؤسا اور صاحبان ممبران کمیشن نے محنت شاقہ اور کمال تحقیقات کی اور کمیشن کو برخاست کیا اور اپنی اپنی راے مشتہر فرمائی اب گورنمنٹ انڈیا کو پہلے بعد غور کامل اوپر شہادت گواہان اور تقاریر کونسل و دیگر ممبران کمیشن کے نتیجہ اس کارروائی کا لکھنا باقی رہا۔

دفعہ ۲۔ سر رچرڈ کوچ صاحب۔ اور سر رچرڈ میڈ صاحب۔ اور مسٹر پی ایس ملول وغیرہ ہر سہ ممبران کمیشن کی راے اس امر پر متفق ہے کہ جو جرائم ملہر راو کے ذمہ عاید کیے گئے تھے وہ سب پایہ ثبوت کو پہونچے۔ صاحبان ممدوح اپنی راے مین صاف لکھتے ہین کہ بعد غور کامل کے معلوم ہوا کہ ملہر راو نے ضرور ارادہ زہر خورانی کا کیا تھا اور جن لوگون سے یہ حرکت ظہور مین آئی بوجہ اشتعالک اور ترغیب ملہر راو کے تھی۔

دفعہ ۳۔ مہاراجہ سیندہیہ کی تحریر سے گفتگو فیما بین ملازمان ریاست اور ملہر راو کے

ہونا اور زہر خورانی کا ثبوت جسکو مہاراجہ موصوف تسلیم کرتے ہین پایا جاتا ہی مگر ممدوح الشان
مہاراجہ اس امر کو صاف نہین لکھتے ہین کہ کرنل فیر صاحب کو ضرور بہ زہر دیا گیا اور نسبت روز
کی گفتگو ملازمان اور مہاراجہ کے باب مین یہ فقرہ لکھاہے کہ یہ کچھہ بڑی بات نہین
ہے ایسی آمدرفت و درخواست انعام کی بروقت شادی یا تیوہار کے اکثر ہوا کرتی ہے
اور ساعی اسکے رہتے ہین کہ حتی الامکان صاحب رزیڈنٹ ہمسے خوشنود رہین اور اکثر
روساے ہندوستانی صاحب رزیڈنٹ کی کارروائی کو خفیہ دریافت کرتے رہتے ہین
اور جو اونکی ریاست سے متعلق ہے اوسپر زیادہ تر شفقت رکھتے ہین۔
اور وہ یہ تصور کرتے ہین کہ گیکواڑ کا تعلق زہر خورانی مین ثابت نہین ہے وہ اسبارہ مین
یون لکھتے ہین کہ دربارۂ ارادۂ زہر خورانی کے تمام مقدمہ جو میرے روبرو قائم ہوا اور میری
فہم و قیاس مین جرم زہر خورانی کا مہاراجہ کے ذمہ ثابت نہین ہے۔
دفعہ ۴۔ حضور مہاراجہ جے پور تصور کرتے ہین کہ ملازمان رزیڈنسی کو کسیقدر روپیہ ملا
اور کرنل فیر صاحب کو زہر بھی دیا گیا ملازمان اور مہاراجہ کی گفتگو کے باب مین وہ یون
تحریر کرتے ہین کہ بیان امینہ آیا اور دیگر ملازمون سے ثابت ہوا کہ روپیہ مختلف اوقات
مین آیا اور اور نوکرون کو حسب الحکم بھاؤ راؤ کے دیا گیا مگر اس سے یہ نہین پایا گیا کہ ملازمان
ریاست سے کسی کام ناجائز کے لیے سازش کیجاوے صرف یون ہین گیکواڑ نے انعام دیے
تھے جیسے اکثر شادی اور بعض تیوہار وغیرہ مین دیتے ہین اور مہاراجہ صاحب نے دربارۂ
نقص شہادت کے بہت کچھہ مضمون لکھاہے اونکا بیان آیندہ کیا جاوے گا۔
آخر مین اونھون نے یہ لکھاہے کہ بلحاظ وجوہ مذکورۂ بالا میرے دل کو کسیطرح یقین
نہین آتا کہ گیکواڑ اس جرم مین ذرا بھی ماخوذ ہین ہرچند کہ کرنل فیر صاحب کے شربت کے
گلاس مین زہر ملا اور مختلف تین شریک جرم۔ یعنے راؤجی۔ دمودر پنتھ۔ اور نرسو نے
شہادت دی۔
دفعہ ۵۔ راے راجہ سر دنکر راؤ کی مثل مہاراجہ سیندہیا کے ہے لہذا مفصل لکھنا اوسکا اس
مقام پر ضرور نہین ہے۔

دفعہ ۶ - منجملہ ممبران کمیشن کے کوئی بھی یہ نہین کہتا کہ علاوہ ملازم راؤجی کے یہ امر ہوسکے کہ کسی اور شخص نے زہر دیا ہو۔

دفعہ ۷ - اگر اس مقدمہ کا تصفیہ صرف راے ممبران کمیشن پر حصر کیا جاتا تو نتیجہ اوسکا یہ ہوتا کہ گیکواڑ کو موقع رہائی بہت جرم کا دیا جاتا لیکن انکی کوشش اسبارے مین برعکس ہوئی منجملہ ممبران کمیشن کے تین ممبرون کی راے ہے کہ گیکواڑ پر جرم ثابت ہے لہذا ایسے تین شخص کہ جنکو عدالت اور کارروائی اس ملک سے ایک تجربہ کامل ہوچکا ہے اور جنہون نے بعد تحقیقات اور حصول شہادت کے اس مقدمہ مین یہی راے دی کہ جسکی تحقیقات کے لیے ہم مامور ہوئے تھے اوس شخص پر جرم ثابت ہوگیا اور تینون راے مین متفق ہین اور جب وہ بات کسی افسر بالا نے رد نہین کی پس مین بھی کہہ سکتا ہون کہ کم از کم اس شخص پر بہت بڑا اتہام رہے گا جسکی نسبت وہ اثبات جرم کا لکھتے ہین۔

دفعہ ۸ - لیکن گورنمنٹ انڈیا مناسب نہین تصور کرتی ہے کہ اس کو رپورٹ ممبران کمیشن پر حصر وختم کردے اس کمیشن کا اجلاس جو ہوا تھا یہ کمیشن صرف تحقیقات جرم اور اظہارات گواہان وغیرہ کے بعد گورنمنٹ کو اطلاع کرے اگر کل ممبران کمیشن کی ایک راے ہوتی تو بھی گورنمنٹ انڈیا بغرض اطمینان خود بخوبی اول سے آخر تک خود ملاحظہ کرتی اور بعد ملاحظہ کامل کے اپنی راے لکھتی۔

چونکہ ممبران کمیشن کی راے مختلف ہے لہذا گورنمنٹ انڈیا کے نزدیک مناسب معلوم ہوتا ہے کہ صرف اپنی ہی راے نہ لکھے بلکہ خاص خاص انکو کل خیالات لکھے جنسے کہ یہ نتیجہ حاصل ہوا

دفعہ ۹ - راے تین ممبرون کی جنہون نے علیحدہ علیحدہ رپورٹ لکھی ہے اون سے کسقدر شہادت گواہان مین اور خاص خاص باتون مین کہ جو باعث کمزوری شہادت کے تھے اختلاف پایا جاسکتا تھا گورنمنٹ انڈیا ان دونون باتون مین اول بات پر خیال اپنا رجوع کرے گی یہ ارادہ نہین ہے کہ تمام وکمال گواہیون کا ذکر ہو ہان البتہ ضروری باتون پر بحث کیجاے گی۔

دفعہ ۱۰ - پہلے اسبات پر لحاظ کرنا چاہیے کہ ملازمان ریاست اور گیکواڑ مین گفتگو ہونے کا

ثبوت ہوا ہے یہ گفتگو بوقت شب تخلیہ مین ہوئی تھی اور اس امر پوشیدہ مین وعدہ انعام زر کثیر کا کیا گیا تھا حسب گواہی گواہان آزاد کے یہ امر متحقق ہوا ہے گواہی اُنکی سیدہی سادہی گذری اور یہ شہادت ایسی ہے کہ جس سے خاص باتین معلوم ہوئین اور عند الاظہارات جب سوالات ہوے تو اُنکی گواہی مین ذرا سی لغزش نہین ہوئی اور اوسیطرح جواب دیتے رہے جب کبھی موقع ہوا اُنکی شہادت کو محک امتحان پر آزمایا گیا یعنے پوچھا کہ تمکو کون کون لوگ کس کس مکان مین لے گئے اور تمکو یاد ہے کہ جب تمکو روپیہ دیا گیا تو وہان کون کون شخص موجود تھا جواب ان سوالات کا بخوبی دیا کوئی شہادت مختلف اسبارے مین نہین گذری۔

واقعی یہ ہے کہ گیکواڑ بھی اس امر راست سے انکار نہین کرتے۔ اونھون نے اپنے بیانات تحریری جو نہایت احتیاط سے لکھا ہے تحریر کرتے ہین کہ ہمین اونکو انکار نہین ہے بذات خود گفتگو کرنے سے یا روپیہ کے نہ دلانے سے مگر وہ کہتے ہین کہ یہ کارروائی مین نے اس غرض سے نہین کی کہ مجھکو رزیڈنسی کی روزانہ خبر ملتی رہے۔

دفعہ ۱۱۔ ظاہرا گورنمنٹ کے نزدیک کوئی شہادت وغیرہ ایسی نہین ہے جس سے تردید بیان راوجی کی ہوسکے کہ اوسی نے اپنے ہاتھ سے کرنل فیر صاحب کو زہر دیا ہے یا شہادت نرسو کی رد کردیجاے کہ اوسنے راوجی کو مدد دی تھی۔

دفعہ ۱۲۔ گورنمنٹ انڈیا کو معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت مین دو بہت بڑے امر جو ہرگز کسی صورت سے رد نہین ہوسکتے مسلم الثبوت ہوے۔ اول یہ کہ گیکواڑ خاص بذات خفیہ رات کے وقت پانچ شخص ملازمان رزیڈنسی سے گفتگو کرتے تھے۔

اور اونھون نے راوجی۔ نرسو۔ اور امینہ۔ کو جو تینون ملازم ریاست کے تھے روپیہ دیا۔ دوسرے یہ کہ ایک بہت بڑا ارادہ کیا گیا کہ کامل مقدار زہر کی کرنل فیر صاحب کو دی گئی اور بذریعہ راوجی اور نرسو کے زہر دلایا گیا۔

گورنمنٹ انڈیا قیاس کرتی ہے کہ کوئی ممبر اون تینون ممبران کمیشن سے جنھون نے اپنی راے علیحدہ علیحدہ لکھی ہے بالکل ان دونون باتون سے انکار نہین کرتے ہین اور جن

باتون کو اونھون نے تسلیم کیا ہے اون سے بھی صاف حال پایا نہین جاتا۔

دفعہ ۱۳- جب یہ دو امر منقح ہوچکے اور ثبوت انکا کما حقہ ہوچکا تو غور کامل کرنے پر مقدمہ بہت دور پہونچتا ہے اول اول تو یہ مشکل تھی اور اسکا یقین نتھا کہ ایسا شخص گیکواڑ سے ملازمان ریاست سے خفیہ گفتگو کرے مگر جب یہ ثابت ہوگیا تو یہ بات دریافت طلب رہی کہ کیا یہ گفتگو اون حرکات سے علٰحدہ یا اوسی کی ضمن مین تھی۔

کوئی وجہ اسکی ظاہر نہین کی گئی کہ راوجی اور نرسو نے ایسا کیا صرف اتنا ہی بیان ہوا ہے کہ بغرض حصول انعام کے ایسا امر وقوع مین آیا پس انہین دونون باتون سے ابتدا اور انتہا اسکی خیال کرلینا چاہیے اور یہ دونون باتین ملی ہوئی ہین اور ایک دوسرے سے پیدا ہوتی ہے۔

دفعہ ۱۴- یہ بات صحیح ہے کہ اون تینون ممبرون نے جنکی راے علٰحدہ علٰحدہ قلمبند ہوئی ہے ملازمان رزیڈنسی اور گیکواڑ سے باتین ہوئین اوسکو بے بنیاد سمجھتے ہین اونکی راے دفعہ ۳- اور ۴- مین ہین جو کچھ قاعدہ اور ریاستہاے ہندوستانی مین ہو لیکن گورنمنٹ انڈیا تصور کرتی ہے کہ ان ممبرون نے اون باتون پر جو شہادت مین ہین اور منافی گیکواڑ کی ہین بدون غور کامل کے راے اپنی لکھی ہے۔

دفعہ ۱۵- کسی شہادت سے ثبوت اسکا نہین ہے کہ گیکواڑ نے ملازمان رزیڈنسی کو علی العموم بوقت شادی یا کسی تیوہار کے انعام دیا ہو- اگر عام اشخاص کو انعام دیتے اور تھوڑا تھوڑا دیتے تو انگشت نمائی نہین ہوسکتی تھی۔ شہادت سے صاف ظاہر ہے کہ خاص خاص لوگون کو جن سے بالمشافہ گفتگو ہوا کرتی تھی گیکواڑ نے انعام دیا اور ملازمون کے مدارج خیال کرنے پر یہ انعام بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً راوجی کو اس قدر انعام دیا گیا جو چار گونہ اوسکی سالانہ تنخواہ سے زیادہ تھا اس سے ظاہر ہے کہ گیکواڑ کا منشاء دلی یہ تھا کہ صرف ملازمان ریاست کا دل ہی ہاتھ مین نہ لے بلکہ اونکو رشوت دے اور ایک بڑے کام پر اون کو آمادہ کرے۔

دفعہ ۱۶- علاوہ اس کے یہ بات بھی واضح ہے کہ گیکواڑ خود بھی اپنے تئین اوس کلام ۴

سے جدا اگرین جسکا تذکرہ مجھ... اچہ پسند ہیہ کرتے ہین یعنے واسطے مطلع ہونے خبرون کے روپیہ دینا - گیکواڑ نے اپنے بیانات تحریری مین لکھا ہے کہ مین بیان کرتا ہون کہ مین نے بذات خود کسی ملازم رزیڈنسی سے نہین کہا تھا کہ وہ خفیہ مجھکو خبر پہونچایا کرے یا رزیڈنسی کو جاسوسی کرے اور نہ مین نے کبھی اس کام کے لیے روپیہ دیا یا اوسکا وعدہ کیا مین اون انعامات کے بارے مین جو لگا ہے کہ بے شادی یا تیوہار وغیرہ مین دیا گیا ہے کچھ بحث نہین کر سکتا مقدمات خفیت کی خبرین رزیڈنسی کی میرے یہان آتی ہونگی اور اسیطرح یہان سے رزیڈنسی کو اکثر جاتی ہونگی مگر مین نے کبھی ملازمان رزیڈنسی سے ایسی خبرون کے دریافت کرنے کے لیے باتین نہین کین اور نہ مین بذات خود واقف ہون کہ اون خبرون کے لیے کچھ انعام دیا گیا ہو اور نہ مین نے اجازت دی کہ خفیہ خبرین رزیڈنسی کی کارروائی کی مجھکو ملین -

دفعہ ۱۷ - اور بھی زیادہ شہادت سے یہ معلوم ہوا کہ جو کچھ روپیہ ملازمان رزیڈنسی کو دیا گیا وہ پوشیدہ دیا گیا تھا کسیکو اس سے آگاہی نہو گیکواڑ کے بہی کھاتون مین کہین اس روپیہ کے دیے جانے کا ذکر نہین ہے لیکن بہت سے رقوم ۲۰ - نومبر ۱۸۷۳ع سے ۱۳ - اکتوبر ۱۸۷۴ع تک کی لکھی ہوئی ہین جس سے ظاہر ہے کہ مختلف اوقات مین سالم اور یشونت کو بھی بہت کچھ روپیہ دیا گیا -

اور تحریر ہے کہ واسطے خرید اشیا کے جو معرفت نامبردگان کے آئی ہین روپیہ دیا گیا مگر یہ رقم کتاب مین غلط لکھی ہوی ہے کیونکہ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ کبھی کوئی شے انکی معرفت خرید نہین ہوئی سالم اور یشونت راؤ دو معتمد ملازم گیکواڑ کے ہین اور نہین دونونکی معرفت ملازمان رزیڈنسی کو روپیہ دیا گیا - گیکواڑ کا پرایویٹ سکرٹری دامودر پنتھ بیان کرتا ہے کہ ملازمان رزیڈنسی کو اسیطرح سے روپیہ دیا جاتا تھا یہ بات بھی صحیح ہے کہ اگر اس گواہ یعنے دامودر پنتھ پر گمان بد ہو تو عجب نہین مگر اسبارے مین ویسا ہی بیان کرتا ہے جیسا کہ ان کاغذات کے مشاہدے سے پایا جاتا ہے وراے اس کے اس بیان کی کوئی تردید نہین کرتا اگر بیان اسکا دروغ یا غلط ہوتا تو بہ آسانی تردید ہوسکتی تھی -

دفعہ ۱۸۔ اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ اور شہادت سے بھی کچھ تعلق پایا جاتا ہے یا نہین اور اگر پایا جاتا ہے تو اون دو بڑی وجوہ سے جنکا ذکر پہلے ہو چکا کیا تعلق ہے۔ یعنے کیا گیکواڑ خفیہ ملازمان رزیڈنسی سے گفتگو کرتا تھا اور روپیہ اوسنے اس غرض سے دیا ہے اور دوسرے یہ کہ راؤجی اور نرسو کے خاص ذریعے سے کرنل فیر صاحب کو زہر دیا گیا بلاشک راؤجی اور نرسو نے خود شہادت دی اون کے بیان سے زہر خورانی ثابت ہو گئی اور گیکواڑ کی رشوت دینی ملازمان رزیڈنسی کو اس غرض سے کہ وہ کرنل فیر صاحب کے دل کو مہاراجہ کی طرف سے نرم رکھین آخر اطلاع پاتے پاتے کرنل فیر صاحب کی جان پر نوبت پہونچی اگر یہ بات ایسی نہین ہے تو راؤجی اور نرسو نے بہت بڑا جعل کیا اور جھوٹ کے پتلے کو گڑھ کے خوب آراستہ اور پیراستہ کیا۔

دفعہ ۱۹۔ کوئی وجہ ان گواہون کے بیانات کی یقین نہ کیے جانے کی نہین ہے لوگ کہتے ہین کہ جسنے یہ جرم کیا وہ شریک جرم ہے اور ان لوگون کی شہادت سے بھی ظاہر ہے کہ یہ بڑے بدذات ہین کہ جنھون نے اپنے مہربان مالک کی جان لینے کی فکر کی اور ایک بے قصور اپنے ہمفرقہ کو ملزم کرنے سے پرہیز نہین کیا۔

یہ امر صحیح ہے کہ ایسے بیان سے انکی شہادت پر بہت بڑا شک آگیا اور جن لوگون کو اونکی شہادت پر غور کرنا مناسب آیا وہ غور کرینگے لیکن ملحوظ رہے کہ خاص براہ راست شہادت بڑے بڑے کامون مین شریک جرم اشخاص سے ملا کرتی ہے۔

اگر اس شہادت سے اسبات پر انکار کیا جاوے کہ وہ کس شخص نے دی یعنے شریک جرم نے جو لائق اعتبار نہین تو ایسا انکار خلاف عقل ہے اور قاعدہ عام کے برعکس اور اکثر صحیح دریافت نہین ہوتا ایسی شہادت کے لیے لازم ہے کہ محک امتحان پر بخوبی آزمایش کیجاوے تا راست و دروغ دونون علیحدہ علیحدہ نظر آوین۔

دفعہ ۲۰۔ اس تمام مقدمے مین اس امر پر خیال کرنا چاہیے کہ چند باتین جو ثابت ہو گئی ہین اونکا سمجھنا لازم ہے۔ جب ہمکو یہ نظر آتا ہے کہ خفیہ کارروائی ایک طرف ہو رہی ہے اور علانیہ ایک طرف تو خیال ہوسکتا ہے کہ یہ وہی شخص خفیہ اور علانیہ کارروائی کرتے ہین

اسکو کسیطرح وضاحت کے ساتھہ دلنشین کر دینا چاہیے لہذا گورنمنٹ انڈیا امور مندرجہ ذیل قرار دیتی ہے۔

(الف) بیانات گواہون کے قابل تسلیم اور اعتبار کے ہین۔

(ب) جو حالات اونہون نے بیان کیے وہ مطابق اون کے ہین۔

(ج) کیا یہ حالات ایک دوسرے کے بیان سے امورات خاص مین مطابق ہین۔

(د) جب یہ لوگ حالات ظاہری بیان کرتے ہین تو کیا اون کے بیان مین تطبیق ہو سکتی ہے۔ اور جو کچھہ اوھون نے بیان کیا وہ ایک کلام دوسرے سے مطابق ہے۔ جو اور اونکے گواہی لوگون نے دی کیا ان لوگون کی شہادت سے اونکی گواہی مطابق ہے۔

(ہ) کیا ان گواہون کو اس حال کے بیان کرنے مین کچھہ فایدہ ہے جو اوھون نے بیان کیا۔

(و) کیا یہ بات کسی صورت سے ظاہر ہو سکتی ہے کہ آپسمین ایک دوسرے سے سازش ہوئی ہے۔

(ز) کیا یہ بات ظاہر کی گئی ہے اور ممکن ہے کہ انکو کسی حاکم نے تعلیم کیا ہے۔

(ح) جب ان لوگون نے سوالات اظہار مین کیے جاتے تھے تو اونکی ایسی حالت تھی کہ جیسے سچا شخص بولتا ہے یا خلاف اوس کے تھی۔

(ط) کیا انکی شہادت کی تردید فریق ماخوذ کی طرف سے صاف صاف اور یگانہ طور سے ہوئی یا نہین۔

دفعہ ۱۲۔ (الف) کوئی امر غیر ممکن نہین ہے کہ بیانات ان گواہون کے یقین نہ کیے جاوین اور جب دو امر مذکورہ بالا ثابت ہو گئے تو کچھہ زیادہ شہادت کی ضرورت نہین ہے تھوڑی گواہی پر حصر ہو سکتا ہے شاید لوگ جانینگے کہ جب گیکواڑ نے راوجی کو موافق کر لیا تھا تو اونکو نرسو کے شریک کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ پس اس صورت مین اُنھون نے ایک شریک جرم کو اور بڑھایا یہ ممکن تھا کہ گیکواڑ علاوہ اسکے اور تدابیر کرتے اس بات کا دریافت کرنا نہایت مشکل ہے کہ گیکواڑ نے ایسی کارروائی کیون کی اسکا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ راوجی سرکاری کیمپ مین رہتا تھا اور نرسو شہر مین

رہتا تھا نرسو گیکواڑ کے یہان سے خبرین بخوبی لا سکتا تھا اور بہ احتیاط تمام راوجی کے پاس پہونچا سکتا تھا۔ ورائے اوس کے نرسو راوجی کا افسر تھا اور ہر وقت کرنل صاحب کی اردلی مین برآمدے مین رہتا تھا لہذا صاف ظاہر ہے کہ اگر نرسو جمعدار نہ ملا لیا جاتا تو راوجی کو پکڑے جانے کا بڑا خوف تھا۔

دفعہ ۲۲۔ (ب) گورنمنٹ انڈیا کے نزدیک ان بیانات کے ملاحظے سے کسیطرح کا فرق نہین پایا جاتا ہے۔

گواہون کے بیان کو اول سے آخر تک درمیان مین بہت فاصلہ ہو گیا تھا اور اون کے بیان مین کہین لغزش نہین ہوئی۔ اور ایک نہایت لائق بیرسٹر نے اظہارات کے وقت ایسے سخت سوالات کیے تھے ہرچند کہ ان سے خوب خوب سوالات ہوے مگر بیان اول مین ذرا بھی فرق نہین آیا۔

تواریخ وقوع مین البتہ اختلاف ہے کیونکہ یہ امر صاف ظاہر ہے اور ارباب دانش بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ ناخواندہ جاہل آدمی کو خاص وقت اور تاریخ کا یاد رہنا مشکل ہے۔ راوجی کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ وہ اپنی حرکت ناشائستہ پر بہت افسوس کرتا تھا سو یہ بات کچھ تعجب کی نہین ہے کہ مقدمہ سنگین مین ابتدا اً ایسے خیالات ہوا کرتے ہین۔ بعض بعض بیان راوجی کے مبہم ہین مثلاً شیشی کا حال جو اوسنے بیان کیا مگر ایسے بیان سے اوس کے بیان اول مین کچھ فرق نہین آیا یعنی اوس بیان مین کہ جیسے گیکواڑ سے گفتگو ہونا اور روپیہ کا پانا اور اشخاص موجودہ کا ذکر اور ترغیب گیکواڑ کے واسطے زہر خورانی کرنل فیر صاحب کے اور پہونچنا پوڑیہ زہر کی اوس کے پاس اور ۹۔ نومبر کو جو تلچھٹ گلاس شربت کرنل فیر صاحب مین نکلی یہ سب ابتدائی تقریر کے موافق رہی اور مکرر بیان مین کہین بھی ذرا لغزش نہین ہوئی اور تینون ممبران کمیشن نے اپنی جداگانہ رپورٹ مین بھی کہین اسکا ذکر نہین کیا کہ کسی گواہ نے اپنی اختلاف بیانی کی ہو۔

دفعہ ۲۳۔ (ج) امورات خاص مین شہادت ان دونون گواہون کی متفق اللفظ ہے اور خفیف باتون مین اختلاف ہے یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ آپسمین ان دونون نے

سازش کرلی ہو اگر انکی اختلاف بیانی ہوتی تو ہان البتہ یہ کہا جاتا کہ انھون نے سازش کی ہو گی اختلاف صرف تاریخون مین ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ گیکواڑ کے پاس کبھی دفعہ ستے اور اوس مقام پر بھی فرق پایا گیا کہ جس کام کو دوسرے شخص نے کیا ہے گورنمنٹ انڈیا کی راے تینون ممبران کمیشن کی راے سے مطابق ہے جسکو اونھون نے دفعات ۲۴۳ و ۲۴۴ مین بیان کیا ہے - یعنے وہ لکھتے ہین کہ جو تفاوت بیان راوجی اور نرسو مین ہے اوس سے یہ ظاہر نہین ہوتا کہ انکا بیان غلط ہے بلکہ صحت کا اطلاق کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ گواہون مین باخود ناکوئی سازش نہین ہوئی نہ پولیس نے کچھ اونکو تعلیم کیا ہے -

دفعہ ۲۴۴ - (د) گورنمنٹ انڈیا ان لوگون کے بیان مین بہت سی مطابقت پاتی ہے اور جو امور ظاہری ہین اور شہادتین گذری ہین وہ سب یکسان ہین اگر ان لوگون کا بیان صحیح نہوتا تو ہرگز مطابقت نہوتی -

جس کمرے اور جس محل مین وہ گئے تھے اور گیکواڑ سے گفتگو ہوئی تھی گواہ اوسکو بہ صحت بیان کرتے ہین اور یہ ذکر کہ پانسو روپیے راوجی کو دیے گئے تھے یہ بھی درست ہے - اسکی تصدیق مسمی جگا اور کر بھائی سے جو ہمراہ راوجی وغیرہ کے گئے تھے ہوتی ہے اور جو چھٹی پیش ہوئی اوس سے بھی صداقت ہوئی کہ راوجی اور نرسو نے خبرین مہاراجہ کو پہونچائین سواے جگا اور ولپت کے شہادت ایک دوسرے سے مطابق ہے اور یہ لوگ اوس کے روپیے کے وصول کی صورت بھی بیان کرتے ہین اس سے بھی راوجی کی نسبت روپیے کا پانا ثابت ہوتا ہے کہ یہ مسرف ہے تاوقتیکہ آمدنی کثیر ہاتھہ نہ آوے کیونکر صدہا روپیہ خرچ کر سکتا ہے - اور ایسے اسراف کی وجہ سے لوگون کو گمان ہوا تھا اور اوسی باعث سے یہ گرفتار بھی ہوا -

دفعہ ۲۴۵ - ایک شہادت ظاہری مطول جسکا بیان مشرح ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے ۹ - نومبر کو جب کرنل صاحب کے ملازمون سے تحقیقات کی گئی تھی تو راوجی کی چپراس لے لی گئی تھی اور ایک کمرے مین لٹکا دی تھی - ۱۵ - دسمبر کو چپراس مذکور ایک

اور شخص مسمی بھوٹور کو دی گئی اوس وقت کسیکو یہ خیال نتھا کہ راوجی کوئی قصہ بیان کرین گے یا کچھ بھی نہ کہین گے راوجی ۲۲۔ دسمبر کو گرفتار ہوا اور ۲۴۔ اور ۲۵۔ کو ظہار اوسکے لیے گئے۔ اکبر علی افسر سراغی پولیس بمبئی وہان موجود تھا اوسنے اپنے دل مین تصور کیا کہ راوجی جن پوڑیون کا اظہار کرتا ہے شاید اسکا کچھ نشان ملے اس لیے اوسنے راوجی سے پوچھا کہ تم پوڑیا کہان رکھتے تھے راوجی نے بیان کیا کہ مین اپنی پیٹی مین رکھتا تھا اس اظہار سے بھوٹور طلب ہوا جو چپراس اور پیٹی پہنے ہوے تھا یہ چپراس ۱۵۔ دسمبر سے اس کے پاس تھی بھوٹور مذکور سے اکبر علی نے چپراس لی اور راوجی سے پوچھا کہ تم پوڑیان کہان رکھتے تھے راوجی نے ٹھکانا بتایا اکبر علی کو ڈھونڈھنے سے ایک پوڑیا کاغذ کی ٹکڑے سے بندھی ہوئی ملی۔ اوسنے فورًا مسٹر سوٹر صاحب کمشنر پولیس کو جو دوسرے کمرے مین تھے بلایا۔

صاحب ممدوح نے پوڑیا کاغذ کی نکالی اور کھول کر دیکھا اوسمین کوئی شے سفید سی ہوئی تھی امتحان سے معلوم ہوا کہ یہ سنکھیا تھی۔

ڈاکٹر گری صاحب لکھتے ہین کہ اسکی کئی قسم ہین مگر یہ سنکھیا اوسی قسم کی ہے جیسی کرنل فیر صاحب کو شربت مین دی گئی۔

دفعہ ۲۶۔ راوجی نے اسوقت تک کوئی ذکر اسکا نہین کیا تھا کہ منجملہ اون پوڑیون کے کوئی پوڑیا باقی ہے اوسنے بیان کیا تھا کہ مجھکو دو مرتبہ پوڑیان ملی تھین۔

اول مرتبہ تو دو پوڑیان ملین اور دوسری مرتبہ ایک پوڑیا ملی۔ دوسری مرتبہ کی ایک پوڑیا ۹۔ نومبر کو صاحب کے شربت مین ڈالدی۔ اور وہ دونون پوڑیان سابق کی دو تین مرتبہ کرکے شربت مین ملا کر قبل ۹۔ نومبر کے دے چکا تھا جب پیٹی اوسنے اپنی دیکھی تو یاد آیا کہ مین نے سب پوڑیان نہین ڈالی تہین کچھ بچ رہا تھا۔

اسکو بہ تشریح روبروے کمیشن کے اسنے بیان کیا۔

دفعہ ۲۷۔ کونسل گیکواڑ نے اس امر کا ثبوت چاہا کہ اسمین پولیس کی سازش ہے لیکن گیکواڑ کے مفید مطلب کوئی شہادت اسبارے مین نہین ہوئی پولیس کو کیا غرض تھی۔

باوجود بیان راوجی کے جو کہتا ہے کہ مین نے پوڑیان صرف کر ڈالین اور پوڑیا پگڑی مین رکھ لی۔ اور یہ بھی ضرور تھا کہ صرف سنکھیا ہوتی یا پسا ہوا ہیرا بھی۔ اور کیونکر یہ وہی سنکھیا ہم پہونچاتے جو کرنل فیر صاحب کو دی گئی تھی اور وہ پہنچ تک کیونکر پہونچی جو ۵ ا۔ دسمبر سے بھوؤ کے قبضے مین تھی پہلے ان سب امور کا ثبوت لازم پولیس کی سازش تصور کرنا لازم تھی۔

دفعہ ۸ ۷۔ (ہ) ایسے بیانات سے جو گواہون نے بیان کیے ہین کیا فایدہ ہے یہ کسینے بیان نہین کیا کہ ان گواہون سے اور گیکواڑ سے کچھ عداوت تھی یا اوسکی خرابی مین انکا فایدہ تھا۔ صحیح ہے کہ راوجی سے وعدہ کیا تھا کہ اگر راست راست کیفیت اس مقدمے کی بیان کرے گا تو جرم اوسکا معاف ہوگا یہ درست ہے کہ راست بیان کرنے مین راوجی کا فایدہ بہ نسبت غلط بیانی کے تھا اگر ذرا بھی اسکے بیان مین لغزش یا غلطی ہوتی تو جن لوگون کا اسنے نام لیا تھا ضرور وہ لوگ اپنی براوت کے واسطے تردید اس کے کلام کی کرتے۔

نرسو نے اپنی جان سے ہاتھ دہو کر اظہار دیے تھے۔ اوس سے کہدیا گیا تھا کہ تمہارا قصور معاف نہوگا پس یہ بات دریافت ہوسکتی ہے کہ اگر اونھون نے غلط بیان کیا تو اپنے ہی لیے برا کیا۔ کیونکہ ان مین سے ایک شخص کو امید معافی کی نتھی۔

دفعہ ۹ ۷۔ لوگ یہ کہہ سکتے ہین کہ کرنل فیر صاحب سے جو عناد گیکواڑ کو تھا ملازمان ریذیڈنسی کو معلوم ہوگا اور راوجی اور نرسو یہ سمجھے ہون گے کہ اگر ہم گیکواڑ کو ماخوذ کرینگے تو کرنل فیر صاحب ہم سے خوش ہون گے۔ لیکن اس امر پر لحاظ کرنا چاہیے کہ گیکواڑ کے ماخوذ ہونے سے پہلے کرنل صاحب ریذیڈنٹی بڑودے سے تبدیل ہوگئے تھے جب صاحب موصوف عہدہ ریذیڈنٹی بڑودے سے تبدیل ہوگئے تھے تو ایسے اظہارات کے دینے سے انکو کو بہ نسبت خوشنودی مہاراجہ کے کیا فائدہ متصور تھا۔ ان وجوہات سے صاف ظاہر ہے کہ ان لوگون نے جو اقبال کیا اوسمین کچھ سازش ایک ... درست نتھی۔

جب ان لوگون کو معلوم ہوا کہ پولیس نے ... تحقیقات کرنا شروع کی تو اوسوقت

پر اونکو مناسب معلوم ہوا کہ اپنے تئین پولیس کے سپرد کرین اور جو کچھ جانتے ہین اوسکو راست راست بیان کردین -

دفعہ ۳۰ - (ہ) یہ بیان کہ آپسمین سازش ہوئی ہے شہادت عام اور خاص سے تردید کیا گیا ہے اگر یہ اظہار اون کے جن کے باب مین راوجی اور نرسو سے مشورہ ہو گیا خیالی تھے تو ہرگز یقین نہین آتا کہ جب ایک شخص لائق بیرسٹر گیکواڑ نے انہین اظہارات کے سوال کیے تو اوس کے بیان مین کچھ فتور نہین آیا اور ذرا بھی اختلاف نہوا -

یہ سوالات اظہار مین بطور مناسب ہوے اگر سر مو اسمین غلطی یا دروغ بیانی ہوتی تو ضرور پردہ فریب کا کھل جاتا اور کوئی بناوٹ کام نہ آتی اور مطابقت کسی معاملے مین ہرگز نہوتی ہان صرف اتنا ہی اختلاف ہے جیسا کہ ایک صحیح حال کو دنئل آدمی بیان کرین - گورنمنٹ انڈیا نے اسکو پہلے ہی خیال کر لیا ہے کہ اسمین اوسیقدر اختلاف ہے کہ جیسا صحیح معاملات مین مختلف گواہون کے بیان ہوا کرتے ہین راوجی اور نرسو ۲۲ - دسمبر سے علیحدہ کر دیے گئے تھے ایک کے بیان کی دوسرے کو اصلا خبر نتھی - اور جب نرسو راوجی کے روبرو ۲۳ - دسمبر کو آیا تو راوجی نے نرسو کے سامنے کہا کہ ہمنے گلے گلے پانی مین سب قبول دیا -

دفعہ ۳۱ - (ز) شاید کسیکو یہ گمان ہوا کہ یہ بیان راوجی اور نرسو کا کسی افسر پولیس کی تعلیم سے ہوا ہے چنانچہ ایسے دلائل گیکواڑ کے وکلا کی طرف سے پیش ہوے کہ نسلیان گیکواڑ پولیس کی کارروائی مین دھبہ لگاتے ہین - (رسوٹر صاحب سے کر ادنی ملازم پولیس تک) بلکہ وہ لکھتے ہین کہ پولیس نے تشدد کیا اور یہ بھی لکھتے ہین کہ کل شہادت پولیس کی بنائی ہوئی ہے وجہ اسکی یہ تھی کہ ہیم چند ایک گواہ جو بباعث خرید ہونے ہیرے کے طلب ہوا تھا اوسنے بیان کیا کہ مجھہ سے زبردستی شہادت لی گئی یہ گواہ وہ تھا کہ جو حوالات مین نہین گیا تھا اوسنے جو شہادت روبروے کمیشن کے دی اوس سے اپنی شہادت اول کی تردید کی اور بیان کیا کہ مجھہ سے سختی کرکے گجانند وٹل نے شہادت دلوائی - اس گواہ کے باب مین ہر سہ ممبران کمیشن نے ایک ہی راے لکھی ہے یعنے وہ لکھتے ہین کہ

اس شخص کی شہادت مین اختلاف بیان بالکل نہین پایا جاتا لہذا گواہی ایسے شخص
کی قابل لحاظ نہین ہے ممبران کمیشن کے روبرو اس شخص نے اپنے دستخط سے انکار کیا
اور شناخت نہ کرسکا بلکہ یہ دروغ بیانی کہ ہندوستانی زبان مین جانتا ہی نہین ہر سہ
ممبران مذکور اسپر تشدد ہونے کا انکار نہین کرتے ہین - ممبران کمیشن کی رای سے خاص مین
گورنمنٹ بھی تسلیم کرتی ہے -
یہان توضیح اس امر کی مناسب ہے کہ اول اظہار گجانند وتل نے نہین دیے تھے بلکہ
مسٹر سوٹر صاحب نے دیے تھے اور دو روز کے بعد ہیم چند نے روبرو سر لویس پیلی صاحب
کے دستخط اپنے کیے تھے - اونسے ان دونون صاحبون کے روبرو اوسوقت تشدد پولیس
کا بیان نہین کیا ورنہ اوسیوقت سر لویس پیلی صاحب اوس کے طرفدار ہوجاتے اور
گجانند کے پنجہ سے اوسکو رہائی دلاتے -
اسبات پر لحاظ کرنے سے اور دیگر اختلاف بیانی اسکی سے جسمین یہ بالکل براوت اپنی
چاہتا ہے گورنمنٹ انڈیا کے نزدیک اظہارات اس کے قابل سماعت نہین ہین -
دفعہ ۲۳ - جب شہادت ہیم چند کی بالاے طاق رکھدی گئی توکوئی ایسی شہادت
باقی نہین رہی کہ جس سے پولیس کی تعلیم اور سازش پایا جاوے اونکو کیا غرض تھی کہ
اس مقدمہ کو ایسا گڑہتے اور راؤجی اور نرسو کو سکھلاتے اور گواہون کو آراستہ
کرتے سمجھ مین نہین آتا کیونکہ یہ اتہام اونپر لگایا گیا اونکو ہرگز اس امر کا خیال نہوگا
کہ اگر ہم ایسی سازش اور بناوٹ کرینگے تو سرکار برٹش ہمسے خوش ہوگی -
مسٹر سوٹر صاحب - اکبر علی - عبد العلی - اور گجانند وتل - ملک بمبئی کے معزز اور
نامور ہین ہرچند مسٹر بلین ٹائن صاحب کو لوگون نے ترغیب دی تھی کہ گجانند کے مقدمہ
مین بخوبی گفتگو کرین لیکن وہ اس ارادے مین کامیاب نہوے یہ جملہ ملازمان پولیس
حسب الحکم سر لویس پیلی صاحب کے کارروائی کرتے تھے اگر کچھ بھی بدکرداری انکی
صاحب ممدوح کو معلوم ہوتی توہ خود ہی انکی اچھی طرح خبرگیری کرتے جب سے نرسو
گرفتار ہوا تھا وہ فوج کے گاردمین مقید تھا نہ گارد پولیس کی حراست مین کسی

شہادت سے یہ بات ظاہر نہین ہے کہ اہالیان پولیس اوس کے پاس جا سکتے تھے اور اوسکو تعلیم کر سکتے تھے اسحالت مین گورنمنٹ انڈیا کے ذہن مین یہ آتا ہے کہ راوجی اور نرسو نے جو بیانات کیے اوسکو پولیس نے نہین بنایا تھا گورنمنٹ انڈیا کی راے جناب ایڈوکیٹ جنرل بمبئی کی راے کے مطابق ہے۔

اور جو مسٹر بلین ٹائن صاحب نے پولیس کے باب مین گفتگو کی وہ محض فضول تھی اور ایک قوی دلیل یہ ہے کہ جس مقدمے کی وہ تردید کر رہے تھے وہ خود ہی نہایت کمزور تھا دفعہ ۳۳۔ (ح)۔ حالت ان آدمیون کی اظہار کے وقت ایسی تھی کہ جس بالکل احتمال دروغ بیانی کا نتھا بلکہ کونسل گیکواڑ نے بھی کوئی ایسا بیان نہین کیا جو موجب انتشار گواہان کا پایا جاتا بلکہ ان تینون کمشنرون نے بھی ایک ہی رپورٹ پر دستخط کیے ہین اور وہ تحریر کرتے ہین کہ نرسو نے صحیح صحیح بیان کیا اور اپنی حرکت کا وہ بہت قائل تھا۔ سر دنکر راو جو اوسی کے ہم مذہب ہین اونھون نے نرسو سے جو سوال کیے اوس سے بھی معلوم ہوا کہ حقیقت مین یہ سچ بیان کرتا ہے نہایت طرح سے سر دنکر راو نے اوسکو سخت پکڑا مگر کہین لغزش نہ دیکھی اور اوسکو اپنے اول بیان پر ثابت قدم پایا گورنمنٹ جواب و سوال بجنسہ درج ذیل کرتی ہے۔

سوال سر دنکر راو۔ تم ملازم چونتیس ۳۴ برس کے ہو کیا تم مہاراجہ کے پاس قبل ان تینو ہونے کمیشن کے اکثر جایا کرتے تھے۔

جواب۔ جب سے کہ اول کمیشن جمع ہوئی اوسوقت سے مین جاتا تھا اور اس سے پہلے کبھی نہین گیا۔ کھانڈے راو کے پاس مین کبھی نہین جاتا تھا صرف صاحب کے ہمراہ کچہری مین جاتا تھا۔ س۔ جب مہاراجہ نے تمکو واسطے زہر خورانی کے ترغیب دی تو تم جانتے ہوگے۔ یہ بہت بری بات ہے تمنے اپنے عیال و اطفال کے لیے کوئی بندوبست گذارے کا کیا۔ ج۔ مین نے کچھ نہین کیا تھا۔

سر ایڈوکیٹ جنرل نے کہا ترجمہ درست نہین ہوتا اونھون نے کہا کہ گواہ نے یہ بھی کہا تھا کہ صرف زبانی میرا اطمینان کیا تھا۔ س۔ کسیکو زہر دینا بہت بری بات ہے

کیا کوئی شخص دس بارہ شخصون کے روبرو ایسا امر کرتا - ج - دس بارہ آدمی تھے
وہ ہم لوگ تھے اور وہ ملازم مہاراجہ کے تھے - س - جو سنکھیا تمکو دی گئی وہ مقدار مین
کم تھی یا زیادہ تھی - اور یہ کیا زہر مین مرتبہ دیا گیا - ج - مین نے اپنی تمام عمر مین کسیکو
زہر نہین دیا تھا ایک پوڑیا مجھکو دی گئی تھی اور یہ کہا تھا کہ راوجی کو دے دینا مجھ سے
یہ نہین کہا تھا کہ کس قدر دیجاوے - راوجی کو ہدایت ہوئی ہوگی - س - وہ کون سے
ملازم تھے جنھون نے کہا تھا کہ فیضو پر اہتمام کرنا چاہیے - ج - کسینے نہین کہا تھا - تو کون
نے فیضو کا نام لیا مین نے بھی اوسی کا نام لکھوا دیا - س - کن کن اشخاص سے فیضو کا
نام لیا تھا - ج - عبد اللہ - پیدارو - اور حمال - اسیطرح پانچ چھ شخصون نے نام لیے تھے
س - جب مہاراجہ سے اول تمھاری ملاقات ہوئی تھی تو مہاراجہ جانتے تھے کہ تم بد ذات ہو
مگر ایسے نازک معاملے مین تمھارا کیونکر اونھون نے اعتبار کیا - ج - راوجی سالم اور یشونت راؤ
نے میری طرف سے مہاراجہ کا اطمینان کر دیا تھا - س - کیا تم ہندو ہو - ج - ہان -
س - تمھاری قوم کیا ہے - ج - تلنگن کماٹی - س - تم پولیس سے ڈرتے ہو - ج -
کیون کیا وجہ میرے خوف کی جب کہ مین سچ بیان کرتا ہون - س - تم خود جانتے ہو کہ مین
مجرم ہون - ج - ہان میری بدقسمتی ہے - مین بھی شریک جرم ہون - س - اگر تمکو
سرکار معاف کر دے تو بھی تم خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہوگے ج - کچھ معافی کی وجہ
سے مین سچ نہین کہتا ہون خواہ سرکار معاف کرے یا نہ کرے مین سچ ہی بیان کرونگا
اور اب بھی سچ ہی کہہ رہا ہون -

صاحب پریسیڈنٹ بولے کہ سر ڈنکر راؤ کا سوال تھا کہ اگر سرکار تمکو معاف کر دے تو
تم اس سے بڑھ کر سچ بولو اسپر مترجم نے ترجمہ کرکے گواہ کو سنایا - اسپر گواہ نے کہا کہ
جو مین نے کہا سب سچ ہے - اس سے زیادہ بڑھ کر کیا سچ کہون گا سرکار چاہے مجھکو
مار ڈالے یا چھوڑ دے -

سوال سر ڈنکر راؤ - تمنے ایک شخص کے پاس ۴ - ۳ - سال ملازمی کی اب تمنے اوسکے
ساتھ برائی کی تم اپنا بیان ایسا کرو کہ گویا خدا کے سامنے کہہ رہے ہو جو کچھ تمکو کہنا ہو صاف

اور سچ کہو کچھ خوف نہ کرو سچ - جو کچھ مجھکو کہنا تھا وہ مین نے بلا خوف سچ سچ کہا -
صاحب پریسیڈنٹ بولے کہ کیا تم خدا کے سامنے سچ کہتے ہو - مترجم نے ترجمہ کر کے گواہ کو
سنایا - گواہ نے کہا کہ روبرو خدا کے مین کہتا ہون کہ مین نے جو کچھ بیان کیا اور جہانتک
میرے علم و یقین مین تھا وہ سب سچ تھا - اور اس بیان مین ذرا بھی مین نے دروغ
نہین کہا - اس بیان پر گواہی ختم ہوئی اور گواہ بٹھایا گیا -

دفعہ ۴۳ - (ط) اب یہ بات استفسار طلب ہے کہ ان لوگون کی شہادت کی گیکواڑ
کی طرف سے کیونکر تردید ہوئی - جواب اسکا یہ ہے کہ مشیران ملھرراو کو مناسب معلوم ہوا کہ
گواہان کے بیانات مین جو جابجا اختلاف ہے یا تاریخین بھی خلاف ہین اونپر انگشت نمائی
کیجاے اور ملازمان گورنمنٹ پر تہمت رکھی تہ کہ اون آدمیون کو لاتے کہ اگر گیکواڑ کا جرم
غلط تھا تو اوسکی تردید کرتے اور گواہ صفائی کے گذرانتے تاکہ براوت ملھرراو کی ہوتی
اچھی طرح سے توڑ دینہ کر سکے پس صرف نکتہ چینی پر کمر باندہ لی -

حسب بیان راوجی - نرسو - اور آیا امینہ وغیرہ کی مہا ابہ ہم خفیہ گفتگو کا ثبوت ہوا اور روبرو تحت
دو شخص یعنے سالم اور یشونت راو کی موجودگی معلوم ہوئی اور کل معاملات نہین دونوں کی
معرفت ہوا کرتے تھے یہ لوگ بہت بڑے معتمد گیکواڑ کے تھے انکو گیکواڑ نے روپیہ بھی بہت
سا دیا تا کہ خفیہ کارروائی کرین جب یہ لوگ گرفتار کیے گئے تھے تو فوجی گارڈ کی حراست
مین تھے پولیس مین نتھے ایڈوکیٹ جنرل نے بیان کیا اور اون کے بیان کو کسی نے رد
نہین کیا کہ ان لوگون سے اور پولیس سے گفتگو ہوئی تھی مگر وکلاے گیکواڑ جب چاہتے
تھے ان کے پاس جاتے تھے اور وہ خفیہ ان سے باتین کرتے تھے لیکن اونھون نے کچھ
نہین کہا اور گیکواڑ کی طرف ہو کر کوئی شہادت نہین دی جس سے گیکواڑ کی براوت
ہوتی ہو - مشیران گورنمنٹ کو ان لوگون سے زیادہ شہادت لینے کی ضرورت معلوم
ہوئی - گیکواڑ کی اور بات بھی وہ خود راست دروغ جانتے ہون گے اور سالم اور
یشونت راو کی طرف سے بھی اونکو یقین ہوگا کہ وہ تمام مقدمے سے ماہر ہین -
ملھرراو کا بیان ہے کہ ہمنے کوئی تدبیر خفیہ واسطے زہر خورانی کرنل صاحب کے نہین کی

اور سالم اور یشونت راؤ نجوبی اس امر سے واقف ہین اگر ایسا تھا تو یہ لوگ کیون نہ طلب ہوے اور کیون روبرو اظہار ہوے جب سچ سچ بیان کر دیتے تو گیکواڑ کی براءت ہوتی وجہ ان کے طلب نہ کرنے کی کونسل گیکواڑ یہ کہتے ہین کہ گیکواڑ اور اون کے مشیر اس شخص کو شریک و موورد نتیجہ کا نہین کہہ سکتے ہین اس صورت مین انکا حراست مین رہنا اچھا ہے نکلنا اچھا نہین ہے - اگر اس بیان سے یہ غرض ہے کہ پولیس نے کارروائی کی تو یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ گارد فوج کی اور پولیس کی بھی سازش ہے مگر گورنمنٹ انڈیا بلا تکلف یہ کہتی ہے کہ بوجہ نہ طلب کرنے گیکواڑ کے سالم اور یشونت راؤ کو کہ وہ صاف صاف بیان کرین گے اس سے اور بھی تصدیق اس امر کی ہوتی ہے کہ بیان راؤجی اور نرسو کا صحیح تھا اور گیکواڑ کے ذمہ جرم عاید ہوا -

دفعہ ۳۵ - اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ شہادت راؤجی - اور نرسو کو گواہان غیر کی شہادت سے کیا مدد ملتی ہے - اس امر کا لحاظ رہے کہ گیکواڑ اور نرسو وغیرہ کی ملاقات کا ہونا اور دیے جانا روپیے کا ثابت ہے - پس اس سے بڑہ کر کیا شہادت ہو سکتی ہے اس سے راؤجی اور نرسو کی شہادت کو بہت بڑہ کر مدد ملی -

دفعہ ۳۶ - کسیقدر ان لوگون کی شہادت کو آیا امینہ کی شہادت سے مدد ملی ہے جو ایک ناسمجھ اور خوف زدہ گواہ ہے - لیکن اوس کے بیان اور سچائی مین ذرا بھی فرق نہین آسکتی جب آخر مین اسکے اور گیکواڑ کے گفتگو شاید اکتوبر گذشتہ مین ہوئی تھی تو تذکرہ ہوا تھا کہ یہ شریک ہو اور کرنل فیر صاحب کے دل رجوع کرنے مین کوشش کرے - معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت زہر کا تذکرہ نہین کیا گیا تھا مگر یہ بھی صاف نہین ہے کہ آیا امینہ کیونکر سمجھی کہ زہر کا ذکر ہے کیونکہ جب مہراج نے کہا کہ کرنل فیر صاحب کو اگر جادو کی پوڑیا اور کچھ اور اونکے دل رجوع کرنے کے لیے دین تو تم اونکو دے دوگی تو اوسوقت آیا امینہ بالکل ڈر گئی اور اوس نے گیکواڑ کو متنبہ کیا کہ ہرگز کرنل صاحب کی نسبت ایسا ارادہ نہ کرنا ورنہ بہت خرابی مین پڑوگے یہ کہہ کر وہ چلی گئی اور پھر کبھی نہین آئی -

دفعہ ۳۷ - امینہ آیا کے اظہار کی صداقت اوس کے خاوند شیخ عبداللہ نے کی

اوسکا بیان ہے کہ ایمنہ آیا نے مجھسے دوسرے روز کہا کہ گیکواڑ کہتے تھے کہ کیا چیز دیجاے کہ صاحب کا اور میرا دل ایک ہو جاے اور جو فرق آگیا ہے وہ دور ہو جاے اسپر مینے کہا کہ ہرگز صاحب کو کوئی چیز کھانے کو نہ دینا۔

دفعہ ۳۸۔ دمودر پنتھ سکرٹری گیکواڑ کی شہادت فراموش کرنا نہ چاہیے اس گواہ کے بیان کی حالت اچھی نہین ہے کیونکہ وہ شرکت جرم کا اقبال کرتا ہے جو اظہار اسنے دیے بعد معافی وعدے کے دیے اور یہ اظہار اسنے قید سے تنگ آکر اس طور پر دیے تھے۔
ہر سہ ممبران کمیشن نے جنکی رپورٹ متفق علیہ ہے نہایت احتیاط سے دمودر پنتھ کی شہادت کو قلمبند کیا مگر وہ یہ سمجھتے ہین کہ خاص امور مین تطبیق ممکن ہے اور کچھ تفاوت نہین بعد غور کامل کے گورنمنٹ انڈیا تحریر کرتی ہے کہ دمودر پنتھ کی شہادت کی اور گواہون کی گواہی سے صداقت ہوی۔

دفعہ ۳۹۔ اول کاغذ جسپر نشان حرف (زیڈ) کا ہے وہ بلاشک اصلی ہے۔
اوس سے ہویدا ہے کہ ۴۔ اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ع کو دمودر پنتھ کو واسطے کسی خاص کام کے سنکھیا کی خواہش تھی اور اوسکی نسبت دمودر پنتھ کا یہ بیان ہے کہ گیکواڑ کو زہر چاہیے تھا۔ مگر سنکھیا بوجہ نہ ملنے حکم تحریری گیکواڑ کے میسر نہ آئی لیکن اس بیان سے دمودر پنتھ کی صداقت نہین ہوتی جبتک کہ کوئی گواہی اور نہ پہونچے۔

دفعہ ۴۰۔ دوم ناناجی وتل محافظ جواہر خانہ گیکواڑ جو زہر خورانی کرنل فیر صاحب مین ماخوذ نہین ہوتا ہے اوس کے بیان سے معلوم ہوا کہ چند روز قبل از ۲۰۔ اکتوبر الماس کی خواہش تھی یہ کسی ادنی کام کے لیے مطلوب نہ تھے بلکہ ایک دوا کے لیے ضرور تھی کہ پیسے جاتے اونکا بیان ہے کہ مین نے کبھی ایسی راکھ نہین دیکھی تھی۔
یہ بھی ثابت ہے کہ جو بہی کھاتہ گیکواڑ کے بیان تھے وہ بھی مشکوک کر دیے گئے ہین تاکہ کوئی کارروائی پوشیدہ ہو مگر کاغذ حرف (ڈی) سے معلوم ہوا کہ حسابات مشکوک کیے گئے یہ دربارۂ خرید الماس کے ہین اور اسکی شہادت اہنیٹر موساجی برہمن اور ناناجی وتل اور اون کے ماتحت آتمارام سے بھی یہی ثابت ہے کہ الماس خرید کیے گئے لیکن تاہم

الماس کے خریدنے پر اور گواہیون کا ہونا لازم ہے۔

دفعہ ۱۴۔ دموودرپنتھ کی شہادت پیشتر در باب خرید ہونے الماس اور سنکھیا کے لی گئی ہے اس لیے کہ ثبوت اسکا ہر سہ ممبران کمیٹی متفق اللفظ کی رائے پر ہے۔

اونکی رائے ہے کہ شاید سنکھیا خریدی گئی ہو مگر الماس کا خرید کیا جانا ثابت ہو گیا الا گورنمنٹ انڈیا دموودرپنت کی رائے پر اصلا توجہ نہین کرتی ہے کیونکہ گیکواڑ کو سنکھیا یا الماس کا بہم پہونچانا کچھ مشکل امر نتھا۔

دموودرپنتھ نے خود ہی سرکار کے روبرو الماس اور سنکھیا کا خرید کیا جانا بیان کیا گورنمنٹ نے اس غرض سے تحقیقات کی تھی کہ جو جرم گیکواڑ کے ذمہ عاید کیے گئے تھے اگر وہ ثابت ہوگئے تو بلاشک گیکواڑ کے لیے موجب بدنامی اور خرابی کا ہے۔

دفعہ ۲۴۔ گورنمنٹ انڈیا اب مناسب سمجھتی ہے کہ وجوہ مفصل اون ہر سہ ممبران کمیشن کی جنھون نے علیحدہ علیحدہ رپورٹ لکھی ہے کہ جرم گیکواڑ پر ثابت نہین ہے اونکی تقریر اور تحریر کی تشریح کیجاوے۔

دفعہ ۳۴۔ مہاراجہ سیندھیہ کہتے ہین کہ منجملہ متعدد گواہون کے جنکا تعلق اس مقدمے سے نہین ہے صرف تین گواہ راوجی۔ نرسو۔ اور داموودرپنتھ جرائم مذکورہ بالا کی شہادت دیتے ہین اور ان کے بیان مین بھی تناقض و تفاوت ہے شاید مہاراجہ موصوف شہادت اینہ کو بھول گئے۔ جیسے کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ شہادت اینہ کی ضروری ہے اور اوسکی شہادت سے بڑا ثبوت جرم ہوتا ہے گورنمنٹ انڈیا کو نسبت شہادت راوجی نرسو اور داموودرپنتھ کے کچھ تفاوت نہین معلوم ہوتا واللہ اعلم مہاراجہ صاحب کس بیان مین تفاوت جانتے ہین امور خاص مین انکا بیان یکسان ہے یہ بات کہ صرف تین یا چار گواہ ایک خاص جرم پر شہادت دیتے ہین اور سوالات شہادت مین ثابت قدم رہتے ہین تو یہ غرض نہین ہے کہ چونکہ گواہ کم ہین اس لیے انکی شہادت قابل اعتبار نہین ہے۔

دفعہ ۴۴۔ مہاراجہ بعد ازان کہتے ہین کہ شہادت بیدرو اور عبداللہ گواہ کی مفید مطلب مجرم کے ہے گورنمنٹ انڈیا کے نزدیک شہادت عبداللہ کی بھی مفید

گیکواڑ کے نہین ہے اور پیدرو کا گواہ کو راؤجی نے مجرم کیا تھا لیکن اسنے انکار قطعی اس کارروائی سے کیا یہ صرف راؤجی کی ایک بات کو رد کرنا ہے یعنے اپنی شرکت اوس کے ساتھ کچھ بیان نہین کرتا کہ جس سے گیکواڑ ماخوذ ہو اور نہ اوسکی شہادت ایسی ہے کہ جو بموجب براوت گیکواڑ مقصود ہو اور اس شہادت کو راؤجی تصدیق کرتا ہے کہ ملازمان رزیڈنسی گیکواڑ کے یہان آتے جاتے تھے وہ مقر اسبات کا ہے کہ گیکواڑ نے مجھکو روپیے دیے تھے اور یہ روپیے کچھ تیوہار یا شادی مین نہین دیے صرف اس لیے دیے تھے کہ ہمیشہ گیکواڑ کے یہان آتے جاتے لیکن اسنے سالم کے کہنے کو نہ مانا۔

دفعہ ۴۵۔ بعد ازان مہاراجہ کہتے ہین کہ سالم اور یشونت راؤ اور خونلکر گجابا اور نورالدین بوہرہ اور حکیم جو عدالت مین پیش نہین کیے گئے یہ مفید مطلب گیکواڑ تھا ہے مگر حال اوسکا یہ ہے کہ نورالدین بوہرہ ایک عطار ہے۔ دامودر پنتھ کہتا ہے کہ سنکھیا جو کرنل فیر صاحب کو دی گئی وہ اسی کی دکان سے منگائی گئی تھی نورالدین کی بے قصوری اوسکی کرتی تحریر نہین ہے اگر وہ بلایا بھی جاتا تو وہ کہتا کہ منگائی گئی ہے یا انکار کرتا کہ نہین منگائی گئی لیکن پہلے بیان ہوچکا ہے کہ اپنے اظہارات دامودر پنتھ [illegible] نہین ہے اور یہ بیان دامودر پنتھ کا ہے کہ اوسنے سنکھیا نورالدین [illegible] کہین نشان بھی نہین ہے کیونکہ صداقت نہین کی اس لیے نورالدین [illegible] اوس کے نہ بلائے جانے سے صرف اتنی بات ہوئی کہ خریدا جانا سنکھیا کا دکان نورالدین سے ثابت نہوا مگر نورالدین بوہرہ کی عدالت مین حاضر ہونے سے کچھ مقدمہ [illegible]

دفعہ ۴۶۔ اور گواہون کی نسبت دوسری بات ہے۔ قبل ازین تحریر ہوا ہے کہ سالم اور یشونت راؤ گیکواڑ کی طرف سے عدالت مین نہین آئے وجہ ظاہر ہے کہ گیکواڑ نے انکو اسواسطے نہین پیش کیا کہ وہ [illegible] حال جانتے ہین ایسا ہو تو صحیح صحیح مقدمہ کو بیان دیتے اور اسی خیال سے خونلکر گجابا اور حکیم بھی نہین بلائے گئے یہ سب لوگ تیاری زہر مین شریک تھے جو نسبت دامودر پنتھ [illegible] بھی ہی اور وہ لوگ [illegible] اگر دامودر پنتھ نے جھوٹ بیان کیا تھا تو ممکن تھا کہ گیکواڑ ان لوگون کو بلاتے اور

صاف صاف ان سے گواہی دلوا کر شہادت دمودر پنتھ کی تردید کرتے تھے کہ اوسکو جواب
معلوم ہونےکا کبھی موقع ملا یا نہ ملا یا یہ گواہ اوس کے کلام کی تردید کرسکتے ہین یا نہین -
دفعہ ۴۷ - مھاراجہ سیندھیہ کو وقت طلب یہ امر معلوم ہوا کہ تھوڑا تھوڑا زہر کیون
دیا گیا جسمین اس قدر زمانہ صرف ہوا اسکی نسبت بھی ویسا ہی بیان ہو سکتا ہے جیسا کہ
اور باتون کے لیے بیان ہوا یہ تو معلوم ہوا کہ تھوڑا تھوڑا زہر دیا گیا اور نومبر کی ۹ تاریخ
کو زیادہ دیا گیا وراے اسکے راوجی کو خوف تھا کہ اگر یکبارگی زہر دیا جایگا تو جلد تر اوسکا
اثر ظاہر ہوجانے لگا اور پردہ کھل جائے گا اور تھوڑا تھوڑا دینے سے عرصے مین اثر ہوگا
ابتدا ئے زہر خورانی کی محقق نہین ہوئی قرینے سے سمجھا جاتا ہے کہ چھ سات ہفتہ پہلے سے زہر
دینا شروع ہوا جب موقع مناسب پایا تب زہر دیا خود راوجی کے بیان سے معلوم ہوا کہ
دو مرتبہ اوسکو موقع نہین ملا اور اس کام کے لیے اسکو بہت ہوشیار رہنا پڑا -
دفعہ ۴۸ - پھر مھاراجہ لکھتے ہین کہ اسکا ثبوت کچھ نہین ہے کہ تانبا اور الماس اور
سنکھیا خرید کی گئی تھی نہ کوئی کاغذ دستخطی مھاراجہ کا اسبارے مین ہے -
دفعہ ۴۱ و ۴۵ مین بیان ہوچکا ہے کہ ایسی خریداری کا ثبوت کرنا فضول ہے اور
کاغذ کا جواب یہ ہے کہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ ایسا کاغذ مھاراجہ نے لکھا ہو -
گورنمنٹ انڈیا کو کسیطرح سے ایسے تحریری کاغذ کا یقین نہین ہے -
دفعہ ۴۹ - عذرات مھاراجہ جے پور اور سرونکرراؤ نسبت شہادت کے مثل مھاراجہ
سیندھیہ کے ہین اور جو اون سے کسیقدر زیادہ عذر ہین وہ یہ ہین -
دفعہ ۵۰ - مھاراجہ جے پور خیال کرتے ہین کہ راوجی نے بیان کیا کہ مجھکو اور نرسو کو گنگوا
نے ایک ایک لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا اور نرسو بیان کرتا ہے کہ انعام کثیر کا
وعدہ تھا روپیہ کی تعداد نہین بیان کرتا گورنمنٹ انڈیا اس اختلاف کی نسبت یقین
کرتی ہے کہ راوجی اور نرسو کے بیان مین کچھ سازش نہتی -
اصل بات یہ ہے کہ انعام کا وعدہ تھا اور یہ دونون کی شہادت سے ثابت ہے شاید
اتفاق ان دونون کو مختلف سنا دیے گئے ہون یا آپسمین دونون کے سمجھنے مین فرق ہو

کیونکہ سالم اور یشونت راؤ کو بھی شریک اس گفتگو کے تھے یہ ممکن نہین کہ اگر راؤجی
اور نرسو کی سازش ہو گئی ہوتی تو نرسو بھی ایک لاکھ روپیہ کے انعام کا اقرار کرتا نہ
کہ صرف انعام کا اقرار۔

دفعہ ۵۱۔ مہاراجہ جے پور صحیح طور سے ظاہر کرتے ہین کہ جو یاد داشتین دمودر پنتھ کے دفتر
سے آئین اونمین کچھ روپیہ کا ذکر نہین ہے جو واسطے خرید الماس یا سنکھیا وغیرہ کے
دیا گیا ہو۔ اس رقم مین واسطے دعوت برہمنون اور دیگر خیرات کے تصریح ہے اور
ایک کافی شہادت اس امر کی ہے کہ روپیہ ایسے ہی کامون مین صرف ہوا مگر گورنمنٹ انڈیا
یہ نہین کہہ سکتی کہ مہاراجہ کی رائے ایسی کیون ہے کیونکہ کتاب سے ورق جو نکالے گئے
اور چاک کیے گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز کا اخفا منظور تھا جیسا کہ کاغذ حرف
(ق) سے ثابت ہے کتاب کے اوراق تبدیل کیے جانے مین کچھ شک نہین پایا جاتا اور
نہ کوئی شہادت اسکی تردید مین ہے جس برہمن کی نسبت لکھا ہے کہ دسمبر ۱۸۷۴ع مین
تین ہزار چھ سو تیس روپیہ تیرہ آنہ ۶۔ پائی دیا گیا مسمی مذکور طلب ہوا اور عند الاستفسار
مظہر ہوا کہ مجھکو کبھی ایسا روپیہ نہین ملا یہ شخص ایک کاغذ جسپر نشان حرف (ر۔ای)
کا ہے پیش کرتا ہے اور اوسکی رو سے روپیہ پانے کا اقبال کرتا ہے روپیہ حسب
مندرجہ کاغذ مذکور ناناجی وٹھل داروغہ جواہر خانہ گیکواڑ کو دیا گیا اور صیغہ خیرات مین
لکھا گیا تا کہ اخفا اوسکا ہو۔ مہاراجہ جے پور کے نزدیک تحریری مضمون کتاب کا صحیح ہے
اور بیان دامودر پنتھ کا غلط لیکن دربارہ تصدیق بیان دمودر پنتھ کے دفعہ ۴۳۔
مین لکھا گیا ہے۔

دفعہ ۵۲۔ مہاراجہ جے پور کہتے ہین کہ یہ مشہور تھا کہ جو زہر کرنل صاحب کو دیا گیا تھا
اوسمین تانبا بھی تھا لیکن جب اجزا اوسکے علیحدہ کیے گئے تو تانبے کا کہین نشان نہ تھا۔
شہادت مین تانبے کا ذکر یہ تھا بھاؤ پوناکر نے بازاری خبر سن کے کرنل فیر صاحب سے کہا تھا
کہ ایسا ویسا زہر آپ کو دیا گیا۔

دفعہ ۵۳۔ گورنمنٹ انڈیا نہین سمجھتی کہ مہاراجہ جے پور نے کیا خیال کرکے یہ لکھا کہ کوئی

صورت سالم اور ریشونت راؤ سے دریافت کرنے کی تھی کہ اونہون نے روبروے پولیس کے بیان کیا یا نہین اگر کونسل گیکواڑ یا ممبران کمیشن خود بھی کچھ حال دریافت کرنا چاہتے تو افسران پولیس اور دیگر اشخاص اونکی باتون کا جواب دیتے۔

دفعہ ۵۴۔ سر دنکر راؤ دربارہ تفاوت تاریخون کے معترض ہین اور راوجی اور مودر منجھ کے اظہارون کا مقابلہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اختلاف بیانی کی مگر گورنمنٹ انڈیا کے نزدیک کسی مین اختلاف نہین پایا گیا۔

دفعہ ۵۵۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہرچند مہاراجہ سیندہیہ اور سر دنکر راؤ اور ان دونون سے زیادہ مہاراجہ جے پور کی راے کامل ہے مگر گورنمنٹ انڈیا کی راے ہر سہ ممبران کمیشن متفق الراے کے مطابق ہے یہ رپورٹ عمدہ اور منصفانہ لکھی گئی ہے اور قابل اعتبار ہے اسمین لکھا ہے کہ یہ شہادت ایسی نہین ہے کہ جسکا یقین نہو اور کچھ تردید اسکی نہین ہوئی اور گیکواڑ کے کونسلی نے بھی کسی ایجنٹ گیکواڑ کو طلب نہین کیا تاکہ وہ بیقصوری گیکواڑ کی ثابت کرے اور آخر وقت تک کہا کہ ہمارا کام نہین ہے کہ ہم مقدمہ کو طول دین مگر گورنمنٹ انڈیا کو اسبارے مین اور خیال ہے۔ خاص وجہ دریافت طلب اسکی یہ تھی کہ گیکواڑ کو موقع اپنی براءت کرحاصل کرنے کا دیا جاوے گورنمنٹ انڈیا کے نزدیک مناسب تھا کہ کونسلی گیکواڑ کے مقدمے کو قائم کرتے اور شہادت جو خلاف گیکواڑ کے تھی اوسکی تردید کرتے مگر قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اون کے امکان سے وقوع اسکا باہر تھا اور نہ وہ ضرور پیروی اسمین کرتے کونسل گیکواڑ نے یہ بیان کیا مگر تقریر نہین کی کہ شاید دمودر منجھ اور بھاؤ پونا کر اس زہرخورانی کے بانی ہون اسبات کو نہایت احتیاط سے ہر سہ ممبران کمیشن متفق الراے نے چند کلمون سے رد کیا ہے۔

دفعہ ۵۶۔ لہذا گورنمنٹ انڈیا بہ کمال افسوس اور مجبور ہوکر اپنی مستحکم راے بیان کرتی ہے کہ وہ جرائم جو قبل از تحقیقات گیکواڑ پر لگاے گئے تھے بروقت تحقیقات ثابت ہوے اور ملہار راؤ نے فی الواقع راوجی اور نرسو کو زہرخورانی کی ترغیب دی۔ حسب الحکم گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل فقط دستخط۔ سی یو ایچیسن صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند مقام شملہ۔ فارن ڈپارٹمنٹ

رپورٹ ممبران انگریزی

دفعہ ۱۔ سب سے پہلے اون تاریخون کا بیان کرنا پسندیدہ معلوم ہوتا ہے جن مین بعض ضروری واقعات جو اس مقدمے سے متعلق ہین ظہور مین آئے چنانچہ وہ تاریخین حسب تفصیل ذیل ہین۔

کرنل فیر صاحب نے ۱۸۔ ماہ مارچ ۱۸۷۳ء سے عہدہ رزیڈنٹی بڑودے کا کام کرنا شروع کیا تھا جو شکایتین بدانتظامی کی کرنل فیر صاحب رزیڈنٹ نے مہاراجہ گیکواڑ کی بنسبت گورنمنٹ مین کی تھین اونکی تحقیقات کے واسطے شروع نومبر سے ۲۴۔ دسمبر ۱۸۷۳ء تک کمیشن نے اجلاس کیا۔

مہاراجہ گیکواڑ لکشمی بائی سے اپنی شادی کرنے کے واسطے مع کرنل فیر صاحب کے ۲۔ اپریل ۱۸۷۴ء کو مقام نوساری کو گئے اور ۱۰۔ مئی کو واپس آگئے شادی مئی کو ہوئی تھی لکشمی بائی کے ۱۶۔ اکتوبر ۱۸۷۴ء کو ایک لڑکا پیدا ہوا۔

جو خریطہ مہاراجہ گیکواڑ نے حضور ویسراے بہادر کے نام بدرخواست تبدیلی کرنل فیر صاحب کے بھیجا تھا وہ ۲ نومبر ۱۸۷۴ء کا لکھا ہوا تھا۔

جو خریطہ حضور ویسراے بہادر نے مہاراجہ گیکواڑ کے نام مشعر اطلاع تبدیلی کرنل فیر صاحب و تقرر کرنل سر لویس پیلی صاحب کے سی ایس آئی کے بھیجا تھا وہ ۲۵۔ نومبر ۱۸۷۴ء کا لکھا ہوا تھا۔

دفعہ ۲۔ جو شہادت شامل مثل ہے اوس سے ہماری دانست مین یہ بات ثابت ہے کہ ۹۔ نومبر ۱۸۷۴ء کو کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کا اقدام اس طرح پر کیا گیا کہ تھام سفید سنکھیا اور ہیرے کا چورا اوس شربت کے گلاس مین جسکو صاحب موصوف صبح کی ہوا کھانے کے بعد ہمیشہ پیا کرتے تھے ملا دیا گیا کرنل فیر صاحب اوس روز صبح کو سات بجے پانچ منٹ پر واپس آئے اور راوجی حولدار چپراسیون کا اون سے ملا اور اوسنے صاحب کو سلام کیا بعد اسکے کرنل فیر صاحب اوس کمرے مین گئے جسمین اونکا دفتر رہتا تھا۔ اور جہان وہ کپڑے وغیرہ پہنا کرتے تھے یہ ایک چھوٹا سا مکان ہے

اور رزیڈنسی کے خاص مکانات کے متصل واقع ہے جبکہ صاحب موصوف اوس کمرے کے اندر گئے تو اونھون نے حسب معمول شربت کا گلاس ہاتھ دھونے کی تپائی پر رکھا ہوا پایا اور دو یا تین گھونٹ پی کر اونھون نے گلاس کو پھر رکھ دیا بعد اسکے وہ لکھنے کے واسطے بیٹھ گئے اور بیس منٹ یا آدھ گھنٹے مین دفعتہً طبیعت پر اثر معلوم ہوا صاحب موصوف نے اس خیال سے کہ یہ شربت میرے ناموافق ہے اور نیز اس اندیشے سے کہ مبادا اور زیادہ پینے کو اونکا جی چاہے شربت کو دفتر کے کمرے سے باہر برآمدے مین پھینک دیا بہت سا شربت برآمدے مین رہا اور تھوڑا سا بہہ کر برآمدے کے باہر پہونچ گیا جسوقت کرنل فیر صاحب نے پھر اوس گلاس کو ہاتھ دھونے کی تپائی پر رکھا دیکھا تو صاحب ممدوح کا خیال اوس تلچھٹ کے رنگ کی جانب گیا جو گلاس مین باقی رہ گئی تھی اور جسمین سے تھوڑی سی گلاس کے اوپر اتبک رہی تھی - صاحب ممدوح بیان کرتے ہین کہ یہ تلچھٹ سیاہ رنگ کی سی تھی اور جسوقت اونھون نے گلاس کو اوٹھا کر دیکھا تو صاحب موصوف کے دل مین یہ خیال گذرا کہ مجھکو زہر دیا گیا اوسوقت قریب ساڑھے سات بجے تھے کرنل فیر صاحب نے [illegible] رزیڈنسی کے سرجن تھے ایک رقعہ اس مضمون کا لکھا کہ [illegible] آئیے چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف آدھ گھنٹے یا پون گھنٹے مین یا قریب [illegible] صاحب کے مکان پر پہونچے کرنل فیر صاحب نے وہ گلاس جسمین کچھ شربت باقی تھا ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے حوالہ کیا یہ شربت کرنل فیر صاحب کے بیان کے بموجب چاء پینے کے ڈیڑھ یا دو چمچون کے برابر اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے بیان کے بموجب [illegible] کھانے کے ایک چمچہ سے کچھ کم تھا جسوقت ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے گلاس کو ہلایا اور روشنی مین اوسکو دیکھا تو اونکو تلچھٹ مین کچھ جھلی سی معلوم ہوئی اور جبکہ اونھون نے اوسمین تھوڑا سا پانی ملایا تو اونکو تلچھٹ کے چمکتے ہوے اجزا پر رنگت کی جھلک نظر پڑی کرنل فیر صاحب نے اپنی طبیعت کی کیفیت ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے روبرو بیان کی اور ڈاکٹر صاحب موصوف گلاس کو مع باقیماندہ شربت کے

اپنے گھر کو اس امر کی تحقیق کرنے کے واسطے گئے کہ اوس شربت مین کیا چیز ملی ہوئی تھی کرنل فیر صاحب نے بیان کیا ہے کہ جسوقت مین نے شربت چکھا تھا جب سے اوسوقت تک کہ وہ ڈاکٹر سیوڑد صاحب کے حوالہ کیا کوئی آدمی اوسکے پاس تک نہین گیا جو کیفیت کرنل فیر صاحب کو اپنی طبیعت کی معلوم ہوئی تھی۔ اوسکو ایک چھٹی مین لکھکر اوسی روز گیارہ بجے ڈاکٹر سیوڑد صاحب کے پاس بھیجدیا جسکا انتخاب ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

(۱) اگرچہ مین نے اوس شربت سے جو گلاس کے اندر تھا صرف دو یا تین گھونٹ پئے تھے تاہم قریب آدہ گھنٹے کے عرصے مین جیسا کہ مین نے آپ سے بیان کیا تھا مجھکو خلاف معمول معدے مین کچھ شکایت معلوم ہوئی اور اوس کے ساتھ دوران سر اور نگاہ مین چکر معلوم ہوا جس کے باعث سے خیالات مین فتور پیدا ہوا اور نیز منہ مین ایک ناگوار دہات کا سا مزہ معلوم ہونے لگا اور منہ مین فضول تھوک آنے لگا پہلے چند روز سے ہرگز میری یہ کیفیت نہین ہوئی تھی اور مین نے اوسکو کسیقدر نجار سے (جواب بالکل رفع ہوگیا تھا) اور کسیقدر اس خیال سے منسوب کیا کہ جن پھلون کا ہر روز میرے واسطے شربت بنایا جاتا تھا وہ تازہ نہ تھے

کرنل فیر صاحب نے بیان کیا ہے کہ اوس دہات کا ذائقہ تانبے کا سا تھا اور وہ بیان کرتے ہین کہ یہ ذائقہ شربت کے پینے سے جو پیالے کے اوپر بالکل صاف اور جسکا ذائقہ مطلق خراب نہ تھا قریب پون گھنٹہ بعد مجھکو معلوم ہوا۔

دفعہ ۵۳۔ ڈاکٹر سیوڑد صاحب نے اون تدبیرون کو بیان کیا ہے جو پیالہ کی تلچھٹ کے اجزا تحقیق کرنے کے واسطے عمل مین لائے تھے یعنے صاحب موصوف نے قریب ایک ثلث کے تلچھٹ سے کہ جو وزن مین ایک دو گرین کے برابر تھی اور جسکی رنگت زردی مائل بھوری تھی اوسمین تھوڑا سا کوئلہ ملایا اور اوسکو ایک نلی کے اندر رکھکر ایک اسپرٹ لیمپ پر گرم کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ نلی پر دہات کا سا ایک حلقہ بن گیا اور جب صاحب موصوف نے اوس نلی کو پھر گرم کیا تو اونہون نے حلقے کے اوپر اور نیچے کچھ سفید سی

چیز دیکھی جسمین خوردبین سے دیکھنے کے بعد ہشت پہلو بلور کے سے ریزے معلوم ہوے
یہ گواہ بیان کرتا ہے کہ وہ نات کے حلقے اور ہشت پہلو بلور کے ذرون سے سراسر سنکھیا
کا موجود ہونا پایا جاتا ہے اور وہ یہ بیان کرتا ہے کہ وہ اور کسی معدنی زہر سے یہ شکل
پیدا نہین ہو سکتی تلچھٹ مین جھلی کا اوٹھنا بھی اوسی زہر کی علامت ہے۔
باقی تلچھٹ کو جسکا ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے امتحان نہین کیا تھا صاحب موصوف نے
۱۰- نومبر کو ڈاکٹر گری صاحب کیمیکل اینیلایزر گورنمنٹ بمبئی کے پاس بھیجدیا اور
بھاذب کاغذ مین چھان کر اوراوسکو گرمی دے کر بشکل چورے کے کر دیا۔
دفعہ ۴- کوئلے کے ذریعے سے امتحان کرنے سے چند روز بعد جیسا کہ سابق مین ذکر ہوا
ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے اوس شے کے ذریعے سے جو نلی مین باقی رہ گئی تھی ایک مرتبہ
اور امتحان کیا یعنے اونھون نے اوسکو نلی مین سے نکال کر کسیقدر پانی کی سطح پر ڈالدیا
جب کہ بھاری ذرے نیچے بیٹھ گئے تو صاحب موصوف نے بہت جلد اون ذرون کو
باہر پھینکدیا جو اوپر تیرتے تھے صاحب موصوف نے چند مرتبہ یہی عمل کیا اور اوسکے بعد
تلچھٹ کو جمع کر کے شیشہ کے چند ٹکرون پر رکھا جسکو صاحب موصوف نے کمیشن کے روبرو
بھی پیش کیا ان شیشون کو اونھون نے ایک دوربین کے نیچے رکھا اور اوسوقت
معلوم کیا کہ تلچھٹ خاص کر چمکدار بلوری ریزون سے مرکب تھی جسوقت صاحب
موصوف نے ایک خاص شیشہ کا ٹکرا منجملہ اون ٹکرون کے جنپر تلچھٹ رکھی ہوئی تھی ایک
شیشہ پر رکھا تو اوسوقت معلوم ہوا کہ اوسکی سطح کھرچی ہوئی تھی چنانچہ اونھون نے یہی تجربہ
کمیشن کے روبرو کیا اور جسوقت صاف شیشے کا ٹکڑا اوس سے رگڑا گیا جسپر تلچھٹ تھی
تو وہ فوراً کٹ گیا ڈاکٹر سیورڈ صاحب بیان کرتے ہین کہ مین نے تانبے کے واسطے
امتحان نہین کیا تھا بلکہ صرف سنکھیا کے دریافت کرنے کی غرض سے کیا تھا اور تلچھٹ
کا زہر حصہ سنکھیا تھا کچھ ہیرے کا چورا نتھا جو تلچھٹ پیالے کے اندر سے نکلی تھی اوسکو
صاحب موصوف نے وزن نہین کیا تھا۔
دفعہ ۵- جو چورا ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے ۱۰- نومبر کو ڈاکٹر گری صاحب کے پاس

بھیجا تھا اوس کے امتحان کے نتیجہ کے بیان کرنے سے پہلے اون دو پوڑیون کا ذکر بھی کرنا ضرور ہے جو ڈاکٹر صاحب موصوف کے پاس بھیجی گئی تھین اون مین سے پہلی پوڑیا مین اوس برآمدے کے فرش کا کھرچا ہوا چونا ہے جسپین کرنل فیر صاحب نے شربت کو پھینکا تھا کرنل فیر صاحب کی شہادت اور اونکی چٹھی موسومہ ڈاکٹر گری سے واضح ہوتا ہے کہ ڈاکٹر گری صاحب کی راے کے بموجب جسکا اظہار اونہون نے ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کرنل فیر صاحب سے کیا تھا کرنل فیر صاحب نے ۱۵ - نومبر کی صبح کو اپنی موجودگی مین ایک چپراسی سے جس قدر تلچھٹ اوس برآمدے کے فرش پر مل سکی جہان گلاس کا شربت گرا تھا اوس سب کو کھرچوا دیا اور اوسکی ایک پوڑیا باندہ کر کرنل فیر صاحب نے بڑی احتیاط کے ساتھہ ۱۶ - نومبر کو ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجدی دوسری پوڑیا ۲۵ - دسمبر کو مسٹر سوٹر صاحب کمشنر پولیس کی موجودگی مین راوجی کی پیٹی مین ملی جسکو مسٹر سوٹر صاحب اپنے ساتھہ بمبئی کو لے گئے اور ۳۰ - دسمبر کو ڈاکٹر گری صاحب کو حوالہ کر دیا

دفعہ ۲ - ڈاکٹر گری صاحب کیمیکل اینلائزر گورنمنٹ بمبئی کی شہادت کا خلاصہ حسب تفصیل ذیل ہے -

ڈاکٹر صاحب موصوف کے پاس تینون پوڑیان جنکا صدر مین ذکر ہوا ایسی صورت اور ایسے طریقے مین پہونچین جس سے یہ خیال نہین ہوسکتا کہ راستہ مین اون مین کچھہ فریب کیا گیا - پہلی پوڑیا جو ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے اون کے پاس بھیجی تہین اوسمین ڈیڑہ گرین چورا بھورے رنگ کا سا تھا جسمین کچھہ کچھہ چمکتے ہوے ذرے تھے صاحب موصوف نے اوسمین سے تہوڑے سے چورے کو گرمی کے ذریعے سے صاف کیا اور جب خوردبین سے اوسکو دیکھا تو ہشت پہلو بلور کے ذرے معلوم ہوے صاحب موصوف نے اون ذرون کو پانی مین جوش دیا اور اوسمین سے تھوڑا سا پانی لیکر چاندی کا تیزاب امونائٹریٹ اوسمین ملایا تو اوس کے باعث سے ایک زرد رنگ کی شے منجمد ہوئی - تہوڑے سے پانی مین صاحب موصوف نے تانبے کا تیزاب امونیو سلفٹ

ملایا اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ جم کر ایک زردی مائل سبز شے منجمد ہو گئی باقی بچے ہوئے
پانی مین صاحب موصوف نے تیزاب ماری ایٹک ایسڈ ملا کر پھر اوسکو جوش دیا اور
گندہک کی ہایڈروجن گاس کو اوسمین چھوڑا تو اوسکا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ جم کر ایک چمکتی
ہوئی زرد رنگ کی چیز ہو گئی - بعد اس کے ڈاکٹر صاحب موصوف نے اون تینون
منجمد چیزون مین نوسادر ملایا اور وہ سب گل گئین لیکن تیسری منجمد شے کے ایک حصہ
کو رہنے دیا - اوسکو صاحب موصوف نے نہایت تیز ماری ایٹک ایسڈ کے ساتھ ملایا
اور وہ نہین گلی - اس تمام امتحان سے ڈاکٹر گری صاحب کو اس امر کا اطمینان
ہو گیا کہ جو سفید ذرے اس عمل سے حاصل ہوے تھے وہ سفید سنکھیا کے ذرے تھے -
جو جوراڈاکٹر سیورڈ صاحب نے ڈاکٹر گری صاحب کے پاس
بھیجا تھا اوسکا اور طرح پر بھی صاحب موصوف نے امتحان کیا یعنے اونھون نے
تھوڑا سا جوراپانی اور ماری ایٹک ایسڈ کے ساتھ جوش کیا اور جوش کیوقت
دو ٹکڑے صاف تانبے کے اوس کے اندر ڈال دیے چند لمحہ کے بعد تانبہ کے پتر پر بھورے
رنگ کی دہات کے سے ذرے جمع ہو گئے ڈاکٹر صاحب موصوف نے ان تانبے کے پترون
مین سے ایک ٹکڑے کو خشک کر کے ایک نلی مین اوسکو گرم کیا جسکی طرفون پر ہشت پہلو
ذرے بلور کے جمع ہو گئے ان ذرون کی نسبت صاحب موصوف نے وہی عمل کیا جو
سابق مین مذکور ہوا اور اوسکا نتیجہ بھی وہی ہوا -
دفعہ ۷ - جو جوراڈاکٹر سیورڈ صاحب نے ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بہیجا تھا
اوس کے ایک حصہ مین صاحب موصوف نے کوئلا ملا کر بھی دہات کے اجزا کو علیحدہ
کیا اور جس نلی سے اونھون نے یہ امتحان کیا اوسکو مع اوس حلقے کے جو اوسپر بن گیا
تھا اور جسکو وہ سنکھیا کی موجودگی کی علامت بیان کرتے ہین کمیشن کے روبرو پیش کیا
صاحب موصوف نے اس حلقہ کو گرمی نہین دی جس سے وہ سفید سنکھیا ہو جاتا -
دفعہ ۸ - جو چمکتے ہوے ذرے اس جورے مین موجود تھے جو ڈاکٹر سیورڈ صاحب
کے پاس سے آیا تھا اوسکی نسبت ڈاکٹر گری صاحب بیان کرتے ہین کہ مذکورالصدر

تجربون کا اونپر کچھ اثر نہین ہوا اور اونہون نے ایک خوردبین سے اونکو دیکھا
اور اول مرتبہ یہ خیال کیا کہ شاید وہ پسا ہوا شیشہ ہے مگر جب کہ ۱۲- نومبر کو اونہون
نے جاذب کاغذ کے ٹکڑے پر اونکو دیکھا تو خالی آنکھہ کے دیکھنے کے بعد اونھون نے
یہ خیال کیا کہ اتنی چمک کے سبب سے وہ ہیرے کے ذرے تھے صاحب موصوف نے تمام
معمولی تیزابون اور کھارون مین اون کے گلانے کے لیے کوشش کی وہ نہین گلے اور
صاحب موصوف کی یہ راے قرار پائی کہ وہ ہیرے کا چورا تھا یہ تحقیقات اونہون نے اپنی
طرف سے کی تھی کیونکہ ۱۳- نومبر کو اون کے پاس اس مضمون کی کوئی اطلاع نہین آئی
تھی کہ اوس چورے مین شاید ہیرے کا چورا بھی ہوگا-

دفعہ ۹- دوسری پوڑیا جو کرنل فیر صاحب نے کاغذ نمبر (آئی) کے ساتھہ بھیجی تھی
وہ ۱۷- نومبر کو ڈاکٹر گری صاحب کے پاس پہونچی اوس کے اندر ۱۷ گرین مٹی تھی
مگر جب کہ اونھین طریقون سے اوسکا امتحان کیا گیا جو پہلی پوڑیا کی نسبت عمل مین لائے
گئے تھے تو اوسمین سنکھیا اور ریت اور ہیرے کا چورا ثابت ہوا جو پوڑیا ڈاکٹر سیوڑ صاحب
نے بھیجی اوسمین ڈاکٹر گری صاحب کو ایک گرین اور جو کرنل فیر صاحب نے بھیجی تھی
اوسمین سوا گرین کل سوا دو گرین سنکھیا نکلا ڈاکٹر گرے صاحب بیان کرتے ہین کہ اگر
سنکھیا کا اثر ہوجاے تو ڈھائی گرین مین ایک جوان آدمی ہلاک ہوسکتا ہے اور اکثر
صورتون مین اوسکا اثر نصف گھنٹہ سے کر ایک گھنٹہ تک ظاہر ہوتا ہے نہایت معتبر
سند پر یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسان کے جسم پر ہیرے کے چورے کا کوئی مہلک اثر
نہین ہوتا ہے- ڈاکٹر گرے صاحب خیال کرتے ہین کہ تلچھٹ مین جو ایک جھلی سی پیدا ہوگئی
جسکا ذکر ڈاکٹر سیوڑ صاحب نے کیا ہے وہ غالباً گلاس مین سنکھیا کے ہونے کا نتیجہ ہے

دفعہ ۱۰- تیسری پوڑیا جو مسٹر سوٹر صاحب نے ۳۰- دسمبر ۱۸۷۴ع کو بھیجی تھی اوسمین
ڈاکٹر گرے صاحب کو اوسی قسم اور اوسی شکل کی سات گرین سفید سنکھیا ملی تھی جو باقی
دو پوڑیون مین پائی گئی تھی صاحب موصوف نے دوربین کے ذریعے سے ملاحظہ
کرکے دریافت کی تھی-

دفعہ ۱۱۔ جو شخص سنکھیا کے زہر سے بیمار ہوتے ہین اون کے منھہ مین دہات کی چیزون کا سا ذائقہ ہوتا یہ ایک ایسی بات ہے جسکا تجربہ خاص ڈاکٹر گری صاحب کو ایک مرتبہ ہو چکا ہے اور جسکا ہمیشہ اون مقدمات مین حوالہ دیا جاتا ہے جو بحیثیت کیمیکل اینلائزر کے اون کے پاس بھیجے جاتے ہین اور صاحب موصوف نے خود سنکھیا اس امر کے تحقیقات کرنے کے واسطے کہایا ہے کہ آیا اوسمین کچھہ ذائقہ ہے یا نہین مگر اوسکو بے مزہ پایا ڈاکٹر گرے صاحب نے چورے مین تانبے کے دریافت کرنے کے واسطے کوشش کی تھی مگر اوسکا کچھہ نشان نہ معلوم ہوا۔

دفعہ ۱۲۔ ڈاکٹر گری صاحب فرماتے ہین کہ سنکھیا کے کھانے کی معمولی علامتین دوران سر اور امتلا اور قے اور دست اور معدے مین سوزش ہوتی ہے صاحب موصوف یہ بھی بیان کرتے ہین کہ اگر متواتر تھوڑا تھوڑا سنکھیا کھایا جاوے تو اوس کے باعث سے آنکھون مین پانی جاری ہو جاتا ہے اور اگر سنکھیا زخم سے لگایا جاوے تو وہ باعث ہلاکت مریض کا ہوتا ہے۔ صاحب موصوف خیال فرماتے ہین کہ کرنل فیر صاحب نے بہت تھوڑا سنکھیا پیا ہو گا مگر یہ بھی امتلا پیدا کرنیکے واسطے کافی تھا اور امتلا سے منہ مین پانی اور تھوک زیادہ آنے لگتا ہے۔

دفعہ ۱۳۔ مقدمے کے اس حصہ سے متعلق یہ بات قابل ذکر ہے کہ کرنل فیر صاحب نے اپنی شہادت مین بیان کیا ہے کہ وہ وسط ماہ ستمبر ۱۸۷۴ع سے علیل تھے یعنے اونکو زکام تھا اور اونکی پیشانی پر ایک پھوڑا تھا جسکا معالجہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب کرتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف پھوڑے پر ایک نیا پلاسٹر لگاتے تھے اور باقی پلاسٹر ایک میز پر اونکے دفتر کے کمرے مین رکہا رہتا تھا پس خود کرنیل فیر صاحب نے تیزاب کلوڈین اس طرح سے پھوڑے مین لگایا کہ جس پھایہ سے اوہنون نے اوسکو لگایا تھا اوس کے چھوٹانے مین اونکو بڑی مشکل پیش آئی ایک روز صبح کو آٹھہ یا نو بجے کے درمیان یہ امر وقوع مین آیا اوس وقت کرنل فیر صاحب اپنے دفتر مین ہاتھ دہونے کی تپائی کے قریب کھڑے ہوے تھے اور وہان سے وہ اون چپراسیون کو نظر پڑتے تھے جو اوس کمرے کے برآمدے مین کھڑے ہوے تھے پلاسٹر

کے لگانے سے پہلے اور اوس کے بعد بھی کرنیل فیر صاحب کو خفیف بخار آتا تھا اور اونکا سر بھاری تھا اور اونکی آنکھون سے بکثرت پانی جاری تھا پس صاحب موصوف کو گمان ہوا کہ شروع اکتوبر ۱۸۷۴ء سے اونکا شربت مناسب طور سے تیار نہین کیا جاتا ۶۔ نومبر کو اونہون نے ایک یا دو جرعہ شربت کے پیے اور اونکو اپنی طبیعت ناساز معلوم ہوئی اور اونکا سر بھاری ہوگیا اور غنودگی معلوم ہونے لگی غرض کہ طبیعت کی وہی کیفیت تھی جو شروع ماہ اکتوبر مین تھی ۷۔ نومبر کو بھی اونھون نے تھوڑا سا شربت پیا اور وہ یہ بات جانتے تھے کہ اوس روز بھی اونکی طبیعت کی وہی کیفیت تھی جیسی کہ پہلے دن تھی ۸۔ نومبر کو صاحب موصوف نے شربت نہین پیا کیونکہ اگلے دن اونکو اپنی طبیعت نہایت ناساز معلوم ہوئی تھی۔

جو علامتین کرنیل فیر صاحب کو وسط ستمبر اور ۹۔ نومبر کے درمیان معلوم ہوئی تھین اونکا ذکر بلحاظ شہادت بعض گواہون کے جو اوس تحقیقات مین اخیر پر پیش کی گئی تھی کسیقدر ضروری معلوم ہوگا۔

دفعہ ۱۴۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جس حالت مین سوا دو گرین سنکھیا پیالے کی تلچھٹ اور برآمدے کی کھڑکی مین نکلا تھا تو گلاس مین بہ نسبت اوس مقدار کے جو ہلاکت کے واسطے کافی ہو بہت زیادہ سنکھیا ڈالا گیا ہوگا کیونکہ یہ بات ممکن نہین ہے کہ جس قدر سنکھیا شربت مین ملا ہوا تھا وہ سب برآمدے مین مل گیا ہو اور جو مقدار سنکھیا کی ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے تجربون مین سفید وزن کی صورت مین ظاہر ہوئی تھی وہ نامعلوم ہے۔

دفعہ ۱۵۔ جبکہ یہ بات ثابت ہوگئی کہ درحقیقت کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین زہر ملایا گیا تو اب یہ امر غور طلب ہے کہ یہ زہر کس شخص نے دیا عبداللہ خان جو پندرہ یا سولہ برس سے کرنیل فیر صاحب کے پاس نوکر تھا اوس کے متعلق روزانہ شربت کے تیار کرنے کا کام تھا مگر اوسکی غیر حاضری مین خانسامان اوسکو تیار کیا کرتا تھا چنانچہ ۹۔ نومبر ۱۸۷۴ء کو عبداللہ خان نے یہ شربت خالص عرق سے تیار کرکے گلاس کو دفتر کے کمرے کے اندر

ہاتھ دہونے کی تپائی پر رکھدیا اسوقت قریب ساڑہے چھ بجے صبح کے گوبند بابو اور پلیا دفتر کے کمرے کو صاف کر رہے تھے عبداللہ خان اور سرفرز کے واسطے اپنے آقا کے کپڑون کو لے کر کمرے سے چلا گیا گوبند بابو ملازم رزیڈنسی بھی بیان کرتا ہے کہ مین نے اور پلیا نے ۹۔ نومبر ۱۸۷۴ء کی صبح کو جبکہ کرنل فیر صاحب ہوا کھانے کے واسطے باہر گئے تھے دفتر کے کمرے کو صاف کیا تھا اور مین نے ہی تازہ پانی اوس بوتل کے اندر بھرا جو دہات دہونے کی تپائی پر رکھی ہوئی تھی اور یہ بلاشبہہ وہی بوتل تھی جسمین سے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے تھوڑا سا پانی اوس گلاس مین ڈالا تھا جسمین تلچھٹ تھی اور مین نے یہ پانی اوس مٹی کے برتن مین سے لیا تھا جو مکان کے برآمدے مین رکھا رہتا تھا اور جسمین سے رزیڈنسی کے یورپین باشندون کو پانی دیا جاتا تھا اور مین کرنل فیر صاحب کی واپسی سے پہلے قریب سات بجے کے کمرے سے چلا آیا وہ بیان کرتا ہے کہ مین نے عبداللہ خان کو کمرے کے اندر آتے ہوے اور اپنے آقا کے کپڑون کو درست کرتے ہوے اور باہر جاتے ہوے دیکھا مگر مین نے اوسکو شربت لاتے ہوے نہین دیکھا لکشمن دریاؤ سنگہ چپراسی کے کمرے سے باہر تھا گوبند بابو مظہر ہے کہ عبداللہ خان کے چلے جانے کے بعد راوجی حوالدار کرنل فیر صاحب کے دفتر کے کمرے مین آیا اور پانچ چھ منٹ تک اوس کے اندر ٹھہرا رہا اور اس عرصے مین اوس نے کاغذات ردی کے اوس ٹوکری کو جو لکھنے کی میز کے قریب رکھی ہوئی تھی خالی کر کے ایک دوسری ٹوکری کے اندر کاغذ بھر دیے جو اوس کمرے کے اندر رکھی تھی جسمین ہو کر دفتر کے کمرے مین جاتے ہین اس مقام پر بات کا ذکر کرنا چاہیے اور کمیشن کے عہدہ مبرون کو بھی اوس ہی ذاتی واقفیت حاصل ہے دفتر کا کمرہ طول و عرض مین چھوٹا ہے۔ پلیا نے گوبند بابو کے اس بیان کی تصدیق کی ہے کہ وہ بھی اوس روز صبح کو دفتر کے کمرے کی صفائی مین مصروف تھا مگر اس سے زیادہ اوسنے اور کچھ حال بیان نہین کیا لکشمن دریاؤ سنگہ بیان کرتا ہے کہ مین نے ۹۔ نومبر کی صبح کو کرنل فیر صاحب کے لکھنے کی میز درست کی اور اوس سے فرصت پا کر مین اوس جگہہ بیٹھ گیا جو چپراسیون کیواسطے مقرر ہے اور مین نے کوئی اور بات نہین دیکھی۔

دفعہ ۱۲۔ پس اسبات کے گمان کرنے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ ان مین سے

کسی شخص نے شربت مین زہر ملایا ہو اور راؤجی خود مقر ہے کہ مین نے زہر ملایا نظر برین ہماری راے مین اس امر کی نسبت اوسکی شہادت کو صحیح سمجھنا چاہیے۔

دفعہ ۱۷۔ اب راؤجی اور اور گواہون کی شہادت پر بہ تفصیل غور کرنا ضرور ہے تاکہ یہ امر تحقیق ہو جاے کہ آیا راؤجی کو کرنیل فیر صاحب کو زہر دینے کی ترغیب دی گئی اور اگر یہ بات ہے تو کس شخص نے اوسکو ترغیب دی۔

دفعہ ۱۸۔ راؤجی کی شہادت حسب تفصیل ذیل ہے۔

عرصہ ایک یا سوا برس کا ہوا کہ کرنیل فیر صاحب نے مجھکو چپراسیون کا حوالدار مقرر کیا تھا اور مین چھاؤنی برودہ کی بازار مین رہا کرتا تھا ۱۸۷۵ء کے کمیشن کے اجلاس کے شروع ہونے سے دو مہینے پہلے سالم نے مجھ سے بار بار یہ کہا تھا کہ تم مہاراجہ گیکواڑ کے ملنے کے واسطے چلو چنانچہ آخر کار مین راضی ہو گیا اور اوسوقت یعنے (کمیشن کے اجلاس سے دو مہینے پہلے) سالم اور یشونت راؤ کے ہمراہ جو مجھکو شہر مین اپنے مکان پر ملا تھا مہاراجہ گیکواڑ کے محل کو گیا اور سالم اور یشونت راؤ کی موجودگی مین مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی۔

مہاراجہ گیکواڑ نے مجھ سے کہا کہ تم ہمکو رزیڈنٹی کی نسبت خبرین بھیجا کرو اور اگر تم خبرین بھیجوگے تو ہم تمکو انعام دینگے اور یہ دریافت کیا کہ نرسو سے جو رزیڈنٹی کے چپراسیون کا جمعدار ہے تمھاری دوستی ہے یا نہین چنانچہ راؤجی نے خبرون کا بھیجنا منظور کر لیا اور یہ کہا کہ نرسو میرا دوست ہے اور حسب درخواست مہاراجہ گیکواڑ کے اون سے یہ اقرار کر لیا کہ مین نرسو کو آپ کی ملاقات کے واسطے لاؤنگا دوسرے دن راؤجی نے نرسو سے اوس ملاقات اور طلبی کا ذکر کیا مگر نرسو نے عدیم الفرصتی کے حیلے سے جانے سے عذر کر دیا۔

دفعہ ۱۹۔ اس گواہ کی شہادت کا زیادہ تر ذکر کرنے سے پیشتر اسبات کا بیان کرنا مناسب ہوگا کہ سالم ایک عرب ہے اور شہر بڑودے مین رہتا ہے اور وہ گیکواڑ کے پاس سوارون مین نوکر تھا اور ہمیشہ اونکی خدمت مین حاضر رہتا تھا یشونت راؤ جاسوس مہاراجہ گیکواڑ کا خاص قاصد ہے اور شہر مین رہتا ہے اور جس کمرے مین اس ملاقات کا ہونا بیان کیا گیا ہے وہ وہی کمرہ ہے جسکے اندر وہ تمام ملاقاتین جو مہاراجہ گیکواڑ اور

رزیڈنٹی کے ملازمون کے درمیان عمل مین آئی تہین اوس مکان کو کمیشن کے بعض ممبرون نے ملاحظہ کیا وہ ایک چھوٹا سا کمرہ تیسری منزل پر ہے اور اوس کے اندر ایک گوشے کی طرف سے ایک تنگ زینے کے ذریعے سے جاتے ہین یہ زینہ اس چھوٹے کمرے کے اندر ختم ہوتا ہے اور اوسمین کوئی دروازہ نہین لگا ہوا ہے درحقیقت یہ مکان راجہ صاحب سے سلام و مجرا کرنے کا کمرہ ہے اور اوسمین صرف ایک دروازہ ہے جسمین ہو کر گیکواڑ کے کمرے کا خاص رستہ ہے اس کمرۂ خاص مین مہاراجہ گیکواڑ کا ایک پلنگ اور غسل کرنے کی ایک چوکی اور نہانے دہونے کا سامان تھا کمرۂ مجرائی مین چند آئینے دیوارون پر لگے ہوے ہین اور اوسمین ایک نیچی اور چوڑی لکڑی کی چوکی پڑی ہوئی ہے کہتے ہین کہ مہاراجہ گیکواڑ رزیڈنٹی کے ملازمون سے تحقیقات کرتے وقت ہر ایک موقع پر اسپر بیٹھتے تھے اب ہم پھر راؤجی کے بیان کا ذکر کرتے ہین —

دفعہ ۲۰ - راؤجی نے سنہ ۱۸۷۴ع کے کمیشن کے اجلاس سے مین نے تین یا چار مرتبہ اور کمیشن کے اجلاس کے وقت تین مرتبہ مہاراجہ گیکواڑ سے ملاقات کی ان مین سے ہر ایک موقع پر وہ پھر یشونت راؤ کے مکان کو اور وہان سے یشونت راؤ اور سالم کے ہمراہ مہاراجہ گیکواڑ کے محل کو جاتا تھا ان ملاقاتون مین راؤجی مہاراجہ گیکواڑ سے اون شخصون کا جو رزیڈنٹی کو آتے تھے اور جو واقعات وہان ظہور مین آتے تھے اور جو شکایتین گیکواڑ کے انتظام کی بنسبت رزیڈنٹی مین اور کمیشن کے روبرو کیجاتی تھین اونکا ذکر کیا کرتا تھا۔

دفعہ ۲۱ - اون مین سے ایک ملاقات مین جو جمعہ کو وقت اجلاس کمیشن کے ہوئی تھی راؤجی نے گیکواڑ سے کہا کہ میری شادی ہونے والی ہے اور گیکواڑ نے یشونت راؤ کو یہ ہدایت کی کہ وہ اونکو اسباب کی یاد دلائے چنانچہ دوسرے دن صبح کو جبکہ گیکواڑ رزیڈنٹی کو گئے یشونت راؤ نے راؤجی سے کہا کہ مین تمھارے واسطے پانسو روپیہ لاتا ہون تم میرے مکان پر شام کو اوس روپیے کو لے آنا پس راؤجی شام کو یشونت راؤ کے مکان پر ہمراہی جگ سنگھ قلی متعینہ رزیڈنٹی کے گیا اور وہان دلپت یشونت راؤ کے محرر نے جگا کی موجودگی مین مبلغ پانسو روپیے اوسکو دیے یشونت راؤ اوسوقت بالاخانے

پر تھا راؤجی نے اوسمین سے مبلغ چار سو روپیہ اپنی شادی کے واسطے زیور خریدمین صرف کیے اور باقی سو روپیہ جگا کے پاس جمع کر دیے کوئی ایسی شہادت شامل مسل نہین ہے جس سے بجز اوس ملاقات کے جسمین مبلغ پان سو روپیہ کے ملنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ مذکور الصدر ملاقاتون مین کسی اور ملاقات کی نسبت راؤجی کے بیان کی تصدیق ہوتی مگر آیندہ یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان پہلی ملاقاتون کے وقت ایک عورت امینا نامی جو اول مسٹر فیر صاحب کی میم صاحبہ کے پاس اور بعد اوس کے مسٹر بودی صاحب اسسٹنٹ ریزیڈنٹ بڑودہ کی میم صاحبہ کے پاس جو کرنل فیر صاحب کی لڑکی تھین بطور آیا کے نوکر رہی تھی گیکواڑ کے پاس آیا جایا کرتی تھی لیکن پان سو روپیہ کے دیے جانے کی تصدیق کے واسطے شہادت موجود ہے اور بالفعل راؤجی کے بیان کو ترک کرنا اور اس معاملہ کی طرف توجہ کرنا مناسب ہے

شہ نمبر ۲ ۔ جگا ولد بھگوان بیان کرتا ہے کہ چودہ یا پندرہ مہینے کا عرصہ ہوا یعنے قریب دسمبر ۱۸۷۳ع کے کہ مین راؤجی کے ہمراہ ایک روز شام کو یشونت راؤ کے مکان کو گیا تھا (یہ بات یاد ہوگی کہ نومبر اور دسمبر ۱۸۷۳ع مین کمیشن کا اجلاس ہو رہا تھا) اور یشونت راؤ کے کارکن یا محرر نے مبلغ پان سو روپیہ راؤجی کو دیے تھے جسمین سے چار سو روپیہ راؤجی نے لیے اور سو روپیہ مجھکو بطور امانت سپرد کیے۔

دلپت محرر بیان کرتا ہے کہ بارہ یا چودہ مہینے کا عرصہ ہوا کہ مین نے مبلغ پان سو روپیہ سکہ بڑودہ یشونت راؤ کے حکم سے آٹھ بجے شب کو راؤجی اور جگا کو دیے تھے یشونت راؤ اوسوقت بالاخانے پر تھا اور اسوجہ سے وہان موجود نتھا۔ راؤجی دجیبا کی معرفت اپنی شادی کیواسطے زیور تیار کرائے تھے وہ بیان کرتا ہے کہ اوس دیوالی جو ۲۰ اکتوبر ۱۸۷۳ع کو ہوئی تھی یعنے شیولال اور بٹھل سنار کو راؤجی کیواسطے چاندی اور سونے کے مختلف زیورون کے تیار کرنے کے واسطے مقرر کیا تھا یہ زیور دو یا تین موقعون پر بعد تیاری کے اوسکو حوالے کیے گئے اور دجیبا نے ان زیورونکی فہرست مع قیمت کے سنار سے حاصل کی جسوقت کمیشن حال کی معرفت تحقیقات ہو رہی تھی دجیبا نے اس فہرست کو پولیس کے حوالے کر دیا اور اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیولال نے راؤجی کے واسطے نومبر ۱۸۷۳ع اور مارچ ۱۸۷۴ع کے درمیان پان سو اٹھاون روپیہ چھ آنے کا زیور بنایا۔

شیولال وتہل زیورون کی تیاری کے وقت اور اونکی تفصیل کی نسبت وجیبا کے بیان کی تصدیق کرتا ہے اور از روی بیان کے اونکی قیمت چارسو چھہتر روپیہ یا پانسو روپیہ بیان کرتا ہے وجیبا اور راوجی نے وقتاً فوقتاً زیورون کی پوری قیمت شیولال کو ادا کردی۔

ایک دوسرے سنار دلاب نامے نے یہ اظہار دیا ہے کہ مین نے راوجی کے واسطے ماہ جون اور اگست ۱۸۷۴ء کے درمیان مختلف زیور قیمتی اوناسی روپیہ آٹھہ آنے کے تیار کیے تھے۔ شیولال وتہل اور دلاب نے اوس زیور کو شناخت کیا جو اونھون نے تیار کیا تھا اور راوجی تسلیم کرتا ہے کہ یہ میری ملکیت ہے۔

اس مقام پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ راوجی کی تنخواہ دس روپیہ ماہواری تھی۔

دفعہ ۲۲- اب پھر راوجی کی شہادت کا ذکر کیا جاتا ہے جسمین اون ملاقاتون کا ذکر ہے جو کمیشن ۱۸۷۵ء کے بڑودے سے چلے جانے کے بعد اور مہاراجہ گیکواڑ کے قصد نوساری کو جانے کے وقت تک ظہور مین آئی تھین۔

راوجی بیان کرتا ہے کہ بڑودے سے کمیشن کے چلے جانے سے آٹھہ یا نو یا دس دن بعد قریب ۳- جنوری ۱۸۷۵ء کے- مین نے مع نرسو جمعدار کے مہاراجہ گیکواڑ سے اونکے محل مین ملاقات کی تھی سالم نے پہلے سے راوجی کو یہ اطلاع دی تھی کہ مین نے نرسو کو آنے پر راضی کرلیا ہے اوس روز اتوار تھا اور جس طرح پر انتظام کیا گیا تھا اوس کے بموجب نرسو جسکا گھر بڑودے مین واقع تھا یشونت راو کے مکان کو گیا راوجی یا تو جگا کے ساتھہ اور یا توکر بہائی کے ساتھہ گیا نرسو کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملاقات ۱۹- اور ۲۴ جنوری ۱۸۷۵ء کے درمیان ہوئی تھی۔

دفعہ ۲۳- جو ریزیڈنسی مین پنکھہ قلی کا کام کرتے تھے مکان سے چل کر یشونت راو کے مکان کو گیا اور وہان اوسنے نرسو اور سالم کو موجود پایا اور یہ سب آدمی اوس کے اور اوس کے ہمراہی جگا یا کار بہائی کے ساتھہ مہاراجہ کے محل پر گئے وہان پہونچ کر سالم بالاخانہ پر مہاراجہ گیکواڑ کو اطلاع دینے کے واسطے گیا اور تھوڑی دیر کے بعد اوس نے یشونت راو اور نرسو کو

مہاراجہ گیکواڑ کے روبرو طلب کیا اس ملاقات مین راؤجی نرسو اور یشونت راؤ اور سالم موجود تھے راؤجی نے اوس گفتگو کو بیان کیا ہے جو اس موقع پر مہاراجہ گیکواڑ اور نرسو کے درمیان ہوئی تھی یعنے گیکواڑ نے نرسو سے کہا کہ چونکہ تم شہر مین رہتے ہو اسوجہ سے تمکو ہر روز رزیڈنسی کی خبر لانی چاہیے اور چونکہ تم بڑودے کے ایک قدیمی باشندے ہو اور سرداروں سے واقف ہو اس لیے تم اون سرداروں کے نام سے ہمکو مطلع کردیا کرو جو رزیڈنسی مین آتے جاتے تھے نرسو جمعدار اسبات پر راضی ہوگیا اور یہ کہا کہ ہم اور راؤجی دونون سالم کی معرفت خبرین بھیجا کرین گے اسپر مہاراجہ گیکوار نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اگر کوئی بات ضروری اطلاع کے لائق ہو تو اوسکو لکھ کر بھیجنا چاہیے جسوقت جمعدار شہر کو اپنے گھر آوے گا وہ اوس چٹھی کو اپنے ساتھ لیتا آویگا اور سالم کو دیدے گا نرسو نے گیکواڑ سے کہا کہ میرے بھائی کی پنشن بند ہوگئی ہے آپ اوسکا کچھ بندوبست فرمائیے گیکواڑ نے نرسو سے کہا کہ تم اس مضمون کی عرضی صاحب رزیڈنٹ کو دو اور ہم وعدہ کرتے ہین کہ اگر صاحب رزیڈنٹ اوسکا ہم سے ذکر کرین گے تو ہم کچھ بندوبست کرین گے اوسوقت نرسو کے دو بھائی مہاراجہ گیکواڑ کے پاس ایک رسالے کے کماندار اور جمعدار تھے۔

دفعہ ۴۴ - جگا اور کاربھائی دونون یہ بیان کرتے ہین کہ ہم گیکواڑ کے محل کو راؤجی اور نرسو اور یشونت راؤ اور سالم کے ہمراہ گئے تھے اور جسوقت یہ شخص مہاراجہ گیکواڑ سے ملاقات کرنے کے واسطے اوپر گئے تو ہمکو نیچے چھوڑ گئے اوس شخص کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہین ہے جو اس موقع پر ان شخصون کے ہمراہ گیا تھا مگر اسمین کچھ کلام نہین ہوسکتا کہ وہ یا تو جگا تھا یا کاربھائی تھا نرسو نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ ایک شخص راؤجی کے ہمراہ تھا مگر اوسنے اوسکا نام نہین بیان کیا۔

دفعہ ۴۵ - بعد اس کے راؤجی نے یہ بیان کیا ہے کہ مین اور نرسو پھر چار یا پانچ مرتبہ مہاراجہ گیکواڑ کی ملاقات کے واسطے اون کے نوساری کو جانے سے پہلے ۲۲ - اپریل سنہ ۱۸۷۴ع کو گیا تھا اور اون موقعون پر ہمنے مہاراجہ گیکواڑ کو رزیڈنسی کی کارروائی کی نسبت خبر دی اس مقام مین یہ بات بیان کرنا چاہیے کہ نرسو نے اسوقت صرف اس قسم

کی ایک ملاقات کا یعنے اپنی دوسری ملاقات کا ذکر کیا۔

دفعہ ۲۶ - راؤجی بیان کرتا ہے کہ مین اور نرسو کرنل فیرصاحب کے ہمراہ نوساری کو گئے تھے اور وہان ہمنے مجہد اور شخصون کے سالم اور دامودرپنت کو بھی دیکھا راؤجی سے سالم کی معرفت نوساری مین ایک مرتبہ گیکواڑسے ملاقات کی اور گیکواڑنے بھاؤ پونا کر اور اور شخصون کا حال اوس سے دریافت کیا جو رزیڈنٹ کو جاتے تھے۔

دفعہ ۲۷ - اب ہم راؤجی کے بیان کا بسبب اون ملاقاتون کے ذکر کرتے ہین جو اوسکے اور گیکواڑکے درمیان نوساری سے واپس آنے کے بعد (۹ اپریل ۱۸۷۴ع کے قریب واپس آئے تھے) ہوئی تھین اور ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ راؤجی کے بیان کے بموجب اون ملاقاتون مین جو اب تک ہوئین مہاراجہ گیکواڑنے صرف رزیڈنٹ کی نسبت خبرین دریافت کین اور نوساری سے واپس آنے کے بعد اول مرتبہ مہاراجہ صاحب موصوف نے زہر کا ذکر کیا۔

دفعہ ۲۸ - راؤجی بیان کرتا ہے کہ مین نوساری سے واپس آنے کے بعد کبھی تو پیدرو کے اور کبھی نرسو کے ہمراہ مہاراجہ گیکواڑسے ملاقات کرنے کے واسطے گیا تھا پیدرو کرنل فیرصاحب کا خانساماں تھا اور اس کام پر پندرہ برس سے اور کل چھبیس برس سے اون کے پاس نوکر تھا پیدرو ایک مہینے کی رخصت لے کر مقام گوا کو گیا تھا اور اوسکے ساتھ جو تین ملاقاتین مہاراجہ صاحب سے ہوئین اونکا وقوع راؤجی نے پیدرو کو گوا کے جانے سے اور ایک کا وقوع اوس کے واپس آنے کے بعد قرار دیا ہے راؤجی بیان کرتا ہے کہ پیدرو نے مجھ سے مہاراجہ کے محل کو چلنے کی درخواست کی تھی اور پیدرو سے سالم نے کہا تھا راؤجی نے پہلی ملاقات کا اور جو گفتگو اوسوقت مہاراجہ گیکواڑکے ساتھ ہوئی تھی اوسکا ذکر کیا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ اوسوقت مہاراجہ صاحب موصوف نے اوس گفتگو کی نسبت استفسار کیا تھا جو رزیڈنٹ کے کھانے کی میز پر ہوئی تھی اور یہ درخواست کی تھی کہ پیدرو سالم کی معرفت اون کے پاس خبرین بھیجا کرے باقی دو ملاقاتون کی نسبت کچھ تفصیل نہین بیان کی گئی ہے۔

راؤجی بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑکے ساتھ پیدرو کی پچھلی ملاقات کے گوا سے واپس

آنے سے دو یا تین دن کے بعد ہوئی تھی اب جو گواہی پیدرو نے کمیشن کے روبرو دی ہے اوسمین اوسنے گوا سے اپنے واپس آنے کی تاریخ بیان نہین کی ہے مگر جو اظہار اوسنے مسٹر ایڈ جنٹن صاحب ڈپٹی کمشنر پولیس بمبئی کے روبرو ہ جنوری ۱۸۷۵ع کو دیا تھا اوسمین اوسنے بیان کیا ہے کہ مین ۳ - نومبر ۱۸۷۳ع کو رخصت پر سے بڑودے کو واپس آیا راؤجی نے اوس گفتگو کو بیان کیا ہے جو پیدرو اور مہاراجہ گیکواڑ کے درمیان ہوئی مہاراجہ گیکواڑ نے پیدرو سے اس بات سکے دریافت کرنے کے بعد کہ وہ گوا سے کب واپس آیا یہ کہا کہ اگر ہم تمکو کچھ چیز دین تو کیا تم اوسکو کرو گے پیدرو نے جواب دیا کہ اگر ممکن ہوگا تو مین کرونگا بعد اس کے گیکواڑ نے یشونت راؤ سے گفتگو کی اور یشونت راؤ نے ایک کاغذ کی پوڑیہ مہاراجہ صاحب کے حوالہ کی جسکو مہاراجہ صاحب نے پیدرو کو دیدیا پیدرو نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے گیکواڑ نے کہا کہ یہ زہر ہے اور اسکو کرنل فیر صاحب کے کھانے مین ملایا چاہیے پیدرو نے یہ عذر کیا کہ اگر کرنل فیر صاحب دفعۃً مرجاوینگے تو مین پکڑا جاؤنگا اور تباہ ہو جاؤنگا۔

مہاراجہ گیکواڑ نے تب پیدرو کی دلجمعی کی کہ دفعۃً کوئی امر واقع نہوگا بلکہ کرنل فیر صاحب دو یا تین مہینے مین ہلاک ہونگے راؤجی یہ یقین ظاہر کرتا ہے کہ پیدرو نے اوس پوڑیا کو اپنے پاس رہنے دیا مگر وہ یہ بات نہین جانتا آیا اوسنے اوس بات کو استعمال کیا یا نہین پیدرو نے راؤجی سے کہا کہ گوا کو میرے جانے سے پہلے سالم نے مجھکو روپیہ دیا تھا۔ پیدرو نے اپنے اظہار مین اسبات کو تسلیم کیا ہے کہ مین اور وہ نوساری کو گیا اور سالم نے تاکید اوس سے محل کو چلنے کے واسطے کہا مگر وہ وہان کے جانے یا مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ گفتگو کرنے سے انکار کرتا ہے وہ اسبات کو تسلیم کرتا ہے کہ گوا کو جانے سے چند روز پیشتر مین نے سالم سے زاد راہ کے واسطے خرچ طلب کیا تھا اور سالم نے مجھکو ساٹھ روپیہ سکہ بڑودہ دیے تھے اور یہ کہا تھا کہ مہاراجہ گیکواڑ نے اوس روپیے کو اوسکی زاد راہ کیواسطے بھیجا ہے - وہ اسبات کو بھی تسلیم کرتا ہے کہ مین نے راؤجی کو ساٹھ روپیہ ملنے کی اطلاع دی تھی حالانکہ مین اوس سے بہت کچھ اختلاط نہین رکھتا تھا بلکہ صرف میرے اور راؤجی کے بول چال تھی یہ امر ہنوز بے تحقیق ہے کہ آیا پیدرو محل کو گیا یا نہین یا جو ملاقاتین مہاراجہ

گیکواڑ اور اوس کے درمیان ہوئین راؤجی بھی اوس کے ہمراہ گیا یا نہین اس امر
کی نسبت راؤجی کے بیان کی تصدیق کسیطرحپر نہین ہوتی۔

دفعہ ۲۹۔ راؤجی بیان کرتا ہے کہ اوسکی پہلی ملاقات مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھہ ہمراہی
نرسو کے نوساری سے واپس آنے کے دو یا تین دن کے بعد وقوع مین آئی تھی اوسروز
غالباً ۲۰ یا ۲۱ مئی ۱۸۷۴ء ہوگی کاربھائی نکھہ قلی اوس کے ہمراہ گیا تھا نوساری سے
واپس آنے سے پندرہ دن بعد راؤجی کو نرسو سے مبلغ تین سو روپیہ بطور حصہ اوس انعام
کے ملے جو مہاراجہ گیکواڑ نے اونکو دیا تھا۔

دفعہ ۳۰۔ راؤجی بیان کرتا ہے کہ جسوقت کرنل فیر صاحب کی پیشانی پر پھوڑا تھا۔
ستمبر یا اکتوبر ۱۸۷۴ء اوس زمانے مین نرسو کے ہمراہ مین گیکواڑ کی ملاقات کے واسطے گیا تھا
گیکواڑ نے مجھکو ایک شیشی دی جسمین پانی کے مانند ایک عرق سفید تھا اور یہ کہا کہ تم اسکو
کرنل فیر صاحب کے غسل کرنے یا ہاتھہ منہ دہونے کے پانی مین ملادو اس شیشی کا منہ روئی
اور موم سے بند تھا راؤجی نے اس شیشی کو اپنے پاجامے کے اندر رکھ لیا اور کمربند سے خوب
تنگ کرکے اوسکو اپنے پیٹ سے باندہ لیا راستہ مین چلنے کے جھٹکے سے اسمین سے کچھہ عرق
راؤجی کے پیٹ پر گر پڑا اور اوس کے سبب سے ایک ورم ہوگیا جسمین نہایت سوزش
ہوتی تھی راؤجی اس شیشے کو اپنے ساتھہ رزیڈنسی کو لے گیا اور نرسو کے سوال کے جواب
مین یہ کہا کہ مین نے اوس شیشی کے عرق کو کرنل فیر صاحب کے پانی مین ملادیا لیکن راؤجی
بیان کرتا ہے کہ مین نے یہ ایک سوار کی دلجمعی کے واسطے کہدیا تھا جو ہر روز اس بات کے
دریافت کرنے کے واسطے کہ آیا مین نے وہ کام کیا یا نہین میرے پاس آیا کرتا تھا حالانکہ
درحقیقت مین نے اوس عرق کو اس خیال سے پھینک دیا تھا کہ اوس سے میرے آقا کو مضرت
پہونچے گی راؤجی نے نرسو کو ورم دکھایا جو اوس کے شکم پر ہوگیا تھا یہ شیشی ایک صندوق
کے نیچے رکھی ہوئی تھی جو رزیڈنسی کے برآمدے مین اوس بینچ کے قریب رکھا رہتا تھا۔
جہان اردلی کا چپراسی بیٹھتا تھا یہ بوتل راؤجی کی انگشت شہادت کے برابر لمبی اور پتلی
تھی ڈاکٹر گرے نے جن سے راؤجی کے پیٹ کے ورم کی نسبت شہادت لی گئی یہ بیان

کیا ہے کہ جو تین نشان ناف سے اوپر اوس مقام پر نظر آتے ہین جہان کمر بند باندہا جاتا ہے وہ یا تو تیزاب کا سٹک یا گرم لوہے کے چپکنے سے پیدا ہوتے ہین اور سنکھیا کا سٹک ہے اور سنکھیا سے ضرر پہونچ سکتا ہے اور اس قسم کے نشان ہو جاتے ہین جیسے کہ راوجی کے پیٹ پر موجود ہین بشرطیکہ وہ چمڑے سے ایک گھنٹہ تک ملا رہے گو چمڑے کی سطح پر پہلے سے کچھ زخم ہو۔ ڈاکٹر گرے کی یہ راے ہے کہ اگر یہ فرض کیا جاوے کہ شیشی مین سنکھیا تھا تو جو داغ راوجی کے پیٹ پر ہو گئے ہین وہ اوسی طرح پیدا ہوے ہون گے جیسا کہ راوجی نے بیان کیا ہے ہم شیشی کے اس قصہ کی نسبت اپنی راے اوسوقت دین گے جبکہ ہم و شونت کی شہادت پر غور کرین گے۔

راوجی بیان کرتا ہے کہ جس زمانے مین نرسو نے مجھکو تین سو روپیہ دیے تھے اوس سے چار یا پانچ ہفتے بعد مین ایک مرتبہ شام کے وقت مہاراجہ گیکواڑ کی ملاقات کے واسطے گیا تھا اس حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملاقات اکتوبر یا نومبر ۱۸۷۴ع مین ہوئی ہو گی راوجی یہ خیال کرتا ہے کہ یہ ملاقات ۹۔ نومبر سے پندرہ یا بیس دن پہلے ہوئی ہو گی راوجی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جس کمرے مین یہ ملاقات ہوئی تھی وہ مہاراجہ صاحب کا غسلخانہ تھا اور اوسوقت شام کے ۷ بجے ہون گے یا کچھ دیر ہو گئی ہو گی اور سالم اور وشونت راو اور نرسو اوسوقت موجود تھے جو گفتگو درمیان مین آئی اوسکو راوجی نے حسب تفصیل ذیل بیان کیا ہے۔

مہاراجہ صاحب نے ہمسے کہا کہ صاحب ہمپر بڑا ظلم کرتا ہے مین تم سے کچھ بات کہنا چاہتا ہون کیا تم اوسکو سنو گے بعد اس کے مہاراجہ صاحب نے ہمسے کہا کہ صاحب کیا کھایا کرتے ہین تب مین نے کہا کہ وہ کوئی شے میرے سامنے نہین کہاتے ہین مہاراجہ صاحب نے پھر ہمسے کہا کہ اگر مین تمکو کوئی چیز دون تو کیا تم اوسکو کہانے مین ڈالدو گے ہمنے کہا کہ اوسکا کیا اثر ہو گا یہ بات نرسو نے کہی تھی بعد اس کے مہاراجہ صاحب نے ہم سے کہا کہ مین سالم کے ہاتھ ایک پوڑیا بھیجون گا اسپر مین نے مہاراجہ سے دریافت کیا کہ اوسکا کیا اثر ہو گا اور بہ جبکہ مین نے یہ دریافت کیا کہ یہ کیا چیز ہے تو مہاراجہ نے کہا کہ یہ زہر ہے تب مین نے مہاراجہ سے

کہا کہ اگر مین اوسکو ملادون اور صاحب کو وغتہً کچھہ ہوجاے تو کیا ہوگا مھاراجہ نے
کہا کہ اسکا اثر فوراً نہوگا بلکہ دو یا تین مھینے مین اوسکا اثر ہوگا بعد اوس کے مھاراجہ نے یہ
کہا کہ مین تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک لاکھہ روپیہ دونگا اگر تم اس کام کو کروگے
اور مین تمکو نوکری دونگا اور تمھاری اولاد اور خاندان کی پرورش
کرونگا تو تم کسیطرح مت ڈرو مین نے خود مھاراجہ صاحب سے دریافت
کیا کہ مین کس طرح سے اس زہر کو ملاؤن مھاراجہ صاحب نے جواب دیا
کہ تم ایک چھوٹی شیشی لے کر اوسمین تھوڑا سا پانی اور چورا ڈالو اور اوسکو خوب ہلا کر ملادو
بعد اس کے مین نے مھاراجہ صاحب سے دریافت کیا کہ اگر چورے کو مین اس طرح پر ملادون
تو اسکا کیا اثر ہوگا مھاراجہ نے کہا کہ اگر بغیر ہلائے تم اوسکو شربت مین ملادوگے تو وہ سطح پر
آجاوے گا پس تمکو ملانے سے پہلے اوسکو ہلانا چاہیے بعد اس کے سالم اور یشونت راو دونون
نے کہا کہ اگر تم اس کام کو کروگے تو تمھارے حق مین اچھا ہوگا تم کسیطرح مت ڈرو مھاراجہ صاحب
نے کہا کہ اسکی تین پڑیان بناؤ اور انکو تین دن مین ختم کرو اوسوقت مجھکو کوئی چورا نہین
دکھایا گیا لیکن مھاراجہ نے کہا کہ مین سالم یا یشونت راو کے ہاتھہ جمعدار کے گھر پر بھیجدونگا
مین نے کہا بہت بہتر۔

دفعہ ۲۳۔ اس ملاقات کے دوسرے دن نرسو ایک پڑیا لایا جسمین دو قسم کا چورا تھا
ایک سفید اور دوسرا گلابی رنگ کا اور اوسکو راوجی کے حوالہ کردیا دونون پڑیون
کی مقدار جیسا کہ گواہ نے عدالت کے روبرو ظاہر کیا چاء پینے کے دو چمچون کے برابر تھی گو سفید
چورا دوسرے چورے سے کسیقدر زیادہ تھا بعد اس کے راوجی نے ان دو چورونمین سے
تین چورے بنائے یعنے گلابی رنگ کے چورے کی تین حصے کیے اور ہر ایک مین تھوڑا تھوڑا سفید چورا ملایا
جسکو وہ سنکھیا سمجھتا تھا اس صورت مین تھوڑا سا سفید چورا بچ رہا اور راوجی نے اوسکو کاغذ
مین باندہ کر اپنی برتلے کی اندر ایک پوشیدہ جیب مین رکھہ لیا اور تین پڑیون کو دوسری جیب مین رکھہ لیا
راوجی بیان کرتا ہے کہ مینے ان تین مرکب چورون کو ایک ایک کرکے تین دن متواتر کرنل فیر صاحب کے
شربت مین دفتر کے کمرے کے اندر جاکر اس طرح ملادیا کہ اول ایک شیشی مین پانی بھر کر چورے کو

بخوبی ہلا لیتا تھا۔

دفعہ ۳۴۔ اس مقام پر سنکھیا کے چورے کے برآمد ہونے کے معاملے پر غور کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جسکی نسبت صدر مین یہ ذکر کیا گیا ہے کہ یہ وہ تیسری پوڑیا تھی جسکا امتحان ڈاکٹر گرے صاحب نے کیا۔ کرنل فیر صاحب نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ہمنے راوجی کو ۹۔ نومبر کی شام کو بعلت اشتباہ قید کر لیا تھا اور راوجی یہ بیان کرتا ہے کہ مین ۱۱۔ نومبر کو رہا کر دیا گیا مگر مجھکو کام کرنے کی اجازت نہوئی اور اسیوجہ سے مین اپنے گھر چلا گیا راوجی کا یہ بھی بیان ہے کہ ۹۔ نومبر کی صبح کو اپنی گرفتاری سے پہلے مین معطل کر دیا گیا تھا اور مین نے اپنے پرتلے کو دفتر مین رکھدیا جسمین کرنل فیر صاحب کام کیا کرتے تھے۔ مسٹر بوئی صاحب جو اوس زمانے مین اسسٹنٹ رزیڈنٹ تھے بیان کرتے ہین کہ جسوقت راوجی سے پرتلہ لے لیا گیا تو اونسے اوسکو ایک کھونٹی پر اوس کمرے کے اندر ٹانگ دیا جو کرنل فیر صاحب کے دفتر کے متصل ہے اور بلاشبہہ یہی بیان صحیح ہے پولیس نے ۲۲۔ دسمبر ۱۸۷۴ع کو راوجی کو گرفتار کیا کیونکہ جو خبرین اوسکی فضول خرچی کی نسبت بلحاظ اوسکی آمدنی کے پولیس کے پاس آتی تھین اون کے باعث سے پولیس کے دل مین اوسکی نسبت نہایت شبہہ پیدا ہو گیا تھا ۲۴- و ۲۵- و ۲۶- دسمبر ۱۸۷۴ع کو مسٹر سوٹر صاحب نے راوجی کے بیان کو قلمبند کیا اور ۲۵- دسمبر کو اکبر علی ہیڈ افسر پولیس بمبئی نے راوجی سے دریافت کیا کہ جو چورے تم محل سے لاتے تھے اونکو تم کہان رکھتے تھے راوجی نے جواب دیا کہ مین اونکو اپنے پرتلے مین رکھتا تھا جو اوسوقت بھودر کے پاس موجود ہے جو میری جگہ مقرر ہوا ہے چنانچہ بھودر فورًا طلب کیا گیا اور وہ رزیڈنسی کے اوس کمرے مین آیا جہان اہل پولیس مسٹر سوٹر صاحب کے ماتحت جو وہین رہتے تھے تحقیقات کر رہے تھے اور اوسنے پرتلے کو اوتار کر اکبر علی کے حوالے کر دیا مسٹر سوٹر صاحب اوسوقت کپڑے پہن رہے تھے اکبر علی نے فورًا اوس پرتلے کو ٹٹولا اور جبکہ اوسکی اونگلی ایک کاغذ کے ٹکڑے سے لگی جو پاکٹ کے اندر رکھا ہوا تھا تو اونہون نے فورًا مسٹر سوٹر صاحب کو طلب کیا جو دوسرے کمرے مین تھے اور اونکی موجودگی مین سنکھیا کی پوڑیا اور ایک ٹکڑا

چورے کا ملا۔ راؤجی اکبر علی اور بھودر اور مسٹر سوٹر صاحب کے بیان سے صاف ظاہر ہے
کہ راؤجی کو اوس پوڑیا کا بالکل خیال نہین رہا اور جبتک وہ پرتے مین تحقیقات ہونیکے وقت
تک اوسکا خیال نہین آیا پس اسبات کے گمان کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے کہ اس پوڑیا
کے برآمد ہونے کی نسبت جس سے درحقیقت راؤجی کے اوس بیان کی تصدیق ہوتی ہے
جو اوسنے باقی دو پوڑیون کی نسبت کیا ہے پولیس کی جانب سے کوئی سازش اور فریب
ہوا ہو۔ راؤجی بیان کرتا ہے کہ مین اس سفید چورے کو سنکھیا جانتا تھا اور مینے گلابی
رنگ چورے مین سے تھوڑا تھوڑا ہر ایک پوڑیا مین اس اندیشے سے ملایا کہ مبادا زہر کا
اثر بہت جلد ہو جاے —

دفعہ ۳۳۔ (حرف الف) اب ہم مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ راؤجی کی اخیر ملاقات کا
ذکر کرتے ہین۔ راؤجی بیان کرتا ہے کہ یہ ملاقات نرسو کی ہمراہی مین سالم کے پیغام پر ۶۔
نومبر ۱۸۷۴ع جمعہ کو ہوئی تھی اول وہ یشونت راؤ کے مکان کو اور وہان یشونت راؤ
و سالم اور نرسو کے ہمراہ مہاراجہ کے محل کو گیا اور یہ سب لوگ مہاراجہ گیکواڑ کی ملاقات
کے وقت موجود تھے جس کمرے مین ملاقات کا ہونا بیان کیا گیا ہے وہ غسلخانہ ہے گیکواڑ
نے اسوجہ سے راؤجی کو برا بھلا کہا کہ اوسنے کچھ نہین کیا جسپر راؤجی نے جواب دیا کہ مین اپنا
کام کرچکا مگر اوس کے نتیجے کے ظاہر ہونے کا سبب میری سمجھ مین نہین آیا گیکواڑ نے کہا
کہ مین تجھکو کچھ اور چیز ملانے کے واسطے دینا چاہتا ہون جبکہ راؤجی رخصت ہونے کو تھا
تو سالم نے کچھ چیز اوس کے ہاتھ مین رکھدی جسکو اوسنے نہین دیکھا۔ دوسرے دن یعنے
۷۔ نومبر ۱۸۷۴ع روز شنبہ کو نرسو نے راؤجی کو ایک سیاہی مائل بھورے رنگ کا چورا ایک
کاغذ کے ٹکڑے مین بندھا ہوا دیا۔ ۸۔ نومبر روز دوشنبہ کو راؤجی رزیڈنسی کو نہین گیا
لیکن وہ ساڑھے ۹۔ بجے صبح کے ۹۔ تاریخ کو گیا اور تمام چورا کرنیل فیر صاحب کے شربت
کے گلاس مین ملادیا اوسنے اول اوس چورے کو تھوڑے سے پانی کے ساتھ ملاکر خوب
ہلا لیا راؤجی بیان کرتا ہے کہ اس پچھلے چورے کے ملنے سے دو دن پہلے یعنے دوسرے مہاراجہ
گیکواڑ کے پاس سے ایک چورا حاصل کیا تھا اور اس پچھلی ملاقات نے جو راؤجی کے ساتھ

مھاراجہ گیکواڑ سے ہوئی) پس یہ چورا اگر راؤجی کا بیان صحیح ہے تو پدرہ کو ۵۔ نومبر کو ملا ہوگا راؤجی بیان کرتا ہے کہ مین نے تمام چورا ایک ہی مرتبہ دے دیا کیونکہ اوسکی مقدار تھوڑی تھی مین نے یہ خیال نہین کیا کہ اسکا اثر فوراً ہوگا اور قطع نظر اس سے مجھکو جلدی کرنے کی تاکید کی گئی تھی۔

دفعہ ۴۳۔ اب ہم نرسو کی شہادت کا ذکر کرتے ہین راؤجی کمیشن کے روبرو اس وعدے پر کہ وہ بشرط صحیح صحیح بیان کرنے کی سزا سے معاف کردیا جاوے گا بطور ایک ناقص گواہ کے حاضر ہوا ہے اور برخلاف اس کے سر لویس پلی صاحب نے نرسو سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ تم معاف نہین کیے جاؤگے اور جو بیان یا اقرار جس نے پولیس اور سر لویس پلی صاحب کے روبرو ۲۴۔ دسمبر ۱۸۷۴ء کو کیا تھا وہ اس غرض سے ۲۶۔ تاریخ ماہ مذکور تک قلمبند نہین کیا گیا (جیسا کہ سر لویس پلی صاحب بیان کرتے ہین) کہ اوسکو اس معاملے پر غور کرنے کی مہلت ملے اور وہ کسیوجہ سے ایک ایسے بیان کرنے کی جانب مائل نہو جو وقت تفتیش کے ثابت نہو سکے پس اسوجہ سے اون امور کی جانب توجہ کرنا ضرور ہے جن سے راؤجی کی شہادت کی عام صداقت کی تصدیق ہوتی ہو چنانچہ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ جن صورتون مین نرسو عدالت کے روبرو حاضر ہوا ہے اون کے لحاظ سے وہ ایک سچا گواہ ہے اور اوس کے طور طریق کے دیکھنے سے ہمارے دل پر اوسکی سچائی کا اثر ہوا نرسو اور راؤجی کی شہادت مین بلاشبہہ اختلافات ہین لیکن یہ اختلافات اس قسم کے ہین کہ جب کوئی شخص ان واقعات کو بیان کرتا ہے جو مدت دراز کے بعد پہلے وقوع مین آئے ہون تو اونکے ظہور مین آنے کا اہتمام ہوتا ہے اسبات کے ثابت کرنے کے واسطے کہ جن گواہون کی صداقت کی نسبت کوئی شبہہ نہین ہوسکتا ہے اونکے بیان مین بھی اختلاف کا ہونا ممکن ہے اون وجوہات کا ذکر کرنا کافی ہوگا جو مسٹر سوٹر صاحب اور سر لویس پلی صاحب نے اسبات کی بیان کی ہین کہ نرسو کا بیان اوسی روز کیون نہین قلمبند کیا گیا جبکہ اوسنے اول مرتبہ کیا تھا مسٹر سوٹر صاحب یہ بات بیان کرتے ہین کہ مجھکو اوس روز اوس کے قلمبند کرنے کی فرصت نتھی اور سر لویس پلی صاحب یہ کہتے

کہ مین نے اسوجہ سے اوسکو قلمبند نہین کیا کہ مجھکو حکم تھا کہ نرسو کو اس معاملے پر غور کرنیکی مہلت دیجاے۔

دفعہ ۵۳۳۔ نرسو بیان کرتا ہے کہ مین رزیڈنسی کے چپراسیون کا جمعدار بمشاہرہ جودہ روپیہ ماہواری ہون اور اس عہدے پر قریب سترہ برس سے مامور ہون اور کل مدت میری ملازمت کی رزیڈنسی مین تیس یا چھتیس برس ہے میرا گھر شہر بڑودے کے اندر ہے اور مین رزیڈنسی کو ساڑھے سات بجے یا آٹھ بجے صبح کے ہمیشہ جایا کرتا تھا اور ساڑھے چھ بجے یا سات بجے یا آٹھ بجے رات کو واپس آیا کرتا تھا اوسنے راوجی کے اس بیان کی تصدیق کی ہے کہ ۱۸۷۳ء کے کمیشن کے جمع ہونے سے پہلے یا اوس کے قریب مہاراجہ گیکواڑ کے پاس جانے کی اس ہی استدعا کی گئی تھی اوسنے مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ پہلی ملاقات کی نسبت تمام ضروری باتون مین تصدیق کی جسکی نسبت راوجی نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ ملاقات ہمراہی نرسو کے کمیشن کے برخاست ہونے کے بعد ہوئی تھی اس پہلی ملاقات اور نوساری کے جانے کے درمیان نرسو نے راوجی کے ہمراہ مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ شام کے وقت صرف ایک ملاقات کا اقرار کیا ہے حالانکہ راوجی نے چار یا پانچ ملاقاتون کا ذکر کیا تھا نرسو بیان کرتا ہے کہ نوساری مین مین مہاراجہ گیکواڑ کے پاس سوائے ہمراہی صاحب رزیڈنٹ کے کبھی نہین گیا اور راوجی نے یہ بات نہین بیان کی کہ نرسو مہاراجہ گیکواڑ کے پاس نوساری مین میرے ساتھ گیا بلکہ نرسو نے ایک ایسی بات بیان کی ہے جسکا ذکر راوجی نے نہین کیا اور یہ بات ایک معقول دلیل اسبات کی ہے کہ جو شہادت راوجی اور نرسو نے دی ہے اوسمین اونھون نے کسی قسم کی چشم پوشی نہین کی۔ نرسو مظہر ہے کہ نوساری مین راوجی نے مبلغ دوسو پچاس روپیہ مجھکو بطور انعام کے دلوائے اور جب نرسو نے یہ کہا کہ مین یہان اس روپیہ کو لے کر کیا کرونگا اسوجہ سے راوجی نے اس روپیہ کو سالم کے حوالہ کردیا جو اوسوقت بڑودے کو جاتا تھا اور جسوقت نرسو پھر لوٹ کر آیا تو اوسنے یہ بات تحقیق کی کہ آیا وہ روپیہ درحقیقت میرے واسطے میرے بھائی کو دیا گیا یا نہین اگرچہ اس قصہ کی صداقت کا کوئی ثبوت نہین ہے اور راوجی نے بھی اوسکا

کچھ ذکر نہین کیا تاہم اوسپر اعتبار نہ کرنے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی اور اوس سے بلاشبہہ یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ یہ روپیہ گیکوارسے پاس سے آیا۔

دفعہ ۳۶۔ نرسو نے بیان کیا ہے کہ میری پہلی ملاقات نوساری سے واپس آنے کی بعد ہوئی اور اوسکا خلاصہ بیان راوجی کے بیان سے مطابق ہے مگر نرسو نے اس ملاقات کی تاریخ وسط جون یا جولائی ۱۸۷۴ء اور راوجی نے وسط مئی ۱۸۷۴ء بیان کی ہے۔ ہندوستانی گواہون کا بیان کسی واقعہ کے زمانے کی نسبت ہمیشہ غیر صحیح ہوتا ہے پس اس قسم کے اختلافات سے اور امور مین اونکی شہادت غیر معتبر نہین ٹھہر سکتی۔ نرسو بیان کرتا ہے کہ راوجی نے گیکواڑ سے کسیقدر گفتگو کرنے کے بعد یہ راے دی کہ اکثر بائی سے جو مہاراجہ کی شادی ہوئی ہے اوسکی بابت کچھ انعام دینا چاہیے اور اسوجہ سے مہاراجہ گیکواڑ نے انعام دینے کا وعدہ کر لیا چنانچہ اس سے دس یا پندرہ دن بعد سالم آٹھ سو روپیہ نرسو کے پاس لایا جنمین چارسو روپیہ اوسنے راوجی کو دیے (جنمین سے سو روپیہ جگا کے حوالے کر دیے) چارسو روپیہ اپنے واسطے لیے نرسو نے اپنے حصے مین سے سو روپیہ سالم کو دیے اور تین سو روپیے اپنے واسطے لیے لیکن جگا نے اس سو روپیے کے پانے کا کچھ ذکر نہین کیا ہے جیکا حوالہ نرسو نے دیا ہے اور اس سے شاید یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ یہ روپیہ اوسکو نہین ملا حالانکہ وہ یہ بات تسلیم کرتا ہے کہ مین راوجی نرسو شیونت راو اور سالم کے ہمراہ ایک مرتبہ مہاراجہ کے محل کو گیا تھا یہ بات یاد ہوگی کہ راوجی نے نرسو سے تین سو روپیے کے ملنے کا اقرار کیا ہے۔

دفعہ ۳۷۔ راوجی بیان کرتا ہے کہ نرسو اوسوقت میرے ہمراہ تھا جبکہ مین مہاراجہ گیکواڑ سے اوس زمانے مین ملاقات کرنے کے واسطے گیا اور مہاراجہ نے مجھکو شیشی دی تھی لیکن نرسو بیان کرتا ہے کہ مین نے شیشی کو نہین دیکھا یہ شیشی اوسنے رزیڈنسی مین رکھی جہان راوجی نے اوس سے یہ بیان کیا ہے کہ مین نے زہر کو جو اوس کے اندر تھا پانی مین ملا کر پلایا اور وہ یہ بات جانتا ہے کہ یہ شیشی اس صندوق کے نیچے رکھی ہوئی تھی جو رزیڈنسی مین چپراسیون کے بیٹھنے کی بنچون کے قریب رکھا ہوا تھا۔

دفعہ ۳۸

دفعہ ۹۳۴- اسوقت تک نرسو کے روبرو زہر کا کچھہ ذکر نہین کیا گیا اب نرسو اون پچھلی دو ملاقاتون کی کیفیت بیان کرتاہے جو راوجی کی پچھلی دو ملاقاتون سے مطابق ہین یعنے ایک ملاقات ۹- نومبر سے بیس یا پچیس دن پہلے ہوئی تھی جو قریب قریب سچ ہوجنت کے ہے جو راوجی نے بیان کیاہے ملاقات کی جگھہ گیکوارڈ کے پرویٹ مکان کا محرائی کمرہ ہے نہ کہ غسلخانہ جیساکہ راوجی نے بیان کیاہے اسبات کے یقین کرنے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ ان ملاقاتون مین سے کوئی ملاقات اندر کے کمرے یا غسلخانے مین ہوئی ہو ہم یقین کرتے ہین کہ یہ سب ملاقاتین محرائی کمرے مین ہوئین نرسو بیان کرتاہے کہ کاربہائی میرے ہمراہ تھا مگر راوجی نے کاربہائی سے کچھہ ذکر نہین کیا کاربہائی کی شہادت سے یہ بات ثابت نہین ہوتی کہ آیا وہ اس موقع پر نرسو یا اور شخصون کے ہمراہ گیا تھا یا نہین کوئی شخص یہ دعوے نہین کرتاکہ مین مہاراجہ گیکوارڈ کے روبرو گیا جو شخص اس ملاقات مین موجود تھے جنکا نام نرسو نے بیان کیاہے اون کے نام اون نامون سے مطابق ہین جو راوجی نے بیان کیے ہین اور نرسو کی شہادت کے خلاصے مندرجہ ذیل ہین-

اوس گفتگو کا ذکر ہے جو اوس موقع پر ہوئی اور جو خاص باتون مین راوجی کے بیان کے مطابق ہے مہاراجہ نے راوجی سے جو کچھہ گفتگو کی مین موجود تھا اور مین نے وہ گفتگو سنی اور اوسمین شریک تھا مہاراجہ نے کہا کہ صاحب آپ بہت ناراض ہو جاتاہے- اسبات کا کچھہ بندوبست کرنا چاہیے یشونت راو نے کہا کہ مہاراجہ صاحب کا یہ ارادہ ہے کہ ہمکو کچھہ چیز دینگے تم اوسکو ملادو مہاراجہ نے کہا کہ ہان تمکو کوئی ایسی ترکیب کرنی چاہیے جس سے وہ چیز صاحب کے پیٹ مین پہونچ جاوے مین نے کہا کہ کھانے سے مجھکو کچھہ تعلق نہین ہے مین یہ بات نہین کرسکونگا بعد اس کے راوجی نے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین اوسکو شربت مین ملادونگا جسکو صاحب بیان کرتے ہین مہاراجہ نے کہا بہت اچھا تم اس کے کرنے مین کوشش کرو مہاراجہ نے کہا کہ مین ایک پوڑیا بھیجونگا اوسکو راوجی کو دیدینا چاہیے- یشونت راو اور سالم نے کہا کہ جو کچھہ مہاراجہ صاحب کہتے ہین جب وہ چیز ہمکو دیجاوے گی ہم اوسکو لے آوینگے مہاراجہ نے کہا کہ اگر یہ کام ہوجاویگا

تو تمھارے حق مین بہت اچھا ہوگا راوجی نے پھر وہی بات کہی ان الفاظ سے کہ تمھارے
حق مین اچھا ہوگا یہ مراد تھی کہ تم خورو نوش سے خوش رہوگے اور نوکری کے محتاج
نہوگے مھاراجہ نے یہ کہا اور سالم اور یشونت راو نے پھر وہی بات کہی یہ ملاقات دس منٹ یا
پاو گھنٹہ رہی ہوگی مجھکو یہ یاد نہین ہے کہ یہ امر پندرہ دن یا بیس دن یا پچیس دن یا
ایک مھینے قبل اس سے ظہور مین آیا ہوگا کرنیل فیر صاحب کو اپنے پیالے مین زہر معلوم
ہوا اوس ملاقات مین مجھکو کوئی پوڑیا نہین دی گئی جب وہ ملاقات ختم ہوگئی تو سالم
نے دوسرے دن ایک پوڑیا میرے گھر پر مجھکو دی یہ پوڑیہ میری انگشت سبابہ کے برابر تھی
اور احمد آباد کے کاغذ کی بنی ہوئی تھی۔
دفعہ ۹۳۔ نرسو نے راوجی کی ہمراہی مین مھاراجہ گیکواڑ کے ساتھ اوس پچھلی ملاقات
کی تاریخ دوسری یا تیسری نومبر بیان کی مگر راوجی کہتا ہے کہ وہ چھٹی نومبر کی تھی نرسو
حسب معمول آٹھ بجے شب کے یشونت راو کے مکان پر گیا اور وہان سے راوجی اور نرسو
کا رہبائی اور یکجا جمع ہوکر مھاراجہ کے محل کو گئے چنانچہ یشونت راو اور سالم نے اونکو مھاراجہ
گیکواڑ کے روبرو پیش کیا جو حسب معمول مجرائی کمرے مین موجود تھے مھاراجہ نے کہا کہ تم
کچے ہو تمنے ابتک کچھ کام نہین کیا مین نے کہا کہ راوجی اسبات سے واقف ہے بعد اسکے
راوجی نے کہا کہ مینے اوس چیز کو ملا دیا اور اگر آپ کی دوا اچھی نہو تو میرا اسمین کیا
اختیار ہے مھاراجہ نے راوجی سے کہا بہت اچھا مین ایک دوسری پوڑیا بھیجونگا مگر
تم اوسکو ٹھیک ٹھیک انجام دو اور اچھی طرح ڈال دو راوجی نے کہا بہت بہتر۔
یشونت راو اور مھاراجہ صاحب دونون نے کہا کہ سالم کل یہ پوڑیہ تمھارے پاس
لاویگا تم اسکو راوجی کو دے دو بعد اس کے نرسو نے بیان کیا ہے کہ سالم نے مجھکو
دوسرے دن ایک پوڑیا مثل پہلی پوڑیا کے اپنے مکان کے قریب دی اور مین نے زرد تھیلی
مین پھونچکر اوسکو راوجی کے حوالے کردیا راوجی بیان کرتا ہے کہ جسوقت مین محل سے رخصت
ہونے کو تھا اوسوقت سالم نے جمعدار کے ہاتھ مین کچھ چیز دی تھی جسکو مین نے نہین دیکھا تھا
اس مقام پر ایک ایسا اختلاف ہے جو صاف صاف رفع نہین ہوا۔

دفعہ ۴۰- نوین نومبر کو نرسو آٹھ بجے صبح کے رزیڈنٹی کو گیا اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب کی چلے جانے کے بعد راؤجی نے اوس سے کہا کہ مین نے شربت کے پیالے مین زہر ملا دیا ہے اور ڈاکٹر صاحب نے (جس سے مراد ڈاکٹر سیورڈ صاحب تھی) اوسکو پے لیا نرسو رزیڈنٹی مین اوسوقت تک کام کرتا رہا جبتک کہ پولیس نے ۳-۲ دسمبر ۱۸۷۴ع کو اوسکو گرفتار کیا

دفعہ ۴۱- اب اون چٹھیات کی نسبت جو راؤجی نے مہاراجہ صاحب کے محل کو بھیجین راؤجی اور نرسو کی شہادت کا ذکر کرنا مناسب ہے - نرسو بیان کرتا ہے کہ ۱۸۷۴ع کی برسات مین (یعنے جون سے لے کر ستمبر تک) میرے پاس راؤجی کے پاس سے بیس یا پچیس چٹھیان جنمین رزیڈنٹی کے آنے جانے والون کے نام اور اور خبرین درج تہین سالم کے پاس پہونچانے کیلیے آئین اور مین نے اونکو اون کے پاس پہونچا دیا یہ چٹھیان دوشنبہ اور پنجشنبہ کو نہین لکھی گئی تہین راؤجی کہتا ہے کہ مین نے اس قسم کی چند چٹھیان بھیجی تھین اونمین سے بعض مین نے اپنے ہاتھ سے لکھی تھین اور ایک یا دو جگاسے لکھوائی تھین جگانے اس بیان کی تصدیق کی ہے اور ایک چٹھی کو شناخت کرکے یہ بیان کیا ہے کہ راؤجی اور نرسو کی ہدایت سے مینے اوسکو لکھا تھا کاغذ نمبری (رخ) وہ چٹھی ہے جسمین اون ملاقاتون کی اطلاع ہے جو بعض شخصون نے صاحب رزیڈنٹ سے کین اور جو گفتگو باہم ہوئی اوسکا بیان ہے یہ چٹھی سالم کے گھر مین پائی گئی جگن لال اور امام علی اور شنے بہائی کے اظہارات سے وقت ثابت ہوا-

دفعہ ۴۲- جو شہادت پیش کی گئی ہے اوس سے یہ یقین ہوتا ہے کہ راؤجی اور نرسو کو اپنی گرفتاری کے بعد باہم گفتگو کرنے کا کوئی موقع نہین ملا پس اونکی شہادت اونکی ذاتی واقفیت کا نتیجہ ہے جسوقت نرسو مسٹر سوٹر پولیس سپرنٹنڈنٹ کے روبرو حاضر ہوا اور ۴-۲ دسمبر کو شہادت دی اوسوقت راؤجی کا بیان قلمبند نہین کیا گیا تھا پس یہ بات نا ممکن ہے کہ جو بیان نرسو کرنا چاہتا تھا اوسکی نسبت پولیس نے اوسکو سکھایا پڑہایا ہو یہ دونون گواہ وقت سوال جواب کے اپنے بیان پر قائم رہے - اور ہم یقین کرتے ہین کہ جن معاملات مین وہ متفق ہین اونکی نسبت اونکی شہادت

سچ ہے جسوقت سر ونکر راو نے نرسو کو اوسکی شہادت کے خاتمے پر یہ حلف دیا کہ وہ بلا خوف وخطر خدا کو حاضر وناظر جان کر سچا حال بیان کر دے تو اوسنے یہ بیان کیا کہ مین نے بالکل سچ بات کہدی اور معافی کے وعدے سے مین سواے اس کے اور کوئی بات نہین کہہ سکتا کہ ہمکو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت مسٹر سوٹر صاحب نے ۲۶ - دسمبر ۱۸۷۴ع کو نرسو کا بیان اور اقرار قلمبند کر لیا تو نرسو اس شرم سے کہ اوسنے ایک ایسے شخص کے برخلاف شہادت دی جسکو وہ اور راوجی دونون ایک شفیقانہ بیان کرتے ہین اپنے تئین رزیڈنسی کے احاطے کے ایک کنوئین مین گرا دیا نرسو نے عدالت کے روبرو اس بات کے بیان کرنے مین تامل کیا کہ اوسنے درحقیقت اپنے تئین کنوئین کے اندر گرا دیا اور یہ کہا کہ اپنے ہمعصر ملازمونکی حالت دیکھنے سے میرا دماغ پریشان ہو گیا تھا اور مین اتفاقیہ کنوئین کے اندر گر پڑا۔ لیکن کنوئین کے ملاحظے کے بعد یہ بات بمشکل ہماری سمجھ مین آتی ہے کہ وہ اتفاقیہ کنوئین مین گرا ہو اسبات کے خیال کرنے کی معقول وجہ ہے کہ اوسنے عمدًا اپنے تئین کنوئین مین گرا دیا۔

دفعہ ۳۴ - اب دامودر پنتھہ کی شہادت پر نظر ڈالنی چاہیے وہ ہر روز مہاراجہ گیکواڑ کے محل کو سات بجے صبح سے جاتا تھا اور دس بجے رات تک رہتا تھا اور اوسکو دو سو روپیہ ماہواری تنخواہ ملتی تھی وہ مہاراجہ گیکواڑ کا پرویٹ سکرٹر تھا وہ بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کے تمام خرچ کا حساب کتاب میرے قبضے مین رہا کرتا تھا چھینے بھدرپد (ستمبر و اکتوبر ۱۸۷۴ع) کے اندہیرے پاکھہ مین مہاراجہ گیکواڑ نے مجھکو دو تولہ سنکھیا منگانے کے واسطے خارش کے علاج کے لیے ہدایت کی اوس کے واسطے سررشتہ فوجداری کو لکھنے کا حکم دیا اس مضمون کا ایک حکم جاری کیا تھا کہ سنکھیا صرف سررشتہ فوجداری سے اور بمنشا مہاراجہ گیکوار کے حکم سے مل سکتا ہے چنانچہ دامودر پنتھہ نے افسر سررشتہ فوجداری کو ایک چٹھی بھیجی جو عدالت مین پیش کی گئی یہ چٹھی ۴ - اکتوبر ۱۸۷۴ع کی لکھی ہوئی ہے اور اوسمین یہ ہدایت ہے کہ ”گھوڑے کی دوا کے لیے دو تولہ سنکھیا منگانے کے لیے پاس بھیجا جاوے تو گنپت راو بلونت فوجدار شہر کے لڑکے نے اپنے باپ کی طرف سے

اسپر ایک حکم دتاتریارام چندر کے نام پانچوین اکتوبر کو مندرجہ ذیل لکھا درسری مت سرکار مھاراجہ نے دو تولہ سنکھیا دینے کا بعد لینے قیمت کے حکم دیا ہے پس اس شخص کو سنکھیا مذکور دے دو قیمت نے لو) دامودر پنتھ بیان کرتا ہے کہ مین نے گھوڑے کا ذکر اسوجہ سے کیا تھا کہ مھاراجہ گیکواڑ نے مجھکو یہ ہدایت کی تھی ہرس جی وید یا حضور فوجدار تھا اور راوس نے دامودر پنتھ سے کہا کہ مین مھاراجہ گیکواڑ کی اجازت کے بعد سنکھیا دونگا دامودر پنتھ نے مھاراجہ گیکواڑ سے اسکا ذکر کیا اور مھاراجہ نے اوس سے کہا کہ جس طرح ہوسکے نورالدین بوہرہ سے جو بڑودہ کی چھاونی مین رہتا تھا اور جسکو مھاراجہ گیکواڑ کے شفاخانے سے سروکار تھا سنکھیا لاؤ چنانچہ دامودر پنتھ نے یا تو اوسی روز یا دوسرے دن (۵ یا ۶۔ اکتوبر ۱۸۷۴ء) نورالدین بوہرہ سے ایک پوڑیہ منگائی جسمین دو تولہ سنکھیا بیان کیا گیا ہے اور مھاراجہ گیکواڑ کی اجازت سے تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکو سالم کے حوالے کردیا مھاراجہ گیکواڑ نے کہا کہ سالم خارش کے واسطے اوسکی دوا تیار کرلاوے سررشتہ فوجداری سے کوئی سنکھیا نہین آیا دتاتریارام چندر جو مھاراجہ گیکواڑ کے سررشتہ فوجداری مین نوکر تھا یہ بیان کرتا ہے کہ کاغذ نمبری (ض) میرے پاس آیا اور وہ اوسوقت تک دفتر فوجداری مین رہا جبکہ سررشتہ مذکور کے افسر حال نے اپنی شہادت دینے سے تین ہفتہ پہلے اوسکو طلب کرلیا اوس حکم پر سنکھیا نہین دیا گیا کیونکہ پچھلے اٹھارہ مھینے سے یہ حکم جاری تھا کہ بجز حکم مھاراجہ گیکواڑ کے سنکھیا اور راو زہر نہین دیا جاوے اور اس کاغذ مین مھاراجہ گیکواڑ کا حکم نتھا حالانکہ اوسکی پشت پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ مھاراجہ گیکواڑ نے حکم دیا۔

دفعہ ۴۴۔ بعد اوس کے دامودر پنتھ نے یہ بیان کیا ہے کہ سنکھیا لانے سے آٹھ دن بعد مھاراجہ گیکواڑ نے مجھکو ایک تولہ ہیرے کے منگانے او بشونت راو کو اوسکے دینے کا حکم دیا چنانچہ مین نے ناناجی وتل کے پاس سے جو جواہر خانے کا محرر تھا ایک پوڑیا منگائی جسمین ہیرے بیان کیے گئے ہین اور مھاراجہ گیکواڑ کی اجازت کے موجب اوس پوڑیا کو بسونت راو کے حوالے کردیا۔

دفعہ ۴۵ - وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ اس سے آٹھہ یا چار دن بعد گجا دا ملازم نانا خان ولکر جو مہاراجہ گیکواڑ کا خسر پورہ ہوتا ہے اور موروثی وزیر ہے میرے پاس ایک چھوٹی سی شیشی لایا جسمین کچھہ دوا تھی گیکواڑ نے پہلے سے دامودر پنتھہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ بڑی بڑی چیونٹیان اور سانپ اور سیاہ گھوڑے کا پیشاب حکیم کے پاس بھیجدے چنانچہ بوتل کے اندر انھین چیزون کی ایک مرکب دوا حکیم کی بنائی ہوئی تھی چونکہ مہاراجہ گیکواڑ نے دامودر پنتھہ سے کہا تھا کہ وہ اوسکو اور ایک بوتل مین خالی کردے اسوجہ سے دامودر پنتھہ نے اپنی چھوٹی شیشی مین خالی کر دیا جو نصف انگشت کے برابر تھی اور جسمین عطر رہا کرتا تھا یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا گواہ نے لفظ عطر گلاب کا یا صرف لفظ عطر کہا اصل مین گلاب کا عطر لکھا ہوا ہے یہ امر چندان قابل لحاظ نہین ہے اور ہمپر یہ بات ظاہر ہے کہ یہ چھوٹی شیشی منجملہ اون معمولی گلاب کی شیشیون کے نہین ہے جو یورپ مین مشہور ہین اور جنمین صرف چند قطرے آتے ہین دامودر پنتھہ نے اوس دوا کو چھوٹی شیشی مین خالی کرکے اوسکا منہ روئی اور موم سے بند کر دیا اور مہاراجہ گیکواڑ کے زبانی حکم کے بموجب دوسرے دن اوسکو سالم کے حوالے کر دیا اور سالم کو ہدایت کی کہ وہ اس شیشی کو راوجی کو دیدے دامودر پنت کو وہ وقت نہایت ٹھیک ٹھیک یاد نہین ہے جب کہ اوسنے وہ شیشی حوالہ کی تھی مگر اوسکو یقین ہے کہ ماہ اگست ۱۸۷۴ء کے بعد یہ امر وقوع مین آیا ہو اور وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مین نے دسہرے کے قریب (۲۰ اکتوبر ۱۸۷۴ء) شیشی کو دیا تھا اور یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مین اس بات سے واقف تھا کہ شیشی کے ذریعے سے کرنل فیر صاحب کو زہر دیا جائے گا جس طریقے مین راوجی کے پاس یہ شیشی پھونچی اوسکو ہم ٹھیک ٹھیک نہین سمجھہ سکتے مگر ہم یقین کرتے ہین کہ مہاراجہ گیکواڑ کے پاس سے اوس کے پاس علانیہ یا دربردہ ایک شیشی آئی جسمین وہ ضرر رسان عرق تھا جس سے کرنل فیر صاحب کو ضرر پھونچانا مقصود تھا۔

دفعہ ۴۶ - اس کے بعد دامودر پنتھہ نے مہاراجہ گیکواڑ کے حکم سے دو تولہ سنکھیا نورالدین بوہرے سے اورنگایا اور اوسکو بھی سالم کے حوالے کر دیا۔

دفعہ ۷۴ - دامودر پنتھہ نے مہاراجہ گیکواڑ کے حکم سے ایک تولہ ہیرا بھی ناناجی وتل سے اور منگایا چنانچہ ناناجی وتل نے ایک پوڑیا دامودر پنتھہ کو دی اور یہ کہا کہ اسمین تین ماشہ ہیرے کا چورا اور ۹ ماشہ ہیرا ہے دامودر پنتھہ نے مہاراجہ گیکواڑ کے حکم سے اس پوڑیا کو یشونت راؤ کو دے دیا جب دامودر پنتھہ کے ایک سوال کے جواب مین یہ بیان کیا کہ اسکا چورا بناکر کرنل فیر صاحب کو دیا جاوے گا یہ پوڑیہ ہیرون کی ۹ - نومبر ۱۸۷۴ع سے پانچ یا سات دن پہلے یشونت راؤ کو دی گئی تھی گیکواڑ نے دامودر پنتھہ سے کہا کہ یہ ہیرے ایکا ای کورٹ کے بڑے پوجاری کے تاج کے واسطے ہین -

دفعہ ۷۸ - اس مقام پر یہ بات واضح ہو کہ نورالدین بوہرہ سے ہیرے حاصل کرنیکی نسبت دامودر پنتھہ کے بیان کی تصدیق کے واسطے کوئی شہادت نہین ہے مگر یہ امر کہ مہاراجہ گیکواڑ سنکھیا کا بہم پہونچانا چاہتے تھے دامودر پنتھہ کی شہادت اور کاغذ نمبر (ض) سے ثابت ہے اور ہمارے نزدیک اس امر کا احتمال قوی ہے کہ دامودر پنتھہ نے سنکھیا اوسی طریقے سے حاصل کیا جیسے کہ اوسنے بیان کیا ہے -

ہماری دانست مین راؤجی اور نرسو کی شہادت سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ جو زہر کرنل فیر صاحب کو دیا گیا وہ سالم کے پاس سے آیا تھا اور بلاشبہہ اس بات کا احتمال قوی ہے کہ جو سنکھیا دامودر پنتھہ نے سالم کو دیا تھا وہ وہی سنکھیا ہے جو کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کے واسطے استعمال کیا گیا تھا جس حالت مین کہ دامودر پنتھہ کے بیان کی صحت کی تصدیق کے واسطے کوئی شہادت موجود نہین ہے تو ہم نہین کہہ سکتے ہین کہ یہ بات ثابت ہے کہ جو سنکھیا راؤجی سے ملا یا تھا وہ وہی سنکھیا ہے جسکی نسبت دامودر پنتھہ بیان کرتا ہے کہ مین نے اوسکو نورالدین بوہرے سے حاصل کیا تھا اور سالم کو دیدیا تھا

دفعہ ۷۹ - ہیرون کی خرید کی نسبت شہادت مندرجۂ ذیل بھی موجود ہے - یعنے ناناجی وتل داروغہ جواہرخانہ مہاراجہ گیکواڑ بیان کرتا ہے کہ پچھلے دسہرے سے (۲۰ - اکتوبر ۱۸۷۴ع) چند روز پیشتر مین نے دامودر پنتھہ کے حکم سے ارسٹھ یا ساڑھے ارسٹھہ رتی چپٹے گلابی رنگ کے ہیرے ہیم چند ولد فتح چند سے خرید کیے اوس نے اس خرید کی

ایک یادداشت تیار کرنے کے واسطے ایک محرر کو ہدایت کی اس سے سات یا آٹھ دن
کے بعد اونسے دامودر پنتھ کے حکم سے ہیم چند سے قریب چوبیس رتی ہیرے اوسی قسم کے خرید کیے
اور اوسی یادداشت مین اونکی خرید بھی درج کرلی گئی یہ دونون قسم کے ہیرے خریداری
کے بعد دامودر پنتھ کے حوالے کردیے گئے اور دامودر پنتھ نے اوس گواہ سے یہ کہا کہ ان
ہیرون کا چورہ بناکر بطور دوا کے استعمال کیا جاویگا کل قیمت اونکی چھ ہزار تین روپیہ تھی
نانا جی وتل نے ہیم چند کو مبلغ تین ہزار روپیہ حسب تفصیل ذیل دیے تھے یعنے دو ہزار روپیہ
نان چند صراف و میلہ محل کی معرفت دو رقمون مین سے جنکا مجموعہ تین ہزار چھ سو اونیس
روپیہ تیرہ آنہ تین پائی ہے دیے گئے اور یہ رقمین جنیٹہ روشنی کی بچت اور اون اشرفیونکی
فروخت سے جو بطور نذرانہ کے دیجاتی تھین اور مہاراجہ گیکواڑ کے حساب مین جمع کیجاتی
تھی حاصل ہوئی تھین اور مبلغ ایک ہزار روپیہ خود نانا جی وتل نے دیے تھے وہ مظہر ہے
کہ جس یادداشت مین ان ہیرون کی خرید درج کی گئی تھی اوسکو آتمارام محرر نے
لکھا تھا اور قریب دیوالی کے (۹۔ نومبر ۱۸۷۴ء کو) دامودر پنتھ اوس یادداشت کو
لے گیا اسیوجہ سے ہیرے جواہر خانے کے کسی حساب مین نہین معلوم ہوتے ہین آتمارام محرر
جواہر خانہ مہاراجہ گیکواڑ جو نانا جی وتل کا ماتحت ہے بیان کرتا ہے کہ پچھلی دیوالی سے آٹھ
دن پہلے ہیرے ہیم چند سے خریدے گئے تھے اور دونایک راؤ ولد ونکیش نے اونکی ایک
یادداشت تیار کی تھی اور جبتک کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کی خبر مشہور ہوئی اوسوقت
تک وہ یادداشت اوسی کے پاس رہی بعد اوس کے نانا جی وتل اوسکو میرے پاس
سے لے گیا اس گواہ نے یہ بھی بیان کیا کہ مہاراجہ گیکواڑ کے جواہر خانے مین بہت سے علیحدہ
اور جڑے ہوے ہیرے موجود تھے اور جسوقت یہ ہیرے خریدے گئے تھے اوسوقت ایک تلوار
کا قبضہ اور ایک پیش قبض اور ایک جاکٹ پر چھوٹے چھوٹے ہیرے جو مہاراجہ گیکواڑ کے
جواہر خانے سے لیے گئے تھے جڑے جاتے تھے اس قسم کے ہیرے ہر سال فاضل موجود رہتے
تھے اوسنے وقت سوال و جواب کے یہ بھی بیان کیا جبکہ نانا جی یادداشت کو لے گیا
اوس کے بعد ہیم چند سے یہ دریافت کیا کہ آیا اوس کے ہیرے اوسکے پاس واپس آگئے

یا نہین اور اوسنے جواب دیا کہ واپس آئے ناناجی وتل نے بھی یادداشت لیجاتے وقت یہ کہا تھا کہ یہ ہیرے نہین خریدے جائینگے بلکہ مین اونکو واپس کرنا چاہتا ہون۔

دفعہ ۵۰۔ دامودر پنتھ نے اون ہیرون کی قیمت دینے کی نسبت جو ناناجی وتل کے پاس سے اوس کے پاس آئے حسب مندرجہ ذیل بیان کی ہے یعنے مہاراجہ گیکواڑنے اونکی قیمت دینے کا زبانی حکم دامودر پنتھ کو دیا اور اوسنے ناناجی وتل کو یہ ہدایت کی کہ جو روپیہ مہاراجہ گیکواڑ کے نج کے حساب کے بابت اوس کے پاس آتا ہے اوسمین سے اس روپیہ کو ادا کرے کل تعداد اس روپیہ کی جو نج کے حساب مین جمع کیا گیا تھا تین ہزار چھہ سو انیس روپیہ تیرہ آنہ ۳۔ پائی بیان کی گئی ہے۔ دامودر پنتھ بیان کرتا ہے کہ اون ہیرونکی بابت جو ہیرون کو قیمت دینے کا حکم ۳۱۔ دسمبر ۱۸۷۴ع لکھا ہوا ہے جسمین یہ مذکور ہے کہ مبلغ تین ہزار چھہ سو تیس روپیہ تیرہ آنے تین پائی مہاراجہ گیکواڑنے سوائے نارائن کے مندر کے برہمنون کی دعوت کی واسطے دیے ہین دامودر پنتھ کہتا ہے کہ یہ سازشی حکم تھا اور جس مقصد کے واسطے روپیہ مطلوب تھا اوس کے چھپانے کے واسطے یہ حکم بنایا گیا تھا اس امر کی نسبت کہ حقیقت مین ایسا ہی ہوا ہوگا کچھہ شبہہ نہین ہو سکتا کیونکہ رامیشر جسکا نام حکم مذکور مین بطور پابندہ روپیہ اور دعوت کے مہتمم کے بیان کیا گیا ہے بیان کرتا ہے کہ میرے پاس یہ روپیہ نہین آیا اور دامودر پنتھ کے اس بیان کی تصدیق کی ہے کہ پابندہ ہمیشہ حکم کے ساتھہ ایک رسید لگا دیا کرتا تھا چنانچہ اوسنے ایک اصل حکم کا حوالہ دیا ہے نمبری (ر) جسپر اوسکی رسید موجود ہے اور حکم نمبری (د) پر کوئی رسید نہین ہے مگر اسمین شبہہ ہے کہ آیا کاغذ نمبری (د) کا روپیہ درحقیقت اوس رقم کے برابر ہے جو کاغذ نمبری (ص ق) مین بیان کی گئی ہو کیونکہ اول تو کاغذ نمبر (ص ق) کا مجموعہ تین ہزار چھہ سو انیس روپیہ تیرہ آنے تین پائی اور کاغذ نمبر (د) کا مجموعہ تین ہزار چھہ سو تیس روپیہ تیرہ آنہ تین پائی ہے اور دوم یہ کہ کاغذ (د) ۳۱۔ دسمبر ۱۸۷۴ع کا لکھا ہوا اور کاغذ (ص) یکم جنوری ۱۸۷۵ع کا لکھا ہوا ہے لیکن یہ بات صاف ظاہر ہے کہ ناناجی وتل کو جیسا کہ وہ تسلیم کرتا ہے وہ رقوم وصول ہوئین جو کاغذ (ص ق) مین درج ہین اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کاغذ (د) کے ذریعے سے دامودر پنتھ کو ایک ایسی رقم حاصل ہوئی جو خفیہ کامون مین استعمال ہو سکتی ہے

در حقیقت داموودر پنتھ نے صاف صاف بیان کیا ہے کہ خفیہ کامون کے واسطے وقتاً
فوقتاً بہت سا روپیہ علیحدہ کر دیا جاتا تھا کاغذ (الف) سے کر (ت) تک جو ۲۴
نومبر ۱۸۷۴ء سے ۳۱۔ اکتوبر ۱۸۷۴ء تک کے لکھے ہوئے ہین سازشی احکام ہین جو سالم اور
یسونت راؤ کے نام اوس اسباب کی قیمت دینے کے واسطے جاری کیے گئے تھے جسکا خریدا
جانا مھاراجہ گیکواڑ کے واسطے بیان کیا گیا ہے اور اون کے سازشی ہونے کا ثبوت بقول
داموودر پنتھ کے یہ ہے کہ اونہین چیزون یا اون سوداگرون کے نام کی تفصیل کچھ نہین ہے
جن سے وہ خرید کی گئین احکام نمبر (الف) سے کر نمبر (ف) تک اور نمبر (د) کے
درمیان ایک یہ اختلاف ہے کہ احکام سابق الذکر مین سے ہر ایک حکم مین پابندہ کی رسید
ہے اور (د) مین نہین ہے پس یہ ظاہر ہوا کہ کاغذ (د) صرف بلحاظ مطلب کے ہے سازشی
نہین ہے بلکہ وہ اس غرض سے بنایا گیا ہے کہ جس شخص کو روپیہ دیا گیا تھا اوسکا نام
ظاہر نہو اور اوس سے داموودر پنتھ کے اس بیان کی تصدیق خیال کیجاتی ہے کہ ہیرے
جواہرات کے حساب مین نہین جمع کیے گئے کیونکہ مھاراجہ گیکواڑ نے یہ کہا تھا کہ وہ دوا کیواسطے
ہین اور اس مضمون کی صرف ایک یادداشت جواہر خانے مین تیار کی گئی تھی جسکی نسبت
مھاراجہ گیکواڑ نے اوسوقت جبکہ داموودر پنت نے نوین نومبر کو کرنل فیر صاحب کو زہر دینے
کے ارادے کے بعد اوسکو طلب کیا مھاراجہ گیکواڑ نے یہ ہدایت کی تھی کہ وہ ضایع کر دیجاے
پس داموودر پنتھ نے ناناجی وتل سے اوس یادداشت کے علیحدہ کر دینے کے واسطے
کہا اور اونے اوسکو علیحدہ کر دیا اور یہ رقم سوائے نارائن کے نام لکھ دی گئی —

دفعہ ۱۵ - اب ان ہیرون کی نسبت بھیم چند کی شہادت پر نظر ڈالنا باقی ہے اس
گواہ نے نہایت متناقض طور پر شہادت دی اور اوسکی شہادت پر علی العموم اعتبار
نہین ہوسکتا اوسکا یہ منشا معلوم ہوتا تھا کہ ہیرون کی خرید کے ہر قسم کے تعلق سے
انکار کرے وہ یہ بات تسلیم کرتا ہے کہ وہ ہیرے کی دو پوڑیان ونایک راؤ خسپورہ ناناجی
وتل وملازم جواہر خانے مھاراجہ گیکواڑ کے پاس ۳۱۔ اکتوبر یا یکم نومبر ۱۸۷۴ء کو لیگیا
مگر وہ کہتا ہے کہ وہ پوڑیان مجھکو واپس کر دی گئین وہ داموودر پنتھ یا ناناجی وتل یا

وناتک راؤ کے ہاتھ ہیرون کے فروخت سے انکار کرتا ہے وہ تسلیم کرتا ہے کہ ۴ دسمبر سنہ ۱۸۷۴ع کو مین نے ناناجی وٹل کے پاس سے دو ہزار روپیے اور دوسری تیسری جنوری سنہ ۱۸۷۵ع کو پھر دو ہزار روپیے اور اوس کے پاس سے پائے مگر وہ بیان کرتا ہے کہ یہ روپیہ ہنڈوی کے لین دین کی نسبت تھا ہنڈویون کا لین دین شیوچند خوشحال چند کے نام سے جو پونا کے کوٹھی وال ہین حساب کتاب مین لکھا جاتا ہے اور ناناجی وٹل نے اوس کوٹھی سے سات ہزار روپیے کا اسباب خرید کیا تھا اور ہیم چند کی دکان سے اس قدر روپیہ کی ہنڈویان بہم پہونچا کر بھیجی تھین یہ خاطر خواہ ثابت نہین ہوتا کہ ۴ - دسمبر سنہ ۱۸۷۴ع کو اور ۲ - ۳ - جنوری کو جو دو دو ہزار روپیے دیے گئے وہ ہنڈویون کے لین دین کی بابت تھے بلکہ غالبا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ روپیہ حقیقت مین ہیرون کے واسطے دیا گیا تھا جیسا کہ ناناجی وٹل نے بیان کیا ہے - ہیم چند اسبات کو تسلیم کرتا ہے کہ دو ہزار روپیے جو ۲ - ۳ - جنوری سنہ ۱۸۷۵ع کو دیے گئے وہ دیہات دمیلا کے کارکن کے پاس سے آتے تھے جیسا کہ ناناجی وٹل نے بیان کیا ہے اور تاریخ اداے روپیہ کی ناناجی وٹل کے اس بیان سے مطابق ہے کہ یہ روپیہ اوس رقم کا ایک جزو تھا جو حکم نمبر (د) مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۸۷۵ع مین درج ہے اور جو دو ہزار روپیے ۴ - دسمبر سنہ ۱۸۷۴ع کو دیے گئے اسکی نسبت ناناجی وٹل بیان کرتا ہے کہ مین نے یہ روپیہ ہیم چند کو دیا تھا مگر مین نے ایک ہنڈوی اور نقد روپیہ بتعداد ایک ہزار روپیے کے واپس پایا اور باقی ایکہزار روپیہ اوس کے پاس جمع کیے گئے اور ہیم چند تسلیم کرتا ہے کہ مین نے وناتک راؤ ولد ونکیش خسپرورہ ناناجی وٹل کو ایک ہنڈوی سات سو پچاس روپیے کی ۸ - دسمبر سنہ ۱۸۷۴ع کو دی تھی اوس ہنڈوی پر مبلغ ایک سو پچپن روپیہ دس آنہ بابت بیشی کے تھے اور چورانوے روپیہ چھ آنہ وناتک راؤ کو دیے گئے جسکا مجموعہ ایک ہزار روپیہ ہوا پس بات صاف ظاہر ہے کہ اس معاملے کو جسمین ناناجی وٹل کے پاس ایک ہزار روپیہ نقد جمع رہے ہیرون کی قیمت سے کچھ تعلق نتھا یا یہ کہ ناناجی وٹل نے اوسکو قبل اس سے کہ کچھ روپیہ ہیرون کے خریدنے کے واسطے اوسکو دیا گیا ہو درج کر لیا ہیم چند کی کتابون سے

دامودر پنتھ کے اوس بیان کی تصدیق مین جو اونسے نسبت خرید ہیرون کے کیا ہے
بہت کم مدد ملتی ہے اوسمین صرف ایک کتاب ہمارے روبرو پیش کی گئی ہے اوس
کتاب مین سازش کی گئی ہے ہم اس خیال کی کوئی وجہ نہین پاتے کہ پولیس کو سازش
کرنے سے کچھ سروکار تھا اس کتاب مین ۹۰۰۰ - نومبر ۱۸۷۴ع مین یہ لکھا ہے کہ ناناجی
نے دامودر پنتھ کے واسطے چھ ہزار دو سو تنتیس روپیہ کے ہیرے خریدے اور ہیم چند اس بات کو
تسلیم کرتا ہے کہ یہ رقم خاص میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے مگر وہ بیان کرتا ہے کہ گجانند
انسپکٹر پولیس کی زبردستی سے مین نے یہ رقم اوس روز شام کو جبکہ مین نے مسٹر
سوٹر صاحب کے روبرو اول اپنا بیان کیا (۶ - فروری ۱۸۷۵ع) درج کی تھی
سابق مین ہم بیان کر چکے ہین کہ ہمکو یہ یقین نہین ہے کہ گجانند نے اس قسم کی زبردستی
کی ہو کیونکہ یہ رقمین اوس بیان سے کسیقدر برخلاف ہین جو ہیم چند نے مسٹر سوٹر صاحب
کے روبرو کیا اور یہ بات بھی خیال مین نہین آتی کہ گجانند جو ایک ذہین اور چالاک
آدمی ہے اس قسم کی خلاف بیانی کا مرتکب ہو مگر ہم اس حقیقت پر کہ یہ کتاب تبدیل
کی گئی کچھ اعتبار نہین کرنا چاہتے ہیم چند کی شہادت کا صرف ایک حصہ جسکو اس مقدمے
سے بڑا تعلق ہے وہ یہ ہے جو مہاراجہ صاحب کے محل کو ہیرون کے لیجانے اور تین ہزار
روپیہ نقد کے دینے سے متعلق ہے -

دفعہ ۲۷ - ہیرون کے خرید کے معاملے کی نسبت ہم یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ ہماری دانست
مین اس بات کے یقین کرنے کی وجہ معقول ہے کہ دامودر پنتھ نے ماہ اکتوبر اور شروع
ماہ نومبر ۱۸۷۴ع مین مہاراجہ گیکواڑ کی ہدایت سے ناناجی وتل کے پاس سے ہیرے
منگائے اور ادنکو شوینت راؤ کے حوالہ کر دیا اور ناناجی نے اون ہیرون کو ہیم چند سے
خرید کیا اور مہاراجہ صاحب کے محل کے حساب کتاب اور ہیم چند کے حساب کتاب مین
اس قسم کی سازش کی گئی ہے جس سے ہیرون کی خرید چھپ جائے بڑودے کے
باشندے مثل ہندوستان کے اور باشندون کے غالبًا ہیرے کے چورے کی مہلک
تاثیر پر اعتبار کرتے ہین گو بظاہر اس قسم کے اعتبار کی کوئی وجہ معقول نہین معلوم ہوتی

پس اب یہ امر غور طلب پیدا ہوتا ہے کہ دامودر پنتھ نے مہاراجہ گیکواڑ کے جواہر خانے سے ہیرے کیون نہ لیے جہان ہمیشہ بہت سے ہیرے موجود رہتے تھے اس سوال کا صرف یہ جواب ہو سکتا ہے کہ نئے ہیرون کی خرید کا چھپانا بہ نسبت اوس کے کہ وہ ایک ایسے جواہر خانے سے لیے جاتے جسکا محافظ اس معاملے کو اپنے حساب کتاب مین ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتا زیادہ تر آسان خیال کیا گیا۔

دفعہ ۳ ۔ دامودر پنتھ اوس دن شام کو جبکہ مہاراجہ گیکواڑ قید کیے گئے یعنی ۱۴ جنوری ۱۸۷۵ع گرفتار کیا گیا تھا اور دو دن تک مہاراجہ صاحب کے محل مین سپاہیون کے پہرے مین قید رہا اور بعد اس کے رزیڈنسی کو بھیجا گیا جہان وہ چند دن تک انگریزی سپاہیون کے پہرے مین اور بعد ازان پولیس کے پہرے مین رہا۔ وہ اوس وقت محل مین موجود تھا جبکہ مہاراجہ گیکواڑ کی گرفتاری کے بعد اوس کے کاغذات برآمد کیے جاتے تھے وہ بیان کرتا ہے کہ جبکہ مین انگریزی سپاہیون کے پہرے مین تھا تو مجھکو یہ خیال بھی میرے دل مین گذرا کہ مین اور کسی طرح پر قید سے رہا نہین ہو سکتا اس سبب سے مسٹر رچی صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ کے روبرو ۲۹ و ۳۰ جنوری کو اقرار کر لیا اور اس اقرار کی تصدیق سر لوئیس پیلی صاحب کے روبرو ۲ فروری ۱۸۷۵ع کو کی گئی اس اقرار کا وہی مضمون ہے جو اوسنے اوس کمیشن کے روبرو بیان کیا اور یہ اقرار اوسنے اوسوقت کیا تھا جبکہ سر لوئیس پیلی صاحب نے اوس سے معافی کا وعدہ کر لیا۔

دفعہ ۴ ۔ اوس کے اقرار کے بعد اوسکا وہ صندوق جسمین مہاراجہ گیکواڑ کے نجی کاغذات بند تھے اوسکی موجودگی مین کھولا گیا اور چند کاغذات اوس کے اندر سے پائے گئے وہ بیان کرتا ہے کہ اگرچہ اپنی گرفتاری سے پہلے مجھکو سالم کی زبانی وہ باتین معلوم ہو جاتی تھین جو راوجی اور اور شخصون کے بیان کی نسبت وہ سنا کرتا تھا تاہم اوسوقت تک جبکہ مینے اپنا اقرار مسٹر رچی صاحب کے روبرو کیا ہرگز راوجی اور نرسو کے اقرارون کا کوئی مفصل حال نہین معلوم ہوا ہم یہ بات نہین کہہ سکتے کہ اس بیان کو صحیح تسلیم کرنا چاہیے مگر اوس کے مخالف کی کوئی شہادت بھی پیش نہین کی گئی ہے

واضح ہو کہ دامودر پنتھ کرنل فیر صاحب کے عہد مین کبھی رزیڈنٹی کو نہین گیا اور وہ
مہاراجہ گیکواڑ کے ہمراہ صرف ایک مرتبہ سر لوئیس پیلی صاحب کے رزیڈنٹ مقرر ہونے
کے بعد گیا اوسنے راوجی کو کبھی محل مین نہین دیکھا لیکن وہ بیان کرتا ہے کہ سالم نے
مہاراجہ گیکواڑ سے میری موجودگی مین اوسوقت جبکہ کرنل فیر صاحب کو ماہ ستمبر مین پھوڑے
کی تکلیف تھی مہاراجہ گیکواڑ سے یہ بات کہی کہ مین نے راوجی کو اوس پلاسٹر مین جو پھوڑے
پر لگایا جاتا ہے سنکھیا کے ملانے پر آمادہ کیا تھا اور اس سے پھوڑے مین سوزش پیدا
ہوئی اور کرنل فیر صاحب نے اسوجہ سے پلاسٹر کو علیحدہ کردیا دامودر پنتھ نے اس گفتگو
کا ذکر کیا ہے جو بقول اوس کے مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ کئی مرتبہ ۹۔ نومبر سے کر اونکی
گرفتاری کے زمانے تک ہوئی تھی اگرچہ گفتگو واقعی ہوئی اور اونکی نسبت اوسکا بیان
صحیح ہے تو اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ اوس خبر سے واقف تھے جو ۹۔
نومبر کو نسبت اقدام زہر خورانی کرنل فیر صاحب کے مشہور ہوئی تھی ۹۔ نومبر کی
گفتگو مین ایک ایسی بات ہے جسکی تصدیق خارجی شہادت سے ہوتی ہے اور اوس سے
ان ملاقاتون کی نسبت دامودر پنتھ کے بیان کی تائید ہوتی ہے جسوقت مہاراجہ
گیکواڑ ۹۔ نومبر کی صبح کو رزیڈنٹی سے واپس آتے تھے تو اونہون نے دامودر پنتھ سے
کہا کہ سالم آج صبح کو راوجی کے مکان پر اس مقصد کے واسطے دوڑا گیا کہ جو پوڑیان
زہر کی باقی رہی ہون اونکو لے کر آگ مین جلادے تھا جگانے جو چھاونی برودہ کے
صدر بازار کی صفائی کا مہتمم تھا جہان راوجی رہا کرتا تھا سالم صدر بازار کی جانب
شہر سے جاتا ہوا ۹۔ نومبر کی صبح اور پانچ منٹ بعد شہر کی طرف واپس آتے ہوے دیکھا
محمد علی بخش چپراسی رزیڈنسی نے سالم سے بمقام رزیڈنسی قبل اسکے کہ کرنل فیر صاحب
صبح کی ہواخوری سے واپس آئے ہون کچھ گفتگو کی اور جسوقت وہ صدر بازار سے ڈاکٹر
سیورڈ صاحب کے مکان سے رخصت ہو کر جہان وہ کرنل فیر صاحب کی چٹھی لیکر گیا تھا
رزیڈنسی کو واپس آتا تھا تو اوسنے راستہ مین سالم کو شہر کی طرف واپس جاتے ہوے دیکھا
اب تھا جگا اور محمد علی بخش کی اس شہادت سے گو یہ بات صاف صاف نہین ثابت ہوتی

کہ سالم ۹ تاریخ کی صبح کو راوجی کے مکان کو گیا لیکن اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ غالباً گیا ہوگا اور چونکہ سالم مہاراجہ گیکواڑ کے پاس قبل اس سے کہ مہاراجہ صاحب اوس روز صبح کو حسب معمول صاحب رزیڈنٹ کے ملنے کو آوین واپس ہو پہنچ گیا ہوگا اسوجہ سے وہ بات جو مہاراجہ گیکواڑ نے دامودر پنتھ سے بیان کی یعنے یہ کہ سالم راوجی کے مکان کو اوس روز سے گیا تھا کہ جو کچھ چورا گیا ہو اوسکو ضایع کردے غالباً صحیح معلوم ہوتی ہے اور یہ بات بمشکل سمجھ مین آتی ہے کہ جو بیان مہاراجہ گیکواڑ نے دامودر پنتھ سے کیا تھا اوسکو اوسنے اپنی طبیعت سے بنایا ہو۔

دفعہ ۵۸ - دامودر پنتھ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ نے میری موجودگی مین متواتر سالم اور یشونت راؤ کو یہ تاکید کی کہ وہ زہر دینے کی نسبت مطلق ذکر نہ کرے یہ شخص اس تحقیقات مین مدعی یا مدعا علیہ کی جانب سے بطور گواہ کے طلب نہین کیے گئے ہین دامودر پنتھ نے اوس طریقے کو بیان کیا ہے جسکے بموجب اوس کے خانگی سررشتہ مین حساب رہتا تھا اس مقام پر صرف اسبات کا ذکر کرنا کافی ہوگا کہ سب سے پہلا کاغذ وہ یادداشت ہے جسمین ادائے روپیہ کی بابت حکم ہے اور جسپر رسید یابندہ کی ہے۔ اس یادداشت سے ہر روز ایک روزنامچہ اور روزنامچہ سے ماہواری حساب اور ماہواری حساب سے سالانہ حساب تیار کیا جاتا ہے یادداشت اور روزنامچہ بہ آسانی تلف ہو سکتے ہین لیکن جبکہ ایک مرتبہ ماہواری حساب تیار ہو جاے اور سالانہ حساب مین شامل کر دیا جاوے تو کسی خاص رقم کا سراغ مٹانے مین زیادہ دقت ہو جاتی ہے اور یہی وجہ ہے جو دامودر پنتھ نے وقت سوال جواب کے اون تمام کاغذات کے تلف نہ کرنے کی نسبت بیان کی جو کسیطرح پر اون معاملات سے متعلق ہین جو اس تحقیقات کے باعث ہوے ہین چار روزنامچون مین رقمون کے مٹانے کا قصد کیا گیا تھا دامودر پنتھ کہتا ہے کہ مینے بلونت راؤ کلرک سے کہا کہ جس مقام پر سالم کا نام درج ہے وہان روشنائی ڈالکر مٹا دو بلونت راؤ ان رقومات کے مٹانے سے انکار کرتا ہے یہ رقمین نہایت بے تمیزی کے ساتھ مٹائی گئین گو اونکا نشان بالکل باقی نہین رہا دامودر پنتھ بیان کرتا ہے کہ مین نے ان رقمون کو ان

معاملات مین سالم کا نام چھپانے اور مہاراجہ گیکواڑ کو بچانے کے واسطے مٹوایا تھا اور یہ فعل مین نے مہاراجہ گیکواڑ کے حکم سے کیا تھا وہ اب تسلیم کرتا ہے کہ یہ بات نہایت نامناسب تھی کیونکہ روشنائی کے داغ فوراً نظر پڑجاتے ہین یہ کاغذات دامودر پنتھ کے اون کاغذات کے حصے تھے جو مہاراجہ گیکواڑ کی گرفتاری کے دن محل مین مہر بند کیے گئے تھے اور گجانند اور مسٹر سوٹر صاحب کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت یہ کاغذات بعدہ دامودر پنتھ کی موجودگی مین کھولے گئے تو وہ اوسی حالت مین تھے جیسے کہ وہ ہمارے روبرو پیش کیے گئے۔ اخیر پر دامودر پنتھ بیان کرتا ہے کہ نورالدین کو سنکھیا کے واسطے کچھ روپیہ نہین دیا گیا کیونکہ اوس سنکھیا کے دینے کے عوض مین اوس سے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ مہاراجہ گیکواڑ کے شفاخانے مین اوسکو کچھ کام دیا جائے گا نورالدین گرفتار کیا گیا ہے مگر اوسکی گواہی نہین لی گئی۔

دفعہ ۵۶۔ اس مقدمے مین باقیماندہ شہادت امینا آیا اور اون شخصون کی ہے جو اوس سے تعلق رکھتے ہین آیا مذکور ابتدا مین فیر صاحب کی میمصاحبہ کے پاس نوکر رہی اور ماہ مارچ ۱۸۷۴ء مین اون کے ہمراہ بمبئی کو گئی بعد اس کے وہ ایک مہینہ بمبئی مین رہی اور بڑودہ کو واپس آنے کے بعد مسٹر بودی صاحب کی میمصاحبہ کے پاس جو اوسی زمانہ مین بڑودہ مین رہتے تھے نوکر ہوگئی وہ بیان کرتی ہے کہ کہ مین نے تین مرتبہ مہاراجہ گیکواڑ سے اون کے محل مین ملاقات کی اور اوسوقت شام کا وقت تھا پہلی ملاقات اوس نے فیضو چوبدار رنڈ نپچ کے ہمراہ اوسوقت کی تھی جبکہ ۱۸۷۴ء کی کمیشن قریب برخاست کے تھی اور وہ بیان کرتی ہے کہ مین ایک غیر کے کہنے سننے سے گئی تھی امینا اور فیضو کو سالم نے گیکواڑ کی خدمت مین پیش کیا جو اتفاقیہ اونکو راستہ مین مل گیا تھا گیکواڑ نے امینا سے دریافت کیا کہ آیا تو نے مسٹر فیر صاحب کی میمصاحبہ کی زبانی کمیشن کی بنسبت کوئی ذکر سنا ہے اور اوسکو یہ ہدایت کی کہ اگر میمصاحبہ نے کچھ ذکر کیا ہو تو سالم یا یشونت راؤ کی معرفت اوسکی اطلاع بھیجدیا۔ پھر فیضو اس امر سے منکر ہے کہ اوس نے امینا آیا کو مہاراجہ صاحب کے پاس جانے پر آمادہ کیا تاہم وہ بیان کرتا ہے

کہ مین مہاراجہ گیکواڑ کے پاس اوس کے ہمراہ گیا اور کار بھائی اوسوقت گاڑی بان
تھا مین نے وہ گفتگو سنی جو آپا اور مہاراجہ گیکواڑ کے درمیان ہوئی گیکواڑ نے آپا سے
یہ استدعا کی کہ وہ مسٹر فیر صاحب کی میمصاحبہ سے اونکی سفارش کرے کیونکہ بہت سے
شخص اونکی نسبت صاحب رزیڈنٹ سے عرض معروض کر رہے تھے آپا نے جواب دیا کہ مین
فیر صاحب کی میمصاحبہ سے کچھ عرض نہین کر سکتی کار بھائی مظہر ہے کہ مین اپنا آپا اور
فیضو کو اس موقع پر گاڑی مین سوار کرا کے مہاراجہ صاحب کے محل کو لے گیا۔

دفعہ ۷۵ - آپا بیان کرتی ہے کہ مین نے دوسری ملاقات ماہ جون ۱۸۷۴ع مین
مہاراجہ گیکواڑ کے نوساری سے واپس آنے کے بعد سالم اور کریم کی استدعا سے کی تھی
اوس کے ہمراہ کریم مذکور گیا تھا سالم راستہ مین اون کے ساتھ ہو لیا اور آپا اور کریم
کو گیکواڑ کے پاس لے گیا مہاراجہ گیکواڑ نے آپا سے دریافت کیا کہ آیا مسٹر بودی صاحب
کی میمصاحبہ نے ہماری شادی کی نسبت جو نوساری مین ہوئی کچھ تم سے ذکر کیا ہے اپنا نے
جواب دیا کہ مین نے کچھ نہین سنا لیکن جسوقت مسٹر فیر صاحب کی میمصاحبہ انگلستان سے
واپس آوینگی تو آپ کے حق مین کچھ بہتر ہوگا کیونکہ میمصاحبہ موصوفہ اور کرنل فیر صاحب
آپ سے بہت خوش ہین بعد اوس کے مہاراجہ گیکواڑ نے کریم سے کہا کہ تم میری نسبت
مسٹر بودی صاحب سے کچھ کلمہ خیر کہو جسوقت اپنا اور کریم رخصت ہونے کو ہوے تو مہاراجہ
گیکواڑ نے سالم سے کہا کہ تم اونکو کچھ دیدو تب سالم نے کریم سے کہا کہ تم کل یشونت راو کے
مکان پر آنا چنانچہ دوسرے روز شام کو کریم اپنا کے پاس آیا اور کہا کہ میرے پاس
دو سو روپیہ ہین جنمین سے نصف روپیہ اسنے دوسرے دن صبح کو اپنا کو دیدیے اپنا
نے خیال کیا کہ یہ انعام اوس شادی کی بابت ہے جو نوساری مین ہوئی جو بیان آپا نے
مہاراجہ کی ملاقات اور گفتگو کے عام منشا کی نسبت کیا ہے اوسکی تصدیق کریم نے کی ہے
لیکن وہ بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ نے اپنا سے دریافت کیا کہ آیا صاحب رزیڈنٹ
ہمسے شادی کی وجہ سے (جس ست مہاراجہ صاحب کی مراد لکشمی بائی کی شادی سے تھی)
ناراض تو نہین ہین وہ بیان کرتا ہے کہ مین دوسرے روز یشونت راو کے مکان کو گیا

اور وہان سالم نے مجھکو دو سو روپیے نوساری کی شادی کے انعام کی بابت دیے
جسمین سے نصف میرے واسطے اور نصف امینا کے واسطے تھے چنانچہ مین نے سو روپیے
امینا کو دیدیے اس گواہ نے آیا کے اس بیان سے کہ اوسنے امینا سے مھاراجہ صاحب
کے پاس جانے کی درخواست کی تھی اختلاف کیا ہے اور وہ بیان کرتا ہے کہ وہ
مجھکو لی گئی اس موقع پر صندل گاڑی بان تھا اور اوسنے اس بات کو ثابت کیا ہے
کہ وہ امینا اور کریم کو گاڑی مین سوار کرا کے محل کو لے گئے۔

دفعہ ۵۵ - آیا بیان کرتی ہے کہ تیسری ملاقات ماہ رمضان مین ہوئی اور اوسکے
خاوند نے ملاقات کی تاریخ پندرھوین یا اٹھارھوین اوس مہینے کی بیان کی ہے
سنہ ۱۸۷۴ع مین رمضان بارھوین اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ع کو شروع ہوا تھا پس [illegible] کے
بیان کے بموجب یہ ملاقات ستائیسوین یا تیسوین اکتوبر کو ہوئی ہوگی امینا کہتی ہے
کہ سالم میرے پاس اس مضمون کا پیغام لایا کہ مھاراجہ گیکواڑ تم سے ملنا چاہتے ہین چنانچہ
مین اور میرا خدمتگار لڑکا چھوٹو ایک گاڑی مین بیٹھکر جو میرے خاوند نے بہم پہنچائی
تھی مھاراجہ صاحب کے پاس گئی اور راستہ مین مین نے سالم کو طلب کیا اور اوسکے
ہمراہ مھاراجہ گیکواڑ کے روبرو گئی اور مھاراجہ صاحب کے ساتھ مجھسے مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی
مھاراجہ صاحب نے اول مجھسے یہ دریافت کیا کہ کیا میمصاحبہ نے
کی نسبت کچھ ذکر کیا ہے میمصاحبہ سے مراد مسٹر بودی صاحب کی میمصاحبہ سے تھی
اور لڑکے سے مراد اوس لڑکے سے تھی جو مھاراجہ صاحب کے یہان پیدا ہوا تھا مین نے
کہا کہ میمصاحبہ نے کچھ ذکر نہین کیا اور مجھکو کچھ حال معلوم نہین بعد اس کے مھاراجہ
سے کہا کہ جسوقت میمصاحبہ آپ کے پاس واپس آئین گی تو آپ کے حق مین کوئی بہتری
کی بات ہوگی میمصاحبہ اور کرنل فیر صاحب دونون خیرخواہ ہین پس جو صاحب
کہین انکو اوسپر عمل کرنا چاہیے اور کچھ خوف زدہ مت ہو اوس کے بعد سالم نے کہا
کہ کوئی جادو بھی کام دے سکتا ہے یا نہین چنانچہ سالم نے سب سے پہلے جادو کا ذکر کیا
یعنے سالم نے کہا کہ اگر کوئی سحر کیا جاوے تو کیا صاحب کا دل پھر جاویگا لیکن اوسکا مطلب

ٹھیک ٹھیک میری سمجھ مین نہین آیا بعد اس کے مین نے سالم سے اور نیز مھاراجہ صاحب
سے کہا کہ آپ صاحب کے واسطے کوئی جادو نہ کیجے کیونکہ صاحب کو اوس کا کچھہ اثر نہوگا اور
اسکی مین نے یہ وجہ بیان کی کہ صاحب لوگ خدا تعالی کے معتقد ہین بعد اس کے سالم
نے مجھہ سے کہا کہ کوئی چیز صاحب کو کھلا دیجاے تو تمھاری دانست مین اوسکا کیا اثر
ہوگا اوس کے سننے سے مجھکو نہایت خوف ہوا کیونکہ اوس سے پہلے مین نے دو تین شخصون کی
زبانی کچھہ ذکر سنا تھا بعد اس کے مین نے کہا کہ مھاراجہ صاحب مین ... ہوتی
ہون مین اسوقت مھاراجہ صاحب کو یہان نہین دیکھتی اگر وہ پہلے موجود ہوتے تو وہ
میرے بیان کی تصدیق کرتے بعد اس کے سالم نے مجھہ سے مخاطب ہوکر کہا کہ جو کچھہ
مھاراجہ صاحب کہین تم اوسکو کان لگا کر سنو اگر تم اون کے کہنے پر عمل کروگی تو
تمھاری باقیماندہ زندگی کے واسطے تمکو گذر اوقات کا کافی ذریعہ میسر آوے گا۔
بعد اوس کے سالم نے مجھہ سے کہا کہ تمھارا خاوند بھی نوکر ہوجاے گا اور تمکو آیندہ نوکری
کرنے کی کچھہ ضرورت نرہے گی اس کے جواب مین مین نے سالم سے کہا کہ مین ابتک کچھہ
حالت فاقہ کشی مین نہین رہی ہون مین نے ابتک اپنے ایام زندگی حکام انگریزی کی
ملازمت مین بسر کیے ہین جسوقت مین مھاراجہ صاحب سے رخصت ہونے کو تھی تو مین نے
مھاراجہ صاحب سے کہا کہ جو کچھہ کوئی شخص ایسے رزیڈنٹ صاحب پر عمل کرنے کی نسبت
کہے اوسپر آپ التفات نہ کیجیے کیونکہ اگر صاحب کے حق مین کوئی ضرر ہوجاوے گا تو
آپ تباہ ہوجائین گے تب مجھکو یہ خیال آیا کہ مھاراجہ صاحب اسپر خفا ہوگئے کیونکہ انھون
نے سالم سے کہا کہ تم اسس آیا کو لے جاؤ چنانچہ مین اور سالم زینے سے اوترکر اوس مقام
کو گئے جہان گاڑی ٹھہری ہوئی تھی ،، یہ بات یاد ہوگی کہ لکشمی بائی کا لڑکا سولھوین
اکتوبر سنہ ۷۴ء کو پیدا ہوا تھا جسوقت سالم دوسری مرتبہ رزیڈنسی کو آیا اوس نے امینا سے
کہا کہ مین نے پچاس روپیے تمھارے بستر کے نیچے رکھہ دیے ہین چنانچہ وہ روپیہ اوس نے
وہان پاے چھوٹے آیا کے اس بیان کی کہ وہ اسس موقع پر اوس کے ہمراہ محل کو گئی
تائید کی ہے اور علے نذاد اور گاڑی بان نے بھی اوسکی تصدیق کی ہے جو ملاقات کی

تاریخ پچھلی دیوالی سے دو یا چار دن پہلے بیان کرتا ہے ۱۸۷۴ء کی دیوالی ۹ نومبر ۱۸۷۴ء کو واقع ہوئی تھی۔

دفعہ ۵۹۔ عبد اللہ امینا کا خاوند بیان کرتا ہے کہ سالم احاطۂ رزیڈنسی مین فیضو کے مکان پر پانی پینے کے واسطے جایا کرتا تھا مجھ سے میری عورت نے پہلی اور دوسری ملاقات کا ذکر کیا اور مین اسبات سے واقف تھا کہ اوسکو سو روپیے ملے تھے اور عبد اللہ نے اوس گفتگو کا مطلب بیان کیا ہے جو گیکواڑ اور امینا کے باہم تیسری ملاقات مین ہوئی اور جسکا ذکر امینا نے اوس سے کیا تھا عبد اللہ یہ بات جانتا تھا کہ اوسکی عورت کو تیسری ملاقات کے بعد پچاس روپیے ملے تھے جس زمانے مین امینا بمبئی مین اور وہ بڑودے مین تھا اوسوقت ایک چٹھی امینا کے پاس سے اوس کے پاس آئی تھی اور اسمین مہاراجہ گیکواڑ کے نام ایک خط ملفوف تھا۔

دفعہ ۶۰۔ چند قطعہ چٹھیان جو امینا اور عبد اللہ کے درمیان اوس زمانے مین آئی گئین جب کہ وہ ۱۸۷۴ء مین مختلف مقامون مین رہتے تھے عدالت کے روبرو پیش کی گئین ان تمام چٹھیون مین سالم اور یشونت راؤ یا اون معاملات کا ذکر ہے جو ریاست بڑودہ سے متعلق تھے چٹھی حرف ڈی مورخہ ۲۹۔ مارچ ۱۸۷۴ء مین جو امینا کیطرف سے عبد اللہ کے نام لکھی گئی ہے مکتوب الیہ سے یہ دریافت کیا گیا ہے کہ آیا اس کے پاس وہ کاغذ پھونچا یا نہین جو اوسکی پہلی چٹھی مین ملفوف تھا امینا اور عبد اللہ اور عبد الرحمن عرف رحیم صاحب جنھون نے یہ چٹھیان امینا کے واسطے لکھی تھین بیان کرتے ہین کہ یہ چٹھی مہاراجہ گیکواڑ کے نام کی تھی عبد اللہ مظہر ہے کہ مین نے یہ چٹھی امینا کو بمقام بمبئی مہابلیشر کو جاتے وقت واپس کردی اور اس امر کی نسبت شبہہ کرنیکی کوئی وجہ نہین ہے کہ امینا نے اس قسم کی چٹھی لکھی تھی جسکا مضمون عبد الرحمن نے اپنی یاد سے یہ بیان کیا ہے کہ اسمین مہاراجہ گیکواڑ سے روپیے کی درخواست تھی اور یہ لکھا تھا کہ صاحب گورنر بمبئی کے مکان پر ایک دعوت ہوئی اور وہان امینا نے کچھ حال تحقیق کیا اور اخیر میں یہ الفاظ تھے کہ تم خائف مت ہو۔ یہ چٹھی پیش نہین کی گئی

مگر یہ بات صاف ظاہر ہے کہ یہ چٹھی ہرگز مہاراجہ صاحب کو نہین دی گئی۔ واضح ہو کہ کرنل فیر صاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ جسوقت صاحب موصوف ماہ مارچ ۱۸۷۴ء مین بمبئی مین تھے تو وہ صاحب گورنر بمبئی کے ساتھہ کھانا کھانے کے واسطے گئے تھے۔

دفعہ ۶۱ - ہم یقین کرتے ہین کہ اپنا تین مرتبہ مہاراجہ گیکواڑ کی ملاقات کے واسطے گئی جیسا کہ سابق مین بیان ہوا اور اس قسم کی گفتگو جیسے کہ اوسنے بیان کی ہے اوس کے اور مہاراجہ گیکواڑ کے درمیان واقع ہوئی۔

دفعہ ۶۲ - جسوقت مدعی کی جانب سے بیان ختم ہو گیا تو مہاراجہ گیکواڑ کے وکیل نے اونکی جانب سے ایک تحریری جواب دعوی پیش کیا نہ تو مہاراجہ گیکواڑ کی طرف سے کوئی گواہ طلب کیے گئے اور نہ کمیشن کے روبرو اون سے کوئی سوال دریافت کیا۔ چنانچہ اون کے بیان کا اصل مطلب حسب تفصیل ذیل ہے۔

مجھکو کرنل فیر صاحب سے کبھی ذاتی عداوت نتھی اور نہ اب ہے البتہ یہ بات سچ ہے کہ مجھکو اور میرے وزیرون کو یہ یقین تھا کہ جو طریقہ کرنل فیر صاحب نے اختیار کیا تھا اسکی وجہ سے یہ امر ناممکن تھا کہ جو انتظام مین نے اس ہدایت کے بموجب جو ۱۸۷۳ء کی کمیشن کی رپورٹ پر جو ۲۵ - جولائی ۱۸۷۳ء کے خریطے کے ذریعے سے میرے پاس بھیجی گئی تھی تجویز کیے تھے اور جن کے پورا کرنے مین کوشش کر رہا تھا انکی خاطر خواہ تکمیل ہو سکے اس خیال سے اور دادا بھائی نوروجی اور بالا منگیش وگل اور ہرمسجی اور سیرو یدیا اور قاضی شہاب الدین اور اپنے اور وزیرون سے بڑی دیر تک مشورہ کرنے کے بعد مین نے ۲ - نومبر ۱۸۷۴ء کا خریطہ کرنل فیر صاحب کی معرفت حضور ویسرائے کی خدمت مین بھجوایا اور باوجود ان سب کہنے سننے کے مجھکو یہ یقین تھا کہ جسوقت اصل حقیقت حضور ویسرائے کو معلوم ہوگی تو میرے استغاثے پر التفات کیا جاوے گا میرے تمام وزیرون کو بھی یہی یقین تھا اور جو سخت تنبیہ گورنمنٹ بمبئی نے صاحب موصوف کو کی تھی اس کے علم سے ہمارا یہ یقین اور بھی زیادہ مستحکم ہو گیا چنانچہ ۲۵ - نومبر ۱۸۷۴ء کو جو کرنل فیر صاحب بڑودے سے تبدیل کر دیے گئے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری یہ راے کچھ غلط تھی۔

پس نہ تو کوئی غرض نہ کوئی ملکی سبب ایسا تھا جو مجھکو اس جرم کے ارتکاب پر آمادہ کرتا جسکا الزام مجھ پر لگایا گیا ہے اور مین حلفاً یہ بات بیان کرتا ہون کہ مین نے ہرگز نہ تو بذات خود اور نہ اپنے کسی ایجنٹ کی معرفت اس قسم کی ہدایت کی اور مین بیان کرتا ہون کہ اس امر کی نسبت یعنی آیا اور راوجی اور نرسو اور راموو رسنیچہ کی کل شہادت محض غلط ہے مین نے رزیڈنسی کے کسی ملازم کو صاحب رزیڈنٹ کی نسبت جاسوس کا کام دینے یا جو کچھہ رزیڈنسی مین ہوتا تھا اسکی مجھکو اطلاع دینے کی ہرگز ہدایت نہین کی اور نہ مین نے انکو کسی مقصد کے واسطے روپیہ دیا اور نہ روپیہ دلوایا مین ان انعامون کا کچھہ ذکر نہین کرتا جو خوشی یا تیوہارون کے موقعون پر مثلاً شادی وغیرہ مین شاید رزیڈنسی کے ملازمون کو دیے گئے ہون گو ان خفیف معاملات کی نسبت جو رزیڈنسی یا میرے خاص محل مین وقوع مین آتے تھے طرفین کو اطلاع ہوئی ہو مگر مین نے بذات خود اس مقصد کے واسطے ان ملازمون سے گفتگو نہین کی اور نہ مین اسبات سے واقف ہون کہ اس مقصد کے واسطے کچھہ روپیہ دیا گیا ہے اور نہ مین نے اس قسم کے بندوبست کی اجازت دی جس سے رزیڈنسی کے رموز کی مجھکو اطلاع دیجاے۔

دفعہ ۶۳۔ اب ہم اوس تمام شہادت کا جو اس مقدمے کے سمجھنے کے واسطے ضرور تھی ایک خلاصہ بیان کر چکے شہادت کے باقی حصون کا ذکر اوس عام راے مین جو ہم آیندہ بیان کرینگے کیا جاے گا۔

دفعہ ۶۴۔ ہم اپنا یہ یقین بیان کر چکے ہین کہ کرنل فیر صاحب کے شربت کے پیالے مین ۹۔ نومبر ۱۸۷۴ع کو زہر ملایا گیا اور ہمکو اس امر مین کچھہ شبہہ نہین ہے کہ یہ زہر کرنل فیر صاحب کے ہلاک کرنے کی نیت سے ملایا گیا ہماری راے مین اس یقین کے واسطے کہ اس سے پیشتر ماہ ستمبر کے اخیر حصہ اور ۹۔ نومبر کے درمیان کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کا قصد کیا گیا ایک کافی وجہ موجود ہے چنانچہ چند مرتبہ راوجی نے اوسوقت صاحب موصوف کو زہر دینے کا قصد کیا جبکہ اوسنے تین مرتبہ مرکب چورون کو ملایا اور اگر اوسکو سنکھیا کی پوری مقدار کے دینے مین خوف نہوتا تو غالب ہے کہ کرنل فیر صاحب

اوسوقت سخت بیمار ہو جاوے گو اونکی جان ضایع نہو تی

دفعہ ۶۵۔ ہم یہ بھی یقین ظاہر کر چکے ہین کہ راؤجی نے نرسو کی سازش سے ۹۔ نومبر کو شربت کے پیالے مین زہر ملایا تھا گو نرسو زہر ملانے کے وقت موجود نتھا ہم خیال کرتے ہین کہ راؤجی اور نرسو کے ان ارادون سے اپنے آقا کو ضرر پہونچانے مین کوئی ذاتی غرض نتھی بلکہ اور شخصون نے اونکو اسباب کی ترغیب دی تھی اور ہم یقین کرتے ہین کہ وہ شخص مہاراجہ گیکواڑ تھا جسنے اونکو یہ ترغیب دی تھی چنانچہ ہماری دانست مین راؤجی اور نرسو اور داموور پنتھ کی شہادت سے اسکا ثبوت ہوتا ہے جو مرکب چورے اول راؤجی نے ملائے تھے اونکا ایک جزو سنکھیا تھا اور جو چورا ۹۔ نومبر کو ملایا گیا اوسمین سنکھیا اور ہیرے کا چورا تھا۔

دفعہ ۶۶۔ جس سبب سے مہاراجہ گیکواڑ کرنل فیر صاحب کو زہر دینے پر آمادہ ہوے وہ یہ تھا کہ وہ صاحب موصوف سے سخت عداوت رکھتے تھے اور اونکی تبدیلی چاہتے تھے چنانچہ جو خریطہ دادا بھائی نوروجی وزیر مہاراجہ گیکواڑ نے گیکواڑ کی طرف سے حضور ویسرائے بہادر کے نام ۱۲۔ نومبر ۱۸۷۴ع کو لکھا تھا اوس سے وہ عداوت بخوبی ظاہر ہوتی ہے جو گیکواڑ کو کرنل فیر صاحب سے تھی۔ یعنے مہاراجہ گیکواڑ نے لکھا تھا کہ مجھکو یہ خیال آیا کہ جو طریقہ کرنل فیر صاحب رزیڈنٹ حال نے ہمیشہ سے میری نسبت اختیار کیا ہے اوس سے مین حضور کو مطلع کرون یا نہین اور حضور کے غور کے واسطے یہ امر عرض کرون کہ درصورت اوس نااتفاقی کے جو ہمارے درمیان ہے مین آیندہ صاحب موصوف کے ہاتھ سے بغیر کسی تعصب کے عمدہ سلوک کی کیونکر توقع کر سکتا ہون۔ بعد اوس کے گیکواڑ نے اپنے اور اپنے انتظام کی نسبت صاحب موصوف کی دلی مخالفت کا ذکر کیا ہے اور دو مثالین اسبات کی بیان کی ہین کہ سابق مین کرنل فیر صاحب کے چال چلن کی نسبت تعرض کیا گیا تھا اور یہ لکھا ہے کہ یہ دو مثالین جو مین نے بیان کین اون سے اوس پریشانی اور تکلیف کی کیفیت بخوبی سمجھ مین نہین آسکتی ہے جو مجھکو بالفعل صاحب رزیڈنٹ کے ہاتھ سے پہونچتی ہے گورنمنٹ انگریزی کے نایب کا یہ طریقہ

بالطبع میرے حق مین بڑے تردد کا باعث ہوا ہے خصوصًا اوس وجہ سے کہ ایسے وقت پر اکثر لوگ موقع پاکر اپنے ذاتی نفع کی غرض سے میری نسبت غلط خبرین مشہور کرتے ہین اور میری رعایا کو ہمیشہ مجھہ سے مخالفت اور سرتابی کرنے پر آمادہ کرتے ہین اسکا نتیجہ ہوگا کہ اس سال کی آمدنی مین بڑا نقصان ہوگا اور رعایا ہمیشہ متردد رہے گی اور اسباب کا سمجھنا کچھہ مشکل نہین ہے کہ ان باتون سے اوس انتظام مین بڑا خلل واقع ہوگا جو مین کرنا چاہتا ہون حضور اوس کام کی اصلیت اور اندازے سے بخوبی واقف ہین جو مجھکو کرنا پڑتا ہے پس مین اپنی طرف سے اور جن شخصون کو مینے اوس کام کے واسطے مقرر کیا ہے اونکی طرف سے یہ عرض کرتا ہون کہ اگر کرنل فیر صاحب یہان بدستور گورنمنٹ انگریزی کے نائب رہین گے اور میرے اور میرے اہلکارون کی نسبت اسی طرح پر تعصب اور مخالفت کے ساتھہ پیش آوینگے تو مجھکو اپنی کوششون مین کامیابی کی ہرگز توقع نہوگی۔ مین بجز نیک نیتی اور دیانت داری کے اور کوئی بات کرنل فیر صاحب سے منسوب نہین کرتا ہون مگر صاحب موصوف کی راے اور تدبیر ایک نرالے طور کی ہے اور اونکی راے اور خیالات بعض معاملات مین حد اعتدال سے متجاوز ہین اور جو کچھہ اونھون نے ابتک کہا ہے یا کیا ہے اوسکی تائید کرنا وہ خواہ مخواہ اپنے ذمہ فرض سمجھتے ہین۔

دفعہ ۷۔ اس چٹھی کے جواب مین حضور ویسراے بہادر نے اون وجوہات کی نسبت جنپر مہاراجہ گیکواڑ نے رزیڈنٹ بڑودہ کی تبدیلی چاہی تھی بحث کرنا فضول خیال کیا مگر جو معاملات ظہور مین آئے تھے اونپر بخوبی لحاظ فرماکر اور علاوہ اس کے گورنمنٹ ہند کو اس ارادے پر عمل کرکے کہ مہاراجہ گیکواڑ کو ایک جدید انتظام کی کامیابی کے ساتھہ کرنے کیواسطے ہر طرح پر موقع دیا جاویگا حضور ممدوح نے مہاراجہ گیکواڑ کو اپنے اس ارادے سے مطلع کیا کہ ہم سرلوئیس پیلی صاحب کے سی ایس آئی کو کرنل فیر صاحب کی جگہہ بڑودے مین ایجنٹ مقرر کرنا چاہتے ہین۔

دفعہ ۸۔ جو شہادت اس مقدمے کی مسل مین شامل ہے اوسکا زیادہ تر حوالہ دینا اور اسبات کا ثابت کرنا نہایت فضول ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ کرنل فیر صاحب سے سخت عداوت رکھتے تھے یہ سچ ہے کہ جسوقت کرنل فیر صاحب نے مہاراجہ گیکواڑ سے ۲ نومبر

کے خریطے کا ذکر کیا تو مہاراجہ صاحب نے یہ بیان کیا کہ مسٹر دادابھائی نوروجی دیوان نے اوس خریطے کو لکھا تھا۔ اور دیوان موصوف اوسکا جوابدہ ہے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ یہ مہاراجہ گیکواڑ کا ایک حیلہ تھا اور مہاراجہ صاحب کو جو یہ اجازت دی گئی تھی کہ وہ خود اپنا دیوان منتخب کرلین اوسکا یہ منشا تھا کہ (جیسا کہ کرنل فیر صاحب نے زبانی مہاراجہ گیکواڑ سے بیان کیا تھا) کہ جو خط کتابت وہ حضور ویسرائے بہادر یا گورنمنٹ بمبئی کے نام ارسال کرین اوس کے وہ خود جوابدہ ہون علاوہ اس کے مہاراجہ گیکواڑ نے اوس تحریری جواب مین جو اونہون نے ہمارے روبرو پیش کیا ہے یہ تسلیم کیا ہے کہ اونہون نے وہ خریطہ بھجوایا تھا مہاراجہ گیکواڑ کی شادی کی تقریب مین جو بمقام نوساری عمل مین آئی کرنل فیر صاحب کا شریک نہونا گو وہ گورنمنٹ ہند کے حکم کے بموجب تھا مہاراجہ صاحب کو ناگوار گذرا ہوگا اور جو ذکر مہاراجہ صاحب نے اس معاملے مین اپنا سے کیا تھا اوسکا مطلب بجز اس کے اور کچھ نہین ہوسکتا کہ اونکو شادی کی نسبت نہایت فکر تھی اور اسمین کچھ شبہہ نہین ہوسکتا ہے کہ یہ فکر اونکو لڑکے کی ولادت کے بعد اور بھی زیادہ ہو گئی ہوگی۔

دفعہ ۶۹- اسباب کا امتیاز کرنا مشکل ہے کہ مہاراجہ صاحب کرنل فیر صاحب سے کسی ملکی وجہ سے اپنے دل مین خصومت رکھتے تھے یا کسی ذاتی وجہ سے اس تحقیقات مین کسی طرح پر یہ بات ثابت نہین ہوئی ہے کہ کرنل فیر صاحب نے مہاراجہ گیکواڑ کی نسبت کوئی ذاتی بدسلوکی ظاہر کی تھی پس جہانتک ہمکو معلوم ہوسکتا ہے کرنل فیر صاحب اور مہاراجہ گیکواڑ کے درمیان امورات سلطنت مین اختلاف رائے ہونے کے سبب سے عداوت پیدا ہوئی تھی مگر اس امر مین بھی کلام نہین ہوسکتا ہے کہ جو نفرت مہاراجہ صاحب کرنل فیر صاحب سے رکھتے تھے وہ ملکی اور ذاتی وجوہات دونون پر مبنی تھی اور ہم اون کے اس بیان کو صحیح نہین تسلیم کرسکتے کہ اونکو کرنل فیر صاحب سے کوئی ذاتی عداوت نہ تھی۔

دفعہ ۷۰- جس طریقے مین مہاراجہ گیکواڑ نے راوجی اور نرسو اور اپنا آیا سے گفتگو شروع کی تھی اوسکا آخرکار یہ نتیجہ ہوا کہ صاحب رزیڈنٹ کو زہر دینے کے واسطے سازش کی گئی

اور یہ بات اوس شہادت سے ثابت ہوئی ہے جسکا ہمنے خلاصہ بیان کیا ہے اول ۱۸۷۳ع کے اخیر مین اور ۱۸۷۴ع کے شروع مین مهاراجہ گیکواڑ کا مقصد بظاہر صرف اوس امر کی اطلاع حاصل کرنا تھا جو رزیڈنسی مین ریاست بڑودہ کے معاملات کی نسبت پیش آوے مهاراجہ صاحب ہر ایک بات کو بالکل اپنے اختیار مین رکھتے تھے اور سالم اور یشونت راو سے ایجنٹ کا کام لیتے تھے اور جو کچھ ہوتا تھا اوس سے اپنے پرایوٹ سکرٹری دامودر پنت کو بھی آگاہ نہین کرتے تھے مهاراجہ صاحب راوجی اور نرسو سے علیحدہ اپنا سے گفتگو کرتے تھے جبکہ مهاراجہ گیکواڑ اسبات سے نہایت آزردہ ہوے کہ صاحب رزیڈنٹ نے لکشمی بائی کے ساتھ اونکی شادی کو اور اوس کے لڑکے کی ولادت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو اوسوقت اونکو زہر دینے کا خیال آیا اور اونھون نے ویسا ہی کیا مهاراجہ صاحب نے راوجی اور نرسو کو ذاتی ترقی اور انعام کا لالچ دیا چنانچہ اونکو اس انعام کی نسبت بڑا بھروسہ اون رقمون کی سبب سے ہوگیا جو اونکو دی گئی حالانکہ جس مقصد کے واسطے اونکو روپیہ دیا گیا تھا وہ اتبک بسبب ظاہر صرف یہی تھا کہ جو کچھ رزیڈنسی مین ہوتا تھا اوسکی خبر دیا کرین ۱۸۷۳ع کے اخیر مین مهاراجہ گیکواڑ نے راوجی کو اوسکی شادی کیوقت مبلغ پانسو روپیے دیے بعد اوس کے ماہ مئی یا جون ۱۸۷۴ع مین مبلغ تین سو روپیہ اور مهاراجہ گیکواڑ کی شادی کے انعام کی بابت یعنے کل آٹھ سو روپیے ملے نرسو کو مبلغ تین سو روپیے نوساری کی شادی کے انعام کی بابت اور دو سو پچاس روپیے بغیر بیان کرنے کسی خاص کام کے اوسکو ملے کل ساڑہے پانسو روپیے ہوے جو اختلاف قیمت کا بڑودے کے روپیہ اور حضور ملکہ معظمہ کے روپیے مین ہوتا ہے اوس کے مجرا دینے کے بعد بھی یہ رقمین بلاشبہہ اوس قلیل تنخواہ کے لحاظ سے بڑی تھین جو راوجی اور نرسو کو رزیڈنسی مین ملتی تھی اور یہی کیفیت اوس ڈیڑہ سو روپیے کی ہے جو آپاکو دو موقعون پر ملا یعنی اول مهاراجہ گیکواڑ کی شادی کے وقت اور دوسرے اوسوقت جب کہ اوسکو پچاس روپیہ اپنی اخیر ملاقات کے بعد جو ماہ اکتوبر ۱۸۷۴ع مین ہوئی تھی ملے تھے اور اونکو کسی خاص واقعہ سے کچھ تعلق نتھا ہمکو اس راے کے ظاہر کرنے مین کچھ تامل نہین ہے کہ یہ انعام ان

ملازمون کو اس امر پر مائل کرنے کے واسطے دیئے گئے تھے کہ جو کچھ رزیڈنٹی مین مہاراجہ گیکواڑ کے معاملات کی نسبت ظہور مین آوے ہمیشہ اوسکی خبر دیتے رہین اور یہ معمولی انعام نہین تھے جو مہاراجہ صاحب خوشی کے وقت صاحب رزیڈنٹ کے ملازمون کو دیا کرتے تھے پس جو روپیہ اون صورتون مین دیا جاوے وہ ہمارے نزدیک رشوت ہے مگر ہم یہ بات نہین کہہ سکتے کہ آیا مہاراجہ گیکواڑ بھی اسکو رشوت خیال کرتے تھے یا نہین۔

دفعہ ۷۱۔ مگر یہ سوال دریافت کیا جاسکتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ کو راوجی یا نرسو سے یہ توقع ہوسکتی تھی کہ وہ ایک ایسی رقم کے عوض مین جسکو اوس کام سے کچھ مناسبت نتھی جسکا انجام دینا اون کے ذمہ قرار پایا تھا ایک قتل کے ترکیب ہون اسکا یہ جواب ہوسکتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ نے اوس روپیہ کے ذریعے سے جو اونہون نے نرسو اور راوجی کو دیا اور اپنے پاس اون کے بلانے اور چیزون کے دینے سے اونکو اپنا گرویدہ کرلیا اور درصورت کامیابی کے اونکو بڑے انعام کے دینے کا وعدہ بھی کیا تھا راوجی بیان کرتا ہے کہ مجھہ سے ایک لاکھہ روپیہ اور نرسو سے بھی اسی قدر روپیہ کے دینے کا وعدہ کیا گیا تھا نرسو بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ صاحب نے ہمارے حین حیات اور ہمارے عیال و اطفال کے واسطے گذر اوقات کے بندوبست کرنے کا ارادہ کیا تھا پس اون غریب آدمیون کے نزدیک جو پہلے ہی سے مہاراجہ گیکواڑ کے متعلق تھے یہ وعدہ بلاشبہہ ایک کافی ترغیب اسبات کے واسطے معلوم ہوئی کہ وہ ایک ایسے طریقے مین کرنل فیر صاحب کو ہلاک کرین جسکا اثر فورًا نہو اور وہ پکڑے نہ جاوین بلکہ رفتہ رفتہ اونکو ہلاک کرین۔

دفعہ ۷۲۔ جو طریقہ مہاراجہ گیکواڑ نے ۹۔ نومبر ۱۸۷۴ع کو یا اوس کے بعد اختیار کیا تھا اوس سے اونکی بے گناہی نہین پائی جاتی دامودر پنتھ کی شہادت سے اسبات کا یقین ہوتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ کو یہ بات معلوم تھی کہ زہر دینے کا قصد اوسوقت کیا گیا تھا جبکہ وہ اوس روز دس بجے صبح کے کرنل فیر صاحب کی ملاقات کے واسطے گئے تھے اور اگر اوسوقت بھی اونکو اسکا حال معلوم نتھا تو اوس روز شام سے پہلے اوسکی اطلاع ہوگئی ہوگی کرنل فیر صاحب اور راو اور رگو اجہن نے یہ اظہار دیا ہے کہ زہر دینے کی خبر چھاونی

بڑودہ مین ۹۔ نومبر کو علی العموم مشہور تھی۔

شہر چھاؤنی سے ایک میل کے فاصلے پر نہین ہے سالم اوس روز رزیڈنسی مین آیا تھا اور راؤجی سے اوس سے کہا تھا کہ وہ کام ہو گیا پس یہ بات قیاس مین نہین آتی ہے کہ سالم نے جو ہمیشہ مہاراجہ گیکواڑ کے پاس موجود رہا کرتا تھا اپنے آقا کو اس امر کی خبر نہ دی ہو مگر باوجود اس کے ہم دیکھتے ہین کہ مہاراجہ گیکواڑ ۹۔ نومبر روز دوشنبہ کے بعد اول ہی مرتبہ اگلے پنجشنبہ کو کرنل فیر صاحب سے ملاقات کرنے کے واسطے گئے اور اوس وقت یہ بیان کیا کہ مین نے آپ کو زہر دینے کے ارادے کی خبر پچھلے روز یعنے ۱۱۔ نومبر کو سنی تھی اور چٹھی مندرجہ ذیل ۱۴۔ نومبر کو لکھی گئی۔

جو ملاقات پرسون میری اور آپ کے ہوئی اوسمین مجھکو آپ کی زبانی مفصل کیفیت اس بات کی معلوم ہوئی کہ کسی بدمعاش نے آپ کو زہر دینے کا قصد کیا تھا اور مجھکو اوسکے سننے سے نہایت افسوس ہوا لیکن یہ خدا کی مہربانی تھی کہ اس سخت ارادے مین اوس شخص کو کامیابی نہوئی اگر اس مجرم کے جرم کے ثابت کرانے کے واسطے میری مدد کی ضرورت ہو تو مین بلا تامل مدد دونگا یہ چٹھی مین نے آپکی اطلاع کے واسطے لکھی ہے۔

مورخہ ۱۴۔ نومبر ۱۸۷۴ء

دفعہ ۴۳۷۔ اب یہ سوال خواہ مخواہ پیدا ہوتا ہے کہ جس حالت مین مہاراجہ گیکواڑ دوسری نومبر ۱۸۷۴ء کو ایک خریطہ بھیج چکے تو پھر وہ کسواسطے زہر کے ذریعے سے کرنل فیر صاحب کے ہلاک کرنے کی تدبیر کرتے اگر یہ فرض کیا جاوے کہ اس خریطے سے درحقیقت رزیڈنٹون کی تبدیلی مقصود تھی تو اس سوال کا صرف یہ جواب ہو سکتا ہے کہ خریطے کی بھیجنے کی رائے مسٹر دادابھائی نوروجی نے دی ہو گی جنہون نے اوس خریطہ کو مرتب کیا تھا اور زہر دینے کے منصوبے سے بلاشبہہ ناواقف تھے۔ یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ نے اوس رائے کو فوراً پسند کر لیا ہو گا۔

دفعہ ۴۴۷۔ اگر مہاراجہ گیکواڑ اس جرم مین شریک نہوتے تو اونکو یہ طریقہ اختیار کرنا واجب تھا کہ وہ فوراً کرنل فیر صاحب کے پاس جاکر اپنا تردد ظاہر کرتے اور متواتر

اون کے مزاج کی تندرستی دریافت کرتے اور اون سے یہ توقع تھی کہ وہ ایک چھٹی اس مضمون کی کرنل فیر صاحب کی خدمت مین بھیجتے کہ مجکو بسبب واقعہ سے نہایت رنج ہوا اور اس بات کا افسوس ہوا کہ خاص ہمارے ملک مین ایک بدمعاش کے باعث سے ہماری مہمانداری مین فرق واقع ہوا اور یہ بات لازم تھی کہ جو نفرت اون کو کرنل فیر صاحب سے تھی اوس کے باعث سے اونکو اس بات کی زیادہ فکر ہوتی کہ اس معاملے مین گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ فوراً اپنی صفائی کرلین لیکن بجاے اسکے مہاراجہ صاحب نے چشم پوشی کی اور بڑے عرصے کے بعد ایک باضابطہ چھٹی سرد مہری کے ساتھہ لکھہ بھیجی مہاراجہ صاحب کے اس برتاؤ کی بجز اس کے شاذ نادر اور کوئی وجہ خیال مین آسکتی ہے کہ خود اونھون نے زہر دینے کی ترغیب دی تھی ہم مجبوری مہاراجہ گیکواڑ کے اس بیان کو کہ اونکو اس معاملے کی کچھہ خبر نہ تھی قابل اعتبار نہین خیال کرتے۔

دفعہ ۵۷ ۔ یہ راے جو ظاہر کی گئی ہے کہ شاید دامودر پنتھہ نے کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کی تدبیر کی اس غرض سے ہو کہ خاص اوس کے خط مین چھپ جاوین اوسکی نسبت ہماری یہ راے ہے کہ کسی شہادت سے یہ بات ثابت نہین ہوئی کہ دامودر پنتھہ کسی ایسے فعل کا مرتکب ہوا تھا جسکو وہ مہاراجہ گیکواڑ سے پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا یا یہ کہ کرنیل فیر صاحب کی ہلاکت یا بڑودے سے اونکی تبدیل کے چاہنے مین اوسکی کچھہ غرض تھی یہ بات بھی نہین ثابت ہوئی کہ دامودر پنتھہ نے اپنے آقا کے مال مین تغلب کیا ہے جو جواب اوسنے اوس سوال کا دیا ہے کہ جو روپیہ خفیہ کامون کے واسطے مخصوص تھا اوسکی نسبت وہ مہاراجہ گیکواڑ کو کس طرح پر ٹھیک ٹھیک جواب دیسکتا ہے وہ ہمارے نزدیک کافی معلوم ہوتا ہے یعنے یہ یا بندہ روپیہ کی رسید کے حکم کے ساتھہ لگی ہوئی تھی حالانکہ حکم اس طریق مین لکھا گیا تھا جس سے اصل معاملے کی حقیقت چھپجاوے صرف کاغذ نمبر (ٹ) کے معاملے مین اوس قاعدے پر عمل نہین کیا گیا اگر یہ بھی فرض کرلیا جاوے کہ دامودر پنتھہ مرتکب تغلب کا ہوا تو بھی یہ خیال کرنا بیجا ہے کہ اوسکو اسبات سے پوری پوری واقفیت تھی کہ جن معاملات کو وہ بحیثیت سکرٹری مہاراجہ گیکواڑ

انجام دیتا تھا اونکی نسبت تحقیقات کرنا کرنل فیر صاحب کے حیطۂ اختیار سے باہر تھا۔
دفعہ ۷۶۔ یہ راے بھی ظاہر کی گئی ہے بھاؤ پونا کرنے جو مھاراجہ گیکواڑ کا مخالف
خیال کیا جاتا ہے کرنل فیر صاحب کو زہر دلوانے کا اس غرض سے بندوبست کیا کہ مھاراجہ
گیکواڑ مصیبت مین پھنس جائین یا کرنل فیر صاحب کی تبدیلی ملتوی رہے یہ راے اوس
حالت مین قابل لحاظ ہوتی کہ زہر دینے کا قصد صرف ظاہری ہوتا لیکن حقیقت مین یہ
ارادہ اس غرض سے کیا گیا تھا کہ اوسمین ہر طرح کامیابی ہو اور اوس سے مھلک
نتیجہ صرف اسوجہ سے پیدا نہوا کہ کرنل فیر صاحب نے ۹۔ نومبر کو تمام شربت نہین پیا۔
دفعہ ۷۷۔ پس ہم اس مقدمے پر ہر ایک طرح نظر کرنے کے بعد کوئی کافی دلیل
اسباب کی نہین پاتے کہ جو جرائم مھاراجہ گیکواڑ کے ذمہ قرار دیے گئے ہین اونکی نسبت
ہماری یہ راے ہے کہ مھاراجہ گیکواڑ اونکے مرتکب نہین واجب ٹھہر سکتے۔
دفعہ ۷۸۔ جو راے ہماری اس مقدمے مین ہے اوس سے مھاراجہ گوالیار وچے پور
وراجہ سر دنکر راؤ متفق نہین ہین جو راے اونکی اون علحدہ رپورٹون مین درج ہے
جو ہر ایک ممبر کمیشن نے پیش کی ہے ہمنے اوسپر بخوبی غور کیا ہم یقین کرتے ہین کہ گواہونکی
خصلت کے اعتبار پر ہر ایک قسم کی واجبی رعایت کرنے کے بعد رویداد مقدمے سے امور
مندرجہ ذیل ثابت ہوتے ہین۔
اول یہ کہ اون شخصون نے کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کا قصد کیا جنکو ملہر راؤ گیکواڑ نے اوسکی ترغیب دی۔
دوم۔ یہ کہ ملہر راؤ گیکواڑ مذکور نے اپنی ایجنٹون کی معرفت اور نیز بذات خود بعض ملازمون سے
خفیہ گفتگو کی جو کرنل فیر صاحب رزیڈنٹ برودہ کے پاس نوکر تھے یا رزیڈنسی سے تعلق رکھتے تھے
سوم۔ یہ کہ ملہر راؤ گیکواڑ مذکور نے اون مین سے بعض ملازمون کو روپیہ دلوایا ہے۔
چہارم۔ یہ کہ اس قسم کی گفتگو کرنے اور روپیہ دلوانے سے اونکا مقصد اول یہ تھا کہ جو کچھ رزیڈنسی مین
اونکی نسبت اور اونکی ریاست کے معاملات کی نسبت ہوتا ہو اوسکی اطلاع حاصل کرین اور دوم
یہ کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کے ذریعے سے ضرر پہونچا دین۔ فقط۔ دستخط۔ آر کوچ۔
دستخط۔ آر جے میڈ۔ ایضاً۔ پی ایس ملول۔ ۳۱۔ مارچ ۱۸۷۵ء۔ مقام بمبئی۔

رپورٹ ممبران ہندوستانی

(رائے حضور مہاراجہ جیاجی راؤ سیندھیہ عالیجاہ بہادر جی سی ایس آئی)

(بمقدمہ مہاراجہ ملہر راؤ گیکواڑ بڑودہ)

ارادہ زہر خورانی کا میرے نزدیک پایۂ ثبوت کو نہین پہونچا جہانتک رویداد مقدمے سے میرے علم و یقین تک تحقیقات مین آیا۔ اور مجھکو یقین اس امر کا نہین ہے کہ ملہر راؤ پر جرم زہر خورانی کا عائد ہو۔

معلوم ہوتا ہے کہ ثبوت کافی دربارۂ خرید ہونے الماس اور سنکھیا اور تانبے کے نہین ہے اور نہ کوئی کاغذ دستخطی گیکواڑ کا پیش ہوا کہ جسمین حکم دہانید روپیہ بضرورت خرید ان اشیا کے پایا جاے صرف اسبارے مین دامودر پنتھ کا بیان ہے کہ کوئی کاغذ دستخطی گیکواڑ کا نہین ہے کہ جس سے وہ اس معاملے مین ماخوذ کیے جاوین۔

منجملہ گواہان متعددہ کے جو اس مقدمے سے متعلق ہے صرف تین گواہون نے اسبابمین شہادت دی یعنے راؤجی اور نرسو۔ اور دامودر پنتھ نے۔ لیکن شہادت ان اشخاص مین بھی بہت بڑا اختلاف ہے وجہ اسکی رویداد مقدمے مین درج ہے لہذا یہ گواہ کیونکر قابل اعتبار کے تسلیم ہوسکتے ہین۔

شہادت پیدرو خانسامان اور عبداللہ کی اور پیش نہ کیا جانا عدالت مین سالم اور یشونت راؤ اور خان ولگر گجاودہ اور نورالدین باورہ اور حکیم کا یہ سب امر مفید مطلب مجرم کے ہین۔

مین ہرگز یقین نہین کرسکتا کہ زہر خورانی کے لیے ایسی ایسی کارروائیان عرصہ دراز تک بہ اعلان ہوتین۔ ایسے کام دو یا ایک شخص جو بہت معتمد ہون اونسے ہوا کرتے ہین نہ کہ ایک مجمع کثیر شریک کیا جاوے۔ جب تھوڑی سنکھیا کے ایک مرتبہ دینے سے آدمی ہلاک ہوسکتا ہے تو وجہ اسکی کیا ہے کہ متواتر سنکھیا دی گئی اور پی گئی لہذا مین کوئی وجہ رد کرنے خاص تقریر ایک لائق شخص یعنے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کی نہین دیکھتا۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ملہر راؤ نے فورا بھی سالم اور یشونت راؤ کو سرپولیس

مچیپلی صاحب کے حوالے کر دینے میں تامل نہیں کیا- بلکہ یہ بیان کیا کہ میں حتی الامکان سب طرح کی مدد دون گا-

دربارہ اوس گفتگو کے جو ملازمان سے رات کو یا ون کو ہوئی قابل غور کے نہیں ہے- ایسی آمدرفت اور طلبی انعام بروقت شادی یا اور تہوارون کے ہوا کرتی ہے- اور یہ کارروائی صرف بغرض خوشنودی صاحب رزیڈنٹ کے جو رئیس کیا کرتے ہین اور رئیس بھی اکثر طالب اس امر کے رہا کرتے ہین کہ صاحب رزیڈنٹ کی کارروائی کے حالات سے مطلع ہون ایسی ہی اطلاع کی خواہش فیمابین رئیس اور صاحب رزیڈنٹ کے رہا کرتی ہے- مین آخر مین لکھتا ہون کہ خاص امور تنقیح طلب یہ ہین-

اول ارادہ زہر خورانی- دوم- سازش ملازمان- پس جو کچھ میری راے معاملہ مذکورہ بالا مین تھی وہ پیش کرتا ہون-

۷- ۲- مارچ ۱۸۷۵ع- دستخط حضور مہاراجہ گوالیار- مقام بمبئی-

راے حضور مہاراجہ جے پور جی سی ایس آئی

بعد غور کامل شہادت گواہان مبینہ اجلاس کمیشن دربارہ جرم ندمہ ملہر راو گیکواڑ بڑودہ راے مندرجہ ذیل اپنی پیش کرتا ہون-

وہ بیان جو آیا سماۃ اینے اور دیگر ملازمان ریاست نے کیا اوس سے یہ ثابت ہوا کہ آیا اور دیگر ملازمان ریاست کو بہ اوقات مختلف حسب الحکم گیکواڑ کے روپیے دیے گئے تھے مگر یہ اس سے پایا نہین جاتا کہ یہ روپیہ اونکو بغرض سازش کے واسطے ایک ناجائز کام کے دیے گئے ہون جو کچھ روپیہ دیا گیا وہ گیکواڑ نے بطور انعام کے دیا ایسے انعامات شادی یا تیوہار مین دیے جاتے ہین -

جرم سنگین کے باب مین جو گیکواڑ پر ہے راوجی حوالدار کا بیان ہے کہ مین نے کرنل فیر صاحب کے شربت کے گلاس مین حسب ترغیب گیکواڑ کے زہر ڈالا مجھکو نرسو نے اس زہر کی پوڑیا دی تھی نرسو کہتا ہے کہ مجھکو سالم نے جو گیکواڑ کا سوار ہے یہ پوڑیا دی تھی مینے پوڑیا سالم سے پائی اور راوجی حوالدار کو دے دی اور وہ ہو دہ پینتھ پر یوٹ سکرٹری گیکواڑ

بیان کرتا ہے کہ مھاراجہ نے حکم دیا کہ کچھ سنکھیا اور الماس منگوا دو اور سرکار نے ہدایت کی تھی کہ الماس تو یشونت راؤ جاسوس نے گیکواڑ کو دیے اور سنکھیا سالم کو۔

سالم اور یشونت راؤ بموجب بیان دامودر پنتھ کے یشونت راؤ اور سالم دامودر پنتھ اور نرسو کے درمیانی تھے لیکن روبرو کمیشن کے یہ لوگ حاضر نہین کیے گئے پس اس لیے دریافت نہو سکا کہ آیا اونہون نے روبروے پولیس بمبئی کے اظہار اسکا کیا تھا یا نہین واسطے ثبوت اس امر کے کہ پڑیا دامودر پنتھ کے پاس نرسو کو پہونچی ہو کوئی شہادت نہین ہے۔ صرف بیان دامودر پنتھ اور نرسو کا ہے۔

دامودر پنتھ کا بیان درباب منگوانے سنکھیا اور الماس کے کہ جسکی کوئی شہادت نہین ہے صداقت کو نہین پہونچا۔ وہ کہتا ہے کہ ناناجی وٹل داروغہ جواہر خانہ گیکواڑ کی معرفت دکان فتح چند ہیم چند سے یہ ہیرے خریدے گئے تھے۔ ہیم چند نے روبروے کمیشن کے بیان کیا کہ مین نے واسطے ملاحظے کے ہیرے پیش کیے تھے بعد ملاحظے کے مجھکو واپس ملے کوئی ہیرا خرید نہین گیا۔ آتمارام ایک کارندہ جواہر خانہ نے روبروے کمیشن کے اظہار دیا ہے کہ واقعی ہیم چند کی دکان سے ہیرے آئے تھے مگر ناپسند ہو کر واپس کیے گئے۔

نور الدین بوہرہ جسکی نسبت یہ مذکور ہے کہ اس سے سنکھیا مول لی گئی تھی کمیشن کے روبرو یہ بھی حاضر نتھا اور اکبر علیخان بہادر پولیس بمبئی نے فیمابین سوال وجواب سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے جو بروقت اظہارات کے کیے گئے تھے اقرار اس امر کا کیا کہ بوہرہ ہنوز مفقود ہے۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ بوہرہ نے دربارہ خرید زہر کے صداقت نہین کی۔ جو یادداشتین دفتر دامودر پنتھ سے روبرو کمیشن کے پیش ہوئین اون سے تشریح اسکی نہین پائی گئی کہ کوئی خاص رقم واسطے خرید الماس یا سنکھیا یا اور کسی قسم کے زہر کے لیے روپیہ دیا گیا ہو اون یادداشتون مین واسطے برہمنون کے کھلانے یا اور خیرات کے حکم منظوری کا ہے اور شہادت کافی اس امر کی ہے کہ واقعی یہ روپیہ انہین امور مین صرف کیا گیا۔

دامودر پنتھ ایک شیشی کا ذکر کرتے ہین جسمین ایک شے زہریلی رقیق تھی اور بڑے پٹیے

سیاہ چیونٹون اور کالے سانپون اور مشکی گھوڑون کے پیشاب سے اوسکو حکیم نے تیار کیا تھا اور ایک شخص مسمی گجابا ملازم خونکر مہاراجہ کے سالے کے ہاتھ دامودر پنتھہ کے مکان پر بھجوادی تھی مگر نہ حکیم کمیشن کے روبرو پیش ہوا اور نہ گجابا آیا جو صداقت اس بیان کی کرتا لہذا یہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ کیا بیان کرتے وجوہات مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ جو کچھہ دامودر پنتھہ نے دربارہ خرید کیے جانے زہر کے بیان کیا وہ سوا اوس کے بیان کے کسی اور شخص کا بیان نہین ہے پس کسیطرح پایۂ ثبوت کو نہین پہونچ سکتا ہے —

بیان ہوا تھا کہ تانبا بھی کرنل فیر صاحب کے شربت مین ملایا گیا تھا کیونکہ وہ بھی ایک زہر ہے لیکن اس تانبے کا اصلا پتہ نہ ملا کہ شربت گلاس مین تھا یا نتھا اور جب ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور ڈاکٹر گری صاحب نے بچھٹ گلاس کے اجزا جدا کیے تب بھی اوس سے کچھہ صاف معلوم نہوا۔

تین گواہ - دامودر پنتھہ - راوجی - نرسو جنکی شہادت دربارہ جرم سنگین گیکواڑ کے ہے وہ بھی شریک جرم ہین انکی گواہی کی صداقت کسی معزز شخص نے نہین کی اور نہ اونکی شہادت گمان فاسد اور غلطی سے بری ہے ورا اس کے ان مین سے دو گواہون نے بشرط معافی جرم اداے شہادت کی پس بوجہ ان وجوہات کے مین کوئی درجہ اس شہادت کا نہین قرار دے سکتا۔

کوئی شہادت تحریری قابل تسلیم کے دامودر پنتھہ کی طرف سے نہین پیش ہوئی ہرچند کہ وہ پرپوٹ سکرٹر گیکواڑ کا تہا اور ریح کے تمام دفتر پر حاوی تھا۔

راوجی - اور نرسو جو شریک جرم ہین اونکا بیان ہے کہ مہاراجہ سے اور ہمسے بالمشافہ گفتگو ہوا کرتی تھی اور مہاراجہ نے ہمسے کہا تھا کہ تم کرنل فیر صاحب کو زہر دو خاص خاص باتون مین ان دونون شخصون کے بیان ایک دوسرے سے مختلف ہین —

مثلاً راوجی نے بیان کیا کہ گیکوار نے وعدہ کیا تھا کہ ایک ایک لاکھ روپیہ ہمکو دینگے نرسو اسبارے مین محض ناواقفیت اپنی بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھکو اصلا نہین معلوم کہ گیکواڑ نے ایسا وعدہ کیا تھا یا نہین اور ایک بیان مطول راوجی کو بیدر ورد

کرتا ہے۔ راؤجی نے بیان کیا کہ پڑیا زہر کی مہاراجہ نے پیدرو وغیرہ کو دی تھی۔
حالانکہ پیدرو قطعی انکار کرتا ہے اور مظہر ہے کہ یہ بیان راؤجی کا بالکل دروغ ہے
ابھی تک یہ نہین معلوم ہوا کہ وغیرہ کون لوگ تھے علاوہ وجوہ مذکورۂ بالا کے جو سوالات
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے بروقت جوابات اظہارات گواہان کے
دریافت کیے ہین اور جو اپنی اسپیچ مین تقریر دربارۂ شہادت کے کی تھی وہ
سب قابل غور اور لحاظ کے ہے۔

میرے نزدیک مناسب ہے کہ لحاظ کیا جاوے بوجوہ مذکورۂ بالا مین اپنے تئین ہرگز یقین
نہین دلا سکتا کہ گیکواڑ کسیطرح سے ماخوذ اس جرم مین تھے ہرچند کہ کرنیل فیر صاحب کے
شربت مین زہر ملا اور تینون شریک جرم شہادت۔ یعنے راؤجی۔ نرسو۔ اور دامودر پنتھ
کی آپسمین مختلف ہین۔

دستخط۔ رام سنگھ۔ مقام بمبئی۔ ۲۷۔ مارچ ۱۸۷۵ء

(رائے راجہ سرڈنکر راؤ کے سی ایس آئی مقام بمبئی۔ بمقدمہ ملہر راؤ گیکوار بڑودہ)
مورخہ ۲۶۔ مارچ ۱۸۷۵ء

دربارہ ارادہ زہرخورانی کے تمام مقدمے کے دیکھنے اور سننے سے مجھکو معلوم ہوا کہ مہاراجہ
ملہر راؤ کے ذمہ کسیطرح جرم عاید نہین ہوتا اور کوئی ثبوت دربارہ خرید کیے جانے ہیرے
اور سنکھیا اور تانبے کے نہین ہے۔ یا دربارۂ تیاری ان زہرون کے ایک روپیہ تک
کے صرف کا اسبارے مین ثبوت نہین ہے۔ اور کوئی تحریر دستخطی مہاراجہ کی یا کوئی اور
کاغذ جسمین ان زہرون کی نسبت کچھ لکھا ہو پیش نہین ہوا ہرچند کہ اونکا پرویٹ سکرٹر
دامودر پنتھ مخالف ہو گیا منجملہ بہت اشخاص کے جنکا اس مقدمے سے تعلق تھا صرف تین
گواہون یعنے راؤجی۔ نرسو۔ دامودر پنتھ نے دربارہ خریدنے زہر کے شہادت دی ہے
ان سب کا بیان ایک دوسرے سے مختلف ہے دامودر پنتھ کا بیان درباب خرید ہونے
ہیرے کے شہادت آتمارام اور رحیم چند سے رد ہوا۔ اسنے بیان کیا کہ مین نے پڑیا کھولکر
ہیرا اور سنکھیا نہین دیکھی تھی دامودر کا نام نہ راؤجی نے لیا تھا اور نہ نرسو نے کچھ ذکر کیا

اوسکا خود بیان ہے کہ مین نے یہ بیان صرف اس غرض سے کیا کہ مین گورون کے پہرے مین سولہ روز تک مقید رہا اور مجھکو نہایت تکلیف اور ایذا تھی پس مین چاہتا تھا کہ کچھ ایسا بیان کرون جو رہائی پاؤن اور تکلیف سے نجات ملے بیان راوجی اور کرنل فیر صاحب مین تاریخون کا اختلاف ہی جبکہ زہر گلاس مین ڈالا گیا تھا راوجی مظہر ہی کہ مین نے شیشی مہاراجہ سے پائی تھی اور ردمودر کہتا ہے کہ مین نے شیشی سالم کو دی تھی۔

راوجی کہتا ہے کہ یہ پوڑیا زہر کی مین نے اپنی پیٹی مین رکھہ لی تھی اور ردمودر کے اظہار ہین کہ واسطے دلادینے ان پوڑیون کے سالم راوجی کے مکان پر دوڑ اگیا تھا راوجی بھی اوس کے پیچھے پیچھے گیا۔ راوجی یہ بھی کہتا ہے کہ مہاراجہ نے یہ پوڑیان مجھکو اور پیدرو اور اور لوگون کو دی تہین پیدرو کا قطعی انکار ان پوڑیون کے پانے سے ہے یہ نہین معلوم ہوا کہ وغیرہ مین کون کون لوگ تھے اور وہ کس قدر تھے راوجی بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ نے ہم دونون کو ایک ایک لاکھہ روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن نرسو محض لاعلمی اپنی ظاہر کرتا ہے۔ راوجی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ شیشی نے زہر ملی کی ایک مہینہ قبل ۹۔ نومبر کے ملی تھی اور نرسو کے بیان سے ثابت ہے کہ چند روز پہلے ملی تھی۔

نرسو بیان کرتا ہے کہ سب لوگون نے فیضو کا نام لکھوا دیا تھا اس لیے مین نے بھی اوسی کا نام لکھوا دیا۔ تین گواہ اپنے حاکم کے مخالف ہوگئے اور دو گواہون کو معافی جرم کا وعدہ ہے لہذا انکی گواہی اور اظہارات کیونکر راست تصور کیے جا سکتے ہین۔ شہادت پیدرو خانسامان اور عبد اللہ شربت ساز کی گیکواڑ کے مفید مطلب ہے اور نہ پیش کیا جانا سالم اور یشونت راؤ اور رغولکر اور گجیا اور نور الدین بوہرہ اور حکیم کا موجب بریت گیکواڑ کا ہے۔ ہرگز یقین نہین آسکتا کہ کارروائی زہر خورانی کی ایک مدت تک ہوا کرے۔ یہ کام ایک یا دو معتمد کے ذریعے سے ہو سکتا ہے نہ کہ بخلاف اوسکے ایک جماعت کثیرہ کی شرکت سے جب تھوڑا زہر ایک شخص کے مار ڈالنے کو کافی ہے تو پھر کیون متواتر زہر دیا جاوے اور پیا جاوے۔ پس انکا اور دیگر امور کا ذکر جو

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کیا ہے وہ قابل غور کے ہے۔
دربارہ اوس گفتگو کے جو ملازمان سے رات یا دن کو ہوئی مقام تعجب کا نہین ہے
ایسے انعام واکرام ہر خوشی اور شادی مین دیے جاتے ہین اور اکثر مقامات پر ایسا
ہوتا ہے کہ رئیس اور رزیڈنٹ چاہتے ہین کہ ایک دوسرے کے خفیہ طور سے ماہیت
معلوم ہوتی رہی۔
اب مین اس کلام پر اپنی راے ختم کرتا ہون کہ بحث صرف زہر خورانی اور گفتگوی
ملازمان مین تھی لہذا میری راے مین جو آیا تحریر کیا فقط

دستخط۔ سر ونکر۔ او۔

دستخط۔ سی یو ایچنسن
سکرٹری گورنمنٹ انڈیا

مراسلہ رود سیلسبری صاحب بہادر وزیر سلطنت ہند
بنام
ہز اکسلنسی رایٹ آنریبل صاحب گورنر جنرل بہادر ہندوستان
بہ اجلاس کونسل

لندن۔ دفتر ہند۔ ۲۔ جون ۱۸۷۵ء

دفعہ ۱۔ آپ کے مراسلات اور وہ شہادت جو حال کی تحقیقات مین سر رچرڈ کوچ صاحب کی کمیشن کے روبرو سے گذرے اور کمشنرون کی رپورٹ اور اوسکی نسبت گورنمنٹ ہند کا رزولیوشن اور وہ اشتہار جسمین آپ نے گایکواڑ کے گدی سے اوتارے جانے کا اشتہار دیا ہے اور آپ کی لکھی ہوئی ایک یادداشت جسمین آپ نے ریاست بڑودہ کے حال کی تاریخ کا ذکر کیا ہے یہ سب کاغذات میرے پاس پہونچے اور مین نے کونسل کے اجلاس مین انپر غور کیا۔

دفعہ ۲۔ مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ نے اوس طریقے کو پسند فرمایا ہے جو آپ نے ملہر راؤ گیکواڑ سابق کو گدی سے اوتارے جانے کا حکم دینے مین اختیار کیا ہے۔

دفعہ ۳۔ جس کمیشن نے سر رچرڈ میڈ صاحب کی تحت مین اجلاس کیا تھا اوسنے یہ رپورٹ کی تھی کہ ریاست مذکور کی بدنظمی جو گورنمنٹ ہند کے تردد کا باعث تھے اوس درجہ تک پہونچ گئی ہے کہ اوس کے صلاح کی نہایت ضرورت ہے کمیشن نے یہ راے بھی لکھی تھی کہ رئیس حال اور اوس کے مشیرون کی ذات سے اصلاح اور عمدہ بندوبست کے کسی موثر تدبیر کی توقع کرنا بے سود ہے اور یہ باتین صرف گورنمنٹ انگریزی کی دست اندازی اور حمایت سے جاری ہو سکتے ہین پس کمیشن مذکور نے ایک ایسے مدارالمہام کے تقرر کی سفارش کی جسکو ضروری اختیارات تفویض کیے جاوین اور جو بجز رضامندی گورنمنٹ ہند کے علیحدہ نہ ہو سکے۔

دفعہ ۴۔ آپ کی یہ راے ہوئی کہ یہ سفارش کمیشن کی قبول نہ کیجاے کیونکہ آپ کی

واسطے مین ایک خود مختار وزیر مقرر کرکے ایک ظالم راجہ کو حکومت سے معزول کرنے کی
تدبیر اوس حالت مین کہ راجہ بھی برائے نام گدی پر بیٹھا رہے اور صورتون مین ایسی کامیاب
نہونے تھے کہ اوسپر پھر عمل کرنا واجب ٹھہرا پس آپ نے یہ تدبیر نہایت مناسب سوچی کہ خاص
ٹھہراوے کے ذمہ فوراً اپنے ملک کی اصلاح کرنے کا فرض قرار دیا جاوے ۔

دفعہ ۵ ۔ ۲۵ ۔ جولائی ۱۸۷۵ع کے ایک خریطے مین آپ نے گائکواڑ کو اوس ذمہ داری سے آگاہ
کر دیا تھا جو اونکی بدعملیون کے باعث سے گورنمنٹ انگریزی پر لازم آتی تھی آپ پر گائکواڑ
کی ریاست کو بغاوت سے محفوظ رکھنا فرض ہے پس اس لحاظ سے اونکی رعایا کو بدنظامی سے بھی
محفوظ رکھنا آپ کا ایک فرض عظیم تھا جن فقرون مین آپ نے گائکواڑ کو اس نتیجے سے
مطلع کیا اون سے وہ اصول بخوبی ظاہر ہوتے ہین جن کے بموجب اون تحقیقات کا ہمیشہ برتاؤ
ہونا چاہیے جو آپ کو ریاست ہائے ماتحت کے ساتھ ہین آپ نے لکھا تھا کہ آپ نے یہ ٹھیک لکھا
ہے کہ گورنمنٹ انگریزی ہندوستان مین بلاشبہ سب سے افضل گورنمنٹ ہے اور ہندوستانی ریاستونکی
بقا اور بہبودی اوسکی مربیانہ عنایت اور حمایت پر موقوف ہے چنانچہ ریاست بڑودہ کی اون
دونون باتون کی لحاظ سے کہ وہ از روے جغرافیہ کے ایک ایسے موقع پر واقع ہے [illegible]
انگریزی اوس کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور وہان ایک انگریزی [illegible] ریاست [illegible] ملت در
اوسکے والی کی حمایت اور اوسکی حکومت جائزہ کے نفاذ کے واسطے رہتی ہے خاصکر بہی کیفیت ہی
میرے دوست مین اسبات پر راضی نہین ہو سکتا کہ جو شخص کوئی بیجا کام کرتا ہو اوسکی
حمایت کے واسطے فوج متعین کرون جس سلطنت کی حامی گورنمنٹ انگریزی ہو اوسکی جانب سے
اگر بدعملی ہو تو [illegible] کی جواب دہی مین گورنمنٹ انگریزی بھی کسیقدر شریک
[illegible] ان امر کی نگرانی کرنے کا گورنمنٹ انگریزی کا صرف حق ہی حاصل نہین ہے بلکہ
اوسکا خاص فرض ہے کہ جس ریاست کی یہ حالت ہو اوسکے انتظام کی اصلاح کی جاوے
اور سخت خرابیون کا انسداد کیا جاوے

دفعہ ۶ ۔ بعد اس کے آپ نے مہاراجہ [illegible] اس امر سے مطلع کیا کہ ان اصول کے لحاظ
آپ کو کیا عملدرآمد واجب ہے آپ نے [illegible] اپنی ریاست کی اصلاح کا

عمدہ موقع دیا جاویگا اور اگر وہ اوس سے فائدہ نہ اوٹھاوینگے تو آپ نے اون کو
اسکو ضروری نتیجون سے بھی آگاہ کر دیا ہے آپ نے مہاراجہ صاحب کو یہ لکھا تھا کہ جو سخت خرابیان
آپ کے انتظام مین ظاہر ہوئی ہین اونکی اصلاح کے واسطے مین آپ کو ذمہ دار سمجھتا ہون
اور مین آپ کو یہ اختیار دیتا ہون کہ جس شخص کو آپ چاہین اپنا کارپرداز مقرر کرین مگر یہ
امر بخوبی واضح ہے کہ جو نصیحت مین اب آپ کو کرتا ہون اور جو مشورہ رزیڈنٹ بڑودہ جسپر مجھکو اعتماد کلی ہے میری
ہدایت سے آپ کو دیگا اگر اوسپر آپ کاربند ہونگے اور اگر اسوجہ سے بڑودہ کے انتظام مین کچھ اصلاح نہوگی
تو بجز اس کے اور کوئی چارہ نہوگا کہ آپ حکومت سے علیحدہ کیے جاوینگے اور اور کوئی
تدبیر جو میرے نزدیک ریاست بڑودہ کی خاطر خواہ انتظام کے واسطے ضروری ہوگی
اور جس سے ریاست بڑودہ مین دست اندازی ہو عمل مین آوے گی۔
پس آپ نے بجز اس کے کہ آپ سال رواں کے خاتمہ تک مہاراجہ گائکواڑ کو حکمران رہنے
دینے کا ذمہ کرین وہ تاریخ ایک حد اسبات کی مقرر کی کہ اوس سے آگے آپ مہاراجہ صاحب
کے ساتھ رعایت نہ کرینگے۔

دفعہ ۷۔ مگر یہ امتحان اس قدر عرصہ تک ہونے نہ پایا صرف چند مہینے تک کرنل فیر صاحب
کی نگرانی مین جاری رہا اور اگرچہ اوس عہدہ دار کی شکبرانہ تحریر اور آپ کی ہدایتون پر
اوس کے کاربند ہونے سے آپ کو اوسکا تبدیل کرنا واجب ہوا تاہم اوس کے چال چلن
مین کوئی ایسی بات نتھی جو گائکواڑ کو اپنی ریاست کے انتظام مین ضروری اصلاح کرنے سے
باز رکھتی بشرطیکہ وہ دل سے اوس کے خواہان ہوتے لیکن مہاراجہ صاحب کے افعال سے
اوس قسم کی خواہش ظاہر نہین ہوتی تھی اوس وقت تک جب کرنیل فیر صاحب کو زہر
دینے مین مہاراجہ گائکواڑ کی ظاہری شراکت نے آپ کو اون کے معزول کرنے پر مجبور کر دیا
ریاست کی اصلاح مین کچھ ترقی نہین ہوئی تھی بلکہ برخلاف اوس کے جیسا کہ آپ نے اپنے
مراسلے مورخہ ۲۹ اپریل ۱۸۷۵ء مین بیان کیا ہے اسی زمانے مین مہاراجہ گیکواڑ نے
اپنے بھائی کھانڈے راؤ کی بی بی سے ایسی سخت بدسلوکی کی کہ اوس کے سبب سے اوسکی
ہلاکت کا اندیشہ تھا [illegible] ایک ایسی شادی کی جس سے سرداران ریاست اور اون کے

درمیان نفاق اور زیادہ ہوگیا اور بدستور اوس قسم کی فضول خرچی کرتے رہے جس کے
باعث سے اودہر تو کاشتکار لوگ نہایت مایوس ہوگئے اور اودہر بسبب اس کے کہ بندوبست
سپاہیون کی ضروری تنخواہ ادا کرنے کا کچھ بندوبست نہ تھا سلطنت مین بڑی ابتری
کے واقع ہونے کا اندیشہ تھا پس ان باتون سے ملہر راو کی ذاتی نالایقی مین کسی قسم
کی تبدیلی ثابت نہین ہوئی تھی اون کے عہد کی تواریخ مین زہر خورانی کے الزام مین اونکے
اور اون کے عہد کے ختم ہونے سے پہلے اوس وزیر کا بلا وجہ اپنے عہدے سے
نے ریاست کے انتظام کی اصلاح کرنی شروع کی تھی اور جو سر جرج میڈ
مقرر ہوا تھا۔
فرض کیجاوے کہ ملہر راو کے ذمہ زہر دینے کا الزام قائم ہی نہوتا تو اب
ضرور نہین ہے کہ اونکی نالایقی کی ان علامتون کے بنا پر عمل کرنا قرین
سال کے اختتام تک فیصلہ کا ملتوی کرنا مناسب تھا صرف اس بات کا بیان
ناکافی ہے کہ جو طریقہ اختیار کیا جاتا وہ صرف بڑودہ کے باشندون کی بہبودی کی لحاظ
سے تھا جو بیراطمینانی اور خطرہ لوگون کی طبیعت مین دفعتاً کسی تدبیر مملکت کے بدل جانے سے
پیدا ہوتا ہے کچھ اوس سے درگذر کرنا بہ نسبت اوس کے مناسب ہوتا کہ میعاد کے ختم ہونے سے
ریاست مین زیادہ اصلاح کیجائے جو بہت سی مصیبت زدہ فرقون کی حالت کے لحاظ سے مناسب
تھی مگر ہی ریاست کی چال چلن مین کوئی بات ایسی نتھی جو اوس قسم کی رعایت کے مستحق ہوتے
یا آپ کی گورنمنٹ کو عمدہ انتظام کی امید موہوم مین زیادہ تر انتظار و توقف کرنا لازم تھا
دفعہ ۹۔ جو سنگین الزام ملہر راو کے ذمہ زہر خورانی کا عائد کیا گیا تھا اور جسکی نسبت مسٹر
سوٹر صاحب نے تحقیقات کی تھی اوس کے مقابلے مین اوس قسم کا تامل بلا شبہہ محض تاخیر تھا
حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ آپ کی اس راے سے بالکل متفق ہے کہ آپ اس الزام سے ہرگز چشم پوشی
نہین کر سکتے تھے ایک ایسے راجہ کے ساتھ جس کے ذمہ ایسا ہیبت ناک الزام ہو اور وہ اوس حیثیت
نے لگایا ہو جو اپنے تئین اسکا کارندہ بیان کرتے تھے دوستانہ تعلقات اور بظاہر رسم اختلاط
جاری رکھنا بڑی رسوائی کی بات ہوتی اور سرکار کے اون لائق ملازمون کے حق مین جو اکثر

مشکل اور خطرہ کی حالت مین نہایت نازک ملکی کام کو انجام دیتے ہین تمام دنیا مین اوس
اعلان کرنا کہ آپ کی جان کو نہایت از راہ خیال کرتے ہین انصاف سے بعید ہوتا۔

دفعہ ۱۰۔ آپ نے اس امر کا تصفیہ کرنے مین کہ کس طریقہ مین اس الزام کی تحقیقات کرنی جائے بعض امور اہم کے لحاظ سے عمل کیا تھا یعنی آپ سب لوگون پر یہ بات ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ جس شہادت پر آپ نے کارروائی کی تھی وہ کافی و وافی تھی اور اسوجہ سے آپ نے یہ تجویز کی کہ وہ کاروائی بھی عام طور سے ہو آپ کی یہ بھی خواہش تھی جیسا کہ آپ نے مہاراجہ سیندھیا کو لکھا تھا کہ اس کمیشن کی ترتیب اوس طور پر ہونی چاہیے جسپر تمام ہندوستان کے باشندون کو اعتماد ہو۔ اسی خیال سے آپ نے یہ قصد کیا کہ نصف کمیشن مین ہندوستانی ہون اور ان مین سے ایک قوم مرہٹہ کا راجہ اور ایک معزز منتظم قوم مرہٹہ کا ہو یہ تدبیر آپ نے حضور ہند کی اوس دلی فکر کے سبب سے کی تھی جو ہمیشہ سے آپ کے انتظام سے پائی جاتی ہے نسبت حضور ممدوح کے گورنمنٹ نے ہمیشہ اپنی بڑی رضامندی ظاہر کی ہے۔

دفعہ ۱۱۔ لیکن اس امر مین کلام ہو سکتا ہے کہ اس طریقہ کی کارروائی کا نتیجہ ہر ایک طرح سے آپ کی امید کے موافق ہوا یا نہین۔ بلا شبہ اوس سے بڑی بڑی قباحتین پیدا ہوئی ہین جس سے کافی دلیل اسبات کی پیدا ہو سکتی ہے کہ اگر خدانخواستہ آیندہ اسی قسم کا موقع پیدا ہو تو اس قسم کی تدبیر کا عمل مین لانا مناسب ہوگا راجے اور سردار اپنی قانونی تعلیم کیوجہ سے ایک نازک قانونی تحقیقات کے کرنے کے لائق نہین ہوتے اور ہندوستان کے اون سرداروں کو جو انگریزی قانونی عدالت کے دستوروں اور ایک انگریزی وکیل کی لیاقت سے ناواقف ہین اس قسم کے نئے کامون کے کرنے مین خاص قسم کی دقت پیش آئی ہے علاوہ ازین اس مقدمہ کے حالات کے دیکھنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایک والی ملک کے جرم کی نسبت خاص اوسکے ملک کے اندر عدالت کے ضابطون کے موجب تحقیقات کرنا کم مناسب ہوتا ہے کیونکہ کارروائی عدالت کے مشتہر ہونے سے اور جو پابندی ملکی مصلحت کے لحاظ سے اوسکی نسبت قرار دیتے ہین ابتدا مین لازم ہوتی ہے اون سے اوسکی بڑی ذلت ہوتی ہے جو اسکی رعایا اور راجاؤن کی نظرون مین صرف جرم کے ثابت ہونے کے بعد جائز ہو سکتی ہے اور اسیوجہ سے وہ لوگ

جسکو وہ ٹہ کے شریک ہوجاتے ہین اور یہ ہمدردی بہ آسانی اوس کے حق مین بمنزلہ طرفداری
کے ہوجاتی ہے بعد اس کے جو قاعدے کارروائی کے انگریزی قانون کی روسے جاری
کیے گئے ہین اونکا عملدرآمد اون مقدمات مین مناسب نہین ہوتا جہان گواہون کے ساتھہ
اون کے پہلے اظہار اور عام عدالت مین اون کے پیش ہونے کے درمیان بہ آسانی ساز رشن
ہوسکتی ہے اور جہان اس قسم کے عمل کے واسطے بہت سے ذریعے موجود ہین اور اون کے عمل
مین لانے کے واسطے بھی بہت سے لالچ دلانے والی چیزین ہوتی ہین پس ایسی حالتون مین
بہت کا اندیشہ ہوگا کہ جو شہادت وقت تحقیقات مقدمے کے پیش ہوگی وہ بمقابلہ
ناکافی معلوم ہوتی جو تجویز اس امر کی کہ فلان امر کی تحقیقات حسب ضابطہ
ن تھی۔

یہ مختلف دقتین اس قسم کی تہین جنکی وقعت کا اندازہ آپ پہلے سے نہین کرسکتے
تھے مگر تحقیقات کے شروع ہونے کے بعد وہ دقتین معلوم ہوئین اور اور زیادہ ہوئی گئین
پس جو دقتین ہندوستانی کمشنرون کو پیش آئین اونکی وجہ اس سے صاف معلوم ہوتی
ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اونھون نے اپنے زیادہ تجربہ کار رفیقون کے صاف صاف
فیصلے سے اتفاق کرنے مین کس وجہ سے تامل کیا۔

دفعہ ۱۳ جن وجوہات پر ہندوستانی کمشنرون نے اپنا فیصلہ کیا ہے اونکی تشریح کچھہ ہی
کیون نہیجاے مگر حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی راے مین یہ بات نہین ہوسکتی کہ اوس فیصلہ کی
جانب سے بے پروائی کی جاے چنانچہ جو ہدایتین مین نے بذریعہ تاربرقی کے آپ کے پاس بھیجی
تھین اون مین بھی راے ظاہر کی گئی تھی کہ اگر ہندوستانی کمشنرون کے تقرر سے ہندوستانیونکا
اسباب تسکین بہم پہنچانا منظور نہوتا کہ اس عدالت مین ضرور عدل و انصاف ہوگا تو ہندوستانیونکا
تقرر کرنا محض بے معنی ہوتا اور یہ بھروسہ بھی صرف دہوکہ ہی دہوکہ ہوتا اگر نتیجے کے قرار
دینے مین ہندوستانی کمشنرون کی راے پر کچھہ لحاظ کیا جاتا علاوہ اس کے ایک ایسے مقدمے
مین جسکا دارومدار بالکل مین گواہون کے اعتبار پر تھا اسبات پر لحاظ کرنا نہایت ضروری
تہا کہ اظہار کے وقت اون گواہون کے کیا ڈہنگ تھے۔ پس جن شخصون نے بچشم خود اس

مقدمہ کی حالات کو دیکھا ہوگا اونکی راے کو ترمیم کے واسطے کسی ایسے حاکم کے روبرو پیش کرنا
جسکو اوسی قسم کے موقع حاصل نہوں گو وہ حاکم کیسا ہی بڑا کیوں نہو مناسب نہوتا - یہ بات
سچ ہے کہ آپ نے اون احکام مین جنکی وسے آپ نے یہ کمیشن مقرر کی تھی اوسکی کارروائی
کو کچھ ... ن نہین کیا تھا بلکہ صرف تحقیقات بیان کیا تھا مگر حضور ملکہ معظمہ
کی گورنمنٹ کی راے مین اس سے کچھ اون باتون کی خوبی زائل نہین ہوتی جو مین نے سابق
مین بیان کی ہین -

دفعہ ۱۴ - اگر کمیشن کے نزدیک ملہر راو اوس جرم قبیحہ کے مرتکب ہوتے ثابت
کیا گیا تھا تو جو سزا کسی غریب آدمی کے واسطے مناسب خیال کی جاتی اوس
سزا دینے کی کوئی وجہ نہوتی بلکہ جو رتبہ اونکو حاصل تھا اوسکی وجہ سے اوسکا
ہو جاتا لیکن نہ تو اون کے ذمہ جرم ثابت ہوا اور نہ وہ بری کیے گئے اگرچہ
اون کے خلاف پر مائل تھی تاہم وہ راے قطعی نتھی کیونکہ چھہ ممبرون مین سے تین
راے تو مع صاحب پریزیڈنٹ کے یہ تھی کہ جرم ثابت ہے اور ایک کی راے بہ نیت پر تھی پس
ان صورتون مین یہ لحاظ کیا جاے کہ تین کمشنر جنھون نے ملہر راو کو مجرم نہین قرار دیا
اونکی خاص اقوام کے آدمی تھے اور وہ کمیشن مین اس سے شریک کیے گئے تھے کہ ہندوستان
کے لوگون کو اوسپر اعتبار ہو تو حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی یہ راے ہے کہ ملہر راو کی نسبت
اس طرح سلوک نہین کیا جاسکتا کہ گویا زہر خورانی کا جرم اون کے ذمہ ثابت ہوگیا چنانچہ
جو اشتہار آپ نے حضور ملکہ معظمہ کی ہدایت سے جاری کیا گیا تھا اوسمین وہ مجرم نہین فرض
کیے گئے تھے اور وہ اوس سزا سے بچا دیے گئے تھے جو غالباً اوس جرم کے ثابت ہونے پر دیجاتی

دفعہ ۱۵ - مگر اس سے خواہ نخواہ یہ لازم نہین آتا کہ وہ پھر گدی پر بٹھاے جاوین تحقیقات
کے نتیجے کی نسبت سب سے بڑھ کر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ ملہر راو کے جرم کی نسبت جو کمیشن نے
قطعی راے نہین دی اسوجہ سے وہ سزا سے بچ گئے اونھون نے اس طرح جو کاروائی کی تھی
کہ تین بڑے تجربہ کار انگریزنے اونکو زہر خورانی کا مجرم قرار دیا اور اون کے ہمقوم تین ممبرون نے
اپنی راے ظاہر کرنے وقت اونکو بے گناہ قرار دینے سے اجتناب کیا گو اس فیصلے سے کچھ ہی

نتیجہ پیدا کیون نہو مگر وہ کسیطرح پر ایک بڑے رتبہ کے واسطے اونکی قابلیت کی ہرگز ایک دلیل نہین سمجھا جا سکتا اگر صرف اسی نتیجہ پر لحاظ کیا جاتا تو بھی بڑودے کے باشندون پر حکمرانی کرنے کے واسطے پھر اونکو بحال کرنے مین بڑی دقتین پیش آتین ۔

دفعہ ۱۶ ۔ لیکن علاوہ اس کے اور وجوہات بھی جو فی نفسہ کافی و وافی تھین ملہر راؤ کو بحال کرنے کے واسطے موجود تھین یعنے جو زمانہ سر رچرڈ میڈ صاحب کی تحقیقات کے بعد گذرا اوسمین کسی قسم کی تخفیف اون برائیون مین نہین معلوم ہوئی جو ریاست بڑودہ کی بدنظمی کا باعث تھین ملہر راؤ کے گرفتار ہونے سے پہلے اون وزیرون نے اپنے عہدونسے استعفا دیدیا جنہون نے انتظام کی درستی شروع کی تھی اور سر لوئیس پیلی صاحب نے آپ سے بڑے دل سے یہ سفارش کی تھی کہ ریاست کو آئندہ آفتون سے محفوظ رکھنے کی غرض سے اوس کے سردار کو گدی سے اوتارنا چاہیے اس سے چند ہفتہ بعد ایسے جرائم کے وقوع کا ثبوت حاصل ہوا کہ اگر وہ اوس وقت ثابت ہوجاتے تو اس نظام عہد کا بہت جلد خاتمہ ہوجاتا سر رچرڈ کوچ صاحب کی تحقیقات کی کاروائی کے شروع ہونے کے بعد سر لوئیس پیلی صاحب کے روبرو بھاؤ سیندیا کا بڑودے کو مع راجہ کا آنا اور اس سے بھی زیادہ ایک اور ہیبتناک قتل یعنے گوبند نائک کا بڑے عذاب سے ہلاک ہونا ثابت ہوگیا تھا یہ دونون جرم اون شخصون نے کیے تھے جو ملہر راؤ کے تحت مین ذی اختیار تھے اور پچھلے جرم کی نسبت تو صاف یہ پتہ لگ گیا کہ وہ ملہر راؤ کے حکم سے ہوا تھا اگر وہ جرم اسوقت ثابت ہوجاتے جب کہ وہ گدی پر بیٹھے ہوئے تھے تو جس حکومت سے ایسے بڑے کام کیے جاوین اوس کے تمام کرنے مین گورنمنٹ انگریزی زیادہ عرصے تک توقف نہین کر سکتی تھی

دفعہ ۱۷ ۔ پس ان وجوہات پر اگر ملہر راؤ کے ذمہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دینے کا الزام بھی نہوتا تو بھی اونکا گدی سے اوتارنا لازم تھا گورنمنٹ انگریزی کو جسنے ملہر راؤ کے سردارون اور رعایا کو اپنے حقوق کے حاصل کرنے کے اختیار سے محروم کردیا تھا یہ بات واجب ہوئی کہ وہ پھر اونکو ایک ایسے راجہ کی حکومت کے قبول کرنے پر مجبور کرے جسکی لاعلاج برائیان تجربہ سے بخوبی ثابت ہوگئی تھین پس آپ کو یہ ہدایت کی گئی کہ آپ اپنے ضابطے کے اشتہار مین ملہر راؤ کے گدی سے اوتارے جانے کی

بھی عام وجوہات بیان کرین اس اندیشے سے کہ شاید کوئی یہ خیال کرے کہ ایک رزیڈنٹ کو زہر دینے کے جرم مین صرف گدی سے اوتارے جانے کی سزا دی گئی اور ہر کمیشن کے ہندوستانی ممبرون کی راے کے لحاظ سے یہ امر مناسب تھا کہ آپ اپنے وجوہات مین اون کو داخل کرین جو تحقیقات سے پیدا ہون اوس شخص کی کارروائی گویا ایک فضول جو ایک ضروری کی ہوتی اور اوس کے باعث سے اس اصول مین خلل واقع ہوتا کہ سخت بدنظمی ہے۔ فی نفسہ اختیارات حکومت سے محروم کرنے کی کافی وجہ ہے جو فرض عظیم حضور پر رعایاے ہند کو جور و ستم سے محفوظ رکھنے کا ہے اوسکو نہایت دل سے تسلیم کیا ہے۔

دفعہ ۱۸ مین خاتمہ پر حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی جانب سے اون خدمات کی نسبت بڑی قدر شناسی ظاہر کرتا ہون جو آپ سے اوس دردناک مقدمہ مین ظہور مین آئی ہین مین آپ سے یہ بھی درخواست کرتا ہون کہ آپ سر رویس ہیلی صاحب اور جنرل ... کے ماتحت مین کام ... کہہ دین کہ ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کو اون مشکل کامون کا ... جو اونھون نے لیاقت کے ساتھ انجام دیے فقط

دستخط سیلسبری۔